قانون شریعت
(شافعی)
جلد اول
تالیف
طارق انور مصباحی (کیرلا)
ناشر
دار العلوم محمدیہ شافعیہ شیرور (اڈپی کرناٹک)

{لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا}

(سورہ مائدہ: آیت ۴۸)

قانون شریعت

(شافعی)

جلد اول

تالیف

طارق انور مصباحی

ناشر

دار العلوم محمدیہ شافعیہ (شیرور)

اسم کتاب: قانون شریعت (شافعی)
جلداول
تالیف: طارق انور مصباحی
(کیرلا: انڈیا)
پروف ریڈنگ: مولانا فیضان رضا رضوی
(بھٹکل: کاروار)
حسب فرمائش: مولانا محمد معراج رضوی مختیصر
(ہوناور: کاروار)
ناشر: دارالعلوم محمدیہ شافعیہ
(شیرور، اڈپی: کرناٹک)
سن اشاعت: ۱۴۳۶ھ-۲۰۱۵ء
بموقع: جشن عید میلا دالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
تعداد: گیارہ سو (۱۱۰۰)

فہرست مضامین

نماز کے ارکان

کتاب الصوم

کتاب الزکوٰۃ

كتاب الحج

بفیض روحانی

غوث اعظم حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (بغداد معلیٰ)

سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اجمیر مقدس)

سلطان المجاہدین حضرت سید سالار مسعود غازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (بہرائچ شریف)

سلطان التارکین حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (کچھوچھہ شریف)

حضرت سیدنا مخدوم علی بن احمد مہائمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (مہائم شریف: ممبئ)

حضرت شریف حسن ولی اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (گیرسُپّہ شریف ضلع کاروار)

حضرت بقاء الدین ولی اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (گیرسُپّہ شریف ضلع کاروار)

حضرت شہنشاہ ولی اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (گیرسُپّہ شریف ضلع کاروار)

حضرت جعفر صادق ولی اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اُپنی شریف ضلع کاروار)

حضرت رحیم شاہ ولی اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ہیرنگڑی شریف ضلع کاروار)

حضرت سید فقیر شاہ ولی اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ہیرنگڑی شریف ضلع کاروار)

حضرت سید صدر الدین شاہ ولی اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ہیگوند ضلع کاروار)

حضرت مخدوم فقیہ اسماعیل سکری ولی اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (بھٹکل ضلع کاروار)

حضرت مخدوم ابومحمد سکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ (مرڈیشور ضلع کاروار)

حضرت سید میراں شاہ قادری ولی اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (شیرور ضلع اڈپی)

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ (بریلی شریف)

شاگرد اعلیٰ حضرت شیخ شہاب الدین احمد کویا شالیاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (چالیم کیرلا)

☆☆☆☆☆

نحمده و نصلی و نسلم علیٰ حبیبه و جنوده

شمس العلما حضرت علامہ قاضی شمس الدین جعفری جونپوری (۱۳۲۲ھ-۱۴۰۲ھ) نے صدر الشریعہ حضرت علامہ امجد علی اعظمی (۱۲۹۶ھ- ۱۳۶۷ھ) کی مشہور زمانہ کتاب ''بہار شریعت'' کے طرز پر'' قانون شریعت'' تحریر فرمائی۔قانون شریعت مختصر ہونے کے باوجود تمام ضروری مسائل پر مشتمل ہے۔فاضل مؤلف نے اس کتاب کو قانون شریعت کے طرز پر مرتب کیا اور اس کا نام'' قانون شریعت شافعی'' تجویز کیا:اللہم تقبلہ قبولاً حسناً: آمین

'' قانون شریعت'' اپنی تمام رعنائیوں کے ساتھ قوم وملت کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے۔یہ کتاب مدارس اسلامیہ اور اسکول وکالج کے طلبہ وعوام الناس کے لیے رقم کی گئی ہے،اس لیے زبان و بیان میں تسہیل کی گئی ہے۔جن علاقوں میں شافعی مدارس واسکولس ''اردو میڈیم'' ہیں،وہاں اس کتاب کو داخل نصاب کیا جائے۔

ان شاء اللہ تعالیٰ یہ کتاب بچوں کے لیے قابل فہم اور انتہائی مفید ثابت ہوگی۔اردو زبان میں فقہ شافعی کی آسان کتابیں بہت کم ہیں،اس لیے ایک ایسی کتاب کی ضرورت تھی جو آسان بھی ہو،اور اہم مسائل پر بھی مشتمل ہو۔اسی نقطہ نظر سے یہ کتاب معرض وجود میں آئی۔ان شاء اللہ تعالیٰ عوام وخواص کے لیے فائدہ بخش ثابت ہوگی۔

کیرلا سے باہر ہندوستان کے مختلف علاقوں میں اردو داں شافعی حضرات آباد ہیں۔ان شاء اللہ تعالیٰ یہ کتاب ان حضرات کے لیے بھی رہنما ثابت ہوگی۔اس کتاب کی ترتیب وتحریر کے اصل محرک حضرت مولانا محمد معراج رضوی مختیصر ساکن ہوناور ہیں۔مولانا موصوف شافعی المسلک عالم دین ہیں اور مشہور شافعی عالم دین علامہ یوسف امجدی دام ظلہ الاقدس کے تلامذہ میں سے ہیں۔طباعت واشاعت انہیں کی کاوشوں کا ثمرہ ہے: جزاہ اللہ تعالیٰ خیر الجزاء: آمین

(استاذ) عبدالرزاق احسنی

سابق پرنسپل: دارالعلوم تاج السنہ فیض الرسول (بھٹکل: کرناٹک)

مبسملًا و حامدًا و مصليًا و مسلمًا

ابتدائیہ

قانون شریعت کے مآخذ و مراجع

(1) تحفۃ المحتاج بشرح المنہاج

مؤلف: علامہ ابن حجر ہیتمی مکی شافعی (۹۰۹ھ-۹۷۴ھ-۱۵۰۴ء-۱۵۶۷ء)

ناشر: ابنائے مولوی محمد بن غلام رسول سورتی (جاملی محلّہ ممبئی)

(2) حاشیۃ الشروانی علیٰ تحفۃ المحتاج

محشی: علامہ عبدالحمید مکی شروانی شافعی (م۱۳۰۱ھ)

ناشر: ابنائے مولوی محمد بن غلام رسول سورتی (جاملی محلّہ ممبئی)

(3) فتح المعین بشرح قرۃ العین

مؤلف: زین الدین مخدوم ثانی ملیباری (۹۳۸ھ-۹۹۱ھ-۱۵۳۲ء-۱۵۸۳ء)

ناشر: ابنائے مولوی محمد بن غلام رسول سورتی (جاملی محلّہ ممبئی)

(4) اعانۃ الطالبین حاشیۃ فتح المعین

مؤلف: ابوبکر عثمان بن محمد شطا دمیاطی شافعی مصری بکری (م۱۳۰۲ھ-۱۸۸۵ء)

ناشر: ابنائے مولوی محمد بن غلام رسول سورتی (جاملی محلّہ: ممبئی)

(ا) ''فتح المعین'' کا ماخذ ''تحفۃ المحتاج'' ہے، اور تحفۃ المحتاج و فتح المعین فقہ شافعی کی معتبر و مستند کتابیں ہیں۔ تحفۃ المحتاج کا ''حاشیہ شروانی'' اور فتح المعین کا حاشیہ ''اعانۃ الطالبین'' بھی معتبر ہیں۔ ہم نے اس کتاب میں مذکورہ چاروں کتابوں سے مسائل نقل کیا ہے۔ بوقت ضرورت دیگر کتابوں کی جانب بھی رجوع کیا گیا ہے۔ حوالوں میں ان کتابوں کا ذکر موجود ہے۔ اسی طرح حتی الامکان راجح اقوال نقل کرنے کی کوشش ہوئی ہے۔

(۲) تحفۃ المحتاج اور فتح المعین کو معیار بنایا گیا ہے، پس یہ کتاب متعلقہ ابواب سے متعلق فتح المعین کے اہم مسائل کو محیط اور تحفۃ المحتاج سے اضافی مسائل پر مشتمل ہے۔

(۳) ہمارے پاس تحفۃ المحتاج کا جو نسخہ ہے، اس میں تحفۃ المحتاج حاشیہ پر ہے، اور اصل صفحہ میں حاشیۃ الشروانی ہے، اس لیے جہاں تحفۃ المحتاج کی جلد وصفحہ کا نمبر لکھ دیا گیا ہے، وہاں حاشیۃ الشروانی کی جلد وصفحہ کا اشارہ ''ایضاً'' لکھ کر آیا ہے، یعنی تحفۃ المحتاج کی جو جلد و صفحہ مذکور ہے، وہی حاشیۃ الشروانی کی جلد وصفحہ کا نمبر ہے۔

(۴) فتح المعین اور اعانۃ الطالبین کی بھی یہی کیفیت ہے کہ حاشیہ پر فتح المعین ہے اور اصل صفحہ میں اعانۃ الطالبین ہے۔ اعانۃ الطالبین میں بھی جلد وصفحہ میں موافقت کی شکل میں ''ایضاً'' کا اشارہ استعمال ہوا ہے۔

(۵) کیپٹل انٹرنیشنل بکس مرکز کامپلیکس (کالی کٹ) کی مطبوعہ تحفۃ المحتاج وحاشیۃ الشروانی (جلد سوم و چہارم) سے بھی حوالہ درج کیا گیا ہے۔

(۶) فتح المعین، اعانۃ الطالبین اور تحفۃ المحتاج کے علاوہ تمام دوسری کتابوں کی جلد نمبر وصفحہ کا نمبر مکتبہ شاملہ سے ماخوذ ہے، اس لیے مطبوعہ نسخوں کی جلد نمبر وصفحہ نمبر سے مطابقت ضروری نہیں۔ جو مسئلہ جس باب سے متعلق ہو، اسی باب میں دیکھا جائے۔

(۷) جہاں کسی مسئلہ کے بعد چند کتابوں کے حوالے لکھے ہوں، اور اس مسئلہ میں چند باتوں کا ذکر ہو تو یا تو وہ تمام باتیں تمام حوالہ جاتی کتابوں میں ہوں گی، یا بعض مسئلہ ایک کتاب میں اور بعض دوسرا مسئلہ دوسری کتاب میں ہوگا۔

(۸) بعض مقامات پر چند امور نمبروار ذکر ہوئے، اور اخیر میں یا شروع میں اس کا حوالہ تحریر کیا گیا ہے، پس وہ حوالہ ان تمام امور سے متعلق ہوگا۔

(۹) اکثر ابواب میں واجبات (فرائض)، سنن، مکروہات وغیرہ لکھ کر ذیلی ہیڈنگ لگائی گئی ہے۔ اس کے بعد ان ذیلی عناوین کے اعتبار سے مسائل تحریر کیے گئے ہیں۔

(۱۰) کتاب العقائد کے مسائل بہار شریعت اور قانون شریعت سے ماخوذ ہیں۔

(۱۱) فقہ کے اصطلاحی الفاظ کو برقرار رکھا گیا ہے، کیوں کہ ان کے متبادل کا استعمال فہم معانی میں دشواری پیدا کر سکتا ہے۔ آخر کتاب میں ان کے معانی مرقوم ہیں۔

(۱۲) مسائل کی تحقیق وتنقیح اور علمائے شوافع سے تصحیح وتصویب کرائی گئی ہے۔

(۱۳) ارباب علم ودانش سے مؤدبانہ عرض ہے کہ اگر کسی مقام پر کچھ فروگذاشت ہو تو اطلاع دی جائے، تاکہ اس کی تصحیح کی جائے اور کتاب معیار صحت ودرجہ استناد کو پہنچ جائے۔

واللّٰہ الموفق وھوارحم الراحمین:والحمد لربنا رب الھدی کاملًا::و الصلٰوۃ والسلام علٰی حبیبنا المصطفٰی دائمًا::وعلٰی آلہ وصحبہ سرمدًا

طارق انور مصباحی

استاذ: جامعہ سعدیہ عربیہ (کاسرگوڈ: کیرلا)

مدیر: ماہنامہ ''پیغام شریعت'' (دہلی)

نوٹ: کتاب سے متعلق کوئی مشورہ، تاثر، اصلاح یا تفہیم مسائل کے لیے درج ذیل نمبروں پر رابطہ کریں: جزاکم اللہ تعالیٰ فی الدارین (آمین)

مولانا منیف عالم رضوی (چنتامنی) 8073868606

مولانا فیضان رضا رضوی (بھٹکل) 9916406026

مولانا محمد معراج رضوی مختیصر (ہوناور) 9480138346

استاد عثمان افضل السعدی (جامعہ سعدیہ) 9495737684

☆☆☆☆☆

الحمد للّٰہ رب المصطفٰی::والصلٰوۃ و السلام علٰی رسولہ المجتبٰی::واٰلہ المرتضٰی::واصحابہ التقٰی والنقٰی::وفقھاء ملتہ ذوی العلم والھدٰی::و علماء امتہ الذین استمسکوا بالعروۃ الوثقٰی::واتباعہ ذوی الفضل والعلٰی

مقدمہ

حضور اقدس تاجدار کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رب تعالیٰ نے نایاب قبولیت عطا فرمائی ہے۔ان کے عشاق ومعتقدین چودہ سو سال بعد بھی ان کی حد درجہ تعظیم وتکریم اور ادب وتوقیر کرتے ہیں، حالاں کہ ان لوگوں نے انہیں دیکھا بھی نہیں ۔نہ جانوں کی قربانی میں دریغ،نہ مال ودولت لٹانے میں تأمل ۔ دراصل اہل سنت وجماعت کی ماہیت میں توحید الٰہی مانند جنس ہے،اور عشق مصطفوی فصل کے مماثل ہے۔

صلح حدیبیہ کے موقع پر قبیلہ قریش کے نمائندہ عروہ بن مسعود ثقفی نے صحابہ کرام کی تعظیم نبوی کو دیکھ کر مکہ واپس آ کر کفار قریش کے سامنے اپنا تأثر ان لفظوں میں پیش کیا تھا:

{یَا مَعْشَرَ قُرَیْش! اِنِّیْ قَدْ جِئْتُ کِسْرٰی فِیْ مُلْکِہٖ وَقَیْصَرَ فِیْ مُلْکِہٖ وَ النَّجَاشِیَّ فِیْ مُلْکِہٖ–وَاِنِّیْ وَاللّٰہِ مَا رَأَیْتُ مَلِکًا فِیْ قَوْمٍ قَطُّ مِثْلَ مُحَمَّدٍ فِیْ اَصْحَابِہٖ–وَلَقَدْ رَأَیْتُ النَّاسَ قَوْمًا لَا یُسْلِمُوْنَہٗ لِشَیْ ءٍ اَبَدًا–فَرَوْا رَأیَکُمْ}

(سیرۃ ابن ہشام ج ۲ص ۳۱۲–مسند احمد بن حنبل ج ۳۱ص ۲۱۶)

﴿ت﴾ اے جماعت قریش! میں کسریٰ،قیصر اور نجاشی کی شہنشاہی میں گیا ہوں۔قسم بخدا! میں نے کسی بادشاہ کو اپنی قوم میں ایسا(مقبول) نہیں دیکھا، جیسے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے درمیان ہیں،اور میں نے (اصحاب رسول کو) ایسی قوم پایا کہ وہ انہیں کبھی کسی چیز (برائی) کے سپرد نہ کریں گے،پس غور کر لو۔

حضور اقدس شفیع محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اہل عالم کے لیے جو خداوندی قانون

امت مسلمہ کے سپرد فرما گئے تھے، ائمہ اربعہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ (۸۰ھ-۱۵۰ھ)، حضرت امام مالک بن انس (۹۳ھ-۱۷۹ھ)، حضرت امام محمد بن ادریس شافعی (۱۵۰ھ-۲۰۴ھ) اورامام احمد بن حنبل شیبانی (۱۶۴ھ-۲۴۱ھ) رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے اسے سہل ترین بنانے کی خاطر بہت جانفشانی کی۔حضرت امام شافعی قدس سرہ العزیز، حضرت امام مالک اور امام اعظم کے شاگرد حضرت امام محمد بن حسن شیبانی (۱۳۲ھ-۱۸۹ھ) کے شاگرد ہیں۔اس طرح حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ والرضوان نے فقہ حنفی وفقہ مالکی ہر دو فقہ سے استفادہ فرمایا۔حضرت امام حنبل، امام شافعی کے شاگرد ہیں ۔امام شافعی کا امتیازی وصف یہ ہے کہ آپ قرشی النسل اورصدی دوم کے مجدد ہیں: جزاہم اللہ خیر الجزاء: آمین

(۱)امام عبدالوہاب شعرانی شافعی (۸۹۸ھ-۹۷۳ھ) نے تحریر فرمایا:

{ان جمیع الامة علٰی ھدًی من ربھم-وقد اجمع اھل الکشف علٰی ذلک-ولایصح ان یجتمع مثلھم علٰی ضلالة-وقالوا: کل قول من اقوال علماء ھذہ الامة موافق للشریعة فی نفس الامر وان لم یظھر لبعض المقلدة ذلک-کما ان کل قول من اقوال علماء ھذہ الامة موافق لشریعة نبی ممن تقدم} (میزان الشریعۃ الکبریٰ ج اص ۴۲)

〈ت〉تمام امت اجابت اپنے رب کی جانب سے ہدایت پر ہے،اور اہل کشف کا اس پر اجماع ہے،اور درست نہیں ہے کہ اہل کشف کا اجماع گمرہی پر ہو،اور اہل کشف نے کہا کہ اس امت کے علما کے اقوال میں سے ہر قول نفس الامر میں شریعت کے موافق ہے، اگر چہ بعض مقلدین کے لیے یہ ظاہر نہ ہو،اور یہ ویسا ہی ہے جیسا کہ اس امت کے علما کے اقوال میں سے ہر قول ماقبل کے کسی نبی کی شریعت کے موافق ہے۔

(۲)**{قال الامام ابو جعفر الشیزاماری رحمہ اللّٰہ تعالٰی: وقد تتبعت المسائل التی وقع الخلاف فیھا بین الامام ابی حنیفة والامام مالک رضی**

اللّٰه عنهما—فوجدتها يسيرة جدًّا نحو عشرين مسئلة.انتهٰى—ولعل ذلک بحسب اصول المسائل التی نص علیها الامامان—وکذلک القول فی خلاف بعض المذاهب لبعضها بعضًا فی الاقیسة هی یسیرة جدًّا— والباقی کله مستندًا الی الکتاب والسنة اوالاٰثارالصحیحة—وقد اخذ بها الائمة کلهم—وما انفرد احدهم عن صاحبه الابعض احادیث—فکلهم فی فلک الشریعة یسبحون}(میزان الشریعۃ الکبریٰ ج ا ص ۵۹)

﴿ت﴾ حضرت امام ابوجعفر شیزاماری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے ان مسائل کا تتبع کیا جن میں حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان اختلاف واقع ہوا تو میں نے ان مسائل کو بہت تھوڑا پایا،قریباً بیس مسائل (شیزاماری کا قول تمام ہوا)،اور شاید یہ (قلت اختلاف) مسائل کے ان اصول وضوابط کی وجہ سے ہے جن کی وضاحت ان دونوں اماموں نے کی،اور یہی بات ہے بعض مذاہب کے بعض (دیگر) مذاہب کے مسائل قیاسیہ کے اختلاف میں کہ وہ بہت کم ہیں اور باقی تمام مسائل کتاب اللہ،سنت رسول اللہ اور آثار صحیحہ کی طرف منسوب ہیں اور تمام ائمہ نے انہیں اختیار کیا ہے، اور ایک امام دوسرے امام سے صرف بعض احادیث میں منفرد ہوئے،پس وہ تمام ائمہ کرام فلک شریعت میں سیر کر رہے ہیں۔

{عَنْ عَبْدِ اللّٰـهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَا،قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ وَاَصَابَ فَلَهُ اَجْرَانِ—وَاِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ وَاَخْطَاَ فَلَهُ اَجْرٌ وَاحِدٌ}

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۲۴-صحیح البخاری ج ۲ ص ۱۰۹۲-صحیح مسلم ج ۲ ص ۷۶)

﴿ت﴾ جب حاکم فیصلہ کرے اور وہ (حکم شرع کے بارے میں) اجتہاد کرے اور درستگی کو پہنچ جائے تو اس کے لیے دو اجر ہے،اور جب فیصلہ کرے اور اجتہاد کرے،پس

خطا کر جائے تو اس کے لیے ایک اجر ہے۔

توضیح: جب مجتہد اپنے اجتہاد میں صحت کو پہنچ جائے تو اسے دو اجر ہے۔ایک اجر اجتہاد کا اور ایک اجر صحت کو پانے کا،اور اگر خطا کر جائے تو اسے صرف اجتہاد کا ایک ثواب ملے گا،لیکن صحت کو نہ پانے کی وجہ سے وہ گنہگار نہیں ہوگا۔رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا﴾ (سورہ بقرہ: آیت ۲۸۶)

ترجمہ: اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا،مگر اس کی طاقت بھر (کنزالایمان)

حضرت ائمہ اربعہ میں صرف حضرت امام محمد بن ادریس شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۵۰ھ-۲۰۴ھ) کو یہ شرف حاصل ہے کہ وہ قبیلہ قریش سے ہیں۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے آپ کے ظہور کی بشارت ان مبارک الفاظ میں وارد ہوئی:

{عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَاتَسُبُّوْا قُرَیْشًا فَاِنَّ عَالِمَھَا یَمْلَأُ الْاَرْضَ عِلْمًا: الحدیث}

(تاریخ بغداد ج۲ص۶۰-سیر اعلام النبلاء ج۱۰ص۸۲)

(معرفۃ الآثار والسنن ج۱ص۲۰۶-حلیۃ الاولیاء ج۹ص۶۵)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا: حضور اقدس تاجدار کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش کو برا بھلا نہ کہو،اس لیے کہ قبیلہ قریش کا ایک عالم روئے زمین کو علم سے بھر دے گا۔

آپ کی یہ بھی خصوصیت ہے کہ ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ میں صرف آپ مجدد ہوئے:

{ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ} (سورہ مائدہ: آیت ۵۴)

ترجمہ: یہ اللہ کا فضل ہے، جسے چاہے، دے،اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔(کنزالایمان)

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم::والصلوۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم::وآلہ العظیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم: :اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ: :وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ: :عَلَیْهِمْ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَفُقَهَاءِ شَرِیْعَتِهٖ وَعُلَمَاءِ مِلَّتِهٖ وَاَوْلِیَاءِ اُمَّتِهٖ وَشُهَدَاءِ مَحَبَّتِهٖ اَجْمَعِیْنَ: :اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ: :

کتاب العقائد

اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کا بیان

عقیدہ: اللہ ایک ہے۔ پاک اور بے عیب ہے۔ کوئی اس کی طرح نہیں۔ ہر کمال وخوبی کا جامع ہے۔ کوئی کسی بات میں نہ اس کا شریک ہے، نہ اس کے برابر ہے، نہ اس سے بڑھ کر ہے۔ سب سے بے نیاز ہے۔ وہ کسی بات میں کسی کا محتاج نہیں اور سب اس کے محتاج ہیں۔

عقیدہ: اس کے سوا جو کچھ ہے، وہ پہلے نہ تھا۔ جب اس نے پیدا کیا، تب ہوا۔ وہ اپنے آپ ہے۔ اس کو کسی نے پیدا نہیں کیا۔ نہ وہ کسی کا باپ ہے، نہ کسی کا بیٹا۔ نہ اس کا کوئی رشتہ دار ہے۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا کہے، وہ کافر ہے۔

عقیدہ: روزی دینا، مارنا، جلانا سب اسی کے اختیار میں ہے۔ وہ سب کا مالک ہے، جو چاہے، کرے۔ اس کے حکم کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ بغیر اس کے چاہے ایک ذرہ نہیں ہل سکتا۔

عقیدہ: وہ ہر کھلی اور چھپی، ہونی اور انہونی کو جانتا ہے۔ کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں۔

عقیدہ: سب اس کے بندے ہیں۔ وہ اپنے بندوں پر ماں باپ سے زیادہ مہربان ہے۔

عقیدہ: وہ گناہ بخشنے والا، توبہ قبول فرمانے والا اور دعائیں قبول فرمانے والا ہے۔

عقیدہ: عزت وذلت سب اسی کے اختیار میں ہے۔ جسے چاہے، عزت دے۔ جسے چاہے، ذلت دے۔ مال و دولت سب اسی کے قبضے میں ہے۔ جسے چاہے، مالدار بنا دے۔ جسے چاہے، فقیر بنا دے۔ اس کے ہر کام میں حکمت ہے۔

نبی اور رسول کا بیان

رسول کا معنی ہے: اللہ کے یہاں سے بندوں کے پاس خدا کا پیغام لانے والا، اور نبی وہ انسان ہے جس کے پاس لوگوں کو خدا کا راستہ بتانے کے لیے وحی یعنی خدا کا پیغام آئے۔

عقیدہ: بہت سے نبی اور فرشتے رسول ہیں۔ نبی سب مرد تھے۔ نہ کوئی جن نبی ہوا، نہ ہی کوئی عورت نبی ہوئی، نہ کوئی فرشتہ نبی ہوا۔ عبادت کے ذریعہ آدمی نبی یا رسول نہیں بن سکتا، بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے، نبی یا رسول بناتا ہے۔

عقیدہ: ہر رسول نبی ہوتے ہیں، لیکن ہر نبی رسول نہیں ہوتے۔

عقیدہ: بعض فرشتے بھی رسول ہیں جیسے حضرت جبریل، میکائیل، اسرفیل واضرائیل علیہم الصلوٰۃ والسلام، لیکن فرشتوں میں کوئی نبی نہیں۔

عقیدہ: نبی، رسول اور فرشتہ معصوم ہیں، یعنی ان سے کوئی گناہ نہیں ہوسکتا۔ نبی، رسول اور فرشتوں کے علاوہ کسی کو معصوم ماننا گمرہی ہے۔ نابالغ بچہ کو لغوی اعتبار سے معصوم کہا جاتا ہے۔

عقیدہ: ولی سے گناہ ہوسکتا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان کو گناہوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

عقیدہ: کوئی ولی کسی نبی یا رسول کے برابر نہیں ہوسکتا۔ جو کسی ولی کو کسی نبی یا رسول سے افضل کہے، وہ کافر ہے۔

عقیدہ: نبی اور رسول کی تعظیم فرض عین ہے، بلکہ تمام فرائض کی اصل ہے۔ کسی نبی کی ادنیٰ توہین یا تکذیب (جھٹلانا) کفر ہے۔

عقیدہ: ہر نبی اور رسول اپنی قبروں میں اسی طرح زندہ ہیں جیسے دنیا میں تھے۔ اللہ کا حکم پورا ہونے کے لیے ایک لمحہ کے لیے ان کو موت آئی، پھر وہ زندہ ہو گئے۔ ان کی زندگی شہیدوں کی زندگی سے بڑھ کر ہے۔

عقیدہ: ہر نبی اور رسول کو اللہ تعالیٰ نے غیب کا علم دیا۔ زمین و آسمان کا ہر ذرہ ہر نبی کی نظر کے سامنے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو جتنا علم غیب عطا فرمایا، اتنا ہی علم ان کو ہے۔

عقیدہ: اللہ تعالیٰ کے علم کی کوئی حد نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا علم لامحدود اور غیر متناہی ہے۔

عقیدہ: کوئی امتی تقویٰ یا عبادت میں کسی نبی یا رسول سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ نبی اور رسول سوتے جاگتے ہر وقت اللہ تعالیٰ کی یاد میں لگے رہتے ہیں۔

عقیدہ: حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کی تعداد مقرر کرنی جائز نہیں۔

عقیدہ: حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تعداد کا صحیح علم اللہ تعالیٰ کو ہے۔

ہمارے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ نے ہمارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ساری مخلوق سے پہلے اپنے نور کی تجلی سے پیدا فرمایا۔ نبی، فرشتے، زمین، آسمان، عرش، کرسی اور ساری کائنات کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور کی جھلک سے پیدا کیا۔ ساری دنیا میں کوئی کسی خوبی میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے برابر نہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نائب مطلق ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام نبیوں کے نبی ہیں۔

ہر شخص پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام خزانوں کی کنجیاں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمادیں۔ دنیا و آخرت کی ساری نعمتوں کا عطا فرمانے والا رب تعالیٰ ہے، اور تقسیم فرمانے والے ہمارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معراج عطا فرمائی، یعنی عرش پر بلایا، اپنا دیدار عطا کیا، اپنا کلام سنایا۔ جنت و دوزخ، عرش و کرسی وغیرہ تمام چیزوں کی سیر کرائی۔ یہ سب رات کے تھوڑے حصے میں ہوا۔

قیامت کے دن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے پہلے شفاعت فرمائیں گے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بے شمار فضیلتیں ہیں جو بڑی بڑی کتابوں میں لکھی ہوئی ہیں۔

عقیدہ: ہمارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔آپ کے بعد نہ کوئی نبی ہوا، نہ ہوگا۔

عقیدہ: جو شخص آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد یا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں کسی کو نبی مانے، یا نبی ہونا جائز سمجھے، وہ کافر ہے۔

عقیدہ: ہمارے رسول حضرت سیدنا ومولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ساری مخلوق میں سب سے افضل ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی کتابیں

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں پر اپنی کتابیں اور صحیفے نازل فرمائے۔حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو توریت، حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو زبور، حضرت عیسیٰ علیہ لصلوٰۃ والسلام کو انجیل، حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قرآن مجید عطا فرمایا۔قرآن مجید کے علاوہ دوسری کتابوں میں لوگوں نے کچھ گھٹا بڑھا دیا، لیکن قرآن مقدس جیسا نازل ہوا تھا، بالکل ویسا ہی ہے، اور ویسا ہی رہے گا۔

اگر ساری دنیا مل کر کوشش کرے تو بھی اس کا ایک حرف نہیں بدل سکتا۔نہ کوئی قرآن کی طرح کتاب لکھ سکتا ہے۔قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے، اور ہمارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی و رسول ہیں۔جو کچھ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بندوں کو بتانے کے لیے احکام و ہدایات نازل فرمایا تھا، حضور اقدس رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی حدیثوں میں ان کو تفصیل سے بیان فرما دیا۔

چار مشہور آسمانی کتابوں کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض پیغمبروں کو صحیفے عطا فرمائے ۔چند صحیفے حضرت آدم علیہ السلام کو اور کچھ صحیفے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو عطا ہوئے۔

فرشتوں کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو نور سے پیدا فرمایا ہے۔اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ طاقت دی ہے کہ یہ جو شکل چاہیں، بن جائیں۔انسان کی ہو، یا کوئی دوسری شکل۔

عقیدہ: فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کرتے۔نہ جان بوجھ کر، نہ بھول کر۔ فرشتے معصوم ہوتے ہیں، یعنی گناہ صغیرہ و گناہ کبیرہ ہر قسم کے گناہ سے پاک ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بہت سے کام فرشتوں کو سپرد فرمایا ہے۔کوئی روح نکالنے پر، کوئی بارش برسانے پر، کوئی نامہ اعمال لکھنے پر مقرر ہے۔فرشتے نہ مرد ہوتے ہیں نہ عورت۔

عقیدہ: فرشتوں کے وجود کا انکار، یا یہ کہنا کہ فرشتے نیکی کی قوت کا نام ہے، یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔موجودہ زمانہ میں یہ عقیدہ نیچریوں کا ہے۔

عقیدہ: کسی فرشتہ کی ذرہ سی بے ادبی کفر ہے۔ان کو قدیم یا خالق ماننا کفر ہے۔

جن کا بیان

اللہ تعالیٰ نے جنوں کو آگ سے پیدا فرمایا ہے۔ان میں سے بعض کو اللہ تعالیٰ نے یہ طاقت دی ہے کہ جو شکل چاہیں، بن جائیں۔شریر اور بدکار جن کو شیطان کہا جاتا ہے۔یہ انسانوں کی طرح عقل، روح اور جسم والے ہوتے ہیں۔کھاتے، پیتے، جیتے، مرتے اور اولاد والے ہوتے ہیں۔ان میں مومن، کافر، سنی، شیعہ اور بدمذہب بھی ہوتے ہیں۔ان میں بدکاروں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔

عقیدہ: جنوں کے وجود کا انکار، یا یہ کہنا کہ جن بدی کی قوت کا نام ہے، یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔موجودہ زمانہ میں یہ عقیدہ نیچریوں کا ہے۔

امامت وخلافت کا بیان

امامت کی دو قسم ہے۔ امامت صغریٰ و امامت کبریٰ۔ امامت صغریٰ نماز کی امامت ہے۔

امامت کبریٰ: امامت کبریٰ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیابت مطلقہ ہے، یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیابت سے مسلمانوں کے تمام دینی اور دنیاوی کاموں میں شریعت کے موافق عام تصرف کرنے کا اختیار اور غیر معصیت میں ساری دنیا کے مسلمانوں کے لیے اطاعت کرانے کا حق۔ اس امامت کے لیے مسلم، آزاد، مرد، عاقل، بالغ، قرشی، قادر ہونا شرط ہے۔ اپنے زمانہ میں سب سے افضل ہونا شرط نہیں۔

مسئلہ: امام کی اطاعت ہر مسلمان پر فرض ہے، جب کہ امام کا حکم شریعت اسلامیہ کے خلاف نہ ہو۔

مسئلہ: شریعت کے خلاف حکم میں کسی کی فرماں برداری درست نہیں۔

مسئلہ: امام ایسا شخص بنایا جائے جو بہادر، سیاست دان اور عالم دین ہو، یا علمائے دین کی مدد سے کام کرے۔

مسئلہ: عورت اور نابالغ کی امامت جائز نہیں۔

خلفائے راشدین

حضور اقدس رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد آپ کے خلیفہ برحق حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوئے، پھر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پھر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پھر حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوئے۔ ان حضرات کی خلافت کو خلافت راشدہ کہا جاتا ہے، اس لیے کہ ان حضرات نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی نیابت کا پورا حق ادا کیا۔

منہاج نبوت پر خلافت راشدہ تیس سال رہی، یعنی حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چھ ماہ کی خلافت پر ختم ہوگئی، پھر حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت راشدہ ہوئی اور آخری زمانہ میں حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہوگی۔

عقیدہ: حضرات انبیاو مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد تمام انسانوں میں سب سے افضل حضرت صدیق اکبر ہیں، پھر فاروق اعظم، پھر عثمان غنی، پھر مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

صحابہ کرام

صحابی اس مسلمان کو کہا جاتا ہے جس نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری دی اور ایمان کے ساتھ دنیا سے گئے۔ سب صحابی اہل خیر وصلاح اور عادل وثقہ ہیں۔ جب کسی صحابی کا ذکر ہو تو خیر ہی کے ساتھ ہونا فرض ہے۔

عقیدہ: کسی صحابی کی توہین و بے ادبی بدعقیدگی اور بد مذہبی ہے۔

عقیدہ: کوئی ولی کسی صحابی کے رتبہ نہیں پہنچ سکتا۔

اہل بیت عظام

اہل بیت حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اولاد ہیں۔ صحابہ کرام اور اہل بیت کی محبت دراصل حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت ہے۔

عقیدہ: حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اعلیٰ درجہ کے شہدا میں سے ہیں۔ ان میں سے کسی کی شہادت کا انکار گمرہی و بددینی ہے۔

عقیدہ: جو شخص حضرت امام حسین شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو باغی کہے، یا یزید کو حق پر

بتائے، وہ مردود، خارجی اور مستحق جہنم ہے۔

ولایت کا بیان

ولی وہ مومن صالح ہے جس کو رب تعالیٰ کی معرفت اور قرب الٰہی کا ایک خاص درجہ ملا ہو۔ اکثر شریعت کے مطابق عبادت و ریاضت سے ولایت کا درجہ ملتا ہے، اور کبھی اللہ تعالیٰ بلا ریاضت ومجاہدہ بھی ولایت عطا فرماتا ہے۔ اولیائے کرام ہر زمانہ میں ہوتے ہیں، لیکن ان کو پہچاننا آسان نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بڑی قوت عطا فرماتا ہے۔ وہ ہزاروں میل کی دوری سے مدد مانگنے والوں کی مدد فرماتے ہیں۔ موت کے بعد ان کی قوتیں اور بڑھ جاتی ہیں۔ ان کے مزارات مبارکہ کی حاضری برکتوں کا ذریعہ ہے۔

عقیدہ: تمام اولیائے کرام میں سب سے بڑا درجہ حضرات خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ہے۔

مسئلہ: اولیائے کرام کا عرس یعنی ہر سال ان کے وصال کے دن قرآن خوانی، فاتحہ، ایصال ثواب، وعظ وتقریر اور تعلیم دین وتبلیغ دین اچھی چیز اور ثواب کا کام ہے۔ ناجائز کام جیسے ناچ، تماشہ وغیرہ ہر حالت میں ناجائز ہیں اور مزارات طیبہ کے پاس یہ سب کام کرنا سخت ناجائز و بے ادبی ہے۔

بیعت کا بیان

حضرات اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے سلسلہ میں داخل ہونا یعنی مرید ہونا دونوں جہاں کی بھلائی و برکت کا ذریعہ ہے۔

بیعت سے پہلے پیر میں یہ چار باتیں دیکھ لینا ضروری ہے۔

(۱) سنی صحیح العقیدہ ہو، ورنہ ایمان بھی ہاتھ سے جائے گا۔

(۲) اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضرورت کے مسائل کتابوں سے نکال لے، ورنہ وہ حلال و حرام، جائز و ناجائز میں فرق نہ کر سکے گا۔

(۳) فاسق معلن نہ ہو، کیوں کہ فاسق کی توہین واجب ہے اور پیر کی تعظیم ضروری ہے۔

(۴) اس کا سلسلہ حضور اقدس رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک متصل ہو، ورنہ اوپر سے فیض نہ پہنچے گا۔

تقلید کا بیان

تقلید یعنی دین اسلام کے چاروں ائمہ مجتہدین میں سے کسی ایک کے طریقہ پر احکام شرعیہ بجالانا، یعنی امام اعظم ابوحنیفہ، امام مالک، امام محمد بن ادریس شافعی یا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے طریقہ پر نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ ادا کرنا۔

توضیح: ان ائمہ مجتہدین نے اپنی جانب سے کچھ نہ کہا، بلکہ قرآن وحدیث کا مطلب صاف صاف لفظوں میں بیان کیا جو عام مسلمانوں بلکہ عالموں کی سمجھ سے باہر تھا، لہٰذا ان اماموں کی پیروی درحقیقت قرآن وحدیث کی پیروی ہے۔

مسئلہ: چار ائمہ مجتہدین میں سے کسی ایک امام کی تقلید واجب ہے۔

مسئلہ: کسی ایک امام مجتہد کی تقلید کو تقلید شخصی کہا جاتا ہے۔

مسئلہ: جو شخص ایک امام کی تقلید کرتا ہو، وہ دوسرے امام کی تقلید نہیں کر سکتا، یعنی یہ درست نہیں کہ چند مسئلوں میں ایک امام کی پیروی کرے اور چند دوسرے مسائل میں دوسرے امام کی، بلکہ تمام مسائل میں ایک معین امام مجتہد کی پیروی واجب ہے۔

مسئلہ: اب تمام علمائے دین کا اتفاق ہے کہ ان چاروں ائمہ مجتہدین کے علاوہ کسی اور امام و مجتہد کی تقلید جائز نہیں۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد کوئی مجتہد مطلق

پیدا نہ ہوا۔

عالم برزخ کا بیان

انسان موت کے بعد سے حشر آنے تک جس دنیا میں رہتا ہے، اسی کا نام عالم برزخ ہے۔ ہر انسان کی عمر مقرر ہے۔ نہ اس سے بڑھ سکتی ہے، نہ گھٹ سکتی ہے۔ جب زندگی کا وقت پورا ہو جاتا ہے تو حضرت عزرائیل علیہ السلام روح نکالنے کے لیے آتے ہیں۔ اس وقت مرنے والے کو دائیں بائیں جہاں تک نظر جاتی ہے، فرشتے ہی فرشتے دکھائی دیتے ہیں۔ مسلمان کے پاس رحمت کے فرشتے آتے ہیں اور کافر کے پاس عذاب کے فرشتے۔ اس وقت کافر کو بھی اسلام کے سچے ہونے کا یقین ہو جاتا ہے، لیکن اس وقت ایمان لانا معتبر نہیں، کیوں کہ ایمان اللہ و رسول کی بتائی ہوئی باتوں پر بے دیکھے یقین کرنے کا نام ہے اور اب وہ فرشتوں کو دیکھ کر ایمان لاتا ہے، اس لیے اب ایمان لانے سے مسلمان نہ ہوگا۔

مسلمان کی روح آسانی سے نکالی جاتی ہے اور اس کو رحمت کے فرشتے عزت کے ساتھ لے کر جاتے ہیں۔ کافر کی روح بڑی سختی سے نکالی جاتی ہے اور اس کو عذاب کے فرشتے بڑی ذلت سے لے جاتے ہیں۔ مرنے کے بعد روح کسی دوسرے بدن میں جا کر پھر پیدا نہیں ہوتی، بلکہ قیامت آنے تک عالم برزخ میں رہتی ہے۔

عقیدہ: یہ خیال کہ روح کسی دوسرے بدن میں چلی جاتی ہے، خواہ آدمی کا بدن ہو یا جانور کا، یا پیڑ پودوں میں چلی جاتی ہے، یہ ماننا کفر ہے۔ اسی کو تناسخ کہا جاتا ہے۔ یہ ہندؤوں کا عقیدہ ہے۔

مسئلہ: ثواب اور عذاب بدن اور روح دونوں پر ہوتا ہے، یعنی جسم پر ہونے والے آرام و تکلیف کا روح کو احساس ہوتا ہے۔ آرام دیکھ کر روح خوش ہوتی ہے اور تکلیف

دیکھ کر غمگین ہوتی ہے۔

روح اور موت کا بیان

موت یہ ہے کہ روح بدن سے نکل جائے، لیکن روح بدن سے نکل کر مٹ نہیں جاتی، بلکہ عالم برزخ میں رہتی ہے۔ایمان وعمل کے اعتبار سے ہر ایک روح کے لیے الگ الگ جگہ مقرر ہے۔قیامت تک وہیں رہے گی۔کسی کی جگہ عرش کے نیچے ہے، کسی کی اعلیٰ علیین میں اور کسی کی زمزم شریف کے پاس، کسی کی قبر کے پاس۔کافروں کی روح قید میں رہتی ہے۔کسی کی چاہ برہوت میں، کسی کی سجین میں، کسی کی اس کے مرگھٹ یا قبر پر۔ کافر کی روح کو کہیں آنے جانے کی اجازت نہیں ہوتی۔

روح مرتی یا مٹتی نہیں، بلکہ باقی رہتی ہے اور جس حال میں بھی ہو، اور جہاں کہیں بھی ہو، اپنے بدن سے ایک طرح کا تعلق رکھتی ہے۔بدن کی تکلیف سے اسے بھی تکلیف ہوتی ہے، اور بدن کے آرام سے آرام محسوس کرتی ہے۔جو کوئی اس کی قبر پر آئے، اسے دیکھتی ہے، پہچانتی ہے، اس کی بات سنتی ہے۔مسلمان کی روح کے بارے میں حدیث میں آیا ہے کہ اس کی راہ کھول دی جاتی ہے، وہ جہاں چاہے، جائے۔روح کے لیے دور اور نزدیک سب برابر ہے۔لمحہ بھر میں کہاں سے کہاں چلی جاتی ہے۔

دفن کے بعد قبر مردہ کو دباتی ہے۔مومن کو اس طرح جیسے ماں بچے کو اور کافر کو اس طرح کہ ادھر کی پسلیاں ادھر ہو جاتی ہیں۔جب لوگ دفن کر کے لوٹتے ہیں تو مردہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔

بدن اگرچہ چند مہینوں میں گل سڑ کر ختم ہو جاتا ہے، لیکن اس کے اصلی اجزا قیامت تک باقی رہیں گے۔انہیں پر ثواب وعذاب ہوگا اور پھر انہیں اجزا پر حشر کے دن پھر بدن

تیار ہوں گے۔ یہ اجزا ریڑھ کی ہڈی میں کچھ ایسے باریک بہت ہی چھوٹے ہیں جو خوردبین سے بھی نہیں دیکھے جا سکتے۔ نہ انہیں آگ جلا سکتی ہے، نہ زمین گلا سکتی ہے۔ یہی بدن کے بیج ہیں۔ انہیں اجزا کے ساتھ اللہ تعالیٰ بدن کے حصوں کو جمع فرمائے گا۔ جو راکھ یا مٹی ہو کر ادھر ادھر پھیل گئے، اور پھر وہی پہلا جسم بن جائے گا اور حشر کے دن روح اسی جسم میں آ کر میدان محشر میں حاضر ہوگی۔

مسئلہ: نبی، رسول، ولی، عالم دین، شہید، قرآن پر عمل کرنے والا حافظ، ہر وقت درود شریف پڑھنے والا اور وہ جسم جس نے کبھی گناہ نہ کیا ہو، ان تمام کے جسم کو مٹی نہیں کھاتی۔

مسئلہ: جو کہے کہ حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام مر کر مٹی میں مل گئے، وہ گمراہ اور بے ادب ہے۔

مسئلہ: ہمارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آج بھی زندہ ہیں۔ ہر لمحہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا درجہ بڑھتا جا رہا ہے۔

منکر نکیر کا بیان

جب میت کو دفن کر کے لوگ چلے جاتے ہیں تو دو فرشتے زمین چیرتے ہوئے آتے ہیں۔ ان کی شکل بہت ڈراؤنی ہوتی ہے۔ ان کا بدن کالا، آنکھیں نیلی اور کالی بہت بڑی بڑی ہوتی ہیں۔ آنکھوں سے آگ کی طرح شعلے نکلتے ہیں۔ ان کے ڈراؤنے بال سر سے پاؤں تک ہوتے ہیں۔ دانت بہت بڑے بڑے ہوتے ہیں، جن سے زمین چیرتے ہوئے آتے ہیں۔ مردے کو جھنجھوڑ کر اور جھڑک کر اٹھاتے ہیں اور بہت سختی کے ساتھ بڑی کڑی آواز میں مردہ سے تین سوال کرتے ہیں۔

(ا) مَنْ رَبُّکَ؟ (تیرا رب کون ہے؟)

(۲)مَا دِیْنُکَ؟ (تیرا دین کیا ہے؟)

(۳)مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ شَانِ ھٰذَا الرَّجُلِ؟(تو ان کے بارے میں کیا کہتا تھا؟)

مردہ اگر مسلمان ہے تو پہلے سوال کا جواب دیتا ہے:رَبِّیَ اللّٰہُ (میرا رب اللہ ہے)

دوسرے سوال کا جواب دیتا ہے: دِیْنِی الْاِسْلَامُ (میرا دین اسلام ہے)

تیسرے سوال کا جواب دیتا ہے:ھُوَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

(یہ اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ کی طرف سے ان پر رحمت وسلامتی نازل ہو)

جب مردہ سوالوں کا صحیح جواب دیتا ہے تو آسمان سے آواز آتی ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا۔ اس کے لیے جنت کا بچھونا بچھاؤ، اور جنت کا کپڑا پہناؤ، اور جنت کا دروازہ کھول دو۔ اب جنت کی ٹھنڈی ہوا اور خوشبو آتی رہے گی، اور جہاں تک نظر جائے گی، وہاں تک قبر چوڑی اور روشن کردی جائے گی، اور فرشتے کہیں گے:''سو جا جیسے دولہا سوتا ہے''۔

یہ نیک مسلمانوں کے لیے ہوگا۔ گنہگاروں کو ان کے گناہ کے لائق ایک زمانہ تک عذاب بھی ہوگا، پھر بزرگوں کی شفاعت یا ایصال ثواب ودعائے مغفرت سے یا محض اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے یہ عذاب اٹھ جائے گا، اور پھر چین ہی چین ہوگا۔

مردہ اگر کافر ہے تو سوال کا جواب نہ دے سکے گا، اور کہے گا:''ھَاہْ ھَاہْ لَا اَدْرِیْ''

(افسوس مجھے تو کچھ معلوم نہیں)، اب ایک پکارنے والا آسمان سے پکارے گا۔ یہ جھوٹا ہے، اس کے لیے آگ کا بچھونا بچھاؤ، آگ کا کپڑا پہناؤ، اور جہنم کا ایک دروازہ کھول دو۔ اس کی گرمی اور لپٹ پہنچے گی، اور عذاب دینے کے لیے دو فرشتے مقرر ہوں گے جو بڑے بڑے ہتھوڑے سے مارتے رہیں گے، اور سانپ بچھو بھی کاٹتے رہیں گے۔ قیامت تک طرح طرح کے عذاب ہوتے رہیں گے، پھر میدان حشر میں حاضری کے بعد جہنم میں ڈالا جائے گا۔ کافر جہنم سے کبھی نہ نکالا جائے گا۔

مسئلہ: حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے نہ قبر میں سوال ہوتا ہے اور نہ قبر ان کو دباتی ہے۔ بعض امتیوں سے بھی سوال نہیں ہوتا، جیسے جمعہ اور رمضان میں مرنے والے مسلمان سے۔

مسئلہ: مردہ اگر قبر میں دفن نہ کیا جائے تو جہاں بھی ہوگا، وہیں سوال ہوگا، جیسے جس کو شیر کھا گیا تو شیر کے پیٹ میں سوال ہوگا اور وہیں ثواب وعذاب ملے گا۔

قیامت کا بیان

ایک دن تمام دنیا، یعنی انسان، حیوان، جن، فرشتے، زمین، آسمان اور جو کچھ ان میں ہے، سب فنا ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کچھ باقی نہ رہے گا۔ اسی کو قیامت کہا جاتا ہے۔ قیامت آنے سے پہلے بہت سی نشانیاں ظاہر ہوں گی۔ کچھ خاص نشانیوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ ان میں سے بعض نشانیاں ظاہر ہو چکی ہیں اور بعض باقی ہیں۔

(۱) حسف یعنی تین جگہ آدمی دھنس جائیں گے، پورب، پچھّم اور عرب میں۔

(۲) علم دین اٹھ جائے گا، یعنی علما اٹھا لیے جائیں گے۔

(۳) جہالت کی کثرت ہوگی۔

(۴) شراب اور زنا کی زیادتی ہوگی۔

زناکاری اس بے حیائی کے ساتھ ہوگی کہ جیسے گدھے جوڑا کھاتے ہیں۔

(۵) مرد کم ہوں گے، عورتیں زیادہ ہوں گی، یہاں تک کہ ایک مرد کی سرپرستی میں پچاس عورتیں ہوں گی۔

(۶) مال کی زیادتی ہوگی۔

(۷) عرب میں کھیتی، باغ اور نہریں ہو جائیں گی۔ نہر فرات اپنے خزانے کھول دے گی، اور وہ سونے کے پہاڑ ہوں گے۔

(۸) مرد اپنی بیوی کے حکم پر چلے گا۔ ماں باپ کی نافرمانی کرے گا۔ دوستوں سے میل جول اور ماں باپ سے جدائی رکھے گا۔

(۹) گانے بجانے کی کثرت ہوگی۔

(۱۰) لوگ اگلوں پر لعنت کریں گے، ان کو برا کہیں گے۔

(۱۱) بدکار اور نااہل سردار بنا دیئے جائیں گے۔

(۱۲) ذلیل لوگ جن کو بدن کا کپڑا نہیں ملتا تھا، وہ بڑے محلوں میں رہیں گے۔

(۱۳) مسجدوں میں لوگ شور وغل کریں گے۔

(۱۴) اسلام پر عمل کرنا اتنا مشکل ہوگا جیسے مٹھی میں انگارا لینا، یہاں تک کہ آدمی قبرستان جا کر تمنا کرے گا کہ اے کاش میں اس قبر میں ہوتا۔

(۱۵) وقت میں برکت نہ ہوگی۔ سال مہینہ کی طرح، مہینہ ہفتہ کی طرح، ہفتہ دن کی طرح گذر جائے گا اور دن ایسا گذرے گا جیسے کسی چیز کو آگ لگی اور جلد بھڑک کر ختم ہوگئی۔

(۱۶) درندے جانور انسانوں سے بات کریں گے۔

(۱۷) کوڑے کی نوک اور جوتے کا تسمہ بولے گا اور اس کی غیر حاضری میں جو کچھ گھر میں ہوا تھا، وہ سب کچھ بتائے گا، بلکہ آدمی کی ران اسے خبر دے گی۔

(۱۸) سورج پچھّم سے نکلے گا۔ یہ نشانی ظاہر ہوتے ہی توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ سورج پچھّم سے نکلنے کے بعد اسلام لانا قبول نہ ہوگا۔

(۱۹) بڑے دجال کے علاوہ تیس چھوٹے دجال ہوں گے۔ یہ لوگ نبی ہونے کا دعویٰ کریں گے۔ چھوٹے دجالوں میں سے بعض ہو چکے، جیسے مسیلمہ کذاب، طلیحہ بن خویلد، اسود عنسی، سجاح، مرزا علی محمد باب، مرزا علی حسین بہاء اللہ، مرزا غلام احمد قادیانی، اور جو باقی ہیں، وہ ضرور ہوں گے۔

دجال کا بیان

دجال کانا ہوگا۔اس کی ایک آنکھ ہوگی۔وہ خدا ہونے کا دعویٰ کرے گا۔اس کے ماتھے پر ''ک ف ر'' لکھا ہوگا، یعنی کافر۔جس کو ہر مسلمان پڑھے گا اور کافر کو دکھائی نہ دے گا ۔ یہ بہت تیزی سے سیر کرے گا۔ چالیس دن میں حرمین طیبین کے علاوہ ساری زمین کا گشت کرے گا۔اس چالیس دن میں پہلا دن سال بھر کے برابر ہوگا۔دوسرا دن مہینہ بھر کے برابر ہوگا۔تیسرا دن ہفتہ کے برابر اور باقی دن چوبیس چوبیس گھنٹے کے ہوں گے۔

اس کا فتنہ بہت سخت ہوگا۔ایک باغ اور ایک آگ اس کے ساتھ ہوگی، جس کا نام وہ جنت و دوزخ رکھے گا۔ جہاں جائے گا، ان کو ساتھ لے جائے گا۔اس کی جنت دراصل آگ ہوگی، اور اس کا جہنم آرام کی جگہ۔لوگوں سے کہے گا کہ ہم کو خدا مانو۔ جو اسے خدا کہے گا، اسے اپنی جنت میں ڈالے گا، اور جو انکار کرے گا، اسے جہنم میں پھینک دے گا۔

مردے جلائے گا۔ پانی برسائے گا۔زمین کو حکم دے گا، وہ پودے اگائے گی۔ویرانے میں جائے گا تو وہاں کے دفینے یعنی خزانے شہد کی مکھیوں کی طرح اس کے ساتھ ہو جائیں گے۔اس قسم کے بہت سے جادو دکھائے گا۔ یہ سب جادو کے کرشمے ہوں گے، اور حقیقت میں کچھ نہیں ہوگا، اسی لیے اس کے وہاں سے جانے کے بعد لوگوں کے پاس کچھ نہیں رہے گا ۔ جب حرمین شریفین داخل ہونا چاہے گا، فرشتے اس کا منہ پھیر دیں گے۔ دجال کے ساتھ یہودیوں کی فوج ہوگی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمین پر آنا

جب دجال ساری دنیا میں گھوم پھر کر ملک شام کو جائے گا۔اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کی جامع مسجد کے پوربی منارہ پر آسمان سے اتریں گے۔ یہ صبح کا وقت ہوگا۔

فجر کی نماز کے لیے اقامت ہو چکی ہوگی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کو امامت کا حکم دیں گے۔ حضرت امام مہدی نماز پڑھائیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سانس کی خوشبو سے دجال پگھلنا شروع ہوگا، جیسے پانی نمک سے پگھلتا ہے۔ آپ کی سانس کی خوشبو وہاں تک جائے گی، جہاں تک نگاہ پہنچتی ہے۔

آپ کو دیکھ کر دجال بھاگے گا۔ آپ اس کا پیچھا کریں گے، اور اس کی پیٹھ میں نیزہ ماریں گے۔ اس سے وہ مر جائے گا، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے۔ جتنے یہودی و عیسائی باقی ہوں گے، وہ آپ پر ایمان لائیں گے۔ اس وقت ساری دنیا میں دین ایک یعنی دین اسلام ہوگا اور مذہب ایک یعنی مذہب اہل سنت ہوگا۔ بچے سانپ سے کھیلیں گے۔ شیر اور بکری ایک ساتھ چریں گے۔ آپ نکاح کریں گے۔ اولاد بھی ہوگی۔ چالیس برس رہیں گے، اور وصال کے بعد حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ مبارکہ میں دفن ہوں گے۔ ابھی وہاں ایک قبر کی جگہ خالی ہے۔

حضرت امام مہدی کا ظاہر ہونا

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اولاد میں حسنی سادات میں سے حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ ہوں گے۔ امام مہدی مجتہد ہوں گے۔ قیامت کے قریب تمام دنیا میں کفر پھیل جائے گا، اور اسلام صرف حرمین شریفین میں رہ جائے گا۔ اس وقت اولیا، ابدال سب وہیں ہجرت کر جائیں گے۔ رمضان شریف کا مہینہ ہوگا، ابدال کعبہ شریف کا طواف کر رہے ہوں گے، حضرت امام مہدی بھی وہاں موجود ہوں گے۔ اولیا انہیں پہچانیں گے۔ ان سے بیعت لینے کی گذارش کریں گے، وہ انکار کریں گے۔ غیب سے آواز آئے گی:

{هٰذَا خَلِيْفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِيُّ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِيْعُوْهُ}

یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے، اس کی بات سنو اور اس کی فرماں برداری کرو۔

تمام لوگ ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے، پھر حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب کو اپنے ساتھ لے کر ملک شام آ جائیں گے۔

یاجوج و ماجوج کا نکلنا

یہ ایک قوم ہے جو یافث بن نوح کی اولاد سے ہے۔ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ یہ زمین میں فساد کرتے تھے۔ بہار کے موسم میں نکلتے تھے۔ ہری چیزیں سب کھا جاتے تھے۔ سوکھی چیزوں کو لاد کر لے جاتے، آدمیوں کو بھی کھا جاتے۔اسی طرح جنگلی جانوروں، سانپوں اور بچھوؤں تک کو چٹ کر جاتے۔ حضرت ذوالقرنین نے آہنی دیوار کھینچ کر ان کا آنا روک دیا۔ جب دجال کو قتل کر کے اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کو کوہ طور پر لے جائیں گے، تب دیوار توڑ کر یاجوج و ماجوج نکلیں گے۔ زمین میں بڑا فساد مچائیں گے۔ لوٹ مار اور قتل کریں گے، پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے انہیں ہلاک فرما دے گا۔

دابۃ الارض کا نکلنا

یہ ایک عجیب شکل کا جانور ہے جو کوہ صفا سے نکلے گا۔تمام شہروں میں بہت جلد گشت کرے گا۔ بہت فصیح گفتگو کرے گا۔اس کے ہاتھ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی۔عصا سے مسلمانوں کی پیشانی پر ایک چمکدار نشان لگائے گا، اور انگوٹھی سے کافر کی پیشانی پر ایک کالا دھبا لگائے گا۔اس وقت تمام مومن اور کافر ظاہر ہو جائیں گے، یعنی صاف صاف پہچانے جائیں گے۔ یہ نشانی کبھی نہیں بدلے گی۔ جو کافر ہے، ہرگز ایمان نہیں لائے گا، اور جو مسلمان ہے، ہمیشہ ایمان پر قائم رہے گا۔

قیامت کن لوگوں پر آئے گی؟

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد جب قیامت آنے کو صرف چالیس سال باقی رہ جائیں گے، تب ایک ٹھنڈی خوشبودار ہوا چلے گی، جو لوگوں کی بغلوں کے نیچے سے گذرے گی۔ جس کا اثر یہ ہوگا کہ مسلمان کی روح نکل جائے گی اور دنیا میں کافر ہی کافر رہ جائیں گے۔ انہیں کافروں پر قیامت آئے گی۔ قیامت کی چند نشانیاں ظاہر ہو چکی ہیں اور بہت سی نشانیاں باقی ہیں۔

قیامت کب آئے گی؟

جب سب نشانیاں پوری ہو جائیں گی اور مسلمانوں کی بغلوں سے وہ خوشبودار ہوا گذر جائے گی جس سے تمام مسلمانوں کی وفات ہو جائے گی تو اس کے بعد پھر چالیس سال کا زمانہ ایسے گذرے گا جس میں کسی کو اولاد نہ ہوگی، یعنی قیامت کے وقت چالیس برس سے کم عمر کا کوئی نہ ہوگا اور دنیا میں کافر ہی کافر ہوں گے۔ اللہ کہنے والا کوئی نہ ہوگا۔

کوئی دیوار لیپتا ہوگا۔ کوئی کھانا کھاتا ہوگا۔ غرض سب اپنے اپنے کام میں لگے ہوں گے کہ اچانک اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے۔ پہلے اس کی آواز ہلکی ہوگی، پھر بعد میں دھیرے دھیرے، بہت کڑی ہو جائے گی۔

لوگ دھیان دے کر اس آواز کو سنیں گے، اور بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے اور پھر مر جائیں گے، پھر آسمان، زمین، دریا، پہاڑ یہاں تک کہ خود صور اور حضرت اسرافیل علیہ السلام اور تمام فرشتے فنا ہو جائیں گے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہ ہوگا۔

اس کے بعد جب اللہ تعالیٰ چاہے گا، اسرافیل علیہ السلام کو زندہ فرمائے گا اور صور کو پیدا کر کے دوبارہ پھونکنے کا حکم دے گا۔ صور پھونکتے ہی تمام اولین و آخرین، فرشتے،

انسان، جن، حیوانات سب موجود ہو جائیں گے۔ لوگ قبروں سے نکل پڑیں گے۔ ان کا اعمال نامہ ان کے ہاتھ میں دیا جائے گا اور سب لوگ حشر کے میدان میں آئیں گے۔

لوگ یہاں حساب وجزا کے انتظار میں کھڑے ہوں گے۔ زمین تانبے کی ہوگی۔ سورج سر کے بہت قریب ہوگا۔ سورج کی گرمی سے بھیجے کھولتے ہوں گے۔ زبانیں سوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی۔ بعضوں کے منہ سے باہر آ جائیں گی۔ پسینہ بہت آئے گا۔ کسی کے ٹخنے تک، کسی کے گھٹنے تک، کسی کے منہ تک، جس کا جیسا عمل ہوگا، ویسی ہی تکلیف ہوگی، پھر پسینہ بھی بہت ہی بدبودار ہوگا۔ اسی حالت میں بہت دیر ہو جائے گی۔ پچاس ہزار برس کا یہ دن ہوگا اور اسی حالت میں آدھا دن گذر جائے گا۔ اس وقت کوئی کسی کی کچھ مدد نہ کر سکے گا۔ سب کو اپنی فکر ہوگی۔ ماں، باپ، بھائی، بہن، آل و اولاد وغیرہ کوئی کام نہ آئے گا۔

اب لوگ سفارشی تلاش کریں گے جو اس مصیبت سے نجات دلائے اور جلد فیصلہ ہو۔ سب لوگ مشورہ کر کے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس جائیں گے۔ وہ فرمائیں گے۔ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس بھیجیں گے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس، حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس، حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمارے رسول حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بھیجیں گے۔

جب لوگ ہمارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس فریاد کریں گے اور شفاعت کی درخواست پیش کریں گے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمائیں گے: میں اس کے لیے تیار ہوں۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بارگاہ الٰہی میں سجدہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! سر اٹھایئے، کہیے، آپ کی بات سنی جائے گی۔ مانگئے، آپ کو دیا جائے گا۔ شفاعت کیجئے، آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

اب حساب شروع ہوگا۔میزان میں بندوں کے اعمال تولے جائیں گے۔اپنے ہی ہاتھ پاؤں اور بدن کے اعضا اپنے خلاف گواہی دیں گے۔زمین کے جس حصہ پر کوئی عمل کیا تھا، وہ حصہ بھی گواہی دینے کو تیار ہوگا۔نہ کوئی یار ہوگا، نہ مددگار۔نہ باپ بیٹے کے کام آئے گا۔نہ بیٹا باپ کے کام آئے گا۔

اعمال پوچھے جارہے ہیں۔زندگی بھر کا سارا عمل سامنے ہوگا۔نہ گناہ سے انکار کرسکتا ہے۔نہ کہیں سے نیکی مل سکتی ہے۔اس سخت مصیبت کے وقت میں دستگیر کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کام آئیں گے، اور اپنے ماننے والوں کی شفاعت فرمائیں گے۔جو شفاعت کا منکر ہے، وہ شفاعت سے محروم رہے گا۔

شفاعت کا بیان

حضور اقدس رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت کئی قسم کی ہوگی۔بہت سے لوگ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت سے بے حساب جنت میں داخل ہوں گے۔بہت سے لوگ جو جہنم کے لائق ہوں گے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت سے جہنم سے بچ جائیں گے۔جو گنہگار مسلمان دوزخ میں پہنچ چکے ہوں گے، وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت سے جہنم سے نکالے جائیں گے۔-آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے جنتیوں کی شفاعت کر کے ان کے درجے بلند کرائیں گے۔گنہگاروں کے گناہوں کی بخشش کرائیں گے۔آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شفاعت کبریٰ کا منصب عطا ہوا ہے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ باقی انبیائے کرام، صحابہ، علما، اولیا، شہدا، حفاظ اور حجاج بھی شفاعت کریں گے۔لوگ علما کو اپنے تعلقات یاد دلائیں گے۔اگر کسی نے عالم کو دنیا میں وضو کے لیے پانی لا کر دیا ہوگا تو وہ بھی یاد دلا کر شفاعت کے لیے گذارش کرے گا اور وہ اس کی شفاعت کریں گے۔

قیامت کا دن جو پچاس ہزار سال کا ہوگا، جس کی مصیبتیں بے شمار و نا قابل برداشت ہوں گی۔ یہ دن حضرات انبیائے کرام، اولیاو صالحین کے لیے اتنا ہلکا کر دیا جائے گا کہ معلوم ہوگا کہ اس میں اتنا وقت لگا جتنا ایک وقت کی فرض نماز میں لگتا ہے، بلکہ اس سے بھی کم، یہاں تک کہ بعضوں کے لیے تو پلک جھپکنے میں سارا دن ختم ہو جائے گا۔ سب سے بڑی نعمت جو مسلمانوں کو اس دن ملے گی، وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا۔

میزان

میزان حق ہے۔ یہ ایک ترازو ہوگی۔ اس کے دو پلے ہوں گے۔ اس پر لوگوں کے اچھے برے اعمال تولے جائیں گے۔ دنیا کی ترازو کے خلاف اس کا بھاری پلہ اوپر اٹھے گا اور ہلکا پلہ نیچے کو جائے گا۔

صراط

صراط حق ہے۔ یہ ایک پل ہے جو جہنم کے اوپر ہوگا۔ یہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے۔ جنت کا یہی راستہ ہے۔ سب کو اس پر چلنا ہوگا۔ کافر نہ چل سکے گا اور جہنم میں گر جائے گا۔ مسلمان پار ہو جائیں گے۔ بعض اتنی جلدی جیسے بجلی چمکتی ہے، بعض تیز ہوا کی طرح، بعض تیز گھوڑے کی طرح، بعض آہستہ آہستہ، بعض گرتے پڑتے، یعنی جتنا اچھا عمل ہوگا، اتنی ہی جلدی پار ہوگا۔

حوض کوثر

حوض کوثر حق ہے۔ یہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیا گیا ہے۔ اس کی لمبائی ایک مہینہ کا راستہ ہے اور اتنی ہی چوڑائی ہے۔ اس کے کنارے سونے کے ہیں۔ ان پر موتی کے گنبد بنے ہوئے ہیں۔ اس کی تہ مشک کی ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور

شہد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ جو اس کا پانی ایک بار پی لے گا، کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ اس کے پاس پانی پینے کے برتن ستاروں سے بھی گنتی میں زیادہ ہیں۔ اس میں جنت سے دو نالے گرتے ہیں۔ ایک سونے کا، ایک چاندی کا۔

مقام محمود

اللہ تعالیٰ ہمارے حبیب حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مقام محمود عطا فرمائے گا، جہاں اگلے پچھلے سب لوگ جمع ہو کر آپ کی تعریف کریں گے۔

لواء الحمد

لواء الحمد ایک جھنڈا ہے جو ہم سب کے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قیامت کے دن ملے گا، جس کے نیچے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک کے جتنے مسلمان ہیں، یعنی حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام، اولیائے عظام، علمائے ربانیین، صالحین و عام مومنین سب جمع ہوں گے۔

جنت کا بیان

جنت ایک بہت بڑا بہت اچھا گھر ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے بنایا ہے ۔ اس کی دیوار سونے چاندی کی اینٹوں اور مشک کے گارے سے بنی ہے۔ زمین زعفران اور عنبر کی ہے۔ کنکریوں کی جگہ موتی اور جواہرات ہیں۔ اس میں جنتیوں کے رہنے کے لیے بہت خوبصورت ہیرے، جواہرات اور موتی کے بنے ہوئے بڑے بڑے محل اور خیمے ہیں۔

جنت میں سو درجے ہیں۔ ہر درجے کی چوڑائی اتنی ہے جتنی زمین سے آسمان تک۔ جنت کے دروازے اتنے چوڑے ہیں کہ دروازہ کے ایک بازو سے دوسرے بازو تک تیز رفتار گھوڑا ستر برس میں پہنچے۔

جنت میں ایسی نعمتیں ہوں گی جو کسی کے خواب وخیال میں بھی نہیں آتیں۔ قسم قسم کے پھل، میوے، دودھ، شہد، شراب اور اچھے اچھے کھانے، خوبصورت کپڑے جو دنیا میں کسی کو نصیب نہ ہوئے، وہ جنتیوں کو دیئے جائیں گے۔ خدمت کے لیے ہزاروں صاف ستھرے غلمان اور ہر جنتی کو سینکڑوں حوریں ملیں گی۔ یہ حوریں اتنی خوبصورت ہیں کہ اگر کوئی حور دنیا کی طرف جھانک لے تو اس کی چمک اور خوبصورتی سے ساری دنیا کے لوگ بے ہوش ہو جائیں گے۔

جنت میں نہ نیند آئے گی نہ کسی طرح کی بیماری۔ نہ کوئی ڈر ہوگا، نہ کسی طرح کی تکلیف۔ نہ وہاں کبھی موت آئے گی، بلکہ ہر طرح کا آرام ہوگا اور ہر خواہش پوری ہوگی، اور جنت میں سب سے بڑی نعمت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا۔

جہنم کا بیان

جہنم ایک گھر ہے۔ اس میں سخت اندھیرا اور تیز کالی آگ ہوگی، جس میں روشنی کا نام ونشان نہیں۔ یہ بدکاروں اور کافروں کے رہنے کے لیے بنایا گیا ہے۔ کافر اس میں ہمیشہ قید رہیں گے۔ اس کی آگ ہر لمحہ بڑھتی رہے گی۔

جہنم کی آگ اتنی تیز ہے کہ سوئی کی نوک برابر کھول دی جائے تو ساری دنیا والے اس کی گرمی سے مر جائیں۔ اگر جہنم کا کوئی داروغہ دنیا میں آجائے تو اس کی ڈراؤنی صورت دیکھ کر تمام لوگوں کی جان نکل جائے، کوئی آدمی زندہ نہ بچے۔

جہنمیوں کو طرح طرح کا عذاب دیا جائے گا۔ بڑے بڑے سانپ بچھو کاٹیں گے۔ بھاری بھاری ہتھوڑوں سے سر کچلا جائے گا۔ بھوک پیاس بہت لگے گی۔ سخت گرم پانی اور پیپ پینے کو ملے گا۔ کانٹے والا زہریلا پھل کھانے کو ملے گا۔ جب اس پھل کو کھائیں گے تو یہ گلے میں رک جائے گا۔ اس کے اتارنے کو پانی مانگیں گے تو وہی کھولتا ہوا پانی دیا جائے گا

۔اس کے پینے سے آنتیں ٹکڑے ہوکر بہہ جائیں گی۔ پیاس اتنی سخت ہوگی کہ اسی گرم پانی کو منہ سے لگالیں گے۔

کفارعذاب سے پریشان ہوکرموت کی تمنا کریں گے اورموت بھی نہ آئے گی تو آپس میں مشورہ کر کے جہنم کے داروغہ کو پکار کر کہیں گے کہ اب اپنے رب سے ہمارا قصہ تمام کرادیجئے۔جہنم کے داروغہ حضرت مالک علیہ السلام ہزار برس تک کچھ جواب نہ دیں گے، پھر ہزار سال بعد کہیں گے۔مجھ سے کیا کہتے ہو،اس سے کہو جس کی نافرمانی کی ہے،تب پھر کفاراللہ تعالیٰ کو اس کے رحمت کے ناموں سے پکاریں گے۔رب تعالیٰ ہزار برس تک جواب عطانہ فرمائے گا۔اس کے بعد فرمائے گا تو یہ فرمائے گا:

''دور ہو،جہنم میں پڑے رہو،مجھ سے بات نہ کرو''۔

یہ جواب سن کر کفار ہرقسم کی بھلائی سے ناامید ہو جائیں گے،اورگدھے کی آواز کی طرح چلاکر روئیں گے۔ پہلے آنسو نکلے گا۔جب آنسوختم ہوجائے گا تو خون روئیں گے۔ روتے روتے گالوں میں خندقوں کی طرح گڑھے پڑ جائیں گے۔رونے کا خون اور پیپ اتنا ہوگا کہ اس میں کشتی ڈالی جائے تو چلنے لگے۔

جہنمیوں کی شکل اتنی بری ہوگی کہ اگرکوئی جہنمی دنیامیں اسی شکل میں لایاجائے تو تمام لوگ اس کی بدصورتی اور بدبوکی وجہ سے مرجائیں۔آخرمیں کافروں کے لیے یہ ہوگا کہ ہر کافرکواس کے قد کے برابرصندوق میں بندکردیں گے، پھرآگ بھڑکائیں گےاورآگ کا تالا لگائیں گے، پھر یہ صندوق آگ کے دوسرے صندوق میں رکھا جائے گا اوران دونوں کے بیچ میں آگ جلائی جائے گی،اوراس میں بھی تالا لگایاجائے گا،پھراسی طرح اس صندوق کوایک اورصندوق میں رکھ کرآگ کا تالا لگا کرآگ میں ڈال دیا جائے گا تو اب ہر کافر یہ سمجھے گا کہ اب اس کے علاوہ کوئی بھی آگ میں نہ رہا اور یہ عذاب بالائے عذاب ہے

،اوراب ہمیشہ اس کے لیے عذاب ہی رہے گا جو کبھی ختم نہ ہوگا۔

موت کی موت

جب سب جنتی جنت میں پہنچ جائیں گے اور جہنم میں صرف وہی لوگ رہ جائیں گے جن کو ہمیشہ وہاں رہنا ہے تو اس وقت جنت اور دوزخ کے بیچ میں موت کو ایک مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا، پھر ایک پکارنے والا جنت والوں کو پکارے گا۔جنتی ڈرتے ہوئے جھانکیں گے کہ ایسا نہ ہو کہ یہاں سے نکلنے کا حکم ہو، پھر جہنمیوں کو پکارے گا۔جہنمی خوش ہو کر جھانکیں گے کہ شاید اس مصیبت سے چھٹکارے کا حکم ہو۔

اس کے بعد ان سب سے پوچھا جائے گا کہ اسے پہچانتے ہو؟ سب کہیں گے۔ہاں، یہ موت ہے، پھر اسے ذبح کر دیا جائے گا اور پکارنے والا کہے گا:

اے جنت والو! ہیشگی ہے، اب مرنا نہیں ہے۔

اور اے جہنمیو! ہیشگی ہے، اب مرنا نہیں ہے۔

اس وقت جنتیوں کو خوشی پر خوشی ہوگی، اور جہنمیوں کو غم پر غم۔

ایمان وکفر کا بیان

ایمان: اللہ تعالٰی اور حضور اقدس رسول اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بتائی ہوئی تمام باتوں کا یقین کرنا اور دل سے سچ جاننے کا نام ہے۔

کفر: کسی ایسی بات کا انکار کرنا، جس کے بارے میں یقینی طور پر معلوم ہے کہ یہ اسلام کی بات ہے، یہ کفر ہے جیسے قیامت، فرشتے، جنت، دوزخ، حساب کو نہ ماننا، یا نماز، روزہ، حج، زکوۃ کو فرض نہ جاننا، یا قرآن کو اللہ کا کلام نہ سمجھنا، یا قرآن، کعبہ، کسی نبی، رسول یا کسی فرشتہ کی توہین کرنی یا کسی سنت کو ہلکا جاننا، یا شریعت کے حکم کا مذاق اڑانا، یا اسلام کی کسی

معلوم ومشہور بات کا انکار کرنا، یا اس میں شک کرنا یقیناً کفر ہے۔اسی طرح وہ باتیں جو کفر کی نشانی ہیں جب ان کو کرے گا، کافر سمجھا جائے گا جیسے صلیب لٹکانا۔

عقیدہ: مسلمان کو مسلمان جاننا اور کافر کو کافر جاننا ضروری ہے۔شریعت کا حکم ظاہر پر ہوتا ہے، جو ہندو، یہودی یا نصرانی ہو کر مرا تو اسے کافر جاننا ضروری ہے، اور جو مسلمان ہو کر مرا تو اسے مسلم ماننا ضروری ہے۔خاتمہ کا حال اللہ کو معلوم ہے، اور ہمیں ظاہر حال کے اعتبار سے مومن یا کافر ماننے کا حکم ہے۔

عقیدہ: اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو خدا جاننا یا عبادت کے لائق سمجھنا شرک ہے۔یہ کفر کی بدتر قسم ہے۔

عقیدہ: کفر کے علاوہ ہر گناہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر ہے۔جس گناہ کو چاہے، بخش دے۔

عقیدہ: کبیرہ گناہ کرنے سے مسلمان کافر نہیں ہوتا، بلکہ مسلمان ہی رہتا ہے۔

عقیدہ: اہل سنت و جماعت کے علاوہ اسلام کے بہتر فرقوں میں سے بعض فرقے گمراہ اور بعض مرتد ہیں۔مومن اللہ تعالیٰ کی رحمت یا حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت سے جہنم سے نجات پاسکتا ہے۔کافر و مرتد کے لیے نہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت ہے، نہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت، لہٰذا غلط عقیدہ اپنا کر کافر و مرتد نہ بنو۔

حدیث میں ہے کہ گمراہ لوگوں کے اعمال زیادہ ہوں گے، لہٰذا ان کے اعمال کو مت دیکھو، بلکہ خود اپنا عمل بہتر بنانے کی کوشش کرو۔دوسروں کے اعمال سے تمہیں کیا فائدہ؟ بلکہ بدعقیدہ کا عمل ہی برباد: واللہ الموفق وہو المستعان فالحمد لربنا الوہاب المنان والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولنا حبیب الرحمان وعلیٰ آلہ واصحابہ ومن تبعہم باحسان وعلیٰ سائر اصحاب الایمان

☆☆☆☆☆

کتاب الفقه

شرعی احکام واصطلاحات کا بیان

اللہ تعالیٰ کے حکم میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کا مطالبہ ہوگا، یا کرنے اور نہ کرنے کا اختیار ہوگا، پھر مطالبہ یقینی ہوگا یا غیر یقینی۔ اس طرح فعل وترک کے لحاظ سے حکم کی چار قسمیں ہوں گی، اور ایک قسم اختیاری صورت کی ہوگی، یعنی کل پانچ صورتیں ہوں گی۔

(۱) اگر کسی کام کے کرنے کا مطالبہ یقینی ہوتو اس کا کرنا واجب ہوگا۔

(۲) اگر یقینی مطالبہ نہ ہوتو اس کا کرنا مستحب ہوگا۔

(۳) اگر کسی کام کے نہ کرنے کا مطالبہ یقینی ہوتو اس کا کرنا حرام ہوگا۔

(۴) اگر کسی کام کے نہ کرنے کا مطالبہ یقینی نہ ہوتو اس کی دو صورت ہے۔

(الف) حکم میں ممانعت صراحتاً ہوتو اس کا کرنا مکروہ ہوگا۔

(ب) ممانعت صراحتاً نہ ہوتو اس کا کرنا خلاف اولیٰ ہوگا۔

(۵) اگر کسی کام کو کرنے اور نہ کرنے کا اختیار دیا گیا ہوتو اس کا کرنا اور نہ کرنا مباح ہوگا۔

واجب:

وہ ہے جس کے کرنے پر ثواب ہو، اور نہ کرنے پر عذاب جیسے نماز، روزہ وغیرہ۔

مندوب:

وہ ہے جس کے کرنے پر ثواب ہو، اور چھوڑ دینے پر عذاب نہ ہو۔

حرام:

وہ ہے جس سے بچنے پر ثواب، اور کرنے پر عذاب ہو جیسے شراب پینا۔

مکروہ:

وہ ہے جس کو چھوڑنے پر ثواب ہو، اور کرنے پر عذاب نہ ہو۔

خلاف اولیٰ:

وہ ہے جس کو چھوڑنے پر ثواب ہو، اور کرنے پر عذاب نہ ہو۔

مباح:

وہ ہے جس کے کرنے یا نہ کرنے پر نہ ثواب ہو، نہ ہی عذاب۔

توضیح: مکروہ میں ممانعت صراحتاً ہوگی، اور خلاف اولیٰ میں ممانعت صراحتاً نہ ہوگی۔

فرض کی قسمیں:

فرض کی دو قسمیں ہیں (۱) فرض عین (۲) فرض کفایہ۔

فرض عین:

وہ ہے جس کا کرنا ہر مکلّف پر فرض ہو، جیسے پنج وقتہ نماز۔

فرض کفایہ:

وہ ہے جو جملہ مکلفین پر فرض ہو، یعنی اگر بعض مسلمانوں نے اسے ادا کرلیا تو سب کی طرف سے فرض ادا ہو گیا اور اگر کسی نے ادا نہیں کیا تو سب گنہگار رہوں گے، جیسے نماز جنازہ۔

سنت کی قسمیں:

سنت کی بھی دو قسمیں ہیں (۱) سنت عین (۲) سنت کفایہ۔

سنت عین:

وہ ہے جو ہر ایک کے لیے سنت ہے، جیسے ناخن تراشنا۔

سنت کفایہ:

وہ ہے جس کو اگر ایک آدمی کرلے تو سب کی جانب سے ادا ہوجائے، جیسے عید الاضحیٰ میں گھر کے کسی ایک آدمی نے قربانی کرلی تو سب کی جانب سے سنت ادا ہوگئی۔

مکروہ کی قسمیں:

مکروہ کی دو قسمیں ہیں (۱) مکروہ تحریمی (۲) مکروہ تنزیہی۔

مکروہ تحریمی:

وہ ہے جس کا کرنے والا گنہگار ہوگا۔ مکروہ تحریمی گناہ میں حرام کی طرح ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ مکروہ تحریمی جس دلیل سے ثابت ہوگا، اس میں تاویل کی گنجائش ہوگی، اور حرام ایسی دلیل سے ثابت ہوتا ہے جس میں تاویل کی گنجائش نہیں ہوتی۔

(اعانۃ الطالبین ج اص ۱۲۱، ج ۲ ص ۸۷)

مکروہ تنزیہی:

وہ ہے جس کا کرنے والا گنہگار نہیں۔ (اعانۃ الطالبین ج اص ۱۲۱)

توضیح: فقہ شافعی میں واجب کو فرض، مندوب کو سنت یا مستحب اور مباح کو جائز و حلال بھی کہا جاتا ہے۔ حج کے بعض ابواب میں واجب اور فرض دو مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم :: والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہ الکریم :: وآلہ العظیم

☆☆☆☆☆

كتاب الطهارة

پانی کی قسموں کا بیان

مسئلہ: پانی، مٹی، پتھر اور دباغت دینے والی چیز ناپاکی کو دور کرتی ہے۔

(اعانۃ الطالبین ج۱ص ۲۷)

پانی کی چند قسمیں ہیں(۱) مائے مطلق (۲) مائے مستعمل (۳) مائے نجس۔

مسئلہ: حدث اور نجاست کو دور کرنے کے لیے ''مائے مطلق'' کا ہونا شرط ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج۱ص ۶۵، ۶۶ -فتح المعین ج۱ص ۲۷)

مائے مطلق کی تشریح

(۱) مائے مطلق وہ پانی ہے جس کو بلا کسی قید کے پانی کہا جا سکے۔

(۲) اور وہ حدث اصغر یا حدث اکبر یا نجاست دور کرنے کے لیے استعمال کیا ہوا قلیل پانی نہ ہو۔

(۳) یا ایسی پاک چیز مل جانے سے پانی میں زیادہ تغیر نہ ہوا ہو، یعنی اس کا رنگ، بو یا مزہ نہ بدلا ہو، جس سے پانی کو بچایا جا سکتا ہو۔

(۴) یا نجاست نہ ملی ہو، گرچہ تغیر کم ہو، اور پانی کثیر ہو، کیوں کہ مستعمل پانی اور کثیر متغیر پانی اور نجس پانی ''مائے مطلق''، نہیں ہے۔

(فتح المعین ج۱ص ۲۷ تا ۲۹ -اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: سمندر کا پانی، دریا کا پانی، کنویں کا پانی اور بارش کا پانی مائے مطلق ہے۔

(فتح المعین ج۱ص ۲۷-تحفۃ المحتاج ج۱ص ۶۸)

مسئلہ: گلاب کا پانی، ناپاک پانی اور فرض وضو یا فرض غسل یا نجاست دور کرنے کے

لیے استعمال کیا ہوا قلیل پانی مائے مطلق نہیں۔ (فتح المعین ج ا ص ۲۷)
توضیح: جو پانی مائے مطلق نہ ہوگا، وہ مطہر یعنی پاک کرنے والا نہیں ہوگا، گرچہ وہ پاک ہو۔

تغیر کا اثر کب ہوگا؟:

(۱) پانی میں پاک خلیط مل جائے جیسے زعفران (۳) تغیر کثیر ہو۔
(۲) پانی کو اس سے بچانا ممکن ہو، جیسے پانی کے قریب والے درخت کا پھل۔
(فتح المعین ج ا ص ۲۷)

مسئلہ: جس پانی میں کوئی ایسی گھل جانے والی پاک چیز مل گئی جس سے پانی کو بچایا جا سکتا ہو، جیسے آٹا، اور تغیر کثیر ہو تو یہ پانی ''مائے مطلق'' نہیں۔ (فتح المعین ج ا ص ۲۷)

مسئلہ: کوئی پاک چیز مل جانے سے پانی میں تھوڑا سا تغیر ہو جائے، اور اس چیز سے پانی کو بچانا ممکن ہو تو وہ پانی طاہر اور مطہر یعنی پاک اور پاک کرنے والا ہے۔
(فتح المعین ج ا ص ۳۰)

مسئلہ: کوئی پاک چیز مل جانے سے پانی میں زیادہ تغیر ہو جائے، اور اس سے پانی کو بچانا ممکن نہ ہو، جیسے کائی، گیلی مٹی یا گندھک جو پانی کے مخزن یعنی تالاب یا کنواں میں ہو، یا پانی کے گذرنے کے راستہ میں ہو تو یہ پانی طاہر اور مطہر یعنی پاک اور پاک کرنے والا ہے۔
(فتح المعین ج ا ص ۳۰)

مسئلہ: پانی اگر ایک ہی جگہ جمع رہنے کی وجہ سے متغیر ہو جائے، یا مٹی اور سمندری نمک سے متغیر ہو جائے، یا خود سے گر جانے والے پتوں سے متغیر ہو جائے، جب کہ درخت پانی سے دور ہو تو پانی طاہر و مطہر ہے۔ (فتح المعین ج ا ص ۳۱)

مسئلہ: پانی مجاور چیز سے متغیر ہو جائے تو وہ طاہر و مطہر ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج ا ص ۲۷)
توضیح: مجاور وہ ہے جو پانی میں گر جانے سے پانی میں خلط ملط نہ ہو سکے، بلکہ دیکھنے والے کو

پانی سے جدا سمجھ میں آئے، جیسے لکڑی اور تیل۔ (فتح المعین ج ا ص ۳۰)

مستعمل پانی

استعمال کیا ہوا پانی ''مائے مستعمل'' ہے۔ پانی کے مستعمل ہونے کی چار شرطیں ہیں۔

(۱) پانی دو قلہ سے کم ہو، اگر کسی نے مستعمل پانی کو کسی حوض یا برتن میں جمع کر لیا، اور وہ دو قلہ کی مقدار کو پہنچ گیا تو وہ پانی مطہر یعنی پاک کرنے والا ہوگا۔ اسی طرح اگر کسی نے نجس پانی کو جمع کیا، اور وہ دو قلہ کی مقدار پہنچ گیا اور کوئی تغیر نہ ہوا تو پانی پاک ہے۔

(۲) پانی کو طہارت کے فرائض میں استعمال کیا جائے، لہٰذا طہارت یعنی وضو اور غسل کی سنتوں میں استعمال کیا ہوا پانی مستعمل نہیں، جیسے وضو یا غسل میں دوسری اور تیسری مرتبہ دھونے میں استعمال کیا ہوا پانی، اور باوضو شخص کا دوبارہ وضو کرنے کے لیے استعمال کیا ہوا پانی مائے مستعمل نہیں۔

(۳) پانی جسم کے عضو سے جدا ہو جائے اگر چہ حکماً ہو، جیسے وضو کرنے والے کا ہاتھ دھوتے وقت پانی کا کندھے سے آگے بڑھ جانا اور پاؤں دھلتے وقت گھٹنے سے آگے بڑھ جانا، لہٰذا اس صورت میں آگے بڑھ جانے والا پانی مستعمل ہوگا جس سے طہارت درست نہیں۔ اگر پانی وضو کرنے والے کی ہتھیلی سے کلائی کی طرف جائے، یا پانی غسل کرنے والے کے سر سے سینہ پر ٹپکے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۴) پانی سے چلو بھرتے وقت اغتراف یعنی چلو بھرنے کی نیت نہ ہونا۔ وضو میں منہ دھلنے کے بعد اور غسل میں جنابت کی نیت کے بعد اغتراف کی نیت کیے بغیر اگر اپنے ہاتھ کو پانی میں داخل کرے تو پانی مستعمل ہو جائے گا۔

(فتح المعین ج ا ص ۲۷، ۲۸ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ا ص ۷۷ تا ۷۹)

مسئلہ: مائے مستعمل اگر قلیل پانی میں مل جائے تو وہ پانی پاک ہے، لیکن پاک کرنے

والانہیں اور مستعمل پانی مائے کثیر میں مل جائے تو پاک اور پاک کرنے والا ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ا ص ۷۹، ۸۰- حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: اگر مائے مستعمل کو جمع کرلیا جائے اور وہ دوقلہ ہوجائے تو وہ پاک کرنے والا ہے ، جیسے ناپاک پانی کو جمع کرلیا جائے اور وہ دوقلہ ہوجائے اور متغیر نہ ہو تو پاک اور پاک کرنے والا ہوگیا، گرچہ اس سے پانی لینے پر وہ دوقلہ سے کم ہوجائے۔

(فتح المعین ج ا ص ۲۸- تحفۃ المحتاج ج ا ص ۹۷)

نجس پانی

(۱) ناپاک پانی ''مائے نجس'' کہلاتا ہے۔ یہ پانی نہ پاک ہوگا، نہ پاک کرنے والا۔

(۲) جس پانی کا رنگ ، بو یا مزہ بدل جائے ، وہ متغیر کہلاتا ہے، اور پانی کے تغیر سے مراد پانی کا رنگ، بو یا مزہ بدل جانا ہے۔ (فتح المعین ج ا ص ۲۹- تحفۃ المحتاج ج ا ص ۱۰۲)

مسئلہ: مائے کثیر میں صرف نجاست گرنے سے پانی نجس نہیں ہوگا، بلکہ گری ہوئی نجاست کی وجہ سے پانی کے اوصاف یعنی رنگ، بو یا مزہ بدل جانے سے پانی ناپاک ہوگا۔

(فتح المعین ج ا ص ۳۱، ۳۲- اعانۃ الطالبین ایضاً- تحفۃ المحتاج ج ا ص ۸۳ تا ۸۵)

مسئلہ: اگر نجاست گرنے سے متغیر کثیر پانی کا تغیر (۱) خود بخود ختم ہوجائے (۲) یا دوسرے پاک پانی کو اس میں ڈالنے سے پانی کا تغیر ختم ہوجائے (۳) یا پانی کم کردینے سے تغیر ختم ہوجائے ، اور باقی رہنے والا پانی بھی کثیر ہو تو پھر وہ پانی پاک ہوگا۔

(فتح المعین ج ا ص ۳۴- اعانۃ الطالبین ایضاً- تحفۃ المحتاج ج ا ص ۸۵)

مسئلہ: دوقلہ سے کم پانی میں صرف نجاست گرجانے سے ہی پانی ناپاک ہوجائے گا۔ گری ہوئی نجس چیز کی وجہ سے پانی میں تغیر آئے یا نہ آئے۔

(فتح المعین ج ا ص ۳۱، ۳۲- اعانۃ الطالبین ایضاً- تحفۃ المحتاج ج ا ص ۸۷، ۸۸)

مسئلہ: اگر قلیل ناپاک پانی کو کسی حوض یا برتن میں جمع کر لے اور وہ دو قلہ کی مقدار کو پہنچ جائے تو وہ پانی پاک ہو جائے گا جب کہ اس میں تغیر نہ ہو، گرچہ اس میں ملنے والا پانی بھی ناپاک ہو۔ تغیر نہ ہو تو پاک ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۳۴ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ا ص ۸۸)

مائے قلیل و مائے کثیر

(۱) دو قلہ پانی ''مائے کثیر'' یعنی زیادہ پانی ہے، اور دو قلہ سے کم پانی ''مائے قلیل'' یعنی کم پانی کہلاتا ہے۔ دو قلہ کا وزن پانچ سو بغدادی رطل ہوتا ہے، جو ۱۹۱ کیلوگرام ہوتا ہے۔

(۲) وزن کے اعتبار سے دو قلہ پانی کی مقدار تقریباً پانچ سو بغدادی رطل ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۳۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ا ص ۱۰۰، ۱۰۱)

(۳) چوطرفہ برتن یا حوض ہونے کی صورت میں حوض یا برتن کی لمبائی، چوڑائی اور گہرائی معتدل آدمی کے ہاتھ سے سوا گز ہو۔ حوض یا برتن گول ہونے کی صورت میں چوڑائی میں ایک گز اور گہرائی میں ڈھائی گز ہو۔

(فتح المعین ج ا ص ۳۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ا ص ۱۰۰)

حدث اصغر و حدث اکبر

ناپاکی کی دو قسمیں ہیں:

(۱) حدث اصغر یعنی وہ ناپاکی جس کو دور کرنے کے لیے وضو کیا جاتا ہے۔

(۲) حدث اکبر یعنی وہ ناپاکی جس کو دور کرنے کے لیے غسل کیا جاتا ہے۔

وضو کو طہارت صغریٰ اور غسل کو طہارت کبریٰ کہا جاتا ہے۔ بعض کام حدث اصغر کی وجہ سے حرام ہو جاتا ہے اور بعض کام حدث اکبر کی وجہ سے۔

حدث اصغر سے حرام ہونے والی چیزیں

حدث اصغر وضو سے دور ہوتا ہے۔حدث اصغر وہ ناپاکی ہے جس کی وجہ سے وضو فرض ہوجاتا ہے۔حدث اصغر سے چھ چیزیں حرام ہوجاتی ہیں۔وضو کے بعد ہی ان چھ چیزوں کو کرنا جائز ہوگا اور جو چیزیں حدث اصغر سے حرام ہوں گی،وہ حدث اکبر سے بھی حرام ہو جائیں گی۔حدث اصغر سے حرام ہونے والی چھ چیزیں یہ ہیں۔

(۱)نماز پڑھنا(۲)کعبہ مقدسہ کا طواف کرنا(۳)قرآن اٹھانا(۴)قرآن چھونا۔

(۵)سجدہ کرنا یعنی سجدۂ تلاوت اور سجدۂ شکر کرنا(۶)جمعہ کا خطبہ پڑھنا۔

(فتح المعین ج ا ص ۶۵،۶۶-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ا ص ۱۴۵،۱۴۶)

مسئلہ: بلاوضو ہر قسم کی فرض ونفل نماز اور نماز جنازہ پڑھنا حرام ہے۔اسی طرح فرض و نفل طواف حرام ہے۔(تحفۃ المحتاج ج ا ص ۱۴۶)

مسئلہ: بلاوضو قرآن شریف کو چھونا اور اٹھانا حرام ہے،اور وہ چیز جس میں قرآن کی آیت یا سورت تعلیم دینے یا پڑھنے کے لیے لکھی گئی ہو،اس کا بھی چھونا اور اٹھانا حرام ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۶۵،۶۶-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر برکت کے لیے آیت یا سورت لکھی گئی ہوتو بلاوضو اس کا چھونا اور اٹھانا حرام نہیں۔(فتح المعین ج ا ص ۶۶-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: جو بکس یا بیگ قرآن رکھنے کے لیے بنایا گیا ہو،اور قرآن اس کے اندر ہو،اس بکس کو بلاوضو چھونا حرام ہے۔(فتح المعین ج ا ص ۶۶-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: بلاوضو قرآن مجید کا ورق چھونا حرام ہے،خواہ اس مقام پر قرآن میں سے کچھ لکھا ہو،یا خالی ہو۔(فتح المعین ج ا ص ۶۶-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ا ص ۱۴۶)

مسئلہ: سامان کے ساتھ قرآن مجید اٹھاتے وقت اگر قرآن اٹھانا اصل مقصود نہ ہو، بلکہ

اصل مقصد سامان اٹھانا ہوتو اس صورت میں بلا وضو قرآن مجید اٹھانا جائز ہے۔
(فتح المعین ج ا ص ٦٦ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: کسی حائل جیسے ہاتھ پر باریک کپڑا رکھ کر قرآن چھونا بھی حرام ہے۔
(حاشیۃ الشروانی ج ا ص ۱۴۷)

مسئلہ: بلا وضو قرآن مجید کی جلد چھونا بھی حرام ہے، جب کہ جلد قرآن سے لگی ہو، گرچہ اپنے بال سے چھوئے۔ (تحفۃ المحتاج ج ا ص ۱۴۶، ۱۴۷ - اعانۃ الطالبین ج ا ص ٦٦)

مسئلہ: قرآن مجید کی جلد کو دوسری کتاب کی جلد بنا دیا تو بھی بلا وضو اس کو چھونا حرام ہے، یا قرآن میں دوسری جلد لگا دی گئی تو پرانی جلد کو چھونا حرام ہے، گرچہ وہ قرآن سے لگی ہوئی نہیں ہے، لیکن اگر قرآن کے اوراق ضائع ہو گئے، یا کسی وجہ سے قرآن جلا دیا گیا تو اب اس کی خالی جلد کو چھونا حرام نہیں۔ (حاشیۃ الشروانی ج ا ص ۴۶)

مسئلہ: قرآن مجید کے ساتھ تفسیر بھی ہو، اور تفسیر کی عبارت قرآن سے زیادہ ہو تو اس تفسیر کو بلا وضو چھونا جائز ہے۔ (فتح المعین ج ا ص ٦٦، ٦٧ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: باشعور نابالغ بچے کا قرآن مجید پڑھنے کے لیے قرآن کو بلا وضو چھونا اور اٹھانا جائز ہے، لیکن بے شعور نابالغ بچے کو قرآن مجید چھونے یا اٹھانے کا اختیار دینا حرام ہے۔
(فتح المعین ج ا ص ٦٧ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: قرآن کی جن آیتوں کی تلاوت منسوخ ہو چکی ہے، گرچہ ان کا حکم منسوخ نہ ہوا ہو، ان کو بلا وضو چھونا حرام نہیں۔ اسی طرح بلا وضو دوسری آسمانی کتابوں کو چھونا حرام نہیں۔
(تحفۃ المحتاج ج ا ص ۱۴۶ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: قرآن مجید کی جن آیتوں کا حکم منسوخ ہو چکا ہو، اور تلاوت باقی ہو، ان کو بلا وضو حرام ہے۔ (حاشیۃ الشروانی ج ا ص ۱۴۶)

مسئلہ: قرآن مجید کے علاوہ دوسری آسمانی کتابوں کے وہ نسخے جن کے بدلے ہوئے یا محرف ہونے کا علم نہ ہو، مثلاً کسی نسخے کا غیر محرف ہونا یقینی ہے، یا ظن غالب ہے، یا کچھ بھی معلوم نہیں، ان کو بلا وضو چھونا مکروہ ہے۔ (حاشیۃ الشروانی ج ا ص ۱۴۶)

قرآن مجید کے آداب واحکام

مسئلہ: قرآن میں روپیہ پیسہ رکھنا اور بلا وجہ قرآن مجید پھاڑنا حرام ہے۔
(فتح المعین ج ا ص ۶۸ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: قرآن مجید یا اس کے بعض حصے پر کوئی دوسری چیز جیسے روٹی، نمک وغیرہ رکھنا حرام ہے۔ (حاشیۃ الشروانی ج ا ص ۱۴۷)

مسئلہ: قرآن کی طرف پاؤں پھیلانا حرام ہے۔ اگر قرآن اونچی جگہ میں ہو تو نچلے حصہ میں پاؤں پھیلانے میں حرج نہیں۔ (فتح المعین ج ا ص ۶۹ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: عربی کے علاوہ دوسری زبان میں قرآن لکھنا حرام ہے۔
(فتح المعین ج ا ص ۶۷ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: جس چیز پر قرآن کی آیت یا سورت لکھی ہو، اسے کھانا پینا حرام ہے۔
(فتح المعین ج ا ص ۶۹ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: کسی برتن پر قرآن کی آیت یا سورت لکھ کر اس کا پانی شفا کے لیے پینا حرام نہیں۔
(فتح المعین ج ا ص ۶۹ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: جس طرح عالم کی تعظیم کے لیے کھڑا ہونا سنت ہے، اسی طرح، بلکہ اس سے بڑھ کر قرآن کی تعظیم کے لیے کھڑا ہونا سنت ہے۔
(فتح المعین ج ا ص ۶۹ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: جس چیز پر قرآن لکھا ہو، اسے جلانا مکروہ ہے، اور کسی مقصد سے جلانا مکروہ نہیں،

جیسے قرآن بوسیدہ ہوگیا تو اسے جلانا جائز ہے، اور ایسی صورت میں اسے دھل کر ختم کرنا جلانے سے بہتر ہے۔ (فتح المعین ج ا ص ۲۹ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

حدث اکبر سے حرام ہونے والی چیزیں

حدث اکبر غسل سے دور ہوتا ہے۔ حدث اکبر وہ ناپاکی ہے جس کی وجہ سے غسل کرنا فرض ہو جاتا ہے۔ مندرجہ ذیل چھ چیزوں سے غسل کرنا فرض ہو جاتا ہے۔

(۱) اپنی منی کا نکلنا (۲) عورت کی اگلی شرمگاہ میں حشفہ کا مکمل داخل ہونا۔

(۳) حیض (۴) نفاس (۵) ولادت (۶) بلا شہادت موت۔

توضیح: حدث اکبر سے وہ تمام چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو حدث اصغر سے حرام ہوتی ہیں۔ ان کے علاوہ بھی حدث اکبر کی وجہ سے بعض چیزیں حرام ہو جاتی ہیں۔

جنابت اور ولادت کا حکم

مسئلہ: جنابت یعنی منی نکلنے سے اور ولادت سے دو چیزیں حرام ہو جاتی ہیں۔

(۱) قرآن کے قصد سے قرآن پڑھنا گرچہ اس کا ایک حرف ہی پڑھے۔

(۲) مسجد میں ٹھہرنا۔ (فتح المعین ج ا ص ۲۹ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: جنابت اور ولادت کی حالت میں قرآن کے الفاظ یا آیت کو دوسرے مقصد یعنی دعا یا ذکر کی نیت سے پڑھنا جائز ہے، جیسے کھانا کھاتے وقت "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" پڑھنا، سواری پر سوار ہونے کے وقت "سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ" پڑھنا، مصیبت کے وقت "اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ" پڑھنا جائز ہے۔

(اعانۃ الطالبین ج ا ص ۲۹)

مسئلہ: جنبی مرد و عورت اور ولادت والی عورت کا اپنے دل میں قرآن پڑھنا حرام نہیں

،یامحض ہونٹ ہلایا اور آواز نہ ہوئی تو حرام نہیں۔اگر آواز ہوئی، گرچہ وہ کسی وجہ سے سن نہ سکا تو یہ حرام ہے۔(فتح المعین ج۱ص۶۹ -اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: جنبی مرد و عورت اور ولادت والی عورت کا مسجد میں ٹھہرنا اور گھومنا پھرنا حرام ہے ۔ضرورت کے وقت مسجد کے راستہ سے گذرنا حرام نہیں۔(اعانۃ الطالبین ج۱ص۶۹)

مسئلہ: جنبی مرد و عورت کا مسجد سے بلاضرورت گذرنا خلاف اولیٰ ہے۔

(حاشیۃ الشروانی ج۱ص۳۸۶)

حیض ونفاس کا حکم

مسئلہ: حیض ونفاس سے وہ تمام چیزیں حرام ہوجاتی ہیں جو جنابت سے حرام ہوتی ہیں ۔ان کے علاوہ مزید چار چیزیں حرام ہوجاتی ہیں۔

(۱)روزہ رکھنا (۲)طلاق دینا (۳)جماع کرنا،اگرچہ کسی حائل کے ساتھ ہو۔

(۴)بغیر کسی حائل کے ناف اور گھٹنوں کے درمیان مباشرت کرنا۔

(فتح المعین ج۱ص۶۹ تا۷۲-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۲ص۲۸۶ تا۲۹۳)

مسئلہ: جب خون آنا بند ہوجائے تو بلاغسل روزہ رکھنا اور طلاق دینا حلال ہوجاتا ہے۔

(فتح المعین ج۱ص۷۲-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۲ص۳۹۲،۳۹۳)

مسئلہ: خون بند ہونے کے بعد جماع کرنا غسل کے بعد ہی حلال ہوگا۔

(فتح المعین ج۱ص۷۲،۷۳-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: حیض ونفاس والی عورت کو روزہ کی قضا واجب ہے اور نماز کی قضا حرام ہے۔

(فتح المعین ج۱ص۷۰-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۲ص۲۸۷،۲۸۸)

مسئلہ: اگر مسجد میں خون گرنے کا خوف ہو تو حیض والی عورت کا مسجد سے گذرنا حرام ہے ،اور خوف نہ ہو تو مکروہ ہے۔(حاشیۃ الشروانی ج۱ص۳۸۶)

وضو کا بیان

خاص نیت کے ساتھ مخصوص اعضا پر پانی استعمال کرنے کو وضو کہا جاتا ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۲۷)

وضو کی پانچ شرطیں ہیں۔(فتح المعین ج ا ص ۲۷ تا ۳۶)

(۱) مائے مطلق ہونا (۲) دھلے جانے والے اعضا پر پانی بہانا۔

(۳) عضو پر ایسی چیز کا نہ ہونا جس سے پانی بدل جائے، جیسے صابون، زعفران وغیرہ۔

(۴) عضو پر ایسی چیز کا نہ ہونا جو چمڑہ تک پانی پہنچنے سے روکے جیسے پالش، موم، چربی۔

(۵) دائم الحدث جیسے سلسل بول کے مریض اور مستحاضہ عورت کے لیے وقت کے داخل ہونے کا علم رکھنا۔(فتح المعین ج ا ص ۲۷ تا ۳۶)

مسئلہ: سلسل بول ایسی بیماری ہے جس میں پیشاب ہر وقت ٹپکتا رہتا ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ا ص ۳۹۳)

وضو کے فرائض

وضو کے فرائض چھ ہیں:

(۱) نیت کرنا (۲) چہرہ دھونا (۳) دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا (۴) سر کے بعض حصے کا مسح کرنا (۵) دونوں پیر ٹخنوں سمیت دھونا (۶) ترتیب کے ساتھ وضو کرنا۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۳۷ تا ۴۲)

(۱) نیت کرنا:

وضو کی نیت چند طرح کی ہے، موقع کے اعتبار سے مناسب نیت پڑھی جائے۔

(۱) نَوَيْتُ الْوُضُوْءَ (۲) نَوَيْتُ فَرْضَ الْوُضُوْءِ (۳) نَوَيْتُ اَدَاءَ الْوُضُوْءِ

(۴)نَوَیْتُ اَدَاءَ فَرْضِ الْوُضُوْءِ(۵)نَوَیْتُ اِسْتِبَاحَةِ الصَّلٰوةِ

(۶)نَوَیْتُ الطَّهَارَةَ لِلصَّلٰوةِ(۷)نَوَیْتُ الطَّهَارَةَ عَنِ الْحَدَثِ

(خلاصۃ الفقہ الاسلامی علیٰ مذہب الامام الشافعی: باب فروض الوضو)

(۲) چہرہ دھونا:

مسئلہ: چہرہ کی حد لمبائی میں پیشانی پر بال اگنے کی جگہ سے نیچے ٹھڈی کے آخری حصہ تک ہے، اور چوڑائی میں ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک ہے۔ چہرہ کے ہر بال کا دھلنا واجب ہے۔ گھنی داڑھی اور رخسار کے اندرونی بال کا دھونا واجب نہیں۔

(فتح المعین ج۱ص۳۸،۳۹)

مسئلہ: گھنی داڑھی وہ ہے کہ جس کے اندر کا چمڑا نظر نہ آئے۔ (فتح المعین ج۱ص۳۹)

(۳) دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا:

مسئلہ: ہر اس بال اور ناخن کا دھونا واجب ہے جو محل فرض میں ہو، اگرچہ وہ لمبے ہوں۔ اگر کسی کی پانچ سے زائد انگلی ہو تو اس کا دھونا بھی ضروری ہے۔

(فتح المعین ج۱ص۳۹،۴۰ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: کسی کا ہاتھ کٹ گیا ہو تو جتنا حصہ باقی ہے، اسے دھونا واجب ہے، اور اگر کہنی سے کٹ گیا ہو تو بازو کے سر کو دھونا واجب ہے، اور اگر کہنی کے اوپر سے کٹ گیا ہو تو اس کے بازو کا دھونا واجب نہیں بلکہ سنت ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج۱ص۲۰۹)

(۴) سر کے بعض حصہ کا مسح کرنا:

مسئلہ: بعض بالوں پر مسح کرنے سے فرض مسح ادا ہوجائے گا۔ (فتح المعین ج۱ص۴۰)

مسئلہ: بالوں کا وہ حصہ جو لٹک کر سر کے حدود سے باہر ہوجائے جیسے چوٹی وغیرہ، اس کا مسح کافی نہیں۔ (فتح المعین ج۱ص۴۰ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

(۵) دونوں پیر ٹخنوں سمیت دھونا:

مسئلہ: پیر اور ٹخنوں کے بال، ناخن، سوراخ وغیرہ کے اندرونی حصہ کا دھلنا واجب ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۴۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

(۶) ترتیب کے ساتھ وضو کرنا:

مسئلہ: قرآن مجید میں جس ترتیب سے بیان ہوا ہے، اسی ترتیب سے وضو کرنا واجب ہے، یعنی فرائض میں سے پہلے چہرہ دھلنا، پھر دونوں ہاتھ دھلنا، پھر سر کا مسح کرنا اور آخر میں پاؤں دھلنا واجب ہے۔ (فتح المعین ج ا ص ۴۲ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

نیت وضو کی تفصیلی بحث

وضو میں نیت کی تین صورتیں ہیں:

(۱) پہلی صورت یہ کہ شروع وضو میں وضو کی نیت کرلیا اور اس نیت کو آخر وضو تک باقی رکھا تو وضو ہوگیا، لیکن چہرہ دھلنے سے قبل کی سنت یعنی کلی اور استنشاق ادا نہ ہو سکے گا، جب کہ کلی اور استنشاق کے ساتھ چہرہ کا کچھ حصہ بھی دھل جائے، مثلاً کلی کرتے وقت ہونٹ کی سرخی بھی دھل گئی۔ اسی طرح استنشاق کے وقت چہرہ کا کچھ حصہ بھی دھل گیا تو کلی اور استنشاق کا ثواب نہ ملے گا، کیوں کہ کلی اور استنشاق میں شرط ہے کہ چہرہ دھلنے سے پہلے ادا کیا جائے، اور صورت مذکورہ میں چہرہ کے بعض حصہ دھلنے کے ساتھ کلی اور استنشاق پایا گیا۔ ہاں، اگر ایسے طریقہ سے کلی اور استنشاق ہو کہ چہرہ کا کوئی حصہ دھلنے نہ پائے، مثلاً پائپ وغیرہ سے منہ اور ناک میں پانی ڈالا گیا اور چہرہ کا حصہ پانی سے محفوظ رہا تو کلی اور استنشاق کا ثواب مل جائے گا، اور شروع وضو میں نیت کر لینے پر غسل کفین کا ثواب دونوں صورت میں ملے گا، یعنی کلی اور استنشاق کے ساتھ چہرہ کا کچھ حصہ دھلے یا نہ دھلے۔

(۲) دوسری صورت یہ کہ گٹوں تک ہاتھ دھلنے، کلی اور استنشاق کے وقت وضو کی سنت عمل کوادا کرنے کی نیت کرے، پھر چہرہ دھلتے وقت وضو کے فرض عمل کوادا کرنے کی نیت کرے تو چہرہ دھلنے کے شروع سے ہی نیت پائے جانے کی فضیلت بھی حاصل ہوگی، اور کلی اور استنشاق کا ثواب بھی حاصل ہوگا، گرچہ کلی اور استنشاق کے وقت چہرہ کا کچھ حصہ بھی دھل جائے۔

(۳) چہرہ دھلنے کے درمیان وضو کی نیت کیا تو چہرہ کا جو حصہ نیت سے پہلے دھل چکا تھا، اس کو دوبارہ دھلنا واجب ہے۔

(فتح المعین ج اص ۳۷، ۳۸ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

(تحفۃ المحتاج ج اص ۱۹۸ تا ۲۰۰ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

دوبار نیت کرنا:

اگر وضو کے شروع میں یعنی گٹوں تک ہاتھ دھلتے وقت وضو کی نیت کیا اور نیت کو آخری وضو تک باقی رکھا تو یہ افضل طریقہ ہے، تاکہ ابتدائی سنتوں کا ثواب بھی حاصل ہو سکے، اور سنت عمل ادا کرتے وقت سنت کی نیت کرے، مثلاً کہے: ''نَوَيْتُ سُنَنَ الْوُضُوْءِ'' - اور فرض یعنی چہرہ دھلتے وقت وضو کے فرض عمل ادا کرنے کی نیت یا وضو کی معتبر نیتوں میں سے کوئی مناسب نیت کرے۔ اس صورت میں تفریق نیت یعنی دوبار نیت کرنا احسن اور اولیٰ ہے۔ (حاشیۃ الشروانی ج اص ۱۹۹ - فتح المعین ج اص ۳۸)

ایک نیت اور حکمت عملی:

وضو کے شروع میں وضو کی نیت کیا تو کلی اور استنشاق کا ثواب پانے کی دو صورت ہے:

(۱) پہلی صورت یہ کہ کلی اور استنشاق اس طرح ہو کہ چہرہ کا کچھ بھی حصہ دھلنے نہ پائے جیسے پائپ وغیرہ سے کلی اور استنشاق ہو تو اس صورت میں چہرہ دھلنے سے پہلے کلی اور استنشاق پالیا گیا۔

(۲) دوسری صورت یہ کہ غسل کفین، کلی اور استنشاق کے وقت وضو کے سنت عمل کو ادا کرنے کی نیت کرے، پھر چہرہ دھلتے وقت وضو کے فرض عمل کو ادا کرنے کی نیت یا وضو کی کوئی معتبر نیت کر لے۔ (فتح المعین ج ا ص ۳۷، ۳۸ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

(تحفۃ المحتاج ج ا ص ۱۹۸ تا ۲۰۰ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

شروع وضو میں نیت کا فائدہ:

(۱) وضو کے شروع میں وضو کی نیت کیا تو غسل کفین کا ثواب حاصل ہو جائے گا، اور کلی اور استنشاق کا ثواب اس صورت میں ملے گا، جب کہ کلی اور استنشاق کے وقت چہرہ کا کوئی حصہ نہ دھل سکے۔

(۲) اگر چہرہ دھلتے وقت وضو کی نیت کیا تو چہرہ دھلنے سے پہلے کی سنتوں کا ثواب نہ ملے گا، پس شروع وضو میں وضو کی نیت کر لینی چاہئے، تا کہ کم از کم غسل کفین کا ثواب مل سکے، اور کلی و استنشاق کا ثواب حاصل ہونا ممکن ہے، یعنی اس طرح کلی اور استنشاق ہو کہ چہرہ کا کوئی حصہ اس وقت دھلنے نہ پائے، پس شروع وضو میں نیت چھوڑ دینا ثواب سے محرومی کا سبب ہوگا، اور چہرہ دھلتے وقت ہی نیت کرنے کی تعلیم دینے سے عوام الناس چہرہ دھلنے سے ماقبل کی سنت کا ثواب پانے سے ہمیشہ محروم رہیں گے، لہٰذا بہتر طریقہ یہ ہے کہ عوام الناس کو دو بار نیت کرنے یعنی شروع وضو میں وضو کے سنت عمل کی ادائیگی اور چہرہ دھلتے وقت وضو کے فرض عمل کی ادائیگی کی نیت کرنے کی تعلیم دی جائے، یا شروع وضو میں وضو کی نیت کرنے اور اخیر وضو تک اس نیت کو برقرار رکھنے کی تعلیم دی جائے، تا کہ کم از کم غسل کفین کا ثواب ہمیشہ پاتے رہیں، اور اس میں ایک سنت کو زندہ کرنے کی صورت بھی پائی جاتی ہے۔

(۳) اگر شروع وضو میں وضو کے سنت عمل کو ادا کرنے کی نیت کیا اور چہرہ دھلتے وقت وضو کی معتبر نیت یا وضو کے فرض عمل کو ادا کرنے کی نیت کیا تو غسل کفین، کلی اور استنشاق یعنی

تینوں سنتوں کا ثواب حاصل ہوگا۔ ہاں، اس صورت میں دوبار نیت کرنی ہوگی۔

انقطاع نیت اور وضو کی تکمیل:

اگر شروع وضو میں وضو کی نیت کرلیا، پھر چہرہ دھلنے سے پہلے یہ نیت منقطع ہوگئی تو اس کی دو صورت ہے۔

(۱) کلی اور استنشاق کے وقت چہرہ کا بھی کچھ حصہ دھل گیا تھا تو یہ نیت کافی ہے اور کلی اور استنشاق کا ثواب نہ ملے گا، لیکن وضو ہو جائے گا۔

(۲) کلی اور استنشاق کے وقت چہرہ کا کچھ بھی حصہ نہ دھل پایا تھا، پھر چہرہ دھلنے سے پہلے ہی نیت منقطع ہوگئی تو یہ نیت کافی نہیں۔

(فتح المعین ج ا ص ۳۸ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ا ص ۱۹۹ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

چہرہ دھلتے وقت نیت کرنا کب واجب ہے؟:

اگر شروع وضو میں وضو کی نیت نہ کیا تو نیت کا چہرہ دھلنے سے متصل ہونا واجب ہے، یعنی نیت کا چہرہ کے دھلے جانے والے پہلے حصہ کے دھلنے سے متصل ہونا واجب ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۳۷، ۳۸ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

(تحفۃ المحتاج ج ا ص ۱۹۸ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: اگر شروع وضو میں نیت نہ کیا تھا تو چہرہ دھلتے وقت نیت کرنا واجب ہے - بلا نیت چہرہ کا جو حصہ دھل گیا ہو، اس کو دوبارہ دھلنا واجب ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج ا ص ۱۹۸، ۱۹۹ - حاشیۃ الشروانی ایضاً - فتح المعین ج ا ص ۳۷، ۳۸ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: وضو کے شروع میں وضو کی نیت کر چکا تھا تو اس کی تین صورت ہے:

(۱) چہرہ دھلتے وقت تک وہ نیت باقی رہی تو وہ نیت کافی ہے۔ اس صورت میں چہرہ دھلتے وقت نیت کرنا واجب نہیں۔

(۲) چہرہ دھلتے وقت تک وہ نیت باقی نہ رہی تھی، لیکن چہرہ دھلنے سے پہلے کلی اور استنشاق کے وقت چہرہ کا کچھ حصہ دھل گیا تھا اور چہرہ کے اس حصہ کے دھلے جانے کے وقت وضو کی نیت موجود تھی تو یہ نیت کافی ہے۔ ہاں، اس صورت میں کلی اور استنشاق کا ثواب نہیں ملے گا۔

(۳) کلی اور استنشاق کے وقت چہرہ کا کچھ بھی حصہ نہ دھل سکا تھا اور چہرہ دھلنے سے پہلے ہی نیت ختم ہوگئی تو یہ نیت کافی نہیں۔

(تحفۃ المحتاج ج ا ص ۱۹۸، ۱۹۹ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

وضو کی نیت اور سنت وضو کی نیت:

وضو کی نیت اور سنت وضو کی نیت دو الگ چیزیں ہیں۔ وضو کی نیت سے وہ نیتیں مراد ہیں جو وضو میں معتبر ہیں اور اس میں وضو کا فرض وسنت یعنی ہر قسم کا عمل شامل ہے۔ وضو کی مطلق نیت کے بعد وضو کا فرض عمل یا سنت عمل ادا کرے تو وہ عمل قابل شمار ہوگا، اور وضو کی سنت کی نیت سے وہ نیت مراد ہے جس میں صرف وضو کی سنت کو ادا کرنے کا قصد ہو، اور اس نیت کے ساتھ وضو کا فرض عمل ادا کیا تو اس کا شمار نہ ہوگا۔

اعادہ کا حکم:

اگر شروع وضو میں نیت کر کے کلی اور استنشاق کیا اور کلی اور استنشاق کے وقت چہرہ کا کچھ حصہ دھل گیا تو اس کی چند صورتیں ہیں۔

(۱) اگر بطریق فرض صرف چہرہ کے اس حصہ کو دھلنے کا قصد کیا ہو تو بعد میں اس حصہ کو دھلنا واجب نہیں (۲) اور اگر کلی اور استنشاق کے وقت صرف سنت ادا کرنے کا قصد کیا (۳) یا سنت کی ادائیگی کے ساتھ چہرہ کے اس حصہ کو دھلنے کا قصد بھی تھا (۴) یا مطلق رکھا تو ان تین صورتوں میں چہرہ کے اس حصہ کو دوبارہ دھلنا واجب ہوگا، گرچہ وہ حصہ پہلے دھل چکا تھا ۔(حاشیۃ الشروانی ج ا ص ۱۹۹ - اعانۃ الطالبین ج ا ص ۳۸)

مسئلہ: اگر نیت سے پہلے چہرہ دھل لیا، یا چہرہ کا کچھ حصہ دھل لیا تو اس کو نیت کے بعد دوبارہ دھلنا واجب ہے۔

(فتح المعین ج۱ص۳۸-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۱ص۱۹۸)

نیت کا انقطاع:

اگر وضو کے درمیان کسی عذر کے سبب وضو کی نیت ختم کر دیا تو وضو کا جتنا حصہ کر چکا تھا، اس کا ثواب پائے گا، اور بلا عذر نیت ختم کر دیا تو ثواب نہیں۔

(تحفۃ المحتاج ج۱ص ۲۰۱-حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: اگر شروع وضو میں یا چہرہ دھلتے وقت وضو کی نیت کر لی تو یہ نیت کافی ہے۔ وضو کے ہر حصہ کے دھلنے یا مسح کرنے کے وقت زبان سے وضو کی نیت کرنی ضروری نہیں، جب کہ اس نیت کو باطل نہ کیا ہو، یا کوئی صارف نہ پایا گیا ہو۔

(تحفۃ المحتاج ج۱ص۱۹۸تا۲۰۱-حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: اگر وضو کے درمیان وضو کو ختم کرنے کا ارادہ کیا تو نیت ختم ہو گئی۔ اب باقی حصہ کو بجالانے کے لیے نئی نیت کرنی ہو گی۔ (حاشیۃ الشروانی ج۱ص۲۰۱)

مسئلہ: اگر وضو کے درمیان حدث کا ارادہ کیا تو جب تک حدث صادر نہ ہو، نیت ختم نہ ہو گی۔ (حاشیۃ الشروانی ج۱ص۲۰۱)

مسئلہ: وضو اور غسل کے درمیان مرتد ہو جانے سے نیت ختم ہو جاتی ہے۔

(حاشیۃ الشروانی ج۱ص۲۰۱)

وضو کی سنتیں

(۱) وضو کے شروع میں تعوذ یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھنا۔

(۲) تسمیہ یعنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا، یا کم از کم ''بسم اللہ'' کہنا۔

(۳) کلمہ شہادت پڑھنا۔ کلمہ شہادت یہ ہے:

{اَشْهَدُ اَنْ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْکَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ}

(۴) کلمہ شہادت کے بعد یہ حمد پڑھنا: {اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَاءَ طَهُوْرًا}

(۵) دونوں ہتھیلیوں کو گٹوں سمیت دھونا۔

(۶) مسواک کرنا۔

(۷) کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا۔

(۸) پورے سر کا مسح کرنا۔

(۹) دونوں کانوں کا مسح کرنا۔

(۱۰) وضو کے دھلے جانے والے اعضا کو ملنا۔

(۱۱) گھنی داڑھی اور چہرہ پر اگے ہوئے گھنے بال میں خلال کرنا۔

(۱۲) انگلیوں کا خلال کرنا۔

(۱۳) فرض کی حد سے کچھ زیادہ دھلنا۔

توضیح: چہرہ، ہاتھ اور پیر کو اس کی بیان کی ہوئی حد سے تھوڑا زیادہ دھلنا سنت ہے۔ چہرہ کے ساتھ اگلے سر کا کچھ حصہ، دونوں کانوں کا کچھ حصہ اور گردن کا اوپری حصہ دھونا۔ ہاتھ دھوتے وقت پورا بازو اور پاؤں دھوتے وقت مکمل پنڈلی دھلنا۔

(۱۴) داہنے عضو کو بائیں سے پہلے دھلنا۔

(۱۵) چہرہ دھلتے وقت اوپری حصہ سے شروع کرنا۔

(۱۶) ہاتھ و پاؤں دھلتے وقت ان کی انگلیوں سے شروع کرنا۔

(۱۷) اپنی دونوں ہتھیلیوں سے ایک ساتھ پانی لے کر چہرہ پر بہانا۔

(۱۸) جس برتن سے پانی نکال کر لیتا ہو، اس کو اپنی داہنی جانب رکھنا اور جس برتن سے پانی انڈیل کر لیتا ہو، اس کو اپنی بائیں جانب رکھنا۔

(۱۹) ایسی جگہوں کو دھیان سے دھونا جس میں غفلت کا اندیشہ ہو جیسے ایڑی۔

(۲۰) وضو کی نیت کو ہر عضو کے ساتھ وضو کے مکمل ہونے تک برقرار رکھنا۔

(۲۱) قبلہ رخ ہو کر وضو کرنا۔

(۲۲) پے در پے وضو کرنا یعنی وضو کے درمیان وقفہ نہ کرنا۔

(۲۳) ہر عمل کو تین تین بار کرنا یعنی دھلنا، مسح، خلال، مسواک اور اذکار تین تین بار ہو۔

(۲۴) جماعت پانے کے لیے صرف فرائض وضو کو ادا کرنا۔

(۲۵) وضو کے بعد بچا ہوا پانی پینا۔

(۲۶) وضو کے بعد قبلہ کی جانب چہرہ کر کے دونوں ہاتھوں اور نگاہوں کو آسمان کی طرف اٹھا کر یہ دعا پڑھنا:

{اَشْهَدُ اَنْ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ-اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَااِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ}

(۲۷) وضو کے بعد تین بار سورہ قدر پڑھنا۔

(۲۸) وضو کے بعد دو رکعت نماز تحیۃ الوضو پڑھنا۔

(۲۹) وضو کرتے وقت بلاضرورت دنیاوی باتیں نہ کرنا۔

(فتح المعین ج ا ص ۴۳ تا ۵۶ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ا ص ۲۱۳ تا ۲۴۱)

مسئلہ: دونوں پاؤں کو بائیں ہاتھ سے دھلنا سنت ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج ۱ ص ۲۴۱)

مسئلہ: شروع وضو میں بسم اللہ پڑھنا بھول گیا وضو کے درمیان یاد آنے پر "بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَ آخِرَهٗ" کہے۔ (فتح المعین ج ۱ ص ۴۳ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۱ ص ۲۲۴)

مسئلہ: کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا الگ الگ ہونا افضل ہے، یعنی پہلے تین چلو سے تین مرتبہ کلی کرے۔ اس کے بعد تین چلو سے تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھائے۔
(تحفۃ المحتاج ج ۱ ص ۲۲۸)

وضو کے مکروہات

(۱) دائیں جانب سے شروع نہ کرنا۔ (فتح المعین ج ۱ ص ۵۲)

(۲) گھنی داڑھی میں خلال نہ کرنا۔ (فتح المعین ج ۱ ص ۴۹)

(۳) اعضائے وضو کے دھلنے میں بلاضرورت کسی سے مدد لینا۔
(تحفۃ المحتاج ج ۱ ص ۲۳۷)

(۴) تین سے زیادہ مرتبہ دھونا۔ (فتح المعین ج ۱ ص ۵۱ - تحفۃ المحتاج ج ۱ ص ۲۳۱)

(۵) تین سے زیادہ بار مسح کرنا۔ (فتح المعین ج ۱ ص ۵۱)

(۶) تین سے کم بار دھونا - یا مسح کرنا۔
(فتح المعین ج ۱ ص ۵۱ - تحفۃ المحتاج ج ۱ ص ۲۳۱)

(۷) آنکھ کے اندر حصہ کو دھونا۔ (فتح المعین ج ۱ ص ۵۳)

(۸) ضرورت سے زیادہ پانی کا استعمال کرنا۔ (حاشیۃ الشروانی ج ۱ ص ۲۳۱)

(۹) دانتوں کی لمبائی اور زبان کی چوڑائی میں مسواک کرنا۔
(اعانۃ الطالبین ج ۱ ص ۴۴، ۴۵)

(۱۰) روزہ دار کا کلی کرنے یا ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے۔

(اعانۃ الطالبین ج ا ص ۴۸-تحفۃ المحتاج ج ا ص ۳۴۹)

(۱۱) روزہ دار کا زوال کے بعد مسواک کرنا مکروہ ہے۔(اعانۃ الطالبین ج ا ص ۴۴)

(۱۲) ٹھہرے ہوئے پانی میں وضو کرنا گرچہ پانی کثیر ہو۔ہاں، جب پانی سمندر کی طرح کثیر ہو تو جائز ہے۔(فتح المعین ج ا ص ۹۷-اعانۃ الطالبین ایضاً-المنہج القویم شرح المقدم الحضرمیہ للہیتمی ج ا ص ۴۴)

مسئلہ: راستوں میں پینے کے لیے رکھے ہوئے پانی سے وضو کرنا حرام ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۵۵-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر وضو کا پانی وقف کا ہو تو اس پانی سے تین سے زیادہ مرتبہ دھونا حرام ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ا ص ۲۳۱-حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: وضو کرنے والے کو سلام کرنا، یا اس کا کسی دوسرے آدمی کو سلام کرنا، یا جواب دینا مکروہ نہیں۔(فتح المعین ج ا ص ۵۳-اعانۃ الطالبین ایضاً)

وضو توڑنے والی چیزیں

وضو توڑنے والی چیزیں چار ہیں۔(فتح المعین ج ا ص ۵۹)

امر اول:

شرمگاہ سے منی کے علاوہ کسی اور چیز کا نکلنا، خواہ نکلنے والی چیز نظر آئے جیسے پیشاب وغیرہ، یا نظر نہ آئے جیسے ہوا خارج ہونا۔وہ نکلنے والی چیز خشک ہو یا تر، عادتاً نکلے یا اتفاقی طور پر۔خود سے نکلے یا خود آدمی جان بوجھ کر یا بھول کر نکالے، یا کیڑا نکلے، کیڑا مکمل نکلے، یا صرف سر باہر نکالے، اگلی شرمگاہ سے نکلے یا پچھلی شرمگاہ سے۔ان تمام صورتوں میں وضو ٹوٹ جائے گا۔(فتح المعین ج ا ص ۵۹،۶۰-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر شرمگاہ پیدائشی طور پر بند ہو تو دوسرے سوراخ سے نکلنے والی چیز سے بھی وضو

ٹوٹ جاتا ہے۔(تحفۃ المحتاج ج۱ص۱۳۳،۱۳۴)

مسئلہ: میت کا وضو اور غسل نہیں ٹوٹتا، اگرچہ وضو وغسل ٹوٹنے والی چیزیں میت سے پائی جائیں، لیکن اگر نجاست نکلے تو اسے دھونا واجب ہے۔

(فتح المعین ج۲ص۱۱۰-۱۱۱-اعانۃ الطالبین ج۲ص۱۱۰،۱۱۱)

امر دوم:

عقل کا زائل ہونا۔(فتح المعین ج۱ص۶۰،۶۱-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: نشہ، دیوانگی، بے ہوشی یا نیند کی وجہ سے عقل زائل ہو جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ اونگھ سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ اسی طرح سرین جما کر سونے والے کا وضو نہیں ٹوٹتا۔

(فتح المعین ج۱ص۶۰،۶۱-اعانۃ الطالبین ایضاً)

امر سوم:

ہتھیلی کے اندرونی حصہ سے آدمی کی شرمگاہ کو چھونا۔(فتح المعین ج۱ص۶۱،۶۲)

مسئلہ: شرمگاہ کا اگلا مقام ہو یا پچھلا، فالج زدہ ہو یا صحیح، بدن سے متصل ہو یا کٹ کر جدا ہو گیا ہو، خواہ میت کا ہو یا بچہ کا، جان بوجھ کر چھوئے یا بھول کر، ان تمام صورتوں میں وضو ٹوٹ جائے گا۔(فتح المعین ج۱ص۶۱،۶۲-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: حلقہ دبر اور فرج میں محل دخول کو چھونے سے وضو ٹوٹے گا۔ اس کے آس پاس چھونے سے نہیں۔(فتح المعین ج۱ص۶۲-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: ناف کے نیچے کا بال، سرین کا اندرونی حصہ، دونوں خصیہ، ختنہ میں کٹا ہوا حصہ چھونے سے اور شرمگاہ کو انگلیوں کے سرے سے اور درمیانی حصہ سے یا انگلیوں کے کنارے یا ہتھیلی کے کنارے سے چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

(فتح المعین ج۱ص۶۲ تا۶۴-اعانۃ الطالبین ایضاً)

امر چہارم:

دو بالغ مرد و عورت کا چمڑا آپس میں ملنا، خواہ شہوت کے ساتھ ملے یا بلا شہوت، رضا مندی کے ساتھ ہو یا زبردستی، چھونے والے اور جسے چھوا جائے، دونوں کا وضو ٹوٹ جائے گا ،لیکن میت کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (فتح المعین ج ا ص ۶۴ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: بال، دانت، ناخن اور آنکھ کے اندرونی حصہ کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

(فتح المعین ج ا ص ۶۴ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: غیر مشتہات لڑکی اور نسبی، رضاعی یا مصاہرتی محرم کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

(فتح المعین ج ا ص ۶۴ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: دو مرد، دو عورت، دو مخنث، مرد اور مخنث یا عورت اور مخنث کا چمڑا آپس میں ملنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (اعانۃ الطالبین ج ا ص ۶۴)

درج ذیل چیزوں کے بعد وضو کرنا سنت ہے۔

(۱) فصد کرنا (۲) پچھنا لگانا (۳) ناخن تراشنا (۴) مونچھوں کو کاٹنا۔

(۵) سر کے بال منڈوانا (۶) قے کرنا (۷) میت کو اٹھانا اور چھونا۔

(۸) خنثیٰ مشکل، امرد، نابالغ بچی، برص والے اور کافر کو چھونا۔

(۹) ناف کے نیچے کے بال کو چھونا (۱۰) خصیہ چھونا (۱۱) ران چھونا۔

(۱۲) سرین کے باطنی حصہ کو چھونا (۱۵) شہوت کے ساتھ کسی کو دیکھنا۔

(۱۶) گناہ کی بات زبان سے نکالنا جیسے جھوٹ، چغلی، غیبت وغیرہ۔

(۱۷) غصہ آنا (۱۸) نماز میں قہقہہ لگانا (۱۹) اونٹ کا گوشت کھانا۔

(فتح المعین ج ا ص ۶۲، ۶۳ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: ہمیشہ باوضو رہنا سنت ہے۔(اعانۃ الطالبین ج ۱ ص ۶۲)

مندرجہ ذیل اعمال کے لیے وضو کرنا سنت ہے۔

مسئلہ: کل تینتیس امور میں وضو کرنا سنت ہے، اور ایک قول ہے کہ چالیس امور میں وضو کرنا سنت ہے، اور بعض نے اٹھتر امور میں وضو کرنا سنت بتایا۔

(تحفۃ الحبیب علیٰ شرح الخطیب ج ۱ ص ۲۶۱ - اعانۃ الطالبین ج ۱ ص ۶۲)

(۱) قرآن مجید کی تلاوت (۲) حدیث کی روایت۔

(۳) ذکر الٰہی (۴) تلاوت قرآن اور حدیث کی روایت سننا۔

(۵) علم شرعی کی تعلیم، تعلم و کتابت (۶) مسجد میں داخل ہونا۔

(۷) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ مقدسہ کی زیارت۔

(۸) نماز جمعہ کے علاوہ کوئی خطبہ دینا، جیسے عید الفطر، عید الاضحیٰ، چاند گہن، سورج گہن، نماز استسقا وغیرہ کا خطبہ دینا۔

(۹) اذان (۱۰) اقامت (۱۱) سونا (۱۲) سعی کرنا۔

(۱۳) عرفہ میں ٹھہرنا (۱۴) جنابت والے کا کھانا پینا اور جماع کرنا۔

(۱۵) میت کو اٹھانا۔

(فتح المعین ج ۱ ص ۶۳ - اعانۃ الطالبین ج ۱ ص ۶۲)

(۱۶) تفسیر کی کتابیں اٹھانے کے لیے وضو سنت ہے، جب کہ تفسیر کی عبارت قرآنی آیات سے زیادہ ہو۔ اسی طرح حدیث وفقہ کی کتابیں اٹھانے کے لیے وضو سنت ہے۔

(الاقناع للشربینی ج ۱ ص ۵۲)

مسئلہ: مذکورہ بالا صورتوں میں ''نویت رفع الحدث'' یا ''نویت فرض الوضوء'' یا بیان کی گئی کوئی مناسب نیت کرے۔ سبب حاضر کی نیت نہ کرے، مثلاً یہ نہ کہے کہ میں نے تلاوت

قرآن کے لیے وضو کی نیت کی۔(اعانۃ الطالبین ج ا ص ۶۲)

مسئلہ: جنبی اور جس عورت کے حیض یا نفاس کا خون منقطع ہو جائے، اس کے لیے کھانے، پینے، ذکر کرنے اور سونے سے پہلے شرمگاہ کو دھلنا اور وضو کرنا سنت ہے۔اسی طرح جنبی کا جماع سے پہلے وضو کرنا سنت ہے۔شرمگاہ دھلنے سے پہلے کھانا، پینا، ذکر کرنا اور سونا مکروہ ہے۔(فتح المعین ج ا ص ۶۹۔اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: جنبی مرد و عورت اور حیض و نفاس منقطع ہونے والی عورت کو غسل سے پہلے بال، یا ناخن کاٹنا، یا جسم سے خون نکالنا، یا جسم کا کوئی حصہ الگ کرنا مناسب نہیں۔

(فتح المعین ج ا ص ۶۹۔اعانۃ الطالبین ایضاً)

غسل کا بیان

خاص نیت کے ساتھ تمام بدن پر پانی بہانے کو غسل کہا جاتا ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۷۰)

مسئلہ: غسل واجب ہونے کے بعد فوراً غسل کرنا واجب نہیں، لیکن اگر نجاست قصداً لگا لے تو فوراً دور کرنا واجب ہے۔(فتح المعین ج ا ص ۷۰۔اعانۃ الطالبین ایضاً)

غسل واجب کرنے والی چیزیں

چھ چیزوں سے غسل واجب ہوتا ہے:

(۱) اپنی منی کا نکلنا (۲) عورت کی اگلی شرمگاہ میں حشفہ کا مکمل داخل ہونا (۳) حیض (۴) نفاس (۵) ولادت (۶) بلا شہادت موت۔(فتح المعین ج ا ص ۷۰ تا ۷۳)

(۱) اپنی منی کا نکلنا:

مسئلہ: اگر دوسرے کی منی نکلی تو غسل فرض نہ ہوگا جیسے کوئی عورت سوئی ہوئی تھی، اس

سے جماع کیا گیا اور جماع کرنے والے کی منی نکلی ،لیکن اس عورت کو اس کا احساس بھی نہ ہوا ،اور اس عورت نے غسل کرلیا۔اب اس کے غسل کے بعد مرد کی منی اس کی شرمگاہ سے نکلی تو عورت پر اب غسل فرض نہیں، کیوں کہ اس کی اپنی منی نہیں نکلی ،اور پہلا غسل اس پر فرض تھا، کیوں کہ دخول حشفہ سے ہی دونوں پر غسل فرض ہو جاتا ہے۔

(فتح المعین ج ۱ ص ۷۰- اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: نابالغ لڑکی سے جماع کیا گیا اور اس بچی نے غسل کرلیا۔اب اس کے غسل کے بعد مرد کی منی اس کی شرمگاہ سے نکلی تو بچی پر اب غسل فرض نہیں، کیوں کہ اس کی اپنی منی نہیں نکلی ،اور پہلا غسل اس پر فرض تھا، کیوں کہ دخول حشفہ سے ہی غسل دونوں پر فرض ہو گیا تھا۔

(فتح المعین ج ۱ ص ۷۰- اعانۃ الطالبین ایضاً)

(۲) اگلی یا پچھلی شرمگاہ میں حشفہ (آلہ تناسل کی سپاری) کا مکمل داخل ہونا:

اگر چہ ذکر وفرج میں سے کوئی ایک منفصل ہو یا جانور یا میت کا ہو،حشفہ داخل ہونے کے بعد فاعل ومفعول پر غسل فرض ہوگا ،لیکن میت پر غسل کا حکم نہیں ہوگا ،اسی طرح اس پر بھی غسل فرض نہ ہوگا جس کا عضو بدن سے جدا ہو۔

(فتح المعین ج ۱ ص ۷۱- اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: آگے یا پیچھے کی شرمگاہ میں حشفہ داخل ہونے سے غسل واجب ہو جاتا ہے،گر چہ کسی حائل کے ساتھ دخول ہو جیسے ذکر پر کپڑا باندھ لے، یا بھول کر یا کسی کی زبردستی سے یا بلا شہوت داخل کرے، منی نکلے یا نہ نکلے ،انتشار ہو یا نہ ہو٥شرمگاہ انسان کی ہو یا جن کی یا حیوان کی یا مچھلی کی یا مردہ کی ۔(اعانۃ الطالبین ج ۱ ص ۷۱)

مسئلہ: دخول حشفہ سے زندہ آدمی پر غسل فرض ہوگا ،خواہ وہ فاعل ہو یا مفعول۔

(تحفۃ المحتاج ج ۱ ص ۲۵۹)

مسئلہ: دخول حشفہ کے بعد جن پر بھی غسل فرض ہوگا، فاعل ہو یا مفعول۔

(حاشیۃ الشروانی علیٰ تحفۃ المحتاج ج۱ص۲۵۹)

مسئلہ: نابالغ یا بالغ لڑکے کے پچھلے مقام میں دخول حشفہ کے بعد فاعل ومفعول دونوں پر غسل فرض ہوگا۔(مغنی المحتاج ج۱ص۶۹)

مسئلہ: دخول حشفہ کے بعد نابالغ اور پاگل پر بھی غسل فرض ہوگا، فاعل ہو یا مفعول، اور نابالغ باشعور بچہ یا بچی کو غسل کرنے کا حکم دیا جائے گا۔

(مغنی المحتاج ج۱ص۶۹-حاشیۃ الشروانی علیٰ تحفۃ المحتاج ج۱ص۲۵۹)

مسئلہ: اگر کسی نے اپنا آلہ تناسل دوسرے کے آلہ تناسل میں داخل کر دیا تو دونوں پر غسل فرض ہوگا۔(حاشیۃ الشروانی علیٰ تحفۃ المحتاج ج۱ص۲۵۹)

مسئلہ: اگر کسی کا حشفہ کٹ گیا ہو یا پیدائشی طور پر حشفہ نہ ہو تو حشفہ کی مقدار میں آلہ تناسل کا حصہ داخل ہونے پر غسل فرض ہوگا۔(تحفۃ المحتاج ج۱ص۲۶۰-حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: حشفہ کا پورا حصہ داخل ہونے پر غسل واجب ہوگا۔اگر کسی نے اپنے آلہ تناسل کو دو حصہ کر دیا، اورآدھا حصہ ایک بیوی کی شرمگاہ میں داخل کیا اور دوسرا حصہ دوسری بیوی کی شرمگاہ میں داخل کیا تو اس مرد پر غسل فرض ہوگا، کیوں کہ اس کا پورا حشفہ داخل ہو گیا، لیکن ان دونوں عورتوں پر غسل فرض نہ ہوگا، کیوں کہ دونوں میں سے کسی کی شرمگاہ میں بھی مکمل حشفہ داخل نہ ہوا، گرچہ ذکر کا اکثر حصہ داخل ہو چکا ہو، یعنی نصف ذکر کا اکثر حصہ، اوا گرآدھا حصہ بیوی کی اگلی شرمگاہ میں داخل کیا اورآدھا پچھلی شرمگاہ میں تو دونوں پر غسل فرض ہوگا۔

(تحفۃ المحتاج ج۱ص۲۶۰-حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: اگر کسی نے اپنا حشفہ اپنی پچھلی شرمگاہ میں داخل کر دیا تو اس پر غسل واجب ہوگا، لیکن اس پر حد جاری نہیں کی جائے گی۔(حاشیۃ الشروانی علیٰ تحفۃ المحتاج ج۱ص۲۶۲)

مسئلہ: اگر آلہ تناسل فالج زدہ تھا، یا غیر منتشر تھا تو بھی دخول حشفہ کے بعد دونوں پر غسل فرض ہوگا۔ (مغنی المحتاج ج ا ص ۶۹)

(۳) حیض (۴) نفاس (۵) ولادت سے عورت پر غسل فرض ہو جاتا ہے:

مسئلہ: علقہ (جما ہوا خون) یا مضغہ (گوشت کا ٹکڑا) گرے، یا بچہ خشک ہو تو ان صورتوں میں غسل فرض ہے۔ (فتح المعین ج ا ص ۷۳- اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: غیر معتاد طریقہ سے ولادت ہو، جیسے پیٹ کا آپریشن کر کے بچہ نکالا جائے تو بھی غسل فرض ہے۔ (حاشیۃ الشروانی علیٰ تحفۃ المحتاج ج ا ص ۲۵۹)

(۶) بلا شہادت موت:

مسئلہ: مسلمان اگر مر جائے تو اسے غسل دینا فرض ہے، لیکن شہید کو غسل دینا حرام ہے۔
(فتح المعین ج ا ص ۷۳- اعانۃ الطالبین ایضاً)

غسل کے فرائض

غسل کے دو فرض ہیں:

(۱) نیت کرنا (۲) پورے بدن پر پانی بہانا۔ (فتح المعین ج ا ص ۷۴، ۷۵)

غسل کی مختلف نیتیں ہیں، موقع کے لحاظ سے کسی ایک کو پڑھ لے۔

(۱) **نَوَیْتُ رَفْعَ الْجَنَابَةِ** (۲) **نَوَیْتُ رَفْعَ الْحَیْضِ**

(۳) **نَوَیْتُ رَفْعَ النِّفَاسِ** (۴) **نَوَیْتُ رَفْعَ الْحَدَثِ**

(۵) **نَوَیْتُ الطَّهَارَةَ عَنِ الْحَدَثِ** (۶) **نَوَیْتُ اَدَاءَ الْغُسْلِ**

(۷) **نَوَیْتُ اَدَاءَ فَرْضِ الْغُسْلِ** (۸) **نَوَیْتُ الْغُسْلَ لِلْجَنَابَةِ**

(خلاصۃ الفقہ الاسلامی: باب فروض الغسل)

مسئلہ: نیت کا جسم کے دھلے جانے والے پہلے حصہ سے متصل ہونا واجب ہے۔ اگر جسم

کا کوئی حصہ نیت سے پہلے دھل لیا ہے تو واجب غسل میں نیت کے بعد پھر اس حصہ کو دھلنا واجب ہے۔(فتح المعین ج ا ص ۷۴، ۷۵- اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: پورے بدن پر پانی بہانا واجب ہے۔وہ بال جو خود سے لپٹا ہوا نہ ہو،اس کے اندرونی اور باہری حصہ میں پانی پہنچانا واجب ہے،اگر چہ وہ گھنے ہوں۔

(فتح المعین ج ا ص ۷۵، ۷۶- اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: جسم کی ظاہری کھال، ناخن اور اس کے نیچے کا حصہ، قلفہ (ختنہ کے وقت جو چمڑا کاٹا جاتا ہے) کا اندرونی حصہ، دونوں کانوں کے سوراخوں کے ظاہری حصہ پر، عورت کے دونوں قدموں پر بیٹھنے کے وقت شرمگاہ کے ظاہر ہونے والے حصہ پر، اس بال کے اگنے کی جگہ جو غسل سے پہلے اکھڑ گیا ہو، چیچک کے کھلے ہوئے منہ پر، جسم کے پھٹے ہوئے حصوں پر یعنی بدن کے ان تمام حصوں پر پانی پہنچانا واجب ہے جو بدن کا ظاہری حصہ ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۷۵، ۷۶- اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: وہ بال جو خود سے جم گئے ہوں، جیسے جٹا، کم ہو یا زیادہ، اس کے اندرونی حصہ کو دھلنا واجب نہیں۔(فتح المعین ج ا ص ۷۶- اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: منہ، ناک اور آنکھ کا اندرونی حصہ، اسی طرح آنکھ یا ناک میں اگنے والے بال کا دھلنا واجب نہیں۔(اعانۃ الطالبین ج ا ص ۷۶)

مسئلہ: وہ بال جس کو خود سے گوندھا ہو، جیسے عورتوں کی چوٹی، اس کے اندرونی حصہ کو بھی دھلنا واجب ہے۔اگر بغیر کھولے اندر حصہ میں پانی نہ پہنچے تو اس کو کھولنا واجب ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۷۵- اعانۃ الطالبین ایضاً)

غسل کی سنتیں

(۱) جنابت والے کا غسل سے پہلے پیشاب کرنا، تا کہ منی وغیرہ اگر ہو تو نکل جائے۔

(۲) قبلہ کی طرف چہرہ کر کے غسل کرنا۔

(۳) غسل کے شروع میں نیت کے ساتھ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا۔

(۴) غسل سے فارغ ہونے تک غسل کی نیت کا باقی رکھنا۔

(۵) گندگی دور کرنا جیسے منی، مذی وغیرہ۔

(۶) کلی کرنا، ناک میں پانی چڑھانا۔

(۷) مکمل وضو کرنا۔ شروع غسل میں مکمل وضو کر لینا بہتر ہے۔

(۸) آخر غسل تک باوضو رہنا۔

(۹) بدن کے جن مقامات پر پانی نہ پہنچنے کا شک ہوتا ہے، وہاں توجہ کے ساتھ پانی پہنچانا، جیسے کان، بغل، ناف وغیرہ۔

(۱۰) بالوں کی جڑوں میں توجہ کے ساتھ پانی پہنچانا اور دسوں انگلیوں سے بالوں کا خلال کرنا۔

(۱۱) پہلے سر پر پانی بہانا پھر داہنے کندھے پر پھر بائیں کندھے پر۔

(۱۲) تینوں بار پانی بہانے پر بدن کو ملنا۔

(۱۳) اعضائے بدن پر متواتر پانی بہانا۔

(۱۴) بلاضرورت بات چیت نہ کرنا۔

(۱۵) بسم اللہ، ذکر، دعا، خلال، پانی بہانے کو تین تین بار کرنا۔

(۱۶) ٹھہرے ہوئے پانی میں حدث اکبر والے کو غسل اور حدث اصغر والے کو وضو نہ کرنا۔

(۱۷) غسل کے وقت تنہائی میں بھی ستر گاہ کو چھپانا۔

(۱۸) غسل سے فارغ ہونے کے بعد شہادتین اور وضو کے بعد والی دعا پڑھنا۔

(۱۹) بلاضرورت بدن کو کپڑے سے نہ پونچھنا۔

(فتح المعین ج ا ص ۷۶ تا ۸۰- اعانۃ الطالبین ایضاً)

(۲۰) وہ سنتیں جو ادا نہ ہوسکی ہیں، انہیں ادا کرنا۔ (تحفۃ المحتاج ج ا ص ۲۷۷)

(۲۱) غسل کے لیے مسواک کرنا مستقل سنت ہے، گرچہ وضو کرتے وقت مسواک کیا ہو، جیسا کلی اور ناک میں پانی چڑھانا۔ (حاشیۃ الشروانی علیٰ تحفۃ المحتاج ج ا ص ۲۷۵)

(۲۲) غسل کا پانی ایک صاع سے کم نہ ہونا اور وضو کا پانی ایک مد سے کم نہ ہونا سنت ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج ا ص ۲۸۳)

(۲۳) عورت کو حیض کا غسل کرنے کے بعد اپنی شرمگاہ پر کوئی خوشبو لگانا سنت ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ا ص ۲۸۱)

(۲۴) غسل کے وقت پانی کے برتن میں اپنا ہاتھ داخل کرنے سے پہلے ہاتھ کو تین بار دھلنا سنت ہے۔ (الحاوی الکبیر ج ا ص ۳۹۰)

مسئلہ: واجب غسل سے پہلے اپنا بال، ناخن وغیرہ نہ کاٹنا بہتر ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۷۹- اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا غسل میں مستقل سنت ہے۔ وضو کرتے وقت جو کلی اور ناک میں پانی ڈالے، اس سے یہ سنت ادا نہ ہوگی۔ (اعانۃ الطالبین ج ا ص ۷۷)

مسئلہ: غسل کرنے والا وضو کیا، پھر وضو کے درمیان حدث ہوگیا تو پھر وضو کرنا سنت ہے۔ (فتح المعین ج ا ص ۷۷- اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر غسل کے درمیان یا غسل کے بعد وضو کیا تو سنت حاصل ہو جائے گی، لیکن شروع غسل میں وضو کرنا افضل ہے۔ (فتح المعین ج ا ص ۷۷- اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کیا تو بدن کو تین بار حرکت دینے سے تین بار دھلنے کی سنت حاصل ہو جائے گی۔ (فتح المعین ج ا ص ۷۸- اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: تجدید وضو سنت ہے، لیکن تجدید غسل سنت نہیں۔(اعانۃ الطالبین ج ا ص ۸۰)
مسئلہ: تنہائی میں ننگے ہو کر غسل کرنا جائز ہے۔(تحفۃ المحتاج ج ا ص ۲۸۴)
مسئلہ: تنہائی میں ننگے ہو کر غسل کرنا جائز ہے۔اسی طرح جس کو اس کی ستر گاہ کو دیکھنا جائز ہے جیسے بیوی، تو اس کے سامنے بھی ستر گاہ کھولنا جائز ہے، اور دوسروں کے سامنے ستر گاہ کھولنا حرام ہے۔اسی طرح تنہائی میں بلا حاجت اپنی ستر گاہ کھولنا حرام ہے۔
(فتح المعین ج ا ص ۸۰-تحفۃ المحتاج ج ا ص ۲۸۴)
مسئلہ: مردوں کو حمام میں غسل کرنا جائز ہے، اور عورتوں کو مکروہ ہے۔
(اعانۃ الطالبین ج ا ص ۸۰- حاشیۃ الشروانی ج ا ص ۲۸۴)
مسئلہ: جب حمام میں غسل کرے تو کسی غیر کی موجودگی میں اپنی ستر گاہ کو کھولنے سے باز رہنا واجب ہے، اور بلا ضرورت ستر گاہ کھولنے سے بچنا واجب ہے۔دوسرے کی ستر گاہ کو دیکھنے سے بچنا اور دوسرے کو ستر گاہ کھولنے سے منع کرنا واجب ہے، گرچہ معلوم ہو کہ وہ بات نہ مانے گا۔(حاشیۃ الشروانی ج ا ص ۲۸۴)

توضیح: حمام قدیم زمانہ کا غسل خانہ ہے، جس میں ایک ساتھ بہت سے لوگوں کے نہانے کا انتظام ہوتا تھا۔آج کے زمانہ میں جو غسل خانہ ہوتا ہے، اس میں ایک بار ایک ہی آدمی کے نہانے کا انتظام ہوتا ہے، اس لیے دونوں کا حکم الگ ہوگا۔

غسل کے مکروہات

مسئلہ: وضو میں جو چیزیں مکروہ ہیں، وہ غسل میں بھی مکروہ ہیں۔
(اعانۃ الطالبین ج ا ص ۷۹)
مسئلہ: غسل میں وضو نہ کرنا مکروہ ہے۔(فتح المعین ج ا ص ۷۷-اعانۃ الطالبین ایضاً)
مسئلہ: حیض کے غسل کے بعد عورت کا بلا عذر اپنی شرمگاہ پر خوشبو نہ لگانا مکروہ ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج۱ص۲۸۱)

مسئلہ: ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کرنا مکروہ ہے، گرچہ وہ پانی کثیر ہو یعنی دوقلہ سے زائد ہو۔ہاں، اگر پانی بہت زیادہ ہو جیسے سمندر وغیرہ، تو ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کرنا مکروہ نہیں۔(فتح المعین ج۱ص۷۹-اعانۃ الطالبین ایضاً)

سنت غسل

مسئلہ: اگر کل سترہ امور میں غسل کرنا سنت ہے، بلکہ ان کے علاوہ بھی سنت غسل ہیں۔

(الاقناع للشربنی ج۱ص۷۱)

مسئلہ: جمعہ، عیدین، سورج گہن، چاند گہن اور استسقا کی نماز، اعتکاف، حرم شریف میں داخل ہونے اور مجلس خیر میں شریک ہونے کے لیے، میت کو نہلانے کے بعد، حاجی کو احرام، وقوف عرفہ، وقوف مزدلفہ، ایام تشریق کے تینوں دنوں میں رمی جمار کے لیے، بدن کی بو بدل جانے کی وجہ سے، پچھنا لگوانے، فصد کرانے، ناف کے نیچے کے بال مونڈنے کے بعد غسل کرنا سنت ہے۔

(فتح المعین ج۲ص۷۲،۷۳-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۲ص۴۶۶تا۴۶۹)

مسئلہ: رمضان کی ہر رات کو غسل کرنا سنت ہے۔(فتح المعین ج۲ص۷۲)

مسئلہ: جمعہ کے غسل کا وقت صبح صادق کے طلوع ہونے کے بعد سے ہے، اور بعد فجر غسل کرنے کی بہ نسبت نماز جمعہ کے لیے جانے سے کچھ پہلے یہ غسل کرنا افضل ہے۔غسل جمعہ کو چھوڑنا مکروہ ہے۔(فتح المعین ج۲ص۷۱-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: کافر اسلام قبول کیا، بے ہوش کو ہوش آیا، پاگل صحیح ہو گیا، بچہ بالغ ہوا تو ان تمام صورتوں میں غسل کرنا سنت ہے، بشرطیکہ ان لوگوں پر پہلے غسل فرض نہ ہوا ہو۔اگر پہلے سے غسل فرض ہو تو غسل کرنا واجب ہوگا۔(اعانۃ الطالبین ج۲ص۷۲)

مسئلہ: سنت غسل میں سبب کے ذکر کے ساتھ نیت کرے مثلاً: ''نَوَیْتُ الْغُسْلَ لِلْجُمُعَةِ'' لیکن پاگل اور بے ہوش پاگل پن اور بے ہوشی دور ہونے کے بعد جنابت دور ہونے کی نیت کرے۔(اعانۃ الطالبین ج۲ص۲۷)

چند ناپاکیوں سے پاکی طریقہ

مسئلہ: ایک آدمی بے وضو ہے اور جنبی بھی ہے۔اب یہ جنابت دور کرنے کی نیت سے غسل کرے گا تو وضو بھی حاصل ہو جائے گا،گرچہ وضو کی نیت نہ کیا ہو،یا اعضائے وضو کو دھلنے میں ترتیب کا لحاظ نہ کیا ہو۔

(فتح المعین ج۱ص۴۲،۷۹-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۱ص۲۸۶)

مسئلہ: اگر بے وضو جنبی نے غسل کے وقت صرف غسل کی نیت کیا،یا وضو نہ ہونے کی نیت کیا تو دونوں صورت میں وضو ہو جائے گا یعنی حدث اصغر ختم ہو جائے گا،کیوں کہ حدث اکبر کے ختم ہونے سے حدث اصغر ختم ہو جاتا ہے۔(حاشیۃ الشروانی ج۱ص۲۸۶)

مسئلہ: اگر نذر اور کسی دوسرے شرعی سبب کی وجہ سے وضو کرنا واجب ہوا تو ایک وضو کرنا کافی ہے۔(روضۃ الطالبین ج۲ص۵۶۸،ج۳ص۳۰۲-المجموع شرح المہذب ج۸ص ۴۵۵،۳۴۶)

مسئلہ: اگر چند غسل واجب ہو تو ایک واجب غسل کی نیت سے ایک غسل کرنا کافی ہوگا۔

(تحفۃ المحتاج ج۱ص۲۸۶ - حاشیۃ العبادی علیٰ تحفۃ المحتاج ج۱ص۲۸۶)

مسئلہ: اگر چند غسل واجب ہوا،اور اس میں ایک غسل نذر کا ہے تو نذر کا مستقل غسل کرنا ہوگا۔(حاشیۃ الشروانی والعبادی علیٰ تحفۃ المحتاج ج۱ص۲۸۶)

مسئلہ: اگر کسی کے جسم پر نجاست لگی،پھر اس پر غسل واجب ہو گیا تو دونوں کے لیے ایک ہی غسل کافی ہے،جب کہ نجاست زائل ہو گئی ہو،اور اس پر پانی بہا ہو،اور پانی متغیر نہ ہوا ہو

،اورنہ پانی کا وزن بڑھا ہو۔(تحفۃ المحتاج ج ا ص ۲۸۵)

مسئلہ: اگر نجاست مغلظہ لگ گئی ہوتو اسے سات بار دھلنے کے بعد غسل کرے۔
(تحفۃ المحتاج ج ا ص ۲۸۵)

مسئلہ: اگر جنابت کی وجہ سے غسل واجب ہوا،اور جمعہ کی وجہ سے غسل سنت ہوا تو دونوں غسل کی نیت سے ایک غسل کرنا کافی ہے،لیکن دونوں کے لیے الگ غسل کرنا افضل ہے۔ پہلا غسل جنابت کے لیے اور دوسرا جمعہ کے لیے کرے۔اگر ایک غسل کی نیت کیا تو وہی غسل حاصل ہوگا جس کی نیت کیا ہے۔
(فتح المعین ج ا ص ۷۹-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ا ص ۲۸۶)

مسئلہ: اگر چند مستحب غسل جمع ہو گئے،اور ایک کی نیت سے غسل کیا تو جس نیت سے کیا، وہی غسل حاصل ہوگا۔(تحفۃ المحتاج ج ا ص ۲۸۶-حاشیۃ العبادی علیٰ تحفۃ المحتاج ج ا ص ۲۸۶)

مسئلہ: اگر عید، جمعہ،سورج گہن اور استسقا کا غسل یعنی چند مستحب غسل ایک ساتھ جمع ہو گئے،اور ان میں سے کسی ایک کی نیت سے غسل کیا تو تمام غسل حاصل ہو گئے،یعنی اب باقی سنت غسل کا مطالبہ باقی نہیں رہا۔(حاشیۃ الشروانی ج ا ص ۲۸۶)

مسئلہ: اگر واجب غسل کی نیت سے غسل کیا تو مستحب غسل بھی حاصل ہو جائے گا،اور مستحب غسل کی نیت سے واجب غسل حاصل نہ ہوگا۔(تحفۃ المحتاج ج ا ص ۲۸۶)

دائم الحدث کا بیان

دائم الحدث ایسے حدث والے کو کہا جاتا ہے جس کا حدث ہمیشہ قائم رہتا ہو،اور ختم نہ ہوتا ہو،یا نماز کے وقت میں اتنی مہلت نہیں ملتی ہو کہ وہ طہارت کر کے نماز پڑھ سکے، جیسے سلسل بول والا مریض اور مستحاضہ عورت جس کا استحاضہ بند نہ ہوتا ہو۔

مسئلہ: دائم الحدث فرض یا مقررہ وقت والی نماز کے لیے اس نماز کا وقت داخل ہونے

کے بعد ہی وضو کرے۔(فتح المعین ج ا ص ۳۶-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: دائم الحدث ایک وضو سے ایک ہی فرض نماز پڑھے اور نفل نماز جتنی چاہے، پڑھ سکتا ہے۔(فتح المعین ج ا ص ۳۶-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: دائم الحدث پر ہر فرض نماز کے لیے شرمگاہ کو دھلنا، شرمگاہ کی جگہ پر نئی روئی رکھ کر نئی پٹی باندھنا واجب ہے۔نماز پڑھنے میں جلدی کرے، اور بلا مصلحت تاخیر نہ کرے۔

(فتح المعین ج ا ص ۳۶-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: جماعت یا جمعہ کا انتظار یا مسجد کی طرف جانا نماز کی مصلحتوں میں سے ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۳۶-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر خطیب دائم الحدث ہے تو اس پر دو خطبوں کے لیے ایک وضو، اور خطبہ کے بعد نماز جمعہ کے لیے ایک وضو، یعنی دو وضو کرنا لازم ہے۔(فتح المعین ج ۲ ص ۳۶)

تیمّم کا بیان

مخصوص شرائط کے ساتھ مٹی کو چہرہ اور دونوں ہاتھوں پر لگانے کو تیمّم کہا جاتا ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ا ص ۳۲۴-اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۵۶)

مسئلہ: جو پانی پر قدرت نہ رکھے، اس کے لیے وضو اور غسل کی جگہ تیمّم کرنا جائز ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۵۷-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ا ص ۳۲۵)

قدرت نہ ہونے کی چند صورتیں ہیں۔

(۱) پانی کا نہ ملنا (۲) پانی رائج قیمت سے زیادہ قیمت میں ملے۔

(۳) پانی پینے کے لیے رکھا گیا ہو، یعنی سبیل کا پانی ہو۔

(۴) پانی کے استعمال سے جان جانے یا کسی عضو کے برباد ہو جانے کا خوف ہو، یا کسی عضو کے بیکار ہو جانے، یا کوئی بیماری لاحق ہونے، یا بیماری کی مدت بڑھ جانے، یا کسی

ظاہری عضو پر کوئی عیب پیدا ہو جانے کا خوف ہو تو ان صورتوں میں تیمّم کرے گا۔

(اعانۃ الطالبین ج ا ص ۵٦ – فتح المعین ج ا ص ۵۷ – تحفۃ المحتاج ج ا ص ۳۲۵ تا ۳۴۵)

مسئلہ : اگر کسی کو نماز کے آخری وقت تک پانی ملنے کا یقین ہو تو اس کے لیے انتظار کرنا افضل ہے، اور اگر آخری وقت تک بھی پانی ملنے کا یقین نہ ہو تو جلدی تیمّم کر کے اول وقت میں نماز ادا کرنا افضل ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۵۷ – اعانۃ الطالبین ایضاً – تحفۃ المحتاج ج ا ص ۳۲۵ تا ۳۳۳)

مسئلہ : اگر کسی کو اتنا پانی ملا جو اس کے وضو کے لے کافی نہیں ہے تو اس پانی کا استعمال واجب ہے، اور پھر باقی اعضا کے لیے تیمّم کرے۔ (تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۰۷)

مسئلہ : پانی موجود ہو لیکن کسی محترم جاندار کی پیاس بجھانے کے لیے اس کی ضرورت ہو تو ایسی صورت میں تیمّم کرے گا، اور پانی پلا کر اس جانور کی جان بچائے گا۔

(تحفۃ المحتاج ج ا ص ۳۴۰، ۳۴۱)

تیمّم کے شرائط

(۱) تیمّم مٹی سے ہو (۲) مٹی پاک ہو (۳) مٹی میں آٹا وغیرہ نہ ملا ہوا ہو۔

(۴) حدث یا نجاست دور کرنے کے لیے وہ مٹی استعمال نہ کی گئی ہو۔

(۵) مٹی عضو کی طرف منتقل کرتے وقت تیمّم کی نیت ہونا۔

(٦) ایک بار مٹی پر ہاتھ لگا کر چہرہ کا مسح کرنا۔

(۷) پھر ایک بار دونوں ہاتھوں کا مسح کرنا۔

(۸) اگر کہیں نجاست لگی ہو تو تیمّم سے پہلے نجاست دور کرنا۔

(۹) تیمّم سے پہلے قبلہ معلوم کرنا (جہاں اس کی ضرورت ہو)

(۱۰) وقت داخل ہونے کے بعد تیمّم کرنا۔

(اعانۃ الطالبین ج ا ص ۵۶، ۵۷-تحفۃ المحتاج ج ا ص ۳۵۲ تا ۳۵۵)

تیمّم کے فرائض

(۱) عضو کی طرف مٹی کو منتقل کرنا۔

(۲) فرض نماز کے جائز ہونے یا کسی ایسی چیز کے جائز ہونے کی نیت کرنا جس کے لیے وضو فرض ہے، جیسے کعبہ کا طواف، قرآن مجید کو چھونا وغیرہ، اور یہ نیت مٹی پر ہاتھ لگاتے وقت ہو۔

(۳) چہرہ کا مسح کرنا (۴) کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا مسح کرنا۔

(۵) چہرہ اور ہاتھوں کے مسح میں ترتیب ہونا، یعنی پہلے چہرہ کا مسح ہو، پھر ہاتھوں کا مسح ہو۔

(فتح المعین ج ا ص ۵۷-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ا ص ۳۵۶ تا ۳۶۲)

مسئلہ: اگر مٹی کے ذرات ہوا سے اڑکر اس کے تیمّم کے اعضا پر پڑیں تو یہ تیمّم کے لیے کافی نہیں۔ (تحفۃ المحتاج ج ا ص ۳۵۵)

مسئلہ: اگر کسی نے اس کی اجازت سے اسے تیمّم کرایا، اور وہ نیت بھی کرلیا تو تیمّم صحیح ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ا ص ۳۵۵، ۳۵۶)

مسئلہ: لٹکی ہوئی داڑھی کے ظاہری حصہ پر بھی مسح کرے۔ (تحفۃ المحتاج ج ا ص ۳۶۱)

مسئلہ: چہرہ پر مسح کرنے تک تیمّم کی نیت کو باقی رکھے۔ (تحفۃ المحتاج ج ا ص ۳۵۹)

مسئلہ: ہاتھ کا مسح کرتے وقت انگوٹھی اتارنا ضروری ہے، تاکہ اس جگہ مٹی کے ذرات لگ سکیں۔ (تحفۃ المحتاج ج ا ص ۳۶۵)

تیمّم کی سنتیں

(۱) تیمّم سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا (۲) قبلہ رخ ہوکر تیمّم کرنا۔

(۳) مسواک کرنا (۴) دونوں ہاتھوں کو ایک ساتھ مٹی پر مارنا۔

(۵) چہرہ پر مسح کے لیے مٹی پر ہاتھ مارنے سے پہلے انگوٹھی اتارنا سنت ہے، اور ہاتھ

پر مسح کرنے کے لیے انگوٹھی اتارنا واجب ہے۔

(٦) دونوں مرتبہ مٹی پر ہاتھ مارتے وقت انگلیوں کو کشادہ رکھنا۔

(٧) جھاڑ کر یا پھونک کر ہتھیلیوں کی مٹی کو کم کرنا۔

(٨) مسح کرنے میں چہرہ کے اوپری حصہ سے شروع کرنا۔

(٩) پہلے داہنے ہاتھ کا مسح کرنا (١٠) دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال کرنا۔

(١١) ایک ہتھیلی کو دوسری ہتھیلی پر پھیرنا (١٢) پے در پے مسح کرنا (١٣) مسح کو نہ دہرانا۔

(١٤) اپنے اعضا سے مٹی نہ پونچھنا، جب تک کہ نماز سے فارغ نہ ہو جائے۔

(١٥) وضو کی طرح تیمّم کے بعد ذکر و دعا پڑھنا۔

(تحفۃ المحتاج ج ١ ص ٣٦٣ تا ٣٦٥ - اعانۃ الطالبین ج ١ ص ٥٧)

تیمّم کا طریقہ

قبلہ رخ ہو کر بسم اللہ پڑھے، پھر مسواک کرے، پھر نماز کو جائز کرنے کی نیت کے ساتھ دونوں ہاتھوں کو مٹی پر مارے۔ چہرہ کے مسح کرنے تک تیمّم کی نیت پر قائم رہے اور پورے چہرہ کا مسح کرے۔ اپنی ناک کے اگلے حصے اور داڑھی کے لٹکے ہوئے بال پر بھی مسح کرے، پھر دوسری مرتبہ دونوں ہاتھ مار کر مشہور طریقہ پر پہلے داہنے ہاتھ پھر بائیں ہاتھ کا مسح کرے-، اور ایک ہاتھ کی انگلی کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کر کے خلال کرے۔

تیمّم مشہور طریقہ:

ہاتھوں پر مسح کا مشہور طریقہ یہ ہے کہ اپنے بائیں ہاتھ کی انگلیوں کے پیٹ کو (انگوٹھا کے علاوہ) دائیں ہاتھ کی انگلیوں کی پیٹھ پر رکھ کر انگلیوں کو کلائیوں تک لے جائے، پھر اپنی انگلیوں کو ملا کر کہنی تک لے جائے اور اپنی ہتھیلی کو پھرا کر انگوٹھا اٹھائے ہوئے دائیں ہاتھ کے پیٹ پر چلائے۔ جب کلائی تک بائیں ہتھیلی پہنچے تو اپنے بائیں انگوٹھے کے اندرونی حصہ کو

داہنے انگوٹھے کے بیرونی حصہ پر چلائے، پھر اسی طریقہ سے بائیں ہاتھ کا مسح دائیں ہاتھ سے کرے، اور ایک ہتھیلی کا دوسری ہتھیلی سے مسح کرے۔ (حاشیۃ الشروانی ج اص ۳۶۴)

تیمّم کو باطل کرنے والی چیزیں

(۱) حدث اکبر یا حدث اصغر کا پایا جانا۔ (تحفۃ المحتاج ج اص ۳۷۸)

توضیح: اگر حدث اصغر کی وجہ سے تیمّم کیا تھا تو حدث اصغر پائے جانے پر تیمّم ٹوٹ جائے گا ، اور اگر حدث اکبر کے لیے تیمّم کیا تھا تو حدث اکبر پائے جانے پر تیمّم ٹوٹ جائے گا۔

(۲) مرتد ہونا، یعنی کوئی ایسا کام کرنا جس سے مسلمان کافر ہو جاتا ہے۔

(اعانۃ الطالبین ج اص ۵۷)

(۳) صحت یاب ہونا۔ اگر کسی مرض کی وجہ سے تیمّم کیا تو مرض ختم ہونے پر تیمّم باطل ہو جائے گا۔ (تحفۃ المحتاج ج اص ۳۵۰ تا ۳۵۲ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

(۴) نماز سے پہلے پانی کی موجودگی کا وہم پیدا ہونا۔ (اعانۃ الطالبین ج اص ۵۷)

(۵) ایسی نماز کی حالت میں پانی کا پایا جانا جس کو دہرانا واجب ہے، اور اگر نماز کو دہرانا واجب نہ ہو تو نماز باطل نہیں ہوگی۔ (اعانۃ الطالبین ج اص ۵۷)

بعض اعضا پر تیمّم کرنے کا بیان

مسئلہ: وضو یا غسل کے وقت کسی حصہ پر پانی کا استعمال نقصان دیتا ہو تو وہاں پر تیمّم کرے، یعنی مسح کرے۔ (فتح المعین ج اص ۵۷، ۵۸ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر پانی کا استعمال وضو کے ایک حصہ پر مشکل ہو تو ایک تیمّم، دو پر مشکل ہو تو دو تیمّم اور تین پر مشکل ہو تو تین تیمّم واجب ہے۔ صحیح جگہوں کو دھلے، اور دوسری جگہوں پر تیمّم کرے۔ (فتح المعین ج اص ۵۸ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج اص ۳۴۷، ۳۴۸)

تیمّم سے جائز ہونے والی چیزیں

مسئلہ: اگر کسی نے فرض نماز کی نیت سے تیمّم کیا تو اس تیمّم سے فرض عین نماز ادا کرنا جائز ہے، اور نفل نماز، جنازہ کی نماز، جمعہ کا خطبہ اور قرآن مجید چھونا بھی جائز ہے۔
(تحفۃ المحتاج ج ا ص ۳۶۰)

مسئلہ: اگر نفل یا نماز جنازہ کی نیت سے تیمّم کیا تو فرض عین کے علاوہ سب کچھ جائز ہے۔
(تحفۃ المحتاج ج ا ص ۳۶۰، ۳۶۱)

مسئلہ: اگر تیمّم کے وقت نماز کے علاوہ کسی اور چیز کی نیت کی تو دوسری تمام چیزیں جائز ہوں گی، اور نماز جائز نہ ہوگی۔ نماز اسی وقت جائز ہوگی جب تیمّم کے وقت نماز کی نیت کرے۔ (تحفۃ المحتاج ج ا ص ۳۶۰، ۳۶۱)

مسئلہ: اگر فرض اور نفل نماز کی نیت سے تیمّم کیا تو دونوں نمازیں جائز ہیں۔
(تحفۃ المحتاج ج ا ص ۳۶۰)

مسئلہ: ہر فرض عین کے لیے الگ الگ تیمّم کرنا واجب ہے۔ ایک تیمّم سے ایک سے زیادہ فرض عین نماز پڑھنا جائز نہیں، اور ایک تیمّم سے بہت سی نفل نماز اور چند نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔ (فتح المعین ج ا ص ۵۸، ۵۹ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

تیمّم اور نماز کا اعادہ

مسئلہ: اگر ایسا شخص تیمّم کیا جس کے زخم پر غیر معاف خون ہو، جیسے خود اس نے یہ زخم قصداً کیا ہو، یا خون زخم کی جگہ سے آگے بڑھ کر صحیح حصہ پر بھی موجود ہو، پھر تیمّم کر کے نماز پڑھ لیا تو نماز کو دہرانا واجب ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج ا ص ۳۸۱)

مسئلہ: جسم کے کسی حصہ پر پٹی تھی، پھر اسی حالت میں تیمّم کر کے نماز پڑھ لیا تو اس کے حکم میں تفصیل ہے۔ اگر پٹی تیمّم کے اعضا پر ہو تو نماز دہرانا ہر حال میں واجب ہے۔ خواہ پٹی

صحیح حصہ پر ہو یا نہ ہو۔ چاہے طہارت کی حالت میں پٹی باندھی گئی ہو یا بلا طہارت۔ خواہ اس پٹی کو اتارنا مشکل ہو یا نہ ہو، اور اگر پٹی تیمّم کے اعضا کے علاوہ پر ہو، اور ضرورت سے زیادہ صحیح حصہ پر ہو تو نماز دہرانا واجب ہے، گرچہ اس پٹی کو اتارنا مشکل ہو، اور اگر تیمّم کے اعضا کے علاوہ پر ہو، اور صحیح حصہ ضرورت کی مقدار ہی میں چھپا ہو، اور پٹی طہارت کی حالت میں باندھی گئی ہو، اور اس پٹی کو اتارنا مشکل ہو تو قضا واجب نہیں، اور اگر پٹی تیمّم کے اعضا کے علاوہ پر ہو، اور صحیح حصہ پر بالکل نہ ہو، بلکہ ضرورت کی جگہ تک محدود ہو، خواہ طہارت کے وقت باندھی گئی ہو یا بلا طہارت، اس صورت میں پٹی پر مسح کرنا واجب نہیں۔

(حاشیۃ الشروانی ج ا ص ۳۸۲ - تحفۃ المحتاج ج ا ص ۳۸۲)

مسئلہ: اگر زیادہ ٹھنڈک کی وجہ سے سفر یا حضر میں تیمّم کیا تو اس نماز کو دہرانا واجب ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ا ص ۳۸۱)

مسئلہ: اگر مقیم پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمّم کیا، اور وہاں پانی کا نہ ملنا کم ہو، یعنی کبھی ایسا واقعہ ہو گیا ہو کہ پانی نہ مل سکا اور ضرورت کے وقت پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمّم کیا تو اس نماز کو دہرانا واجب ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج ا ص ۳۷۹، ۳۸۰)

مسئلہ: اگر مسافر پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمّم کیا، اور پانی ملنے کا یقین ہونے کی صورت میں قریبی مقامات پر پانی تلاش بھی کیا تھا، لیکن پانی نہ مل سکا، اور تیمّم کر کے نماز پڑھا تو مسافر نماز کو دہرانے کا حکم نہیں۔ (تحفۃ المحتاج ج ا ص ۳۸۰)

مسئلہ: ایسا مسافر جو گناہ کے سفر میں ہے، اس نے کسی عذر کی وجہ سے تیمّم کر کے نماز پڑھی تو اس نماز کو دہرانا واجب ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج ا ص ۳۸۰)

خفین پر مسح کا بیان

مسئلہ: وضو کرتے وقت پاؤں دھونے کی بجائے موزوں پر مسح کرنا جائز ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج۱ص۲۴۳)

مسئلہ: مسح کی مدت مسافت قصر والے مسافر کے لیے تین دن، تین رات ہے، اور مقیم کے لیے ایک دن ایک رات ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج۱ص۲۴۴)

مسئلہ: موزہ پہننے کے فوراً بعد مسح کی مدت شروع نہیں ہوتی، بلکہ وضو ٹوٹ جانے کے وقت سے شروع ہوتی ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج۱ص۲۴۴،۲۴۵)

مسئلہ: اگر خف پہننے والے پر غسل واجب ہو جائے تو غسل کے لیے موزوں کو نکالنا واجب ہے۔ اسی طرح مستحب غسل یا نجاست دور کرنے کے لیے خف کو نکالنا ہوگا۔

(تحفۃ المحتاج ج۱ص۲۴۳)

خفین پر مسح جائز ہونے کی شرطیں

(۱) حدث اصغر و حدث اکبر سے طہارت حاصل کرنے کے بعد موزے پہننا۔

(۲) موزے محل فرض کو چھپا دیں یعنی جتنا پاؤں دھلنا فرض ہے وہ موزوں کے اندر ہو۔

(۳) موزے نجاست سے پاک ہوں۔

(۴) موزے ایسے ہوں کہ اسے پہن کر ضرورت کے وقت چلنا ممکن ہو، یعنی چپل اور جوتا کے بغیر صرف موزہ پہن کر چلنا ممکن ہو۔

(۵) اس خف کو پہننا حلال ہو، جیسے چوری کیا ہوا نہ ہو، یا مردوں کا خف ریشم کا نہ ہو۔

(۶) موزے ایسے ہوں جو پاؤں تک پانی پہونچنے سے روک دیں۔

(تحفۃ المحتاج ج۱ص۲۴۷تا۲۵۲-اعانۃ الطالبین ج۱ص۴۱)

توضیح: آجکل کے موزے کپڑے یا روئی کے ہوتے ہیں، وہ جوتوں کے ساتھ پہنے جاتے ہیں، یہ پاؤں تک پانی پہنچنے سے نہیں روکتے، اور پاؤں کی حفاظت نہ ہونے کے سبب صرف ان موزوں کو پہن کر چلنا ممکن نہیں، اس لیے ایسے موزوں پر مسح جائز نہیں۔

خفین پر مسح کا طریقہ

مسئلہ: موزوں پر مسح کا طریقہ یہ ہے کہ پاؤں کی انگلیوں کے مقابل میں موزے کے اوپری حصہ پر اپنا داہنا ہاتھ رکھے، پھر لکیر کی شکل میں مسح کرتے ہوئے داہنے ہاتھ کو پاؤں کی انگلیوں کے سرے سے پنڈلی تک لے جائے۔ بائیں ہاتھ کو ایڑی کے نچلے حصہ پر رکھے، پھر لکیر کی شکل میں مسح کرتے ہوئے بائیں ہاتھ کو ایڑی کے آخری حصہ سے انگلیوں کے سرے تک لائے۔اسی طرح دونوں پاؤں کا مسح کرے۔مسح کے وقت دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو کشادہ رکھے۔(تحفۃ المحتاج ج ا ص ۲۵۴)

بیت الخلا جانے کی سنتیں اور آداب

(۱) جوتے یا چپل پہن کر بیت الخلا جانا۔

(۲) سر کو چھپانا۔ٹوپی یا رومال وغیرہ سر پر رکھ لے۔

(۳) عظمت والی چیز کو اپنے سے الگ کر لینا جیسے وہ چیز جس پر قرآن کی آیت یا کسی نبی یا فرشتہ کا نام ہو، یا کوئی معظم نام ہو۔

(۴) داخل ہوتے وقت اپنے بائیں پاؤں کو پہلے رکھنا۔

(۵) داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھنا:

{بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ}

(٦) پاخانہ کرنے والوں کو دور جانا، جہاں سے فضلہ (پاخانہ) خارج ہونے کی آواز اور فضلہ کی بد بو نہ آئے۔

(۷) کسی ایسی چیز کو پردہ بنانا کہ جس سے وہ لوگوں کی نظروں سے چھپ جائے۔

(۸) اونچی جگہ پر بیٹھنا (۹) زمین سے قریب ہونے تک کپڑے نہ اٹھانا۔

(۱۰) قبلہ کی طرف چہرہ یا پیٹھ کر کے پاخانہ یا پیشاب نہ کرنا۔
(۱۱) پیشاب میں نہ تھوکنا (۱۲) مسواک نہ کرنا۔
(۱۳) سورج یا چاند کی طرف چہرہ کر کے نہ بیٹھنا (۱۴) بلاضرورت بات چیت نہ کرنا۔
(۱۵) بلاضرورت اپنی شرمگاہ اور اس سے نکلنے والی چیزوں کو نہ دیکھنا۔
(۱۶) اپنے ہاتھوں سے بیکار کام نہ کرنا (۱۷) کھانا پینا چھوڑ دینا۔
(۱۸) پیشاب کے بعد استبرا کرنا، یعنی تھوڑی دیر رکنا، تاکہ پیشاب کا باقی بچا ہوا قطرہ باہر نکل جائے۔
(۱۹) کھڑے ہونے کے وقت اپنے ازار سے دھیرے دھیرے ستر گاہ چھپاتا جائے۔
(۲۰) نکلتے وقت اپنے بائیں پاؤں کو پہلے نکالنا۔
(۲۱) ٹھہرے ہوئے پانی میں پاخانہ پیشاب نہ کرنا۔
(۲۲) کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرنا۔
(۲۳) استنجا کے بعد یہ دعا پڑھے:
{اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِىْ مِنَ النِّفَاقِ وَحَصِّنْ فَرْجِىْ مِنَ الْفَوَاحِشِ}
(۲۴) نکلنے کے بعد یہ دعا پڑھنا:
{غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَذْهَبَ عَنِّى الْاَذٰى وَعَافَانِىْ}
(فتح المعین ج ۱ ص ۱۰۸ تا ۱۱۲ - اعانۃ الطالبین ایضاً)
(۲۵) بلاضرورت زیادہ دیر نہ بیٹھنا۔ (تحفۃ المحتاج ج ۱ ص ۱۷۳)
(۲۶) آسمان کی طرف نہ دیکھنا۔ (تحفۃ المحتاج ج ۱ ص ۱۷۳)
(۲۷) بغیر حائل یا بلا پردہ بیت المقدس کی طرف چہرہ یا پیٹھ نہ کرنا۔
(تحفۃ المحتاج ج ۱ ص ۱۶۲)
(۲۸) بائیں پاؤں پر ٹیک لگا کر بیٹھنا۔ (تحفۃ المحتاج ج ۱ ص ۱۶۱)

(۲۹) بیٹھنے سے پہلے استنجا کے لیے پتھر یا پانی تیار رکھنا۔ (تحفۃ المحتاج ج ا ص ۱۶۶)

وہ جگہیں جہاں قضائے حاجت مکروہ ہے۔

(۱) دریا کے علاوہ کسی دوسرے ٹھہرے ہوئے پانی یا تھوڑے سے بہتے ہوئے پانی میں پاخانہ، پیشاب کرنا۔

(۲) لوگوں کے اچھی بات کرنے کی جگہ (۳) لوگوں کے راستہ میں۔

(۴) اپنے پھل دار درخت یا دوسرے کے پھل دار درخت کے نیچے پیشاب کرنا، جس کی رضا مندی معلوم ہو۔ (فتح المعین ج ا ص ۱۰۹، ۱۱۰- اعانۃ الطالبین ایضاً)

(۵) کسی سوراخ میں (۶) سخت جگہوں میں پیشاب کرنا۔

(۷) تیز ہوا چلنے کی جگہ قضائے حاجت کرنا۔

(۸) ایسے غسل خانہ میں پیشاب کرنا جہاں پانی نکلنے کے لیے سوراخ نہ ہو۔

(۹) مسجد کی دیوار کے پاس پاخانہ پیشاب کرنا۔

(۱۰) عظمت والی قبر اور اولیا و علما کی قبروں کے پاس پاخانہ و پیشاب کرنا سخت مکروہ ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ا ص ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۱، ۱۷۲- حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: بہتا ہوا پانی زیادہ ہو تو اس میں پاخانہ، پیشاب مکروہ نہیں اور تھوڑا ہو تو مکروہ ہے، اور یہی حکم تھوک، کھنکھار اور دیگر قابل نفرت چیزوں کا ہے۔ (اعانۃ الطالبین ج ا ص ۱۰۹)

وہ جگہیں جہاں قضائے حاجت حرام ہے۔

مسئلہ: محترم قبر، کھائی جانے والی چیز، ہڈی یا محترم چیز پر یا مسجد میں یا کسی نبی کی قبر کے پاس یا پرانے قبرستان میں جو ویران ہو چکا ہو، پاخانہ پیشاب کرنا حرام ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ا ص ۱۷۱، ۱۷۲- حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: بلا اجازت دوسروں کی ملکیت کے پھلدار درخت کے نیچے پاخانہ پیشاب کرنا حرام ہے۔(فتح المعین ج ا ص ۱۱۰-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: بلا اجازت دوسروں کی ملکیت کے پانی میں یا وقف کئے ہوئے یا مسافروں کیلئے رکھے گئے پانی میں پاخانہ پیشاب کرنا حرام ہے۔(اعانۃ الطالبین ج ا ص ۱۰۹)

مسئلہ: بلا اجازت دوسرے کی ملکیت کی زمین میں پاخانہ پیشاب کرنا حرام ہے۔

مسئلہ: صحرا میں دو تہائی گز اونچی دیوار یا کوئی پردہ ہو، اور اس آدمی سے تین گز سے زیادہ فاصلہ پر نہ ہو تو ایسی صورت میں قبلہ کی طرف چہرہ یا پیٹھ کر کے پاخانہ پیشاب کرنا مکروہ ہے، اور اگر کوئی پردہ یا دیوار نہ ہو، یا پردہ یا دیوار دو تہائی گز سے کم ہو، یا اس آدمی سے تین گز سے زیادہ دوری پر ہو تو قبلہ کی طرف چہرہ یا پیٹھ کرنا حرام ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۱۱۰، ۱۱۱-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: بیت الخلا میں قبلہ کی طرف چہرہ یا پیٹھ کر کے پاخانہ، پیشاب کرنا جائز ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۱۱۰، ۱۱۱-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: صحرا میں کوئی پردہ نہ ہوتے وقت قبلہ کی طرف اپنا سینہ کیا، اور شرمگاہ کو دوسری جانب گھما کر پیشاب کیا تو حرج نہیں۔(فتح المعین ج ا ص ۱۱۱-اعانۃ الطالبین ایضاً)

استنجا کے احکام و مسائل

مسئلہ: دونوں شرمگاہوں سے کچھ خاص چیزیں نکلنے پر اس سے پاکی حاصل کرنے کے لیے پانی یا پتھر وغیرہ استعمال کرنے کا نام استنجا ہے۔(حاشیۃ الشروانی ج ا ص ۱۷۴)

مسئلہ: شرمگاہ سے خارج ہونے والی ہر ملوث نجس کو پانی یا پتھر وغیرہ سے پاک کرنا واجب ہے، اور غیر ملوث نجس جیسے کیڑا وغیرہ کو صاف کرنا سنت ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۱۰۷-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: ہوا خارج ہونے پر استنجا کرنا مکروہ ہے۔(اعانۃ الطالبین ج ا ص ۱۰۷)

مسئلہ: منی نکلے تو استنجا واجب نہیں، کیوں کہ وہ پاک ہے۔(اعانۃ الطالبین ج ا ص ۱۰۷)

مسئلہ: کھائی جانے والی چیزوں سے استنجا کرنا حرام ہے(اعانۃ الطالبین ج ا ص ۱۰۷)

مسئلہ: آب زمزم سے استنجا کرنا خلاف اولیٰ ہے۔(اعانۃ الطالبین ج ا ص ۱۰۷)

مسئلہ: پتھر، مٹی کے ڈھیلے اور جو چیز نجاست کو کھینچنے والی ہو، اس سے استنجا کرنا صحیح ہے۔

(خلاصۃ الفقہ الشافعی علیٰ مذہب الامام الشافعی: باب احکام الاستنجا)

مسئلہ: نرم کوئلہ جو بدن سے چپک جائے، سرکہ، گلاب کا پانی، بینگنی، چکنا بانس، شیشہ، مٹی کی دھول، روٹی، ہڈی وغیرہ سے استنجا کرنا درست نہیں۔

(تحفۃ المحتاج ج ا ص ۱۷۶-حاشیۃ الشروانی ایضاً-اعانۃ الطالبین ج ا ص ۱۰۸)

مسئلہ: پانی سے استنجا کرنے والے کو اگلی شرمگاہ سے شروع کرنا، اور پتھر وغیرہ سے استنجا کرنا ہو تو پچھلی شرمگاہ سے شروع کرنا اولیٰ ہے۔(اعانۃ الطالبین ج ا ص ۱۰۸)

مسئلہ: استنجا کرتے وقت استرخا واجب ہے، تا کہ اگلی یا پچھلی شرمگاہ میں نجاست کا اثر باقی نہ رہے۔(فتح المعین ج ا ص ۱۰۷-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: استرخا یہ ہے کہ بدن میں ڈھیلا پن لایا جائے، تا کہ پیشاب و پاخانہ کی گذرگاہ میں باقی رہ جانے والا حصہ نکل جائے۔(فتح المعین ج ا ص ۱۰۷-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: بائیں ہاتھ کی انگوٹھی پر کوئی معظم نام ہو تو استنجا کے وقت انگوٹھی نکالنا واجب ہے، جب کہ اس کے نجس ہونے کا خوف ہو۔ اگر پتھر سے استنجا کر رہا ہو، اور اس کے نجس ہونے کا خوف نہ ہو تو نکالنا واجب نہیں۔(تحفۃ المحتاج ج ا ص ۱۶۱-حاشیۃ الشروانی ایضاً)

پتھر سے استنجا کرنے کی شرطیں

پتھر سے استنجا کرنے کی شرطیں تین قسم کی ہیں۔

چار شرائط پاک کرنے والی چیز یعنی پتھر اور اس کے قائم مقام سے متعلق ہیں۔
(۱) نجاست دور کرنے والی چیز سوکھی ہو۔ بھیگی ہوئی یا بہنے والی چیز نہ ہو، جیسے سرکہ۔
(۲) نجاست دور کرنے والی چیز پاک ہو۔ ناپاک نہ ہو، جیسے سوکھا ہوا گوبر۔
(۳) وہ ایسی چیز ہو جو نجاست کو دور کر سکے۔
(۴) وہ چیز غیر محترم ہو جیسے انسانوں یا جنوں کے کھانے کی چیز مثلاً روٹی یا ہڈی نہ ہو۔
چھ شرائط خارج ہونے والی نجاست سے متعلق ہیں۔
(۱) نجاست اگلی یا پچھلی شرمگاہ سے خارج ہوئی ہو۔
(۲) نکلی ہوئی نجاست سوکھی نہ ہو۔
(۳) نجاست صفحہ یا حشفہ سے آگے نہ بڑھی ہو۔
(۴) نجاست نکلتے وقت منفصل نہ ہو۔
(۵) نجاست اس جگہ سے منتقل نہ ہوئی ہو جہاں نکلتے وقت لگی تھی، بلکہ اسی جگہ موجود ہو۔
(۶) اس پر کوئی اجنبی چیز نہ لگی ہو، اگرچہ وہ چیز پاک ہو۔
پتھر کو استعمال کرنے کی تین شرطیں ہیں۔
(۱) پتھر سے تین بار پونچھا جائے، اگرچہ ایک ہی پتھر کے تین گوشہ سے تین بار پونچھے۔
(۲) ہر مرتبہ نجاست کی پوری جگہ پر پتھر پھیرے۔
(۳) پتھر ایسا ہو کہ نجاست کی جگہ کو صاف ستھرا کر سکے۔
(اعانۃ الطالبین ج ۱ ص ۱۰۷، ۱۰۸)

مسئلہ: صفحہ سرین کا وہ حصہ ہے جو کھڑا ہونے پر آپس میں مل جاتا ہے، اور حشفہ آلہ تناسل کا اگلا حصہ ہے۔ (اعانۃ الطالبین ج ۱ ص ۱۰۸)

مسئلہ: اگر تین پتھر سے یا تین بار پونچھنے سے نجاست دور نہ ہو تو زیادہ پتھر کا استعمال

واجب ہے، یہاں تک کہ نجاست باقی نہ رہے۔(اعانۃ الطالبین ج۱ص۱۰۸)

استنجا کی سنتیں اور آداب

(۱)اگر پانی کی چھینٹ جسم پر پڑنے کا خوف ہوتو قضائے حاجت کی جگہ پانی سے استنجانہ کرے۔

(۲) پچھلی شرمگاہ پانی سے دھلتے وقت بائیں ہاتھ کی بیچ والی انگلی کواستعمال کرے۔

(۳)استنجا کے بعد بائیں ہاتھ کومٹی وغیرہ سے رگڑے، پھر دھلے۔

(۴)پانی سے استنجا کرتے وقت پہلے اگلی شرمگاہ کودھوئے ،اور پتھر سے استنجا کرتے وقت پہلے پچھلی شرمگاہ کوصاف کرے۔

(۵)پتھر سے پاکی حاصل کرتے وقت دائیں صفحہ کے اگلے حصہ سے شروع کرے، اور پتھر کو دھیرے دھیرے پھراتے ہوئے وہاں تک لے جائے ،جہاں سے شروع کیا تھا، پھر بائیں صفحہ پراسی طرح پتھر پھرائے ،پھر دونوں صفحہ اور پورے مخرج یعنی نجاست نکلنے کی جگہ میں پتھر کو پھرائے۔

(۶)پاکی حاصل کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے:

{اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ وَحَصِّنْ فَرْجِیْ مِنَ الْفَوَاحِشِ}

(فتح المعین ج۱ص۱۰۸تا۱۱۲-اعانۃ الطالبین ایضاً)

(۷)پانی اور پتھر دونوں سے استنجا کرتے وقت پہلے پتھر کواستعمال کرے، پھر پانی کو۔ اگرایک ہی سے پاکی حاصل کرنا ہوتو پانی افضل ہے۔(تحفۃ المحتاج ج۱ص۱۷۵)

(۸)بائیں ہاتھ سے پاکی حاصل کرنا سنت ہے۔(تحفۃ المحتاج ج۱ص۱۸۴،۱۸۵)

(۹)طاق عدد پتھر سے پاکی حاصل کرنا سنت ہے یعنی تین یا پانچ یا سات پتھر سے۔

(تحفۃ المحتاج ج۱ص۱۸۲)

حیض کا بیان

حیض: عورت کے رحم سے طبعی طور پر مخصوص اوقات میں نکلنے والا خون حیض ہے۔
(فتح المعین ج ا ص ۲۷-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ا ص ۳۸۳)

مسئلہ: کم از کم قمری نو سال کی عمر تک پہنچنے پر حیض آنا شروع ہوتا ہے۔ اگر نو سال مکمل ہونے میں ابھی سولہ دن سے کم دن باقی ہے جیسے پندرہ دن، اور ان دنوں میں خون آیا تو وہ حیض ہے۔ (فتح المعین ج ا ص ۲۷-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ا ص ۳۸۴)

مسئلہ: باسٹھ سال کے بعد حیض کی گنجائش بہت کم رہتی ہے۔ عام طور پر باسٹھ سال میں حیض بند ہو جاتا ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج ا ص ۳۸۴، ۳۸۶)

مسئلہ: حیض کی کم سے کم مدت ایک دن ایک رات ہے، اور زیادہ سے زیادہ پندرہ دن ہے۔ (فتح المعین ج ا ص ۲۷-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ا ص ۳۸۴، ۳۸۵)

مسئلہ: کبھی کسی عورت کو حیض آتا ہی نہیں ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۳۸۶)

مسئلہ: دو حیض کے درمیان پاکی کی مدت کم سے کم پندرہ دن ہے، اور زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ (فتح المعین ج ا ص ۲۷-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ا ص ۳۸۵)

مسئلہ: حیض کی حالت میں کچھ وقت تک خون نکلا، پھر کچھ وقت تک بند ہو گیا، پھر دوبارہ خون نکلا پھر بند ہو گیا، اور خون نکلنے اور نہ نکلنے کی مجموعی مدت پندرہ دن سے زیادہ نہ ہو، اور خون اتنا وقت تک نکلے کہ اس کا مجموعہ ایک دن ایک رات سے کم نہ ہو تو وہ خون نہ نکلنے والی مدت بھی حیض میں شمار ہوگی۔ (تحفۃ المحتاج ج ا ص ۳۸۵ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

نفاس کا بیان

نفاس: وہ خون ہے جو بچہ کی پیدائش کے بعد پندرہ دن گذرنے سے پہلے نکلنا شروع

ہوتا ہے۔(فتح المعین ج ۱ ص ۷۳-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۱ ص ۳۸۳)

مسئلہ: اس کی اقل مدت ایک لحظہ، اکثر مدت ساٹھ دن ہے، اور عام طور پر چالیس دن یہ خون آتا ہے۔(فتح المعین ج ۱ ص ۷۳-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۱ ص ۳۸۳)

استحاضہ کا بیان

استحاضہ: بیماری کا خون ہے جو حیض و نفاس کے اوقات کے علاوہ وقت میں نکلتا ہے۔
(اعانۃ الطالبین ج ۱ ص ۴۷)

مسئلہ: مندرجہ ذیل صورتوں میں نکلنے والا خون استحاضہ ہے۔

(۱) قمری نو سال پورا ہونے سے سولہ دن پہلے یا زیادہ دنوں پہلے نکلنے والا خون۔

(۲) نو سال بعد آنے والا خون جو حیض کی اقل مدت، یعنی ۲۴: گھنٹہ سے بھی کم رہا ہو۔

(۳) وہ خون جو حیض کی اکثر مدت یعنی ۱۵: دن بعد نکلے۔

(۴) وہ خون جو پاکی کی اقل مدت یعنی ۱۵: دن مکمل ہونے سے پہلے آئے۔

(۵) وہ خون جو بچہ پیدا ہونے کے درد کے ساتھ نکلے، اور پہلے کے حیض سے متصل نہ ہو۔

(۶) پیدائش کے بعد آنے والا وہ خون جو نفاس کی اکثر مدت یعنی ۶۰: دن بعد آئے۔

(اعانۃ الطالبین ج ۱ ص ۴۷-تحفۃ المحتاج ج ۱ ص ۳۹۳)

مسئلہ: حیض و نفاس سے جو چیزیں حرام ہوتی ہیں وہ استحاضہ سے حرام نہیں ہوتیں۔(اعانۃ الطالبین ج ۱ ص ۴۷-تحفۃ المحتاج ج ۱ ص ۳۹۳)

مسئلہ: مستحاضہ نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد پہلے اپنی شرمگاہ کو دھلے، پھر نجاست دور کرنے یا اسے ہلکا کرنے کے لیے روئی یا کوئی اور چیز اس میں رکھ کر کپڑے کے ٹکڑا سے مضبوط پٹی باندھ لے۔ اگر اس کے بعد بھی خون نکلتا ہو تو کوئی حرج نہیں۔ اب وضو کر کے نماز ادا کرلے۔(اعانۃ الطالبین ج ۱ ص ۴۷-تحفۃ المحتاج ج ۱ ص ۳۹۳ تا ۳۹۵)

مسئلہ: مستحاضہ کو ہر فرض عین نماز پڑھنے کے وقت شرمگاہ کو دھلنا، اس میں روئی رکھنا، پٹی باندھنا اور وضو کرنا واجب ہے۔(اعانۃ الطالبین ج ا ص ۴۷)

مسئلہ: عورتوں کو ان ابواب سے متعلق مسائل سیکھنا واجب ہے۔ اگر اس کا شوہر عالم ہو تو اسے ان امور کی تعلیم دینا لازم ہے۔ اگر وہ عالم نہ ہو تو کسی عالم سے دریافت کر کے اسے بتائے، یا عورت ان امور کی تعلیم کے لیے کسی کے پاس جائے، اور عورت کو واجب تعلیم کے علاوہ کسی دوسری مجلس مثلاً ذکر وغیرہ کی مجلس میں شوہر کی اجازت کے بغیر جانا منع ہے، اور شہر سے باہر جانا ہو تو محرم کے ساتھ جائے۔(اعانۃ الطالبین ج ا ص ۴۷)

متحیرہ کا بیان

مسئلہ: جس کو اپنے حیض وطہر کی پہلی مدت اور وقت یاد نہ ہو، اور خون جاری رہے تو وہ متحیرہ ہے۔(تحفۃ المحتاج ج ا ص ۴۰۶)

مسئلہ: متحیرہ ہر فرض نماز کے لیے وقت داخل ہونے کے بعد غسل کرے گی، اور نماز پڑھے گی۔(تحفۃ المحتاج ج ا ص ۴۰۸)

مسئلہ: متحیرہ ماہ رمضان کا روزہ رکھے گی، پھر ماہ رمضان کے بعد مکمل ایک مہینہ روزہ رکھے گی۔ کل دو مہینہ کے روزوں میں سے صرف اٹھائیس روزے صحیح ہوں گے۔ اس طرح کہ متحیرہ کا ان دو مہینوں میں سے ہر ایک مہینہ پندرہ دن تک حیض ہونے اور ایک دن خون آنے، پھر دوسرے دن بند ہونے کا امکان ہے۔ اس طرح ہر مہینہ میں سولہ روزہ فاسد ہوں گے۔ اس طرح دو مہینہ میں صرف اٹھائیس روزے صحیح ہوں گے، اور دو روزہ باقی رہ جائے گا۔ ان دو دن کے روزہ کے لیے اٹھارہ دن کے اندر چھ روزہ رکھے۔ ان میں سے تین روزہ پہلے تین دنوں میں اور تین روزہ آخری تین دنوں میں رکھے، کیوں کہ اگر حیض ان اٹھارہ دنوں کے اول میں آ گیا تو بند ہونے کی آخری حد سولہواں دن ہے۔ اس وقت آخری دو دن

کا روزہ صحیح ہوگا، اور اگر تیسرا دن حیض آ گیا تو پہلے اور دوسرے دن کا روزہ صحیح ہوگا۔اس طرح ایک مہینہ کا روزہ پورا ہوگا۔(تحفۃ المحتاج ج اص ۴۰۹، ۴۱۰)

نجاست کا بیان

مسئلہ: ایسی نجاست جس کی وجہ سے نماز صحیح نہ ہوتی ہے۔اس کو نماز پڑھنے سے پہلے دور کرنا واجب ہے۔خواہ وہ نجاست بدن پر لگی ہو، یا کپڑے پر یا نماز پڑھنے کی جگہ میں ہو۔

(فتح المعین ج اص ۸۰، ۸۱-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: بدن پر یا پہنے ہوئے کپڑے پر لگی ہوئی نجاست کو بلا ضرورت چھوڑ رکھنا حرام ہے۔

(فتح المعین ج اص ۸۱-اعانۃ الطالبین ایضاً)

نجاست کی قسموں کا بیان

نجاست کی دو قسمیں ہیں: فضلات اور غیر فضلات۔دونوں کی چند قسمیں ہیں۔

(۱) ہر نشہ لانے والی بہنے والی چیز

مسئلہ: شراب جو انگور سے بنائی جاتی ہے، اور نبیذ جو انگور کے علاوہ کسی دوسری چیز سے بنائی جائے، اس کا ہر قطرہ ناپاک ہے۔

(فتح المعین ج اص ۹۱-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج اص ۲۸۸)

مسئلہ: نشہ لانے والی خشک چیز، جیسے افیون، گانجا اور نشہ لانے والی گھاس پاک ہے، لیکن اتنا کھانا کہ نشہ پیدا ہو جائے، یہ حرام ہے۔

(فتح المعین ج اص ۹۱-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج اص ۲۸۹)

(۲) نجس حیوان

مسئلہ: سور اور کتا ناپاک ہے۔ان دونوں کی اولاد بھی ناپاک ہے، خواہ وہ کسی شکل میں

ہو۔(فتح المعین ج۱ص۹۲-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۱ص۲۹۰)

مسئلہ: سور یا کتا کسی عورت پر غالب آ گیا، اور اس سے عورت کو ایک انسانی بچہ پیدا ہوا تو وہ ناپاک ہے، لیکن وہ معاف نجاست ہے، اور نماز وغیرہ میں مکلّف کا حکم اس پر نافذ ہوگا۔ اس کی امامت، اس کو چھونا، گرچہ اس کا بدن بھیگا ہو، اور اس کا مسجد میں داخل ہونا جائز ہے۔

(فتح المعین ج۱ص۹۴-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۱ص۲۹۰)

مسئلہ: نجس العین یعنی کتا اور خنزیر کبھی پاک نہیں ہوسکتا۔(تحفۃ المحتاج ج۱ص۳۰۳)

(۳) مردار

مسئلہ: مچھلی، ٹڈی، شکار کا جانور جس کو ذبح نہ کرسکا ہو، اور مذبوحہ جانور کے پیٹ کا بچہ جو ذبح کرنے سے مرگیا ہو، یہ تمام چیزیں نجس نہیں ہیں۔ان چیزوں کے علاوہ دوسری تمام مردہ چیزیں نجس ہیں۔اسی طرح جس کا بہتا ہوا خون نہ ہو جیسے مکھی، اور مردار کا بال، اس کی ہڈی اور سینگ نجس ہیں، اگر چہ اس پر چربی نہ ہو۔

(فتح المعین ج۱ص۸۹،۹۰-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۱ص۲۹۲،۲۹۳)

مسئلہ: زندہ حیوان کا جدا ہوجانے والا ٹکڑا پاکی اور ناپاکی میں اس کے مردار کی طرح ہے، پس جس کا مردہ ناپاک ہے، اس کا جدا ہونے والا ٹکڑا ناپاک ہوگا، اور جس کا مردار پاک ہے، اس کا جدا ہوجانے والا ٹکڑا پاک ہوگا۔آدمی کا جدا ہوجانے والا ٹکڑا جیسے ہاتھ پاک ہے۔(تحفۃ المحتاج ج۱ص۲۹۹)

فضلات کی نجاست

(۱) گوبر اور پیشاب

مسئلہ: حلال اور حرام یعنی ہر قسم کے جانور کا گوبر اور پیشاب نجس ہے۔

(فتح المعین ج۱ص۸۲-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۱ص۲۹۵،۲۹۶)

(۲) مذی اور ودی

مسئلہ: مذی اور ودی نجس ہیں۔

(فتح المعین ج ا ص ۸۳ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ا ص ۲۹۷)

مسئلہ: مذی: وہ سفید اور پتلا پانی ہے جو شہوت غیر قویہ کی شدت کے وقت نکلتا ہے۔

ودی: وہ سفید گدلا گاڑھا پانی ہے جو زیادہ تر پیشاب کے فوراً بعد یا بوجھ اٹھانے پر نکلتا ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۸۳ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ا ص ۲۹۷)

(۳) خون، پیپ اور صدید

مسئلہ: خون، پیپ اور ریم ناپاک ہیں۔ کلیجہ، تلی، مشک، جما ہوا خون (علقہ)، گوشت کا لوتھڑا (مضغہ)، خون کے رنگ کا دودھ اور اس انڈے کا خون جو خراب نہ ہوا ہو، یہ سب پاک ہیں۔ (فتح المعین ج ا ص ۸۳، ۸۴ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ا ص ۲۹۳، ۲۹۴)

مسئلہ: معدہ سے نکلنے والی قے ناپاک ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۸۴ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ا ص ۲۹۴)

مسئلہ: چوپائے کی جگالی ناپاک ہے۔ (فتح المعین ج ا ص ۸۵ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: پت یعنی صفرا یا سودا ناپاک ہے۔ (فتح المعین ج ا ص ۸۵ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: غیر ماکول جانور کا دودھ ناپاک ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۸۵ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: انسان اور پاک حیوان کا علقہ اور مضغہ پاک ہے، خواہ وہ پاک حیوان ماکول ہو، یا غیر ماکول۔ (تحفۃ المحتاج ج ا ص ۳۰۰، ۳۰۱ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

وہ چیزیں جو کبھی پاک اور کبھی ناپاک ہوتی ہیں

(۱) منی: اگر انسان یا پاک جانور کی ہے تو پاک ہے، ورنہ ناپاک ہے۔

(فتح المعین ج اص ۸۵-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج اص ۲۹۷،۲۹۸)

(۲) خنزیر، کتا اور ان دونوں سے پیدا ہونے والے کی منی ناپاک ہے۔

(اعانۃ الطالبین ج اص ۸۵-تحفۃ المحتاج ج اص ۲۹۸)

(۳) دودھ: اگر انسان یا پاک جانور کا ہے تو پاک ہے- ورنہ ناپاک ہے۔

(فتح المعین ج اص ۸۵-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج اص ۲۹۸)

(۴) سونے والے کا تھوک: اگر معدہ کے اندر کا ہے تو ناپاک ہے، ورنہ پاک ہے۔

(فتح المعین ج اص ۸۵-اعانۃ الطالبین ایضاً)

(۵) زخم، چھوٹی یا بڑی چیچک کا پانی: اگر پانی بدل گیا ہے تو ناپاک ہے، ورنہ پاک ہے۔

(فتح المعین ج اص ۸۴-اعانۃ الطالبین ایضاً)

(۶) بلغم: اگر معدہ کے باہر سے یعنی سر یا سینہ سے نکلا تو پاک ہے۔ معدہ سے نکلا تو ناپاک ہے۔ (فتح المعین ج اص ۸۵-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج اص ۲۹۴)

(۷) بال و پنکھ: اگر یہ دونوں حلال جانور کی زندگی میں یا ذبح شرعی کے بعد الگ ہوئے ہوں تو پاک ہیں، ورنہ ناپاک ہیں۔ (فتح المعین ج اص ۸۷-اعانۃ الطالبین ایضاً)

(۸) بچہ اور انڈا: ماکول اللحم کا انڈا اور بچہ پاک ہیں، اور غیر ماکول جانور کا انڈا پاک ہے۔ مردہ کا انڈا سخت ہو گیا ہو تو پاک ہے، اگر سخت نہ ہوا ہو تو ناپاک ہے۔

(فتح المعین ج اص ۸۷-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج اص ۲۹۸)

(۹) پاک جانور کا جوٹھا پاک ہے۔ اگر پاک جانور کا منہ ناپاک تھا، پھر مائے قلیل یا کسی بہنے والی چیز میں منہ ڈالا، پس اگر جاری پانی یا کثیر پانی میں منہ ڈالنے کی وجہ سے منہ پاک ہو جانے کا احتمال ہو تو پاک ہے، ورنہ ناپاک ہے۔

(فتح المعین ج اص ۸۷-اعانۃ الطالبین ایضاً)

(۱۰)فرج کی تری: اگرفرج کے ظاہری حصہ یاباطنی حصہ سے نکلے تو پاک ہے،اور اگر باطن فرج کے علاوہ بالکل اندرونی حصہ یعنی شکم سے نکلے تو ناپاک ہے، جیسے بچہ کی پیدائش کے وقت یا پیدائش سے کچھ پہلے نکلنے والا پانی ناپاک ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۸۶-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ا ص ۳۰۱-حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: عورت کی شرمگاہ سے نکلنے والی رطوبت تین قسم کی ہے۔

(۱)جو ظاہر فرج سے نکلے، یعنی جس حصہ کو غسل کے وقت دھونا فرض ہے،اور یہ حصہ پیشاب کے وقت بیٹھتے وقت ظاہر ہوتا ہے،اس حصہ کی رطوبت یقینی طور پر پاک ہے۔

(۲)شکم سے نکلنے والی رطوبت، جہاں تک جماع کرنے والے کا آلہ نہیں پہنچتا تو یہ رطوبت یقینی طور پر ناپاک ہے۔

(۳)باطن فرج کی تری یعنی جہاں تک جماع کرنے والے کا آلہ پہونچتا ہے،تو یہ رطوبت اصح قول پر پاک ہے۔(حاشیۃ الشروانی ج ا ص ۳۰۱)

مسئلہ: جماع کرنے والے کا ذکر ناپاک نہیں ہوتا، یا فرج میں انگلی داخل کیا تو انگلی ناپاک نہیں۔(حاشیۃ الشروانی ج ا ص ۳۰۱)

(۱۱)لعاب اور پسینہ: اگر پاک جانور کا ہے تو پاک ہے، ورنہ ناپاک ہے۔

(الحاوی الکبیر ج ا ص ۶۳۳)

نجاست کی قسمیں

نجاست کی تین قسمیں ہیں: (۱)مغلظہ (۲)متوسطہ (۳)مخففہ۔

مسئلہ: دوقلہ سے کم پانی سے کسی نجس کو پاک کرنے میں شرط یہ ہے کہ پانی کو اس نجس چیز پر بہایا جائے۔اگر کسی نے دوقلہ سے کم پانی میں نجس چیز کو ڈال دیا تو وہ چیز پاک نہ ہوگی، بلکہ پانی بھی ناپاک ہوجائے گا۔(فتح المعین ج ا ص ۹۵-اعانۃ الطالبین ایضاً)

نجاست مغلظہ ونجاست مخففہ کے احکام

مسئلہ: نجاست مغلظہ یعنی کتایا خنزیر اوران دونوں سے ظاہر ہونے والی نجاست سے اگر کوئی چیز نجس ہو جائے تو اس کو سات بار دھویا جائے۔ایک بار پاک مٹی ملائے ہوئے پانی سے دھوئے،اور پہلی بار مٹی ملانا بہتر ہے۔نجاست دور ہونے کے بعد عدد کا شمار ہوگا، جیسے کتے کا پاخانہ کپڑا میں لگ گیا،اب اس کو سات بار دھویا، پھر بھی پاخانہ دور نہ ہوا،اب آٹھویں بار دھلا اور آٹھویں بار پاخانہ دور ہوا تو آٹھواں مرتبہ پہلا شمار ہوگا،اور پھر چھ بار دھلنا ہوگا۔

(فتح المعین ج ا ص ۹۸ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ا ص ۳۱۲ تا ۳۱۵)

مسئلہ: مٹی پاک ہونا لازم ہے۔ناپاک مٹی یا نجاست دور کرنے کے لیے استعمال کی ہوئی مٹی کافی نہیں ہے۔(تحفۃ المحتاج ج ا ص ۳۱۴)

مسئلہ: ٹھہرے ہوئے کثیر پانی میں نجس چیز کو مٹی لگا کر سات بار ہلانا کافی ہوگا،اور بہتے ہوئے پانی میں نجس چیز پر سات بار پانی کا بہنا لازم ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۹۹ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: جو چیز نجاست مخففہ سے نجس ہو جائے، جیسے دودھ پینے والے بچے کا پیشاب لگ جائے،جس کی عمر دو سال سے کم ہو،اور دودھ کے علاوہ کوئی غذا نہ کھاتا ہو تو اس نجس پر پانی چھڑکنے سے وہ پاک ہو جائے گا، جب کہ پانی پیشاب کو گھیر لے۔

(اعانۃ الطالبین ج ا ص ۹۸ - تحفۃ المحتاج ج ا ص ۳۱۵، ۳۱۶)

نجاست متوسطہ کے احکام

مسئلہ: نجاست مغلظہ اور نجاست مخففہ کے علاوہ تمام نجاستیں متوسطہ ہیں۔

نجاست متوسطہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) نجاست عینیہ (۲) نجاست حکمیہ۔

(۱) نجاست عینیہ وہ ہے جس کی کچھ اصل ہو یا اس کی کوئی صفت ہو، اور وہ حواس سے محسوس ہو، یعنی اس کا رنگ، یا بو یا مزہ محسوس کیا جا سکے، یا وہ جسم والی ہو۔

(اعانۃ الطالبین ج ا ص ۹۴)

(۲) نجاست حکمیہ وہ ہے جس کی نہ کچھ اصل موجود ہو، نہ ہی اس کی کوئی صفت باقی رہے، جو حواس سے محسوس ہو سکے، یعنی اس کا رنگ یا بو یا مزہ نہ باقی رہے، نہ ہی جسم یا اصل باقی رہے، جیسے کسی چیز میں پیشاب لگ کر سوکھ گیا اور پیشاب کا رنگ یا بو یا مزہ محسوس نہ ہو۔

(اعانۃ الطالبین ج ا ص ۹۴ - تحفۃ المحتاج ج ا ص ۳۱۷)

مسئلہ: نجاست عینیہ اگر دھل دی جائے، اور اس کی صفات یعنی رنگ، بو اور مزہ ختم ہو جائے تو وہ پاک ہے۔ اگر اس کا صرف رنگ یا صرف بو باقی رہ جائے تو کوئی حرج نہیں، جب کہ رنگ یا بو کو دور کرنا مشکل ہو، اور اگر رنگ اور بو دونوں باقی رہ گئے، یا صرف مزہ باقی رہ گیا تو وہ پاک نہیں ہوگا۔

(فتح المعین ج ا ص ۹۴ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ا ص ۳۱۶ تا ۳۱۹)

مسئلہ: نجاست اگر حکمیہ ہو، جیسے کسی چیز میں پیشاب لگ کر سوکھ گیا اور پیشاب کا رنگ یا بو یا مزہ محسوس نہ ہو تو اس پر ایک بار پانی بہانا کافی ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۹۴، ۹۵ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ا ص ۳۱۶، ۳۱۷)

مسئلہ: ناپاک برتن میں ایک مرتبہ پانی ڈال کر چاروں طرف پانی گھما دینے سے برتن پاک ہو جائے گا، جب کہ اس میں نجاست موجود نہ ہو، یعنی نجاست پہلے دور کر دی گئی ہو۔

(فتح المعین ج ا ص ۹۵ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: منہ نجس ہو گیا تھا اور منہ سے نجاست دور کرنے کے بعد منہ میں پانی لے کر چاروں طرف پانی گھما دیا تو منہ پاک ہو جائے گا، اور اس وقت کلی کرنے میں مبالغہ کرنا

ضروری ہے، تا کہ منہ کا پورا حصہ دھل جائے، یعنی جو حصہ منہ کھولنے پر ظاہر ہوتا ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۹۵ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر کوئی ناپاک چیز کسی بہنے والی چیز میں گر جائے تو اس کو پاک کرنے کی کوئی صورت نہیں۔ (اعانۃ الطالبین ج ا ص ۹۷)

مسئلہ: اگر جمی ہوئی چیز جیسے گھی میں نجاست گر جائے تو نجاست کو نکالے اور گھی کے اس حصہ کو نکالے جس سے وہ نجاست چھوگئی ہو، یعنی جہاں نجاست تھی، اس کے آس پاس حصہ کو نکال کر پھینک دے، اس کے بعد برتن میں باقی رہنے والا حصہ پاک ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۹۷ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

معاف نجاست کا بیان

نجاست کی چار قسمیں ہیں:

(۱) ایک قسم وہ ہے جو کپڑا اور پانی دونوں میں معاف نہیں، جیسے گوبر اور پیشاب۔

(۲) ایک قسم وہ ہے جو پانی اور کپڑا دونوں میں معاف ہے، جیسے وہ نجاست جو معتدل نگاہ والے آدمی کی نظر سے اوجھل ہو۔

(۳) ایک قسم وہ ہے جو کپڑا میں معاف ہے، اور پانی میں معاف نہیں، جیسے تھوڑا سا خون۔

(۴) ایک قسم وہ ہے جو پانی میں معاف ہے، اور کپڑا میں معاف نہیں جیسے وہ مردار جس کو بہنے والا خون نہیں۔ (اعانۃ الطالبین ج ا ص ۸۱)

وہ نجاست جو ہر حال میں معاف ہے

(۱) قلیل نجاست یعنی تھوڑی سی نجاست معاف ہے۔ (فتح المعین ج ا ص ۸۸)

مسئلہ: یہاں قلیل سے مراد وہ ہے جسے عرف میں قلیل سمجھا جاتا ہو۔

(فتح المعین ج ا ص ۸۸- اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: نجس بال معاف ہے، جب کہ وہ نجس غلیظہ یعنی کتا یا سور کا نہ ہو، اور کتا یا سور کا نجس بال معاف نہیں، گرچہ مجبوری کے سبب اس پر سوار ہونے کی ضرورت پڑ جائے۔

(فتح المعین ج ا ص ۸۸- اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: نجاست سے پیدا ہونے والا تھوڑا دھواں معاف ہے، جب کہ جہاں دھواں پہنچے ، وہاں رطوبت نہ پائی جائے، اور خود اس کے فعل سے نہ ہو۔

(فتح المعین ج ا ص ۸۸- اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: نجس چیز کی بھاپ اور پاخانہ سے نکلنے والی ہوا پاک ہے۔

(اعانۃ الطالبین ج ا ص ۸۸)

مسئلہ: وہ نجاست جو مکھی کے پاؤں میں ہو، وہ پانی اور غیر پانی میں معاف ہے، گرچہ وہ تیز نظر والے آدمی کو نظر آئے۔(فتح المعین ج ا ص ۸۸- اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: انسان کے علاوہ کی شرمگاہ پر جو نجاست ہو، وہ معاف ہے، پس جب وہ پانی میں جائے تو پانی ناپاک نہ ہوگا، اور آدمی کی شرمگاہ پر جو نجاست ہو، وہ معاف نہیں۔

(فتح المعین ج ا ص ۸۸- اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: پرندہ کے منہ پر جو نجاست ہو، وہ معاف ہے، پس اگر پرندہ پانی میں منہ ڈال دے تو پانی ناپاک نہ ہوگا۔(فتح المعین ج ا ص ۸۸- اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: وہ نجس جو معتدل نگاہ والے آدمی کی نظر سے اوجھل ہو، وہ معاف ہے۔

(حاشیۃ الشروانی ج ۲ ص ۱۳۵)

مسئلہ: سونے والے کے منہ سے بہنے والا پانی یعنی لعاب معاف ہے۔

(حاشیۃ الشروانی ج اص ۳۰۱)

وہ نجاست جو صرف پانی میں معاف ہے

مسئلہ: ان جانداروں کی بیٹ جن کی پیدائش پانی میں ہوتی ہے، جیسے مچھلی وغیرہ، ان کی بیٹ سے پانی ناپاک نہ ہوگا۔ (فتح المعین ج اص ۸۸-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: ان جانداروں کی بیٹ جن کی پیدائش درختوں کے پتوں پر ہوتی ہے، اور ان جانوروں کی بیٹ سے پانی کو بچانا مشکل ہوتو وہ پانی میں معاف ہے۔

(فتح المعین ج اص ۸۸-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: عموم بلویٰ (جس سے بچنا مشکل ہو) کے وقت خالی حوضوں میں چوہوں کی بیٹ معاف ہے۔ (فتح المعین ج اص ۸۸-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: نجس بال اور اس کے بعد بیان کی جانے والی تمام چیزوں میں معافی کی شرط یہ ہے کہ اس نجاست سے پانی کا کوئی وصف یعنی رنگ، بو یا مزہ نہ بدلے، اور نہ ہی وہ نجاست کتے یا سور کی ہو، اور نہ ہی وہ اس کے فعل سے ہو، یعنی خود آدمی نے اس نجاست کو پانی میں نہ ڈالا ہو۔ (فتح المعین ج اص ۸۹-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: مذکورہ بالا چیزیں پانی کے علاوہ دوسری چیز میں ہوتو معافی کی شرط یہ ہے کہ وہ آدمی کے اپنے فعل سے واقع نہ ہوا ہو، اور پانی کے علاوہ میں واقع ہوتو وہاں پر رطوبت نہ ہو سکے، اور نہ ہی وہ نجاست کتے یا سور کی ہو۔ (اعانۃ الطالبین ج اص ۸۹)

وہ نجاست جو صرف کھانے میں معاف ہے

مسئلہ: وہ نجاست جو چھوٹی مچھلی کے پیٹ میں ہو، وہ معاف ہے۔

(فتح المعین ج اص ۹۱-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: کھائی جانے والی چیز جیسے سیب وغیرہ میں پیدا ہونے والا کیڑا معاف ہے۔
(فتح المعین ج ا ص ۹۰ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: ایسا خون جو ہڈی پر باقی رہ جائے، وہ معاف ہے۔
(فتح المعین ج ا ص ۸۳ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: سیب، سرکہ اور اناج میں پیدا ہونے والا کیڑا، خواہ وہ مردہ ہو یا زندہ، اس کے ساتھ اس کا کھانا جائز ہے۔ (فتح المعین ج ا ص ۹۰ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

وہ نجاست جو صرف نماز میں معاف ہے

خون کی معافی کے بعض شرائط

مسئلہ: خون معاف ہونے کی شرط یہ ہے کہ جب وہ کثیر ہو تو کسی اجنبی چیز جیسے مٹی یا پانی وغیرہ سے مخلوط نہ ہو، اور اگر قلیل ہو تو مخلوط و غیر مخلوط دونوں معاف ہیں۔
(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۳۲، ۱۳۳ - حاشیۃ الشروانی ایضاً و ص ۱۳۶)

مسئلہ: خون کی تین صورت ہے (۱) غیر مخلوط ہو تو قلیل و کثیر دونوں معاف ہیں (۲) کسی اجنبی چیز سے مخلوط ہو تو صرف قلیل معاف ہے (۳) غیر اجنبی چیز سے مخلوط ہو تو قلیل و کثیر دونوں معاف ہیں۔ (حاشیۃ الشروانی ج ۲ ص ۱۳۳)

مسئلہ: خون معاف ہے گرچہ وہ اجنبی کا ہو، جب کہ نجس العین یعنی کتا اور سور کا نہ ہو، اور کثیر ہو تو معافی کی شرط یہ ہے کہ خود کے فعل سے نہ ہو، اور اپنے محل سے تجاوز نہ کیا ہو۔
(حاشیۃ الشروانی ج ۲ ص ۱۳۴)

خون کی تین قسم ہے:

(۱) ایک قسم وہ ہے جو بالکل معاف نہیں، خواہ قلیل ہو یا کثیر۔ یہ نجس العین یعنی کتا یا

سور کا خون ہے، اور جس خون کو خود سے قصداً لگا لیا ہو، اور جو خون کسی اجنبی سے مخلوط ہو، جو اجنبی اس کی جنس سے نہ ہو۔

(۲) ایک قسم وہ ہے جس کا قلیل معاف ہے اور کثیر معاف نہیں، اور یہ اجنبی خون ہے، جب کہ وہ نجس غلیظ یعنی کتا یا سور کا نہ ہو، اور خود سے نہ لگایا ہو۔

(۳) ایک قسم وہ ہے جس کا قلیل و کثیر دونوں معاف ہے، اور یہ غیر اجنبی خون ہے، جیسے اپنے زخم، پھوڑا، پھنسی کا خون اور فصد و حجامت کا خون۔ اس کو روئی وغیرہ سے بند کرنے کے بعد، گرچہ یہ خون پھیل جائے، جب کہ اپنے کسی فعل سے یہ خون نہ نکلے، اور نہ ہی اپنی جگہ سے آگے بڑھا ہو۔ (اعانۃ الطالبین ج ۱ ص ۱۰۰)

مسئلہ: چند جگہ اگر زخم، پھوڑا، پھنسی وغیرہ پر کوئی دوا لگایا، تا کہ وہ جلدی پھوٹ کر خون وغیرہ مواد نکل جائے اور اس دوا کی وجہ سے خون نکلا تو اس صورت میں صرف قلیل معاف ہو گا، کثیر نہیں، کیوں کہ یہ اپنے عمل سے نکلا۔ (اعانۃ الطالبین ج ۱ ص ۱۰۰)

مسئلہ: خون کی جگہ سے مراد خون نکلنے کی جگہ اور اس کی قریبی جگہ مراد ہے جہاں اکثری طور پر خون بہہ کر جاتا ہے۔ (اعانۃ الطالبین ج ۱ ص ۱۰۰)

مسئلہ: قلیل وہ ہے جسے لوگ معاف کی منزل میں سمجھتے ہوں۔ جس کے کثیر ہونے میں شک ہو جائے، وہ قلیل ہے۔

(حاشیۃ الشروانی ج ۲ ص ۱۳۵ – فتح المعین ج ۱ ص ۱۰۲ – تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۳۲)

مسئلہ: چند جگہ قلیل خون ہو کہ اگر جمع کر دیا جائے تو کثیر ہو جائے تو بھی وہ معاف ہے۔

(فتح المعین ج ۱ ص ۱۰۲ – اعانۃ الطالبین ایضاً)

غیر سائل خون کے احکام

مسئلہ: نمازی کے بدن اور کپڑا میں مچھر، کھٹمل، جوں وغیرہ کا قلیل و کثیر خون، معاف

ہے۔اسی طرح ہراس حیوان کا خون معاف ہے جس میں بہنے والا خون نہ ہو۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۱۳۱ - حاشیۃ الشروانی ایضاً - فتح المعین ج ۱ص ۹۹، ۱۰۰)

مسئلہ: مچھر، کھٹمل وغیرہ کا خون کثیر ہو، یا پسینہ کی وجہ سے پھیل جائے، یا بدن سے تجاوز کر کے کپڑا کو لگ جائے، ہرصورت میں معاف ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۱۳۲ - فتح المعین ج ۱ص ۹۹، ۱۰۰)

مسئلہ: مچھر، کھٹمل وغیرہ یعنی جس میں بہنے والا خون نہ ہو، اگر اس کا خون نمازی کے فعل کے بغیر پورے کپڑا، یا اکثر حصہ پر پھیل جائے تو بھی معاف ہے، لیکن نمازی کے زخم وغیرہ کا خون پورے کپڑے پر پھیل جائے تو معاف نہیں۔

(فتح المعین ج ۱ص ۱۰۰ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: کھٹمل، مچھر، جوں وغیرہ کو خود سے قصداً مار ڈالا تو قلیل خون معاف ہے اور کثیر ہو تو معاف نہیں۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۱۳۳، ۱۳۴ - حاشیۃ الشروانی ایضاً - المنہج القویم شرح المقدمۃ الحضرمیہ للہیتمی ج ۱ص ۱۲۴ - (فتح المعین ج ۱ص ۱۰۰، ۱۰۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

نمازی کے خون کے احکام

مسئلہ: اپنا خون جیسے زخم، پھوڑا، پھنسی، فصد اور پچھنا لگوانے کی جگہ کا خون معاف ہے، گرچہ خون بدن سے آگے بڑھ کر کپڑا میں لگ گیا ہو، جب کہ خود سے نچوڑ کر خون کو نہ نکالا ہو، نہ اس کے کسی فعل سے نکلا ہو۔ اگر خود سے نچوڑ کر نکالا ہو، یا اس کے فعل سے نکلا ہو تو صرف قلیل خون معاف ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۱۳۴ - حاشیۃ الشروانی ایضاً - فتح المعین ج ۱ ص ۱۰۰، ۱۰۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: پیپ، ریم اور آبلہ کے پانی کا حکم وہی ہے، جو حکم زخم کے خون کا ہے، اور آبلہ اور پھوڑا کے پانی میں بدبو ہو یا نہ ہو، یا اس کا رنگ بدلا ہو یا نہ بدلا ہو، ہرصورت میں اس کا حکم

وہی ہے جوخون کا ہے۔(تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۱۳۵-فتح المعین ج ا ص ۹۹، ۱۰۰)

مسئلہ: فصد وحجامت کی جگہ کو روئی وغیرہ سے بند کرنے کے بعد خود سے نکلنے والا خون قلیل ہو یا کثیر، دونوں معاف ہیں، جب کہ اپنی جگہ میں ہوں۔

(اعانۃ الطالبین ج ا ص ۱۰۰-فتح المعین ج ا ص ۱۰۲)

مسئلہ: فصد اور حجامت کا خون جب اپنی جگہ سے تجاوز کر جائے تو معاف نہیں۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۱۳۴- حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: خون کی جگہ سے وہ مقام مراد ہے جہاں تک عام طور پر خون بہہ کر جاتا ہے، اور اس کے مقابل جو کپڑا ہو، اس پر بھی خون لگ گیا تو معاف ہے۔

(اعانۃ الطالبین ج ا ص ۱۰۲، ۱۰۳-تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۱۳۴- حاشیۃ الشروانی ایضاً)

توضیح: رگوں سے فاسد خون نکالنے کو فصد کہا جاتا ہے۔ کسی آلہ سے رگ کو چیر دیا جاتا ہے۔ پچھنا لگانے کو حجامت کہا جاتا ہے۔ حجامت میں گردن کی بعض رگوں کو چیر کر خون نکالا جاتا ہے۔ فصد وحجامت دونوں علاج کا قدیم طریقہ ہے، اور فصد وحجامت میں مختلف فوائد کے لیے مختلف مقامات کی رگیں چیر کر فاسد خون نکالا جاتا ہے۔

مسئلہ: نکسیر اور حیض کا تھوڑا خون معاف ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۱۰۲-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۱۳۶)

مسئلہ: نکسیر کا خون نماز سے پہلے جاری ہوا، پھر بند نہ ہوا، اور نماز کے وقت میں گنجائش ہے تو انتظار کرے، ورنہ خون کو دھل کر روئی وغیرہ رکھے، پھر پٹی باندھ کر نماز پڑھ لے۔

(فتح المعین ج ا ص ۱۰۳-تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۱۳۶)

مسئلہ: زخم، پھوڑا، پھنسی وغیرہ کا خون اگر اکثر بہتا رہے تو اس کا حکم استحاضہ کے خون کی طرح ہے، یعنی خون کو دھل کر روئی وغیرہ رکھ کر پٹی باندھ دے۔ اب جو خون بہے گا، وہ معاف ہے۔(تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۱۳۴)

نماز کی جگہ کا حکم:

مسئلہ: مچھر وغیرہ کا خون اور اپنے بدن سے خارج ہونے والا خون اگر نماز کی جگہ میں ہو، یا جس کپڑا پر خون ہو، اس کو بچھا کر نماز پڑھا، یا خون لگا ہوا کپڑا بلا ضرورت وحاجت اوڑھ کر، یا بلا ضرورت وحاجت ستر پوشی کے لباس پر پہن کر نماز پڑھا تو اگر وہ خون قلیل ہو تو معاف ہے اور کثیر ہو تو معاف نہیں۔

(المقدمۃ الحضر میہ ج۱ص۷۶-المنہج القویم شرح المقدمۃ الحضر میہ للہیتمی ج۱ص۱۲۴)

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۳۳-حاشیۃ الشروانی ایضاً-فتح المعین ج۱ص۱۰۱-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر مچھر وغیرہ کا خون اور اپنے بدن سے خارج ہونے والا خون لگا ہوا کپڑا ستر پوشی کے لیے پہنا، یا کسی صحیح مقصد جیسے زیب وزینت کے طور پر، یا سخت ٹھنڈک سے بچنے کے لیے پہن کر نماز پڑھا تو قلیل وکثیر دونوں خون معاف ہے، جب کہ مچھر وغیرہ کو خود سے قصداً نہ مارا ہو، اور زخم وغیرہ سے خون کو نچوڑ کر یعنی اپنے فعل سے نہ نکالا ہو۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۳۳-حاشیۃ الشروانی ایضاً-فتح المعین ج۱ص۱۰۱-اعانۃ الطالبین ایضاً)

(المقدمۃ الحضر میہ ج۱ص۷۶-المنہج القویم شرح المقدمۃ الحضر میہ للہیتمی ج۱ص۱۲۴)

توضیح: مذکورہ بالا مسائل سے معلوم ہوا کہ نماز کی جگہ میں صرف قلیل خون معاف ہے، اور بدن یا کپڑوں میں شرائط کے ساتھ قلیل وکثیر دونوں خون معاف ہیں۔

مسئلہ: منفذ یعنی بدن کے سوراخوں مثلاً ناک، کان، آنکھ، منہ، فرج ودبر وغیرہ سے نکلنے والا قلیل خون معاف ہے، لیکن نجاست کے مخزن جیسے بچہ دانی، پیشاب کی تھیلی یا پاخانہ کے مخزن سے نکلنے والا خون معاف نہیں۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۳۶-فتح المعین ج۱ص۱۰۲-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: جس طرح منفذ سے نکلنے والا خون معاف ہے، اسی طرح منفذ کا خون اور پیپ

بھی معاف ہے۔(تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۳۶-حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: مسوڑھا سے نکلنے والا خون معاف ہے، جب کہ اس کو نگل نہ لیا ہو۔اگر نگل لیا تو نماز فاسد ہوگئی۔(فتح المعین ج۱ص۱۰۳-اعانۃ الطالبین ایضاً)

اجنبی خون کے احکام

مسئلہ: اجنبی کا تھوڑا خون جب کہ وہ نجس غلیظ یعنی کتایا سور کا خون نہ ہو تو یہ نمازی کے بدن اور کپڑا میں معاف ہے۔(تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۳۵-حاشیۃ الشروانی ایضاً-فتح المعین ج۱ص۱۰۱،۱۰۲-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اجنبی خون معاف ہونے کی شرط یہ ہے کہ خون کو خود سے نہ لگایا ہو۔اگر خود سے بدن یا کپڑا پر اجنبی خون لگا لیا تو قلیل ہو یا کثیر، معاف نہ ہوگا۔ہاں، اگر اتنا قلیل ہو کہ معتدل نگاہ والا آدمی اسے نہ دیکھ سکے تو معاف ہے، گرچہ نجس غلیظ ہی کا خون ہو۔

(حاشیۃ الشروانی ج۲ص۱۳۵)

مسئلہ: اجنبی کا کثیر خون معاف نہیں۔(فتح المعین ج۱ص۱۰۲-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اپنا خون بھی بعض صورت میں اجنبی خون اور ایک اجنبی چیز کے حکم میں ہے، جیسے آنکھ، ناک وغیرہ سے خون نکل کر آنکھ سے الگ ہوگیا، پھر وہ مچھر کا خون لگی ہوئی جگہ پر لگا تو اب مچھر کا خون ایک اجنبی چیز سے مخلوط ہوگیا اور اب وہ معاف نہیں جبکہ کثیر ہو۔

(حاشیۃ الشروانی ج۲ص۱۳۵،۱۳۶-فتح المعین ج۱ص۱۰۲)

مردہ جسم کے احکام

مسئلہ: کھٹمل، مچھر، جوں وغیرہ کا چمڑا یعنی ان کا جسم معاف نہیں، پس اگر نماز میں ان کو ماردیا، پھر اس کا جسم نمازی کے بدن یا کپڑا پر باقی رہا تو نماز باطل ہوگئی۔ہاں، اگر وہ کپڑا میں ایسی جگہ ہو کہ نکالنا ممکن نہ ہو، جیسے کپڑے کی سلائی میں پھنس گیا ہو تو معاف ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۳۱،۱۲۹)

(المنہج القویم شرح المقدمۃ الحضرمیہ للہیتمی ج اص۱۲۴-المقدمۃ الحضرمیہ ج اص۷۶)

مسئلہ: کسی نمازی کے بدن یا کپڑا پر ایسا مردار ہو جس میں خون نہیں ہوتا جیسے مکھی، جوں، کھٹمل وغیرہ، یا ذبح کیا ہوا جانور ہو جس کے ذبح کی جگہ کو دھل کر خون یا ناپاکی دور کر دی گئی ہو، لیکن اندرونی حصہ یعنی پیٹ وغیرہ میں ناپاکی ہو، یا پاک مردار جیسے آدمی یا مچھلی جس کے اندرونی حصہ میں ناپاکی ہو، یا گندہ انڈا کہ جس سے بچہ ہونے کی امید نہ ہو، اور اس کے اندر خون ہو، یا پاک مردہ جس کے پیٹ میں ناپاکی ہو، یا ایسا حیوان جس کے کسی جسمانی سوراخ یعنی یا پیشاب و پاخانہ کے راستے پر نجاست ہو، یا اس کے پاؤں یا چونچ میں نجاست ہو، یا بوتل ہو جس میں نجاست ہے، گرچہ اس بوتل کا منہ تانبہ وغیرہ سے مضبوطی کے ساتھ بند ہو، یا پتھر سے استنجا کرنے والے کو نمازی اٹھائے ہوئے ہو تو ان تمام صورتوں میں نماز باطل ہے، گرچہ نماز کے قلیل حصہ میں یہ کیفیت پائی گئی ہو۔(تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۱۲۸، ۱۲۹ -حاشیۃ الشروانی ایضاً-فتح المعین ج اص۱۰۶-اعانۃ الطالبین ایضاً)

توضیح: مذکورہ بالا چیزوں کو نمازی اپنے ہاتھ وغیرہ سے اٹھا کر رکھا ہو، یا اس کے بدن یا کپڑا میں یہ چیزیں موجود ہوں تو ان صورتوں میں نماز باطل ہوگی۔

مسئلہ: زندہ پاک حیوان کو نمازی اٹھا کر ہو، یا بدن یا کپڑا پر ہو تو نماز باطل نہیں۔

(اعانۃ الطالبین ج اص۱۰۶)

مسئلہ: مردہ مکھی کا نمازی کے کپڑا وغیرہ میں رہنا، جب کہ اس سے بچنا مشکل ہو تو معاف ہے۔(فتح المعین ج اص۹۰-اعانۃ الطالبین ایضاً)

دیگر معاف نجاستوں کے احکام

مسئلہ: سلسل بول والے کا تھوڑا پیشاب اور استحاضہ کا تھوڑا خون بدن اور کپڑا میں

معاف ہے۔(تحفۃ المحتاج ج ۱ ص ۳۹۵-تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۳۵-اعانۃ الطالبین ج ۱ ص ۷۴-فتح المعین ج ۱ ص ۳۶)

مسئلہ: مبتلا شخص کے لیے بواسیر کی رطوبت یعنی خون وغیرہ معاف ہے۔

(فتح المعین ج ۱ ص ۸۷-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: پرندہ کی بیٹ صرف نماز کی جگہ میں معاف ہے۔نمازی کے بدن یا کپڑا میں ہو تو معاف نہیں۔(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۳۲-فتح المعین ج ۱ ص ۱۰۶)

مسئلہ: پرندہ کی بیٹ اگر نماز کی جگہ میں زیادہ ہو تو معاف ہونے کی تین شرط ہے۔

(۱) اسی جگہ نماز کے لیے کھڑا ہونے کا قصد نہ کیا ہو (۲) بیٹ تر نہ ہو، بلکہ خشک ہو (۳) اس سے بچنا مشکل ہو۔(اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۸۱-تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۳۲،۱۲۰-حاشیۃ الشروانی ایضاً-فتح المعین ج ۱ ص ۱۰۶)

مسئلہ: نماز کی جگہ سے وہ مراد ہے جس پر نماز پڑھتا ہو،خواہ وہ زمین ہو،یا کوئی کپڑا جسے بچھا کر نماز پڑھتا ہو۔(اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۸۱-تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۳۲،۱۲۰)

مسئلہ مکھی اور چمگادڑ کی بیٹ اور اس کا پیشاب معاف ہے،خواہ خشک ہو یا تر ہو۔کپڑا، بدن اور نماز کی جگہ یعنی تینوں میں معاف ہے،خواہ قلیل ہو یا کثیر،خشک ہو یا تر ہو،معاف ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۳۱،۱۳۲-فتح المعین ج ۱ ص ۱۰۵،۱۰۶-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: چمگادڑ بھی پرندوں میں سے ہے،لیکن اس سے بچنا مشکل ہے،اس لیے کپڑا اور بدن میں بھی اس کی بیٹ اور پیشاب کو معاف رکھا گیا۔(حاشیۃ الشروانی ج ۲ ص ۱۳۲)

مسئلہ: راستہ یعنی گذرگاہ کی ناپاک مٹی معاف ہے جس کے متعلق نجس ہونے کا یقین ہو، گرچہ وہ نجاست غلیظہ سے ناپاک ہوئی ہو جیسے کہ کتے کے خون سے ساری مٹی بھیگ گئی ہو، جب کہ عین نجاست جداگانہ طور پر مستقلاً موجود نہ ہو،گرچہ پوری راہ میں وہ نجاست مٹی سے

مخلوط ہوکر بکھری ہوئی ہو کہ اس پر پاؤں رکھے بغیر گذرنا ممکن نہ ہو، پس یہ نجاست نمازی کے بدن اور کپڑا میں معاف ہے، گرچہ نجاست پسینہ کی وجہ سے بدن یا کپڑا پر پھیل جائے۔ نماز کی جگہ میں یہ نجاست معاف نہیں۔ معافی کی شرط یہ ہے کہ اکثری طور پر اس سے بچنا مشکل ہو۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۳۰ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

(فتح المعین ج ۱ ص ۱۰۳، ۱۰۴ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر ناپاک راستہ میں نماز پڑھا تو نماز نہ ہوگی۔ ہاں، اگر زمین پر کچھ بچھا لیا، اور اس پر نماز پڑھا تو نماز صحیح ہوگی۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۳۰ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: راستہ کی نجاست گرچہ معاف ہے، لیکن مسجد کو اس سے آلودہ کرنا جائز نہیں، گرچہ مسجد میں نماز پڑھنے کی ضرورت ہو۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۳۰ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: جس طرح راستہ کی یقینی نجاست معاف ہے، اسی طرح ظنی نجاست بھی معاف ہے۔ (حاشیۃ الشروانی ج ۲ ص ۱۳۰)

مسئلہ: راستہ کی نجاست اندھا اور بینا دونوں کے لیے معاف ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۳۰)

مسئلہ: پتھر وغیرہ سے استنجا کرنے والے کے لیے استنجا کی جگہ معاف ہے، یعنی ذکر اور دبر میں نجاست خارج ہونے کی جگہ معاف ہے، یعنی پانی استعمال نہ کیا، بلکہ پتھر وغیرہ سے پاکی حاصل کی تو بھی نماز پڑھ سکتا ہے، گرچہ وہ سمندر کے کنارے پتھر سے استنجا کرے، یعنی اس پر پانی استعمال کرنا واجب نہیں، اگرچہ پسینہ کی وجہ سے نجاست اس جگہ کے قریبی حصوں میں پھیل گئی ہو، جب کہ پیشاب کا اثر حشفہ اور پاخانہ کا اثر صفحہ سے آگے نہ بڑھا ہو۔ اگر حشفہ اور صفحہ سے نجاست آگے بڑھ گئی ہو تو پانی سے دھلنا واجب ہے، اور یہ معافی اسی آدمی کے لیے ہے، پس اگر کوئی دوسرا آدمی پتھر سے استنجا کرنے والے آدمی کو اٹھا کر نماز پڑھا تو اس

اٹھانے والے کی نماز باطل ہوگئی۔(تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۲۸،۱۲۹-حاشیۃ الشروانی ایضاً)
(فتح المعین ج۱ص۱۰۵-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: پتھر وغیرہ سے استنجا کرنے والے کے استنجا کی معاف جگہ یعنی حشفہ سے کپڑا کا جو حصہ لگ جائے،وہ بھی معاف ہے۔(اعانۃ الطالبین ج۱ص۱۰۵)

مسئلہ: ایسی نجاست کے ساتھ نماز پڑھی گئی جو معاف نہ ہوتو وہ نماز صحیح نہیں ہوئی، بلکہ اسے دہرانا واجب ہے،خواہ بھول کر پڑھے یا حرمت سے لاعلمی کے سبب پڑھا ہو،یا اس نجاست سے لاعلمی کے سبب پڑھا ہو۔(فتح المعین ج۱ص۸۰،۸۱-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: کسی نے ایسے شخص کو دیکھا جو نماز پڑھنا چاہتا ہے،اور اس کے کپڑا میں غیر معاف نجاست لگی ہوئی ہے تو اسے بتادینا لازم ہے،کیوں کہ کسی برائی سے بچانے کے لیے امر بالمعروف لازم ہے۔(تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۳۶-حاشیۃ الشروانی ایضاً)
(فتح المعین ج۱ص۱۰۶،۱۰۷-اعانۃ الطالبین ایضاً)

☆☆☆☆☆

کتاب الصلوٰۃ

نماز کی شرطوں کا بیان

نماز کی پانچ شرطیں ہیں:

(۱) نمازی کا حدث اکبر وحدث اصغر سے پاک ہونا۔

(۲) نمازی کا بدن، کپڑا اور نماز پڑھنے کی جگہ کا نجاست سے پاک ہونا۔

(۳) ستر عورت۔

(۴) نماز کے وقت کے شروع ہونے کا علم ہونا (۵) قبلہ رخ ہونا۔

(فتح المعین ج۱ص ۲۷،۸۰،۱۱۲،۱۱۵،۱۲۳-تحفۃ المحتاج ج۲ص ۱۰۹،۱۱۰،۱۱۶،۱۲۰)

مسئلہ: نماز صحیح ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ نماز پڑھنے والا فرض نماز کو فرض جانتا ہو۔ اگر اس پڑھی جانے والی فرض نماز کی فرضیت، یا مطلقاً نماز کی فرضیت سے ناواقف ہو تو نماز صحیح نہیں ہوگی۔(فتح المعین ج۱ص ۱۲۵-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: نماز صحیح ہونے کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ نماز کے رکن اور سنت کا علم رکھتا ہو۔ اگر کسی رکن کو سنت سمجھ لیا تو نماز نہیں ہوگی۔(فتح المعین ج۱ص ۱۲۵-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر کوئی عالم یا غیر عالم نماز کے تمام اعمال وافعال کو فرض سمجھ لیا تو نماز ہو جائے گی اور سب کو سنت سمجھ لیا تو نہیں ہوگی۔(فتح المعین ج۱ص ۱۲۵،۲۲۶-اعانۃ الطالبین ایضاً)

شرط اول وشرط دوم

نماز کی پانچ شرطوں میں سے پہلی شرط یعنی حدث اصغر وحدث اکبر سے پاکی کا بیان اور دوسری شرط یعنی نجاست سے بدن، کپڑا اور نماز کی جگہ کے پاک ہونے کا بیان ''کتاب

الطہارۃ''میں ہو چکا ہے۔اب ان شاء اللہ تعالیٰ یہاں باقی تین شرطوں کا بیان ہوگا۔

معذور کے احکام

مسئلہ: جو حدث اصغر یا حدث اکبر سے پاکی حاصل کرنے کے لیے پانی کا استعمال نہ کر سکے تو تیمّم کرے۔اگر تیمّم کے لیے مٹی بھی نہ مل سکے تو وقت کا احترام کرتے ہوئے حدث کے ساتھ صرف فرض نماز ادا کرلے، پھر بعد میں اس نماز کو دوبارہ طہارت کے ساتھ ادا کرنا واجب ہے۔یہی حکم اس کا ہے جو اپنے بدن سے نجاست کو دور کرنے سے عاجز ہو، مثلاً نجاست دھلنے سے ضرر کا خوف ہو تو وقت کا احترام کرتے ہوئے نماز پڑھ لے، پھر بعد میں نماز دہرانا واجب ہے،اور یہی حکم اس کا ہے جس کو حدث یا نجاست کے ساتھ قید کردیا گیا ہو ،اور حدث ونجاست دور کرنے کا کوئی ذریعہ نہ ہو۔(اسنی المطالب شرح روض الطالب ج۱ ص۹۳،۱۰۲-اعانۃ الطالبین ج۱ص۶۵،۸۲-حاشیۃ الشروانی ج۱ص۲۸۷)

شرط سوم: ستر عورت

مسئلہ: مردوں کے لیے نماز اور نماز سے باہر ستر گاہ ناف اور گھٹنوں کا درمیانی حصہ ہے۔
(فتح المعین ج۱ص۱۱۲-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۱۱)

مسئلہ: باندی کے لیے نماز میں ستر گاہ ناف اور گھٹنوں کا درمیانی حصہ ہے۔
(فتح المعین ج۱ص۱۱۲-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۱۱)

مسئلہ: آزاد عورت اور آزاد مخنث کے لیے نماز میں چہرہ اور گٹوں تک ہتھیلی کے علاوہ سارا بدن ستر گاہ ہے۔(فتح المعین ج۱ص۱۱۳-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۱۱،۱۱۲)

مسئلہ: نماز میں آزاد عورت کے سر کا بال اور قدم کا پیٹ بھی ستر گاہ ہے۔
(حاشیۃ الشروانی ج۲ص۱۱۲)

مسئلہ: ستر گاہ کو ایسے کپڑے سے چھپانا واجب ہے جس سے بدن کا رنگ ظاہر نہ ہو۔

(فتح المعین ج ا ص ۱۱۳- اعانۃ الطالبین ایضاً -تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۱۲)

مسئلہ: ایسا تنگ کپڑا پہننا جس سے دیکھنے والے کو جسم کی ہیئت معلوم ہو، جیسے تنگ پاجامہ تو یہ مردوں کے لیے خلاف اولیٰ اور عورتوں ومخنثوں کے لیے مکروہ ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۱۱۳- اعانۃ الطالبین ایضاً -تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۱۲)

مسئلہ: آزاد عورتوں کے لیے غیر محرم کے سامنے سارا بدن ستر گاہ ہے۔

(اعانۃ الطالبین ج ا ص ۱۱۳- حاشیۃ الشروانی ج ۲ ص ۱۱۲)

مسئلہ: غیر محرم کو آزاد عورت کا چہرہ اور ہتھیلی دیکھنا بھی حرام ہے، گرچہ بلا شہوت دیکھے، یعنی تمام بدن کا ایک ہی حکم ہے۔ (حاشیۃ الشروانی ج ۲ ص ۱۱۲)

توضیح: عورتوں کو غیر محرم کے پاس ہتھیلی اور قدم بھی چھپانا ہوگا۔ آجکل عورتیں نقاب پہن کر چہرہ کھول دیتی ہیں، یا آنکھ ظاہر ہوتی ہے، یہ غلط ہے۔ تمام بدن چھپانا لازم ہے۔

شرط چہارم: نماز کا وقت

(۱) ظہر کا وقت سورج ڈھلنے کے بعد شروع ہوتا ہے، اور اصلی سایہ کے علاوہ کسی چیز کا سایہ اس کی لمبائی کے برابر ہو جانے تک رہتا ہے۔

(۲) عصر کا وقت ظہر کے آخری وقت سے شروع ہو کر سورج ڈوبنے تک رہتا ہے۔

(۳) مغرب کا وقت سورج ڈوبنے سے لے کر شفق احمر یعنی آسمان پر پھیلی ہوئی سرخی کے ختم ہونے تک رہتا ہے۔

(۴) عشا کا وقت آسمان کی سرخی ختم ہونے کے بعد سے فجر صادق تک رہتا ہے۔

(۵) فجر کا وقت صبح صادق سے لے کر سورج نکلنے تک رہتا ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۱۱۵ تا ۱۱۸- اعانۃ الطالبین ایضاً -تحفۃ المحتاج ج ا ص ۴۱۷ تا ۴۲۱)

مسئلہ: جس نے ایسی حالت میں نماز پڑھی کہ اسے وقت شروع ہونے کا یقین یا ظن غالب نہ تھا تو وہ نماز درست نہ ہوئی، گرچہ وہ نماز وقت کے اندر پڑھی گئی ہو۔

(فتح المعین ج ا ص ۱۱۵-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: نماز عشا کو شفق اصفر و شفق ابیض یعنی آسمان پر پھیلی ہوئی زردی اور سفیدی کے بعد پڑھنا سنت ہے۔ (فتح المعین ج ا ص ۱۱۵-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر مکمل ایک رکعت وقت کے اندر ادا ہوئی، اور باقی رکعتیں وقت کے بعد ادا ہوئیں تو یہ نماز ادا میں شمار ہوگی۔ ایک رکعت مکمل ہونے سے پہلے یعنی پہلی رکعت کے دوسرے سجدہ کی ادائیگی سے پہلے وقت ختم ہوگیا تو یہ نماز قضا شمار ہوگی۔

(فتح المعین ج ا ص ۱۱۸-اعانۃ الطالبین ایضاً)

اول وقت میں نماز کی ادائیگی

مسئلہ: اول وقت میں نماز پڑھنا سنت ہے۔ (فتح المعین ج ا ص ۱۱۹)

مسئلہ: جماعت ملنے کا یقین ہو تو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے اول وقت سے تاخیر کرنا سنت ہے، جب کہ وقت تنگ نہ ہو۔ اگر وقت تنگ ہو تو تاخیر کرنا حرام ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۱۱۹-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر جماعت ملنے کا ظن ہو تو جماعت کے لیے تاخیر کرنا سنت ہے، جب کہ بہت زیادہ تاخیر نہ ہو۔ اگر زیادہ تاخیر ہو تو سنت نہیں، بلکہ اول وقت میں نماز پڑھ لے۔

(فتح المعین ج ا ص ۱۱۹-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر جماعت ملنے کا شک ہو تو جماعت کے لیے تاخیر کرنا سنت نہیں۔ چاہے زیادہ تاخیر ہو یا کم تاخیر۔ (فتح المعین ج ا ص ۱۱۹-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اول وقت کی چھوٹی جماعت آخری وقت کی بڑی جماعت سے افضل ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۱۱۹ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: وقوف عرفہ پانے کے لیے حاجی کو نماز عشا میں تاخیر کرنا واجب ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۱۱۹، ۱۲۰ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: ڈوبنے والے یا کسی قیدی کو بچانے، کسی پر حملہ کرنے والے کو روکنے اور ایسی میت کا جنازہ اٹھانے کے لیے جس کے پھٹنے کا خوف ہو، نماز میں تاخیر کرنا واجب ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۱۲۰ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد نماز پڑھنے سے پہلے سونا مکروہ ہے، جب کہ وقت تنگ ہونے سے پہلے جاگنے یا کسی کے جگانے کا ظن ہو۔ اگر خود سے جاگنے یا کسی کے جگانے کا ظن نہ ہو تو نماز پڑھنے سے پہلے سونا حرام ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۱۲۰ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر نیند غالب آ جائے اور نماز کو صحیح طریقہ سے ادا نہ کر سکتا ہو، نہ نیند کو دور کرنے کی کوئی صورت ہو تو سونا جائز ہے۔ (فتح المعین ج ا ص ۱۲۰ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

وہ اوقات جن میں نفل نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے

مسئلہ: وہ نمازیں جن کے لیے کوئی سبب نہیں، جیسے نفل مطلق، نماز تسبیح یا وہ نمازیں جن کے لیے کوئی سبب ہو، لیکن وہ سبب نماز کے بعد پایا جاتا ہو، جیسے استخارہ کی نماز یا احرام کی دو رکعتیں تو ایسی نمازیں مکہ معظّمہ کے علاوہ دوسری تمام جگہوں میں نیچے لکھے ہوئے پانچ وقتوں میں پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۱۲۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ا ص ۴۴۱)

(۱) نماز فجر پڑھنے کے بعد سے سورج نکلنے تک۔

(فتح المعین ج ا ص ۱۲۱ - تحفۃ المحتاج ج ا ص ۴۴۱)

(۲) سورج نکلنے کے وقت یہاں تک کہ سورج ایک نیزہ کے برابر بلند ہو جائے۔

(فتح المعین ج اص ۱۲۱-تحفۃ المحتاج ج اص ۴۴۱)

توضیح: سورج نکلنے کے بیس منٹ بعد نماز پڑھنا درست ہے، اور بیس منٹ گذرنے سے پہلے پڑھنا حرام ہے، یعنی شروع کے بیس منٹ میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

(۳) نماز عصر کے بعد سے سورج ڈوبنے تک۔

(فتح المعین ج اص ۱۲۱-تحفۃ المحتاج ج اص ۴۴۱)

(۴) سورج پیلا ہو جانے کے بعد سے سورج ڈوبنے تک۔

(فتح المعین ج اص ۱۲۱-تحفۃ المحتاج ج اص ۴۴۱)

توضیح: سورج ڈوبنے سے بیس منٹ پہلے نماز پڑھنا صحیح ہے، اور بیس منٹ کے اندر یعنی آخری بیس منٹ میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

(۵) جمعہ کے علاوہ ہفتہ کے باقی چھ دنوں میں استوا کے وقت نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے۔ (فتح المعین ج اص ۱۲۱-تحفۃ المحتاج ج اص ۴۴۱)

توضیح: استوا کا وقت نصف النہار شرعی اور نصف النہار حقیقی کا درمیانی وقت ہے۔ اوقات الصلوٰۃ میں استوا کا وقت دیکھ لیں۔ اسی کو عوام الناس زوال کا وقت بولتے ہیں۔

مسئلہ: اگر اسی دن کی نماز عصر نہیں پڑھ سکا تھا، اور سورج پیلا ہو گیا تو اسی دن کی عصر نماز پڑھنا جائز ہے۔ (اعانۃ الطالبین ج اص ۱۲۲)

مسئلہ: نماز تحیۃ الوضو، تحیۃ المسجد، نماز طواف، سورج یا چاند گہن کی نماز، نماز جنازہ، گرچہ غائبانہ ہو، یہ نمازیں مکروہ وقت میں پڑھنا جائز ہے۔ (فتح المعین ج اص ۱۲۱، ۱۲۲)

مسئلہ: اگر وقتیہ نماز کے علاوہ کسی دوسری نماز کو خاص کر وقت مکروہ میں پڑھنے کا ارادہ کیا تو یہ حرام ہے۔ وہ نماز نہیں ہوگی۔ اور اس کی قضا لازم ہوگی۔ (فتح المعین ج اص ۱۲۲)

شرط پنجم: استقبال قبلہ

مسئلہ: کعبہ معظّمہ کے قریب رہنے والوں کے لیے یقینی طور پر اور کعبہ سے دور رہنے والوں کے لیے ظنی طور پر عین کعبہ شریف کی طرف چہرہ کر کے نماز پڑھنا واجب ہے۔

(فتح المعین ج ۱ص ۱۲۳-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۱ص ۴۸۳ تا ۴۸۵)

مسئلہ: جائز سفر میں پڑھی جانے والی نفل نماز میں کعبہ مقدسہ کی طرف چہرہ کرنا شرط نہیں، پیدل ہو یا سواری پر۔

(فتح المعین ج ۱ص ۱۲۴-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۱ص ۴۸۶، ۴۸۷)

مسئلہ: ناجائز سفر میں نفل نماز میں قبلہ رخ ہونا ضروری ہے۔(فتح المعین ج ۱ص ۱۲۴)

مسئلہ: سخت خوف کی حالت میں جیسے جنگجو، دشمن، آگ، سیلاب، درندہ یا سانپ سے بچنے کے لیے بھاگنے والا جس طرح ممکن ہو، نماز ادا کر لے، خواہ قبلہ کی طرف چہرہ ہو یا پیٹھ، فرض نماز ہو یا نفل، پیدل ہو یا سواری پر۔(فتح المعین ج ۱ص ۱۲۳، ۱۲۴)

مسئلہ: جائز سفر میں پیدل چلنے والے پر نفل نماز کی تکبیر تحریمہ، رکوع، سجدہ اور جلسہ میں قبلہ کی جانب چہرہ کرنا واجب ہے۔رکوع وسجدہ مکمل کرنا واجب ہے۔قیام، اعتدال، تشہد اور سلام میں قبلہ رخ ہونا ضروری نہیں۔قیام، اعتدال، تشہد وسلام میں چلنا جائز ہے، اور اپنی منزل مقصود کی جہت سے دوسری جانب قصداً اپنے اختیار سے چہرہ پھیرنا حرام ہے۔ہاں، دوسری جانب قبلہ ہو تو ادھر چہرہ پھیرنا جائز ہے۔فعل کثیر جیسے دوڑنا، بلاضرورت پاؤں کو حرکت دینا وغیرہ افعال کو چھوڑنا شرط ہے، اور یہ بھی شرط ہے کہ قصداً خشک یا تر نجاست پر پاؤں نہ رکھے۔اگر خشک نجاست پر غلطی سے پاؤں رکھ دیا تو حرج نہیں، اور اگر راستہ میں ہر جانب نجاست تھی، اور اس پر پاؤں رکھے بغیر کوئی گنجائش نہ تھی اور پاؤں قصداً رکھ دیا تو نماز باطل ہو جائے گی، نجاست خشک ہو یا تر۔

(فتح المعین ج ۱ص ۱۲۴، ۱۲۵-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۱ص ۴۹۱، ۴۹۲)

مسئلہ: کیچڑ، پانی یا برف پر پیدل چلنے والا مسافر نفل نماز میں اشارہ سے رکوع وسجدہ کرے گا۔ اسی طرح سواری پر چلنے والا مسافر صحیح طریقہ سے رکوع وسجدہ کرسکتا ہو، جیسے کشتی میں ہو یا ہودج میں ہو تو پورا رکوع وسجدہ کرنا واجب ہے۔ اگر ایسی سواری پر سوار ہو کہ صحیح طریقہ پر رکوع وسجدہ نہ کرسکے تو اشارہ سے رکوع وسجدہ کرے گا۔

(فتح المعین ج ۱ص ۱۲۴-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: کشتی میں سفر کرنے والے کو نفل میں بھی قبلہ کی طرف چہرہ کرنا واجب ہے، لیکن ملاح یا ملاح کے مددگار کو صرف تکبیر تحریمہ کے وقت قبلہ کی جانب چہرہ کرنا واجب ہے۔ اگر اسے تکبیر تحریمہ کے وقت قبلہ رخ ہونے کی گنجائش ہو۔

(فتح المعین ج ۱ص ۱۲۴، ۱۲۵-اعانۃ الطالبین ایضاً)

اذان واقامت کا بیان

مسئلہ: اذان واقامت ہر فرض نماز میں منفرد کے لیے سنت عین ہے۔

(اعانۃ الطالبین ج ۱ص ۲۳۱)

مسئلہ: فرض نماز کی جماعت کے واسطے مردوں کے لیے اذان واقامت سنت کفایہ ہے، خواہ وہ ادا نماز ہو یا قضا نماز ہو۔ (فتح المعین ج ۱ص ۲۳۱-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: نفل نماز اور نماز جنازہ کے لیے اذان سنت نہیں، بلکہ مکروہ ہے، گرچہ جماعت کے ساتھ ادا کی جائے۔ (تحفۃ المحتاج ج ۱ص ۴۶۱)

مسئلہ: عورتوں اور ہیجڑوں کے لیے اقامت سنت ہے، لیکن اذان سنت نہیں۔ اگر عورت تنہا نماز پڑھ رہی ہو تو آہستہ آواز میں اقامت کہے، اور اگر عورتوں کی جماعت ہو رہی ہو تو اتنی آواز سے کہے کہ دوسری عورتیں بھی سن سکیں، جب کہ وہاں کوئی غیر محرم نہ ہو۔

(فتح المعین ج ۱ص ۲۳۳-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۱ص ۴۶۶)

مسئلہ: وقت تنگ ہے یا کوئی اور سبب ہے جس کی وجہ سے اذان واقامت میں سے ایک ہی کی گنجائش ہو تو اذان، اقامت سے اولیٰ ہے۔(فتح المعین ج ۱ص ۲۳۲)

مسئلہ: چند وقت کی فرض نمازیں ساتھ میں یعنی ایک کے بعد دوسری پڑھنی ہو تو پہلی نماز کے لیے اذان واقامت اور دوسری ساری نمازوں کے لیے صرف الگ الگ اقامت کہی جائے۔(فتح المعین ج ۱ص ۲۳۲-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۱ص ۴۶۵)

مسئلہ: نفل نماز جیسے عید، تراویح، چاند گہن، سورج گہن کی جماعت کے لیے "اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ" دوبار بلند آواز سے کہا جائے۔ایک بار وقت داخل ہونے کے وقت، اور ایک بار جماعت شروع ہونے کے وقت۔

(فتح المعین ج ۱ص ۲۳۴-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۴۶۲، ۴۶۳)

مسئلہ: نماز فجر کے لیے دو اذانیں ہیں۔ایک فجر سے پہلے اور ایک وقت داخل ہونے کے بعد، یعنی صبح صادق طلوع ہونے کے بعد۔(فتح المعین ج ۱ص ۲۳۲)

مسئلہ: فجر کی پہلی اذان کا وقت آدھی رات بعد ہے۔(اعانۃ الطالبین ج ۱ص ۲۳۶)

مسئلہ: نماز جمعہ کے لیے دو اذان سنت ہے۔ایک وقت داخل ہونے کے بعد، دوسری اذان خطیب کے منبر پر چڑھنے کے بعد۔(فتح المعین ج ۱ص ۲۳۲)

اذان واقامت کے شرائط

(۱) مؤذن کا مسلمان، مرد اور صاحب شعور ہونا، یعنی بالغ ہو یا عقل وسمجھ والا نابالغ بچہ ہو، بے ہوش، نشہ والا، پاگل نہ ہو۔

(۲) وقت کا داخل ہونا، لیکن فجر کی اذان آدھی رات کے بعد کہنا درست ہے۔

(۳) اذان واقامت کے الفاظ کے درمیان ترتیب ہونا یعنی جو لفظ اور کلمہ پہلے ہے،

اسے پہلے کہا جائے، اور جو بعد میں ہے، اسے بعد میں اپنی جگہ پر کہا جائے۔

(۴) اذان واقامت کے کلمات پے در پے کہنا، یعنی کلمات کے درمیان لمبا وقفہ نہ ہو۔

(۵) اقامت اور نماز کے درمیان لمبا وقفہ نہ ہونا۔

(۶) منفرد اتنی آواز سے اقامت کہے کہ خود سن سکے، اور جماعت کے لیے اقامت اتنی آواز سے کہی جائے کہ دوسرے لوگ بھی سن سکیں۔

(۷) پوری اذان اور پوری اقامت کا ایک ہی شخص سے ہونا، مثلاً ایک نے ''حی علی الفلاح'' تک اذان دی اور دوسرے نے اس کے آگے سے آخر تک اذان دی تو یہ صحیح نہیں۔

(فتح المعین ج۱ص۲۳۴ تا ۲۳۶ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج۱ص۴۷۰ تا ۴۷۶)

مسئلہ: کافر یا بے شعور جیسے نشہ والے کی اذان واقامت صحیح نہیں۔

(تحفۃ المحتاج ج۱ص۴۷۰)

اذان واقامت کی سنتیں

(۱) اذان کا اونچی جگہ ہونا جیسے چھت یا منارہ پر۔

(۲) اذان واقامت کھڑے ہو کر کہنا۔

(۳) اذان واقامت کہتے وقت قبلہ کی طرف چہرہ کرنا۔

(۴) جماعت کے لیے اذان دی جائے تو مؤذن کو اپنی شہادت کی انگلی اپنے کان کے سوراخ میں رکھنا، تاکہ آواز بلند ہو سکے۔

(۵) آواز بلند کرنا۔ منفرد اتنی آواز سے کہے کہ وہ خود سن سکے، اور جماعت کے لیے اتنی آواز سے اذان واقامت کہے کہ ایک سے زیادہ آدمی سن سکے، اور آواز زیادہ بلند کرنا بہتر ہے۔

(۶) اقامت کی آواز اذان کی آواز سے کم ہونا۔

(۷) اذان کے کلمات کو ٹھہر ٹھہر کر کہنا۔ اقامت کے کلمات جلد جلد کہنا۔

(۸) جب چھینکے تو اپنے دل میں الحمدللہ کہنا۔

(۹) ترجیع کہنا، یعنی بلند آواز سے شہادتین کہنے سے پہلے آہستہ آواز میں شہادتین کہے۔

(۱۰) حیعلتین میں چہرہ پھیرنا، یعنی ''حی علی الصلوٰۃ'' میں دائیں جانب اور ''حی علی الفلاح'' میں بائیں جانب چہرہ پھیرنا۔

(۱۱) صبح کی دونوں اذان میں حیعلتین کے بعد دوبار ''اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ'' کہنا۔

(۱۲) اذان واقامت کے درمیان آیۃ الکرسی پڑھنا۔

(۱۳) اقامت سے پہلے حضور اقدس سید دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجنا۔

(۱۴) اذان واقامت کے بعد حضور اقدس نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھنا، پھر دونوں ہاتھ اٹھا کر دعائے ماثورہ پڑھنا۔

(۱۵) دونوں تکبیر میں ''اکبر'' کی راء کو سکون کے ساتھ کہنا، محمد کے دال کو ''رسول'' کی راء میں ملا کر راء کو تشدید کے ساتھ پڑھنا۔

(فتح المعین ج اص ۲۳۵ تا ۲۴۳ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج اص ۴۶۷ تا ۴۸۳)

(۱۶) اذان واقامت کے درمیان بات نہ کرنا (اعانۃ الطالبین ج اص ۲۳۵)

(۱۷) اذان واقامت کہنے والے کا عادل (متقی) اونچی اور اچھی آواز والا اور اوقات نماز کو جاننے والا ہونا اور حضور اقدس نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مؤذنوں یا صحابہ کرام کے مؤذنوں کی اولاد سے ہونا، یا صحابہ کرام کی اولاد سے ہونا۔ (تحفۃ المحتاج ج اص ۴۷۳)

(۱۸) مغرب کے علاوہ دوسرے اوقات میں اقامت میں اتنی تاخیر کرنا جتنے میں لوگ جمع ہو جائیں۔ (تحفۃ المحتاج ج اص ۴۸۳)

مسئلہ: مؤذن سلام کا جواب اور چھینکنے والے کا جواب اذان سے فارغ ہونے کے بعد دے۔ (فتح المعین ج اص ۲۳۵ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اذان واقامت سننے والے کو بھی درود وسلام اور پھر دونوں ہاتھ اٹھا کر دعائے

ماثورہ پڑھنا سنت ہے۔(فتح المعین ج اص ۲۴۲ -اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: شیخ کبیر بکری نے فرمایا کہ اذان واقامت دونوں سے پہلے درود پڑھنا سنت ہے۔

(فتح المعین ج اص ۲۴۲ -اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اذان میں ہر کلمہ دو دو بار کہے گا،لیکن ''اللہ اکبر'' چار بار اور آخر میں ''لا الہ الا اللہ'' ایک بار کہے گا۔اقامت میں ہر کلمہ ایک ایک بار کہے گا،لیکن ''اللہ اکبر'' اور ''قد قامت الصلوٰۃ'' دو بار کہے گا۔(تحفۃ المحتاج ج اص ۴۶۷)

مسئلہ: اذان واقامت کہنا امامت سے افضل ہے۔(فتح المعین ج اص ۲۳۹)

مسئلہ: صرف اذان سے بہتر امامت ہے۔(تحفۃ المحتاج ج اص ۴۷۳)

مسئلہ: اذان واقامت میں ''الصلوٰۃ'' کی تاء کو ہاء سے بدلنا مناسب ہے۔

(فتح المعین ج اص ۲۳۹ -اعانۃ الطالبین ایضاً)

اذان واقامت کے مکروہات

(۱) بیٹھ کر یا لیٹ کر اذان واقامت کہنا۔(اعانۃ الطالبین ج اص ۲۳۷)

(۲) غیر مسافر کو سواری پر سوار ہو کر اذان واقامت کہنا۔

(اعانۃ الطالبین ج اص ۲۳۷)

(۳) قبلہ کی طرف چہرہ کیے بغیر اذان واقامت کہنا۔(فتح المعین ج اص ۲۳۷)

(۴) حدث اکبر یا حدث اصغر کی حالت میں اذان واقامت کہنا۔حدث اکبر کی حالت میں شدید کراہت ہے۔(فتح المعین ج اص ۲۳۹ -تحفۃ المحتاج ج اص ۴۷۲)

(۵) فاسق ، بے شعور بچہ اور اندھے کا اذان کہنا۔

(۶) اذان اور اقامت میں گانے کی طرح آواز نکالنا۔

(فتح المعین ج اص ۲۳۹ -تحفۃ المحتاج ج اص ۴۷۳)

(۷)ضرورت سے زیادہ آواز کھینچنا۔(تحفۃ المحتاج ج۱ص۴۷۳)

(۸)اذان و اقامت کے درمیان بلاضرورت کلام کرنا۔(تحفۃ المحتاج ج۱ص۴۷۰)

اذان و اقامت سننے کے آداب

(۱)جو مؤذن سے{اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ} سنے، اور اس وقت{مَرْحَبًا بِحَبِيْبِيْ وَقُرَّةِ عَيْنِيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ} کہہ کر اپنے دونوں انگوٹھوں کو بوسہ دے اور اپنی آنکھوں سے لگائے، نہ وہ کبھی اندھا ہو، نہ اسے کبھی آشوب چشم ہو۔(اعانۃ الطالبین ج۱ص۲۴۳)

(۲)اذان اور اقامت سننے والے کے لیے جواب دینا سنت ہے، اگرچہ وہ کسی کام میں مصروف ہو۔(فتح المعین ج۱ص۲۳۹،۲۴۰-اعانۃ الطالبین ایضاً)

(۳)جماع اور قضائے حاجت کرنے والے کے لیے جواب دینا مکروہ ہے۔ ان چیزوں سے فارغ ہونے کے بعد جواب دے۔

(فتح المعین ج۱ص۲۴۱-اعانۃ الطالبین ایضاً)

(۴)اگر چند مؤذنوں نے اذان دی تو سب کا جواب دینا سنت ہے، گرچہ بعض اذان سن کر نماز پڑھ لیا ہو، پھر دوسری اذان سنا ہو، لیکن سب سے پہلے سنائی دینے والی اذان کا جواب نہ دینا مکروہ ہے۔(فتح المعین ج۱ص۲۴۱-اعانۃ الطالبین ایضاً)

(۵)اذان کے وقت قرآن مجید کی تلاوت، ذکر اور دعا روک دے۔

(فتح المعین ج۱ص۲۴۱-اعانۃ الطالبین ایضاً)

(۶)جو حمام میں ہو یا جس کے بدن پر نجاست ہو، اور منہ پاک ہو تو اسے جواب دینا مکروہ نہیں۔ اگر منہ ناپاک ہو تو اسے پاک کرنے سے پہلے جواب دینا مکروہ ہے۔

(فتح المعین ج۱ص۲۴۱-اعانۃ الطالبین ایضاً)

جواب کے الفاظ

(۱) اذان اور اقامت میں جو لفظ کہا جائے، سننے والا مؤذن کے چپ ہونے کے بعد اسی لفظ کو دہرائے، یہی اذان کا جواب ہے۔ (فتح المعین ج ا ص ۲۴۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

(۲) ترجیع کا بھی جواب دے، گرچہ سنا نہ ہو۔

(فتح المعین ج ا ص ۲۴۰ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

(۳) اذان کا بعض حصہ سنا اور بعض حصہ نہ سن سکا تو سب کا جواب دے۔ چاہے اول حصہ نہ سن پایا ہو، یا آخری حصہ۔ (فتح المعین ج ا ص ۲۴۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

(۲) ''حی علی الصلوٰۃ'' اور ''حی علی الفلاح'' کے جواب میں ہر بار {لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ} کہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۲۴۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ا ص ۴۸۱)

(۳) {اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ} کے جواب میں ہر بار { صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ} کہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۲۴۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ا ص ۴۸۱)

(۴) {قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ} کے جواب میں ہر بار {اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا وَجَعَلَنِيْ مِنْ صَالِحِيْ اَهْلِهَا} کہے۔ (فتح المعین ج ا ص ۲۴۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

اذان واقامت کے بعد کی دعا

{اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ آتِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَ الْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِالَّذِيْ وَعَدْتَهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَاتُخْلِفُ الْمِيْعَادَ} (تحفۃ المحتاج ج ا ص ۴۸۲)

مسئلہ: اذان فجر کے بعد {اَللّٰهُمَّ هٰذَا اِقْبَالُ نَهَارِكَ وَاِدْبَارُ لَيْلِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْلِيْ} کہنا سنت ہے۔ (اعانۃ الطالبین ج ا ص ۲۴۲)

مسئلہ: اذان مغرب کے بعد {اَللّٰھُمَّ ھٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِکَ وَاِدْبَارُ نَھَارِکَ وَ اَصْوَاتُ دُعَاتِکَ فَاغْفِرْلِیْ} کہنا سنت ہے۔(فتح المعین ج اص ۲۴۲)

مسئلہ: اذان کے بعد مؤذن اور دوسروں کا جماعت کی جگہ سے بلا نماز چلے جانا مکروہ ہے۔کسی عذر کے سبب جانا جائز ہے۔(تحفۃ المحتاج ج اص ۴۸۳)

مسئلہ: اذان واقامت کے درمیان دعا کرنا سنت ہے، کیوں کہ وہ رد نہیں ہوتی۔

(تحفۃ المحتاج ج اص ۴۸۳)

نماز کے ارکان وفرائض

نماز کے ارکان چودہ ہیں۔رکن کو فرض بھی کہا جاتا ہے۔

(۱) نیت (۲) تکبیر تحریمہ (۳) قیام (۴) سورہ فاتحہ کی قرأت (۵) رکوع۔

(۶) اعتدال (۷) سجدہ (۸) جلسہ (۹) طمانیت (۱۰) آخری تشہد۔

(۱۱) آخری تشہد کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھنا

(۱۲) تشہد، درود اور سلام کے لیے بیٹھنا۔

(۱۳) پہلا سلام پھیرنا (۱۴) ترتیب کا لحاظ کرنا۔

(فتح المعین ج اص ۱۲۶ تا ۱۷۸-تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۴)

مسئلہ: افعال نماز کی دو قسم ہے: (۱) فرض (۲) سنت۔فرض یا تو نماز میں داخل ہوگا، یا خارج۔اگر خارج ہو تو وہ شرط ہے۔اگر داخل ہو تو رکن ہے، اور سنت یا تو سجدۂ سہو سے اس کی تلافی ہوگی یا نہیں۔اگر سجدۂ سہو سے تلافی ہو تو وہ سنت بعض ہے۔سجدۂ سہو سے تلافی نہ ہو تو سنت ہیئت ہے۔(اعانۃ الطالبین ج اص ۱۲۶)

مسئلہ: ارکان نماز کی تین قسم ہے (۱) قلبی (۲) قولی (۳) فعلی۔

(۱) نیت قلبی رکن ہے (۲) قیام، رکوع، اعتدال، سجدہ، جلسہ، تشہد اخیر کی بیٹھک اور ترتیب

فعلی رکن ہے (۳) تکبیر تحریمہ، فاتحہ کی قرأت، تشہد پڑھنا، تشہد کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھنا، اور سلام پھیرنا قولی رکن ہے۔ (اعانۃ الطالبین ج اص ۱۲۶)

مسئلہ: ہر رکن میں شرط ہے کہ اس کے لیے کوئی صارف نہ ہو۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۴)

مسئلہ: صارف نہ ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ جس رکن کا جو مقصد ہے، اس کو اسی مقصد سے ادا کیا جائے، دوسرا مقصد نہ آنے پائے جس کی وجہ سے اس رکن کا مقصد باطل ہو جائے، مثلاً رکوع کو رکوع کی نیت سے ادا کیا جائے۔ ورزش کی نیت سے جھکا تو یہ رکوع نہیں۔ یہی حال تمام امور کا ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج اص ۴۷۵)

اصطلاحات والفاظ کی وضاحت

(۱) ارکان نماز کے کچھ واجبات یعنی فرائض اور کچھ سنتیں اور مکروہات ہیں۔ آئندہ ابواب میں ارکان نماز اوران کے واجبات، سنتیں اور مکروہات کی تفصیل لکھی جاتی ہے۔

(۲) ارکان کے واجبات سے مراد یہ ہے کہ اس رکن کے اندران سب باتوں کو بجالانا فرض ہے، اور مکروہات کے بیان میں کچھ مکروہ تنزیہی اور کچھ مکروہ تحریمی ہیں۔

(۳) نماز کی دوسری سنتوں اور مکروہات کا بیان ارکان کی بحث کے بعد لکھا گیا ہے۔

(۴) مسائل کے بیان میں قصد وعلم اور جاہل معذور و جاہل غیر معذور کا ذکر آتا ہے۔ کوئی کام قصداً کرنے کا معنی یہ ہے کہ کوئی کام اپنے ارادہ سے کرے، اور علم کا معنی یہ ہے کہ کسی چیز کی حرمت یا فرضیت یا وجوب وغیرہ کا علم ہو۔ بعض مسائل میں جاہل معذور و جاہل غیر معذور دونوں کو رخصت ملتی ہے، جب کہ اکثر مسائل میں صرف جاہل معذور کو رعایت ملتی ہے۔ معذورین کے بیان میں جاہل معذور و جاہل غیر معذور کا مفہوم لکھ دیا گیا ہے۔

(۵) معذورین کے بیان میں نماز کے کسی قول وفعل یا تمام اقوال وافعال کو ادا کرنے کی قدرت نہ رکھنے والے معذورین کے احکام تفصیل کے ساتھ لکھ دیئے گئے ہیں۔

رکن اول: نیت

مسئلہ: نیت دل کی کیفیت کا نام ہے۔ دل سے نیت کرنا ان تمام امور میں واجب ہے، جہاں نیت کا حکم ہے۔ دل غفلت میں ہو تو ایسی نیت کافی نہیں، گرچہ زبان سے نیت کے صحیح الفاظ بولا ہو۔ (تحفۃ المحتاج ج۲ ص ۵، ۱۲ – حاشیۃ الشروانی ایضاً)

نیت کے واجبات

مسئلہ: نیت کے تین شرائط ہیں: (۱) نماز پڑھنے کا قصد کرنا (۲) نماز کا تعین کرنا جیسے ظہر، عصر وغیرہ کی نماز (۳) فرض نماز میں فرضیت کا ذکر کرنا۔ (اعانۃ الطالبین ج۱ ص ۲۲۷)

نماز کی تین قسمیں ہیں (۱) فرض (۲) نفل مقید (۳) نفل مطلق اور اس کے ملحقات:

فرض نماز کی نیت میں مذکورہ بالا تین شرائط ہیں، اور نفل مقید میں دو شرط ہے، یعنی نماز پڑھنے کا قصد کرنا اور نماز کا تعین کرنا کہ ظہر کی ہے یا عصر کی، اور نفل مطلق میں صرف پہلی شرط ہے۔ (اعانۃ الطالبین ج۱ ص ۱۲۶، ۱۲۷)

مسئلہ: ادا کی جانے والی فرض نماز خواہ فرض عین ہو یا فرض کفایہ، یا نذر کی نماز ہو، اس میں نماز پڑھنے کا قصد اور نماز کا تعین یعنی ظہر، عصر وغیرہ اور نماز کی فرضیت کی نیت کرنی واجب ہے۔ (فتح المعین ج۱ ص ۱۲۶ تا ۱۲۸ – تحفۃ المحتاج ج۲ ص ۵ تا ۱۰)

مسئلہ: وقت یا سبب سے مقید نفل نماز، جیسے سنن رواتب یا کسوف، خسوف، عید، بقرعید کی نماز میں نماز کا قصد اور تعین واجب ہے، مثلاً ظہر کی سنت قبلیہ یا بعدیہ۔ جس نماز میں پہلے اور بعد دونوں وقتوں میں سنت نہ ہو، جیسے فجر اور عصر تو اس میں قبلیت و بعدیت کا تعین نہ ہوگا اور جیسے عید الفطر یا عید الاضحیٰ کہنا واجب ہے۔ صرف عید کی نماز کہنا کافی نہیں۔

(فتح المعین ج۱ ص ۱۲۶ تا ۱۲۸ – اعانۃ الطالبین ایضاً – تحفۃ المحتاج ج۲ ص ۱۰، ۱۱)

مسئلہ: نفل مطلق میں صرف نماز کا قصد کرنا واجب ہے۔تحیۃ المسجد اور تحیۃ الوضو کی نماز،نفل مطلق کے حکم میں ہے۔(فتح المعین ج۱ص ۱۲۸-تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۱)

مسئلہ: دل میں اصل نیت کرلیا، پھر زبانی نیت میں غلطی ہوگئی، جیسے ظہر کی بجائے عصر کا لفظ زبان سے نکل گیا تو کچھ حرج نہیں۔(تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۲-حاشیۃ الشروانی ایضاً)

نیت کی سنتیں

(۱)نماز کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کرنا(۲)ادا یا قضاء کا ذکر کرنا۔

(۳)قبلہ رخ ہونے کا ذکر کرنا(۴)رکعتوں کی تعداد کا ذکر کرنا۔

(۵)تکبیر تحریمہ سے پہلے زبان سے نیت کے الفاظ بولنا۔

(فتح المعین ج۱ص۱۲۹،۱۳۰-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۲ص۸تا۱۳)

نیت کی مثال:{اُصَلِّیْ فَرْضَ الظُّھْرِ اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ مُسْتَقْبِلًا اَدَاءً لِلّٰہِ تَعَالٰی}

نیت کے احکام

وضو میں چہرہ دھلنے سے پہلے شروع وضو میں نیت کرنا افضل ہے، تا کہ ابتدائی سنتوں یعنی گٹوں تک ہاتھ دھلنے،کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کا ثواب پا سکے۔اگر شروع میں نیت نہ کیا تو فرض اول یعنی چہرہ دھلنے کے وقت نیت کرنا واجب ہے،اور یہ نیت چہرہ دھلنے سے متصل ہو۔نماز میں قلبی نیت کا تکبیر تحریمہ سے متصل ہونا واجب ہے،اور زبانی نیت تکبیر تحریمہ سے پہلے ہو۔

فرض روزہ میں رات ہی کو نیت کرنا واجب ہے، تا کہ روزہ کا پہلا حصہ یعنی طلوع فجر کا وقت روزہ کی نیت کے ساتھ گذرے۔نفل روزہ میں اگر رات کو نیت نہ کر سکا تھا تو زوال سے پہلے نیت کرنا جائز ہے۔زکوٰۃ میں زکوٰۃ کی تقسیم سے پہلے نیت کرنا واجب ہے۔ادا

کرتے وقت نیت کرنا ضروری نہیں، لیکن زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد نیت کیا تو یہ نیت کافی نہیں ۔حج میں احرام باندھنے کے بعد نیت کرنا سنت ہے۔

ان تمام حقائق سے صاف ظاہر ہے کہ نیت کا وقت ہر عبادت کے لیے مختلف ہے۔ ہر نیت کا عبادت شروع ہوتے وقت ہی ہونا ضروری نہیں۔

رکن دوم: تکبیر تحریمہ

مسئلہ: اللہ اکبر کے لفظ سے نماز شروع کرنا فرض ہے۔اس میں کچھ زیادتی یا کمی نہ کرے۔

(فتح المعین ج ا ص ۱۳۲، ۱۳۳-تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۳ تا ۱۵)

مسئلہ: اکبر اللہ، اللہ کبیر، اللہ اعظم، الرحمٰن اکبر وغیرہ کہنا کافی نہیں۔

(فتح المعین ج ا ص ۱۳۳-اعانۃ الطالبین ایضاً)

تکبیر تحریمہ کے واجبات

مسئلہ: نیت کا تکبیر تحریمہ سے متصل یعنی ملی ہوئی ہونا واجب ہے، یعنی ''اللہ اکبر'' کہتے وقت ذہن میں نماز کا تصور اور فرض میں مثلاً ظہر یا عصر وغیرہ کی فرض نماز ہونے اور سنن رواتب میں مثلاً ظہر یا عشا کی سنت قبلیہ یا بعد یہ ہونے کا تصور، نماز جمعہ میں امام یا مقتدی ہونے کا تصور، نماز کے قصر یا مکمل ہونے کا تصور، مقتدی کو اقتدا کا تصور وغیرہ لازمی امور کا ''اللہ اکبر'' کے الف سے راء تک اجمالی طور پر جاری رہنا لازم ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۱۳۱-تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۸، ۱۹)

مسئلہ: تکبیر تحریمہ اتنی آواز سے کہنا واجب ہے کہ وہ خود سن سکے، جب کہ کوئی عذر نہ ہو ۔اسی طرح تمام رکن قولی میں اتنی آواز ہونا واجب ہے۔قولی سنتوں میں بھی اتنی آواز ہونا سنت ہے کہ وہ خود سن سکے، ورنہ سنت ادا نہ ہوگی۔

(فتح المعین ج ا ص ۱۳۴-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۳)

تکبیر تحریمہ کی سنتیں

(۱) دونوں ہتھیلیاں کھلی رکھنا، اور ہاتھ کی انگلیوں کو ایک دوسرے سے کچھ جدا رکھ کر کندھے کے مقابل اٹھانا، اس طرح کہ انگلیوں کا کنارہ کان کے اوپری حصہ کے مقابل ہو، اور دونوں انگوٹھے کان کی لو کے مقابل ہو، اور ہتھیلیوں کی پیٹھ مونڈھوں کے مقابل ہو۔

(۲) تکبیر اور رفع یدین کی ابتدا ساتھ ساتھ ہو، اور ان دونوں کی انتہا بھی ساتھ ساتھ ہو۔

(۳) تکبیر تحریمہ کی راء کو جزم کے ساتھ پڑھنا۔

(۴) تکبیرات انتقال کی طرح امام کا تکبیر تحریمہ کو بلند آواز سے کہنا۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۳تا۱۸،۱۰۲-فتح المعین ج۱ص۱۳۴،۱۳۵-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: تکبیر تحریمہ میں رفع یدین یعنی دونوں ہاتھوں کو اٹھانے کی جو کیفیت ہے، یہی حکم رکوع، رکوع سے اٹھنے اور تشہد اول سے اٹھنے کے وقت کی تکبیر میں ہے، یعنی انگلیاں ایک دوسرے سے جدا رہیں، وغیرہ۔ (فتح المعین ج۱ص۱۳۵-اعانۃ الطالبین ایضاً)

رفع یدین اور تکبیرات نماز

مسئلہ: رکوع سے اٹھنے کے علاوہ ہر اٹھتے اور جھکتے وقت امام، مقتدی اور منفرد کو تکبیر کہنا سنت ہے، اور تکبیر کو اتنی لمبی کرنا سنت ہے کہ جس جانب جارہا ہے، وہاں تک پہونچ جائے۔

(فتح المعین ج۱ص۱۵۴-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: تکبیر میں ''اللہ'' کے الف کو جو لام اور ہاء کے درمیان ہے، مد کے ساتھ ادا کیا جائے گا، اور سات الف سے زیادہ مد نہ کی جائے گی۔ (تحفۃ المحتاج ج۲ص۲۰)

مسئلہ: تکبیر تحریمہ میں دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں تک اٹھانے تک تکبیر جاری رکھے۔ رکوع کی تکبیر کو رکوع میں پہنچنے تک، سجدہ سے اٹھنے کی تکبیر کو قیام تک جاری رکھے۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۸، ۶۰، ۶۱)

مسئلہ: اگر دوسرے سجدہ کے بعد جلسہ استراحت میں بیٹھے تو تکبیر جاری رکھے، اور قیام میں پہنچنے تک تکبیر جاری رہے۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۶۰، ۶۱-فتح المعین ج اص۱۵۴-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: نماز کی ہر رکعت میں پانچ تکبیر سنت ہے۔(اعانۃ الطالبین ج اص۱۵۴)

توضیح: پانچ تکبیریں یہ ہیں: (۱) رکوع میں جانے کے وقت (۲) پہلا سجدہ میں جانے کے وقت (۳) پہلا سجدہ سے سر اٹھانے کے وقت (۴) دوسرا سجدہ میں جانے کے وقت (۵) دوسرا سجدہ سے سر اٹھانے کے وقت۔ تکبیر تحریمہ فرض ہے، اور تشہد اول سے اٹھنے کے وقت کی تکبیر سنت ہے، لیکن وہ ہر رکعت میں نہیں ہے۔

مسئلہ: نماز میں چار جگہ دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں کے مقابل اٹھانا سنت ہے۔
(۱) تکبیر تحریمہ کے وقت (۲) رکوع میں جانے کے وقت (۳) رکوع سے اٹھنے کے وقت (۴) تشہد اول سے اٹھنے کے وقت۔(فتح المعین ج اص۱۳۵-اعانۃ الطالبین ایضاً)

رفع یدین کی کیفیت

دونوں ہاتھ اٹھانے کے وقت دونوں ہتھیلیاں کھلی رکھے، اور ہاتھ کی انگلیوں کو ایک دوسرے سے کچھ جدا رکھے، یعنی نہ ملی ہوں، نہ ہی بہت فرق ہو۔ اب دونوں ہاتھوں کو کندھے کے مقابل اٹھائے، اس طرح کہ انگلیوں کا کنارہ کان کے اوپری حصہ کے مقابل ہو، اور دونوں انگوٹھے کان کی لو کے مقابل ہو، اور ہتھیلیوں کی پیٹھ مونڈھوں کے مقابل ہو۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۰۲-فتح المعین ج اص۱۳۴، ۱۳۵-اعانۃ الطالبین ایضاً)

(۱) تحریمہ کے وقت تکبیر اور رفع یدین کی ابتدا ساتھ ساتھ ہو، اور ان دونوں کی انتہا بھی ساتھ ساتھ ہو۔(فتح المعین ج اص۱۳۵-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۸)

مسئلہ: رفع مکمل ہوتے ہی تکبیر بھی مکمل ہوجائے۔(حاشیۃ الشروانی ج۲ص۱۸)

مسئلہ: تحریمہ میں رفع مکمل ہونے کے بعد ہاتھوں کو سینہ تک لائے۔بالکل نیچے نہ لے جائے۔(تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۸-حاشیۃ الشروانی ایضاً)

(۲)رکوع میں جاتے وقت رفع یدین کے ختم ہونے پرتکبیر ختم نہ کرے، بلکہ رکوع تک پہنچنے تک تکبیر کولمبی کرے۔(فتح المعین ج۱ص۱۵۴-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: رکوع میں جاتے وقت دونوں ہاتھ مونڈھوں کے مقابل ہونے کے بعد جھکنا شروع کرے۔(تحفۃ المحتاج ج۲ص۶۰)

(۳)رکوع سے اٹھتے وقت اعتدال تک پہنچنے تک تکبیر کولمبی کرے۔رفع یدین کی ابتدا رکوع سے سر اٹھانے کی ابتدا کے ساتھ ہو،اوراعتدال تک پہنچنے تک رفع یدین مکمل ہو، پھر جب سیدھا کھڑا ہوجائے تو دونوں ہاتھوں کو نیچے لائے۔

(اعانۃ الطالبین ج۱ص۱۳۵-تحفۃ المحتاج ج۲ص۶۲)

(۴)تشہداول سے اٹھتے وقت جب اقل رکوع کی حد تک پہنچے،تب رفع یدین شروع کرے،اور قیام تک پہنچنے تک رفع یدین مکمل ہو۔(اعانۃ الطالبین ج۱ص۱۳۵)

مسئلہ: تشہداول سے اٹھتے وقت بیٹھنے کی حالت سے تکبیر شروع ہو،اور مکمل کھڑے ہونے تک تکبیر کولمبی کرے۔(فتح المعین ج۱ص۱۵۴-اعانۃ الطالبین ایضاً)

تکبیر، تسمیع وسلام میں جہرواسرار

مسئلہ: آہستہ بولنے کے وقت تکبیر تحریمہ، فاتحہ اور سلام میں،اور ہمیشہ تشہداخیر،درود یعنی تمام رکن قولی میں اتنی آواز ہونا واجب ہے کہ خود نمازی اسے سن سکے۔اسی طرح قولی سنتوں میں اتنی آواز ہونا سنت ہے کہ نمازی خودسن سکے،یعنی جب کہ وہ نمازی صحیح سماعت والا ہو،اورکوئی عذر مثلاً شوروغل وغیرہ نہ ہو،اوراگروہ نمازی بہرا ہوتو بھی اتنی مقدار میں

آواز ہونا فرائض میں فرض اور سنتوں میں سنت ہے کہ اگر بہرا نہ ہوتا تو سن لیتا۔

(فتح المعین ج ۱ ص ۱۳۴ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: امام اور ضرورت کے وقت مبلغ کا ذکر کی نیت، یا ذکر اور مقتدیوں کو سنانے کی نیت سے تکبیر تحریمہ، تکبیر انتقال، تسمیع (سمع اللہ لمن حمدہ) اور سلام کو بلند آواز سے کہنا سنت ہے۔

(فتح المعین ج ۱ ص ۱۵۴ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۷، ۱۸ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: اگر امام یا مبلغ نے صرف مقتدیوں کو اپنی آواز پہنچانے کی نیت کی اور ذکر کی نیت نہ کی تو نماز باطل ہوجائے گی، اور اگر کچھ بھی ارادہ نہ کیا تو بھی نماز باطل ہوجائے گی۔ اگر ذکر اور مقتدیوں تک آواز پہنچانے کی نیت کی، یا صرف ذکر کی نیت کی تو نماز باطل نہیں۔

(فتح المعین ج ۱ ص ۱۵۴ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۷، ۱۸ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: یہاں متعدد چیزیں ہیں: (۱) امام ومبلغ کا تکبیرات انتقال اور سلام کو بلند آواز سے کہنا (۲) امام کو قرأت میں ضرورت کے وقت لقمہ دینا، یا کچھ بھول جانے پر سبحان اللہ کہنا، یا قنوت میں دعا بھول جانے پر دعا یاد دلانا۔ ان تمام کی چار صورتیں ہیں:

(۱) صرف ذکر کی نیت ہو (۲) ذکر اور دوسرے کو آگاہ کرنے کی نیت ہو۔

(۳) صرف دوسرے کو آگاہ کرنے کی نیت ہو (۴) کچھ بھی نیت نہ کیا۔

پہلی اور دوسری صورت میں نماز صحیح ہے۔ تیسری اور چوتھی صورت میں نماز باطل ہے۔

(فتح المعین ج ۱ ص ۱۵۴، ۲۱۷ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۷، ۱۸، ۴۱ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: امام اور مبلغ کے علاوہ کسی دوسرے شخص یعنی منفرد یا مقتدی کا بلند آواز سے تکبیر و

تسمیع وغیرہ کہنا مکروہ ہے۔(فتح المعین ج۱ص۱۵۴-اعانۃ الطالبین ایضاً)
(تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۷،۱۸-حاشیۃ الشروانی ایضاً)

تکبیر تحریمہ کے ممنوعات

مسئلہ: تکبیر تحریمہ میں کوئی حرف کم کرنا یا معنی بدل دینے والی زیادتی کرنا منع ہے۔
(فتح المعین ج۱ص۱۳۳)

مسئلہ: (۱)تکبیر تحریمہ میں ''اللہ'' کے الف کو مد کے ساتھ ''آللہ'' پڑھنا (۲) ''اکبر'' میں الف بڑھا کر ''اکبار'' پڑھنا (۳) اسم جلالت سے پہلے واؤ بڑھا کر ''واللہ اکبر'' پڑھنا (۴) اللہ اور اکبر کے درمیان ساکن واؤ بڑھا کر ''اللہو اکبر'' کہنا (۵) یا حرکت والا واؤ بڑھا کر ''اللہ واکبر'' کہنا (۶) اسم جلالت میں لام وہا کے درمیانی الف میں قاریوں کی بتائی ہوئی حد سے زیادہ مد کرنا یعنی سات الف سے زیادہ مد کرنا ممنوع ہے۔(۷) ''اکبر'' کی باء کو تشدید کے ساتھ پڑھنا ممنوع ہے۔
(فتح المعین ج۱ص۱۳۳-تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۳،۱۴-حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: تکبیر تحریمہ میں ''اللہ'' اور ''اکبر'' کے درمیان سانس لینے کی وجہ سے سکتہ آ گیا تو کوئی حرج نہیں۔(فتح المعین ج۱ص۱۳۳)

مسئلہ: تکبیر تحریمہ میں ''اکبر'' کی راء کو پیش کے ساتھ پڑھا تو کوئی حرج نہیں۔
(فتح المعین ج۱ص۱۳۳-تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۴)

رکن سوم: قیام

مسئلہ: کھڑے ہونے کی قدرت رکھنے والے کے لیے ہر فرض نماز میں قیام فرض ہے۔ وہ وقتیہ فرض نماز ہو، یا نذر کے سبب فرض ہو، یا کسی خطا کے سبب دہرائی جانے والی فرض

نماز ہو۔(فتح المعین ج اص ۱۳۵-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: قیام میں اپنی پیٹھ کی ہڈی کو برابر رکھے، اتنا نہ جھکے کہ اقل رکوع کے قریب ہو جائے۔(فتح المعین ج اص ۱۳۶-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: نماز کے ارکان میں قیام تمام ارکان میں افضل ہے، پھر سجدہ، پھر رکوع، پھر تمام ارکان افضل ہیں۔(اعانۃ الطالبین ج اص ۱۳۵)

مسئلہ: نفل نماز بغیر کسی عذر کے بیٹھ کر یا پہلو کے بل لیٹ کر جائز ہے، لیکن رکوع اور سجدہ اشارہ سے جائز نہیں، بلکہ بیٹھ کر رکوع وسجدہ کرنا لازم ہے۔(تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۲۷-حاشیۃ الشروانی ایضاً-فتح المعین ج اص ۱۳۷، ۱۳۸-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: نفل نماز اگر پہلو کے بل لیٹ کر پڑھنے کی قوت ہوتو چت لیٹ کر پڑھنا صحیح نہیں۔
(تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۲۷-حاشیۃ الشروانی ایضاً-فتح المعین ج اص ۱۳۸)

قیام کی سنتیں

(۱) دونوں قدموں کے درمیان ایک بالشت کے برابر فاصلہ رکھنا سنت ہے۔
(اعانۃ الطالبین ج اص ۱۳۵)

(۲) تکبیر کے بعد دونوں ہتھیلیوں کو سینہ کے نیچے اور ناف کے اوپر باندھنا، اور بائیں ہاتھ کے گٹے کو دائیں ہاتھ سے پکڑے ہوئے رہنا سنت ہے۔
(فتح المعین ج اص ۱۳۵-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۱۰۲)

مسئلہ: تکبیر تحریمہ میں رفع یدین کے بعد دونوں ہاتھوں کو نیچے لانا یعنی ارسال کرنا اور پھر دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر سینہ کے نیچے باندھنا خلاف اولیٰ ہے۔(فتح المعین ج اص ۱۳۵)

مسئلہ: تکبیر تحریمہ میں رفع یدین اور تکبیر کہنے سے پہلے سجدہ کی جگہ دیکھنا اور سر تھوڑا جھکانا، پھر ہاتھوں کو اٹھانا مناسب ہے۔(فتح المعین ج اص ۱۳۵)

(۳)تکبیرتحریمہ کے بعد دعائے افتتاح پڑھنا سنت ہے۔

(فتح المعین ج ۱ ص ۱۴۵-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۹)

دعائے افتتاح

(الف)تکبیرتحریمہ کے بعد دعائے افتتاح پڑھنا سنت ہے،مگراس کی پانچ شرطیں ہیں۔

(۱)جنازہ کی نماز نہ ہو۔نماز جنازہ میں تکبیرتحریمہ کے بعد دعائے افتتاح سنت نہیں۔

(۲)دعائے افتتاح سے پہلے اعوذ باللہ یا قرأت شروع نہ کیا ہو۔

(۳)دعائے افتتاح میں مشغول ہونے سے نماز کا وقت ختم ہونے کا خوف نہ ہو۔

(۴)امام کے رکوع سے پہلے مقتدی کو سورہ فاتحہ کا بعض حصہ چھوٹ جانے کا خوف نہ ہو۔

(۵)حالت قیام میں امام کو پانا۔

(فتح المعین ج ۱ ص ۱۴۵-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۹،۳۰)

مسئلہ: جب یہ شرطیں پائی جائیں تو دعائے افتتاح پڑھے،اگرچہ امام کے آمین کے ساتھ آمین کہا ہو،یا سورہ چھوٹ جانے کا خوف ہو۔

(فتح المعین ج ۱ ص ۱۴۵-اعانۃ الطالبین ایضاً)

(ب)دعائے افتتاح میں بہت دعائیں وارد ہوئیں۔افضل دعا یہ ہے۔

{وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَالسَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ}(صحیح مسلم)

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۳۰،۳۱-فتح المعین ج ۱ ص ۱۴۵-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: منفرد اور غیر مطروق مسجد کے امام کو نماز لمبی کرنے کی اجازت محصور مقتدیوں سے لفظی طور پر ملی ہو تو دعائے افتتاح کے بعد یہ دعاء پڑھنا سنت ہے:{اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ

وَبَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْ تَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِیْ مِنْ خَطَايَایَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اَغْسِلْنِیْ مِنْ خَطَايَایَ كَمَا يُغْسَلُ الثَّوْبُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرْدِ} (فتح المعین ج۱ص۱۴۶-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: محصورین سے وہ مقتدی مراد ہیں جو پنج وقتہ نماز میں اس امام کے پیچھے اس مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے ہوں، اوران کے علاوہ کبھی بھی کوئی اس مسجد میں نماز جماعت کے لیے نہ آتا ہو۔ مسجد مطروق وہ ہے جو راستے میں ہو، اور مسافروں کے وہاں آنے کا امکان ہو۔ (فتح المعین ج۱ص۱۴۶-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۲ص۳۱)

مسئلہ: مسجد مطروق ہو یا مقتدی محصور نہ ہوں تو نماز کو مختصر کرنا سنت ہے۔

(اعانۃ الطالبین ج۱ص۱۴۶)

توضیح: نماز مختصر کرنے کا مفہوم یہ ہے کہ امام مذکورہ دعا کو اور رکوع، سجدہ، قنوت میں اضافہ نہ کرے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ہر بحث میں اس امر سے متعلق تفصیل بیان ہوگی۔

مسئلہ: اگر مقتدی امام کی قرأت سن رہا ہو تو اسے دعائے افتتاح جلد پھر پڑھنا سنت ہے۔

(حاشیۃ الشروانی ج۲ص۳۱-فتح المعین ج۱ص۱۴۵،۱۴۶)

مسئلہ: دعائے افتتاح کو آہستہ آواز میں پڑھنا سنت ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۳۳-فتح المعین ج۱ص۱۴۵)

قیام کے مکروہات

(۱) بلا عذر کسی چیز سے ٹیک لگا کر نماز پڑھنا۔ (فتح المعین ج۱ص۱۳۶)

(۲) بلا عذر ایک پیر کے سہارے کھڑا ہونا۔ (تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۶۳)

(۳) بلا عذر قیام میں ایک پاؤں کو دوسرے سے آگے رکھنا۔

(اعانۃ الطالبین ج۱ص۱۳۵)

(۴) بلا عذر قیام میں دونوں پاؤں کو ملا کر رکھنا۔ (اعانۃ الطالبین ج۱ص۱۳۵)

(۶) بلا عذر اپنی کمر پر ہاتھ رکھنا۔ (تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۶۵)

رکن چہارم: سورہ فاتحہ پڑھنا

مسئلہ: امام، مقتدی اور منفرد کو تمام رکعتوں میں سورہ فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔

(فتح المعین ج۱ص۱۳۸-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۲ص۳۴)

توضیح: مسبوق کے لیے جداگانہ احکام ہیں۔ مسبوق کے بیان میں اس کی تفصیل ہے۔

فاتحہ کے واجبات

(۱) فاتحہ کا مکمل قیام میں ہونا (۲) فاتحہ کی تمام آیتوں کو پڑھنا۔

(۳) اگر کوئی مانع نہ ہو تو اتنی آواز سے پڑھنا کہ فاتحہ کے تمام حروف خود کو سنائی دے۔

(۴) فاتحہ کا عربی زبان میں ہونا (۵) اس کے حروف اور مخارج کی رعایت کرنا۔

(۶) اس کی تشدیدوں کی رعایت کرنا (۷) ایسی غلطی نہ ہونا جس سے معنیٰ بدل جائے۔

(۸) پے در پے ہونا (۹) اس کے الفاظ اور آیات کا ترتیب کے ساتھ ہونا۔

(۱۰) صارف کا نہ ہونا یعنی فاتحہ کو فاتحہ کی نیت سے پڑھنا۔

(فتح المعین ج۱ص۱۳۹تا۱۴۴-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۲ص۳۴تا۴۸)

مسئلہ: فاتحہ کی جس مد، ادغام وغیرہ کے واجب ہونے پر قرا کا اتفاق ہے، اس کو بجالانا واجب ہے۔ (اعانۃ الطالبین ج۱ص۱۴۱)

مسئلہ: نمازی نے ایک حرف کو حذف کر دیا، یا اس کو دوسرے حرف سے بدل دیا، یا تشدید والے حرف کو بلا تشدید پڑھا، یا اعراب میں ایسی غلطی کی جس سے معنی بالکل بدل گیا جیسے ''انعمت'' کی تاء کو زیر یا پیش کے ساتھ پڑھا، یا ''ایاک'' کے کاف کو زیر کے ساتھ پڑھا،

یا ترتیب بدل دی تو ان صورتوں میں نماز باطل ہوگئی، جب کہ اس کی حرمت کو جانتے ہوئے قصداً ایسا کیا ہو۔ اگر اس کی حرمت کا علم نہ تھا یا قصداً ایسا نہ کیا تو ان کلمات کی قرأت باطل ہو گی۔ اگر فاصلہ زیادہ نہیں ہوا ہے تو ان کلمات کو اور اس کے بعد والے کو دوبارہ پڑھے، ورنہ پوری سورہ فاتحہ دوبارہ پڑھے اور سجدۂ سہو کرے۔ (فتح المعین ج ا ص ۱۴۰ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر ایسی غلطی کی جس سے معنی نہیں بدلتا ہو، جیسے ''نعبد'' کے دال کو زبر کے ساتھ پڑھا تو اگر جان بوجھ کر ایسا کیا تو حرام ہے، اگر غلطی سے کیا تو مکروہ ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۱۴۰ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: ایک بار سانس لینے کے وقفہ سے زیادہ وقفہ کرنے سے موالات (پے در پے ہونا) منقطع ہو جاتا ہے۔ اگر کسی عذر جیسے کھانسی یا چھینک کے غلبہ کی وجہ سے ایسا ہوا تو معاف ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۱۴۰ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: لمبی خاموشی یا کوئی اجنبی چیز آ جائے جس کا تعلق نماز سے نہ ہو، جیسے فاتحہ کے علاوہ کوئی دوسری آیت پڑھنا، یا چھینکنے والے کا جواب دینا تو ایسی صورت میں سورہ فاتحہ کو دہرانا واجب ہے، لیکن امام کی فاتحہ پر آمین کہنے، یا امام کے ساتھ سجدۂ تلاوت کرنے، دعا کرنے، قرأت میں توقف کرنے پر امام کو لقمہ دینے سے فاتحہ کو دہرانا واجب نہیں' کیوں کہ یہ سب چیزیں نماز سے تعلق رکھنے والی ہیں۔

(فتح المعین ج ا ص ۱۴۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۴۱)

مسئلہ: سورہ فاتحہ کے ساتھ ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' پڑھنا واجب ہے، کیوں کہ بسم اللہ فاتحہ کی ایک آیت ہے۔ (فتح المعین ج ا ص ۱۳۹ - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۳۵)

فاتحہ کی سنتیں

(۱) ہر رکعت میں قرأت یعنی فاتحہ سے پہلے اعوذ باللہ پڑھنا۔

(۲) فاتحہ کی ہر آیت پر وقف کرنا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پر بھی وقف کرنا۔

(۳) فاتحہ کے بعد آمین کہنا۔

(۴) امام کی قرأت کو سنے تو امام کے آمین کے ساتھ آمین کہنا۔

(۵) فاتحہ کے بعد فرض کی پہلی دو رکعتوں میں کوئی سورہ یا ایک آیت پڑھنا، لیکن تین آیتیں پڑھنا بہتر ہے۔

(۶) مقتدی اپنی فاتحہ کو امام کی فاتحہ کے بعد پڑھے، اگرچہ سری نماز ہو۔

(۷) اگر امام کی قرأت ہو رہی ہو تو دعائے افتتاح میں جلدی کرے۔

(۸) تیسری اور چوتھی رکعت میں امام سے پہلے فاتحہ سے فارغ ہو جانے والا مقتدی دعا یا قرأت میں مشغول ہو جائے، اور قرأت میں مشغول ہونا اولیٰ ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۱۴۵ تا ۱۵۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۹ تا ۵۸)

مسئلہ: اگر قصداً یا سہواً قرأت شروع کر دیا تو تعوذ نہ پڑھے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۳۲، ۳۳ - فتح المعین ج ا ص ۱۴۶)

مسئلہ: پہلی رکعت میں دعاء افتتاح کے بعد اعوذ باللہ پڑھے۔

(فتح المعین ج ا ص ۱۴۶ - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۳۱)

مسئلہ: اگر قرأت کے درمیان سجدۂ تلاوت کیا، اور سجدہ سے واپس آ کر پھر قرأت کیا تو اعوذ باللہ کو دہرانے کی ضرورت نہیں۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۳۳)

مسئلہ: بسم اللہ سورہ برأت کے علاوہ تمام سورتوں کے شروع کی ایک مکمل آیت ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۱۳۹ - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۳۶)

مسئلہ: سورہ برأت کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا حرام ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۳۶ - اعانۃ الطالبین ج ا ص ۱۳۹)

مسئلہ: سورہ برأت کو درمیان سے پڑھے تو بسم اللہ پڑھنا سنت ہے۔

(اعانۃ الطالبین ج۱ص۱۳۹)

مسئلہ: جو سورہ کے درمیان سے کوئی آیت پڑھے، اس کے لیے بسم اللہ پڑھنا سنت ہے۔

(فتح المعین ج۱ص۱۴۹-تحفۃ المحتاج ج۲ص۳۳)

توضیح: میں نے جہاں کہیں بسم اللہ لکھا ہے، وہاں مکمل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم مراد ہے۔ اسی طرح اعوذ باللہ سے مکمل اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم مراد ہے۔

مسئلہ: سورہ فاتحہ میں ''انعمت علیہم'' پر وقف نہ کرنا اولیٰ ہے۔ اگر وقف کرلیا تو شروع آیت یعنی ''صراط الذین'' سے اعادہ سنت نہیں، بلکہ غیر المغضوب'' سے پڑھنا اولیٰ ہے۔

(فتح المعین ج۱ص۱۴۷-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۲ص۵۸)

مسئلہ: نماز سے باہر بھی فاتحہ کے بعد آمین کہنا سنت ہے۔

(فتح المعین ج۱ص۱۴۷-تحفۃ المحتاج ج۲ص۴۹)

مسئلہ: نماز کے افعال واقوال میں سے صرف آمین میں امام کے ساتھ ہونا سنت ہے۔ دوسری چیزوں میں مقتدی کا ہر قول وفعل امام کے بعد ہو۔

(فتح المعین ج۱ص۱۴۸-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۲ص۵۱)

مسئلہ: جہری نماز میں مقتدی کے لیے افضل ہے کہ امام کے آمین کے ساتھ آمین کہے۔ نہ پہلے کہے، نہ بعد، تاکہ امام کی موافقت ہو۔ (تحفۃ المحتاج ج۲ص۵۰)

مسئلہ: اگر امام آمین کہنے میں تاخیر کرے، یا آمین نہ کہے تو بھی مقتدی آمین کہے۔

(اعانۃ الطالبین ج۱ص۱۴۸-تحفۃ المحتاج ج۲ص۵۱)

تعوذ وتامین میں جہر واسرار

مسئلہ: اعوذ باللہ کو جہری نماز میں بھی آہستہ آواز میں پڑھنا سنت ہے، اور نماز کے باہر

اعوذ باللہ کو زور سے پڑھے، اگر وہاں کوئی سننے والا ہو۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۳۳ - فتح المعین ج ۱ ص ۱۴۵، ۱۴۶)

مسئلہ: جہری نماز میں امام، مقتدی و منفرد کے لیے سورہ فاتحہ کے آمین کو بلند آواز سے کہنا سنت ہے۔ (فتح المعین ج ۱ ص ۱۴۷ - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۵۱)

مسئلہ: مقتدی کے لیے سنت ہے کہ جہری نماز میں بھی اپنی فاتحہ میں آمین کو آہستہ آواز سے کہے۔ (حاشیۃ الشروانی ج ۲ ص ۵۱)

مسئلہ: مقتدی کے لیے سنت ہے کہ امام کی فاتحہ میں آمین کو بلند آواز سے کہے، جب کہ وہ امام کی قرأت کو سنے، اگر چہ امام ابھی آمین نہ کہا ہو۔ (فتح المعین ج ۱ ص ۱۴۸)

مسئلہ: آمین کو درمیانی آواز میں کہا جائے۔ آواز بہت بلند کرنا مکروہ ہے۔

(حاشیۃ الشروانی ج ۲ ص ۵۱)

مسئلہ: سری نماز میں امام، مقتدی و منفرد یعنی ہر نمازی آہستہ آمین کہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۵۱)

نماز کے درمیانی سکتوں کا بیان

چھ جگہوں پر سبحان اللہ کہنے کی مقدار میں ہلکا سا سکتہ کرنا سنت ہے۔

(۱) تکبیر تحریمہ اور دعائے افتتاح کے درمیان۔

(۲) دعائے افتتاح اور اعوذ باللہ کے درمیان۔

(۳) اعوذ باللہ اور بسم اللہ کے درمیان۔

(۴) فاتحہ اور آمین کے درمیان (۵) آمین اور سورہ کے درمیان۔

(۶) سورہ اور تکبیر رکوع کے درمیان سکتہ کرنا سنت ہے۔

(فتح المعین ج ۱ ص ۱۴۸ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۵۷)

قرأت کی سنتیں

مسئلہ: ضرورت کے وقت امام کولقمہ دینا سنت ہے۔(تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۱۴۸،۱۴۱)

مسئلہ: نماز میں آیت سجدہ پڑھنے پر ایک سجدہ کرنا سنت ہے۔
(تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۲۰۷،۲۰۸ – فتح المعین ج ۱ص ۲۱۰)

مسئلہ: آیت رحمت پڑھنے پر اللہ تعالیٰ سے رحمت طلب کرنا، آیت عذاب پڑھنے پر عذاب سے پناہ مانگنا، موقع کے اعتبار سے استغفار و تنزیہ کرنا۔ آیت "فَسَبِّحْ بِاسْمِکَ الْعَظِیْمِ" پڑھنے کے بعد "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ" کہنا، اور "اَ لَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ" کے وقت "بَلٰی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاھِدِیْنَ" کہنا سنت ہے۔
(تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۱۰۱،۱۰۲ – حاشیۃ الشروانی ایضاً – فتح المعین ج ۱ص ۱۴۱،۱۴۲)

مسئلہ: نماز میں نمازی نے کوئی ایسی آیت پڑھی یا سنی، جس میں اسم پاک رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہو تو اس پر نماز میں درود پڑھنا سنت نہیں۔(فتح المعین ج ۱ص ۱۴۲)

مسئلہ: ہر آیت کے ختم ہونے پر وقف کرنا سنت ہے۔(تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۵۸)

مسئلہ: امام کے لیے سنت ہے کہ جہری نماز میں فاتحہ سے فارغ ہو کر آمین کہنے کے بعد مقتدی کے فاتحہ پڑھنے کی مقدار میں سکتہ کرے۔ اگر امام کو معلوم ہو کہ مقتدی اس وقفہ میں اپنی فاتحہ پڑھتے ہیں جیسا کہ یہی طریقہ رائج ہے، اور امام اس وقفہ میں دعا یا قرأت میں مشغول رہے، اور قرأت یعنی قرآن کی آیت یا سورت پڑھنے میں مشغول ہونا اولیٰ ہے۔
(تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۵۷ – فتح المعین ج ۱ص ۱۴۸)

آیت یا سورت پڑھنا

مسئلہ: منفرد اور امام کو نماز کی پہلی دو رکعت میں فاتحہ کے بعد کوئی سورہ یا آیت پڑھنا

سنت ہے،اور تین آیت اولیٰ ہے۔(فتح المعین ج۱ص۱۴۸)

مسئلہ: نماز کی آخری دو رکعتوں میں سورہ پڑھنا سنت نہیں،اور پہلی دو رکعتوں میں سورہ چھوڑنا جائز ہے۔(فتح المعین ج۱ص۱۴۹)

مسئلہ: نفل نماز کی ان تمام رکعتوں میں سورہ پڑھنا سنت ہے جو رکعتیں تشہد اول سے پہلے پڑھی جائیں۔اگر تشہد اول سے پہلے دو رکعت پڑھی جائے تو ان دو رکعتوں میں سورہ پڑھنا سنت ہے،اور اگر تشہد اول سے پہلے چار رکعت پڑھی جائے تو چاروں رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ پڑھنا سنت ہے۔(تحفۃ المحتاج ج۲ص۵۲-حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: مقتدی کو جہری نماز میں سورہ یا آیت پڑھنا مکروہ ہے،جب کہ وہ امام کی قرأت سنے۔(تحفۃ المحتاج ج۲ص۵۴-فتح المعین ج۱ص۱۵۰)

مسئلہ: جو مقتدی جہری نماز میں دوری یا بہرا پن کی وجہ سے امام کی قرأت نہ سن سکے،یا صرف آواز سنے اور حروف سمجھ میں نہ آئیں تو مقتدی کو بھی آہستہ سے سورہ یا آیت پڑھنا سنت ہے۔(تحفۃ المحتاج ج۲ص۵۴،۵۸-فتح المعین ج۱ص۱۵۰)

مسئلہ: جہری نماز میں امام کی قرأت نہ سننے والے مقتدی کو اور سری نمازوں کی پہلی دو رکعت میں ہر مقتدی کو امام کی فاتحہ کی مقدار تک توقف کرنا سنت ہے۔اس کے بعد فاتحہ و سورہ پڑھے،جب کہ اسے ظن غالب ہو کہ امام کے رکوع سے پہلے فاتحہ پڑھ لے گا،لیکن اگر امام کی فاتحہ کے بعد اپنی فاتحہ کے مکمل نہ ہونے کا ظن غالب یا یقین ہو تو امام کے ساتھ فاتحہ پڑھنا سنت ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۵۴،۵۸-فتح المعین ج۱ص۱۵۰،۱۵۱-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: مقتدی کو امام کی فاتحہ کے مکمل ہونے سے پہلے اپنی فاتحہ شروع کرنا مکروہ ہے،گرچہ سری نماز ہو،لیکن اگر رکوع سے پہلے اپنی فاتحہ مکمل نہ ہونے کا ظن غالب یا یقین ہو تو

امام کی فاتحہ مکمل ہونے سے پہلے اپنی فاتحہ شروع کرنا سنت ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۵۴، ۵۸-فتح المعین ج اص ۱۵۰، ۱۵۱)

مسئلہ: مقتدی امام کے فاتحہ پڑھنے کے وقت سورہ نہ پڑھے، بلکہ دعا میں مشغول ہو، کیوں کہ فاتحہ سے پہلے سورہ یا آیت پڑھنا مکروہ ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۵۴، ۵۸-فتح المعین ج اص ۱۵۰، ۱۵۱-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: مسبوق جو امام کی پہلی دو رکعت نہ پایا ہو، اسے اپنی باقی رکعتوں میں سورہ پڑھنا سنت ہے جبکہ امام کے ساتھ والی رکعتوں میں سورہ نہ پڑھا ہو، مثلاً مسبوق نے امام کے ساتھ ظہر کی آخری دو رکعت پائی، اور اس نے ان دو رکعتوں میں فاتحہ اور سورہ پڑھ لیا تو اب اپنی باقی دو رکعتوں میں سورہ نہ پڑھے گا، یا ظہر کی صرف ایک رکعت امام کے ساتھ پایا، اور اس میں سورہ پڑھ لیا تو اپنی باقی رہنے والی صرف ایک رکعت میں سورہ پڑھے گا۔

(فتح المعین ج اص ۱۴۹-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۵۲، ۵۳)

ترتیب اور موالات کے ساتھ پڑھنا

قرآن میں جو سورت پہلے ہے، وہ پہلے پڑھی جائے اور جو بعد میں ہے، وہ بعد میں پڑھی جائے، یہی ترتیب ہے۔ موالات یہ ہے کہ پہلی رکعت میں جس سورہ کو پڑھا ہے، بعد والی رکعت میں اس کے بعد والی سورت پڑھی جائے۔

مسئلہ: سورتوں کو قرآن کی ترتیب سے اور سلسلہ وار پڑھنا سنت ہے، مثلاً پہلی رکعت میں سورہ ہمزہ اور دوسری میں سورہ قریش پڑھا تو موالات یعنی سلسلہ وار ہونا ختم ہو گیا، اور یہ خلاف اولیٰ ہے، مگر جہاں حکم وارد ہو، وہاں خلاف اولیٰ نہیں، جیسے فجر کی پہلی رکعت میں سورہ کافرون اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھنا سنت ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۵۷-حاشیۃ الشروانی ایضاً-فتح المعین ج اص ۱۴۸، ۱۵۰)

مسئلہ: سورتوں کو ترتیب کے خلاف پڑھنا یا موالات کو چھوڑ دینا خلاف اولیٰ ہے۔

(اعانۃ الطالبین ج ۱ ص ۱۵۰ - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۵۷ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: اگر ترتیب وتطویل میں تعارض ہو جائے، جیسے پہلی رکعت میں سورہ اخلاص پڑھا تو دوسری رکعت میں سورہ فلق پڑھے یا سورہ کوثر، پس اس وقت ترتیب یا تطویل میں سے کسی ایک کی رعایت کرنی صحیح ہے، لیکن ترتیب کی رعایت بہتر ہے، یعنی گرچہ بعد والی سورت کچھ لمبی ہے جس کے پڑھنے سے پہلی رکعت کی تطویل ختم ہو جاتی ہے، لیکن سورتوں کی ترتیب باقی رہتی ہے، لہٰذا یہاں ترتیب کا لحاظ کرنا بہتر ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۵۷ - حاشیۃ الشروانی ایضاً - فتح المعین ج ۱ ص ۱۵۰ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: پہلی رکعت میں دوسری رکعت سے لمبی سورت پڑھنا سنت ہے۔ ہاں، جہاں دوسری رکعت کو لمبی کرنے کا حکم ہو، وہاں دوسری رکعت کو لمبی کرے۔

(فتح المعین ج ۱ ص ۱۵۰ - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۰۳)

مسئلہ: اگر پہلی رکعت میں پڑھی گئی سورت کے بعد والی سورت لمبی ہے تو اس لمبی سورت کو ترتیب کا لحاظ کرتے ہوئے دوسری رکعت میں پڑھنا جائز ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۵۷ - حاشیۃ الشروانی ص ۵۶، ۵۷ - فتح المعین ج ۱ ص ۱۵۰)

نمازوں میں خاص سورتیں پڑھنا

مسئلہ: غیر مسافر منفرد اور مذکورہ امام محصورین کو فجر میں طوال مفصل، ظہر میں قریب طوال مفصل، عصر وعشا میں اوساط مفصل اور مغرب میں قصار مفصل سے پڑھنا سنت ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۵۴، ۵۵)

مسئلہ: سورہ حجرات سے سورہ عم تک طوال مفصل ہے۔ سورہ عم سے سورہ ضحیٰ تک اوساط مفصل ہے۔ سورہ ضحیٰ سے سورہ ناس تک قصار مفصل ہے۔ (حاشیۃ الشروانی ج ۲ ص ۵۵)

مسئلہ: نماز جمعہ اور جمعہ کی عشا میں سورہ جمعہ اور سورہ منافقون، یا سبح اسم ربک اور ہل اتٰک پڑھنا سنت ہے۔اگر وقت میں گنجائش ہوتو جمعہ کی فجر میں پہلی رکعت میں مکمل الم تنزیل اور دوسری رکعت میں مکمل ہل اتی علی الانسان حین من الدہر۔ جمعہ کی مغرب میں سورہ کافرون اور سورہ اخلاص پڑھنا سنت ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۱۵۱-تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۵۵،۵۶-حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: غیر مسافر منفرد اور امام محصورین و امام غیر محصورین سب کے لیے مذکورہ بالا صورتوں کا پڑھنا سنت ہے، گر چہ مقتدی حضرات راضی نہ ہوں۔

(اعانۃ الطالبین ج ا ص ۱۵۱- حاشیۃ الشروانی ج ۲ص ۵۵،۵۶)

مسئلہ: مسافر کو جمعہ اور اس کے علاوہ دنوں کی نماز فجر میں سورہ کافرون اور سورہ اخلاص پڑھنا سنت ہے۔(فتح المعین ج ا ص ۱۵۱-تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۵۶)

مسئلہ: فجر اور مغرب کی سنت راتبہ،طواف،استخارہ اور احرام کی دو رکعتوں میں سورہ کافرون اور سورہ اخلاص پڑھنا سنت ہے۔(فتح المعین ج ا ص ۱۵۲،۲۴۶)

مسئلہ: اگر کسی نے پہلی رکعت میں متعینہ سورت کو چھوڑ دیا تو دوسری رکعت میں ان دونوں متعینہ سورتوں کو پڑھے، یا دوسری رکعت کی سورت کو پہلی رکعت میں پڑھ دیا تو ددوسری رکعت میں پہلی رکعت کی متعین سورت کو پڑھے۔

(فتح المعین ج ا ص ۱۵۲-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۵۶)

مسئلہ: اگر غیر معینہ سورت شروع کردے،خواہ سہواً ہو یا قصداً تو اسے روک کر معینہ سورت کو پڑھے۔(فتح المعین ج ا ص ۱۵۲-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۵۶)

مسئلہ: وقت اگر تنگ ہوتو متعینہ سورتوں کے بعض حصہ کو پڑھنے سے دو چھوٹی سورتیں مکمل پڑھنا افضل ہے۔(فتح المعین ج ا ص ۱۵۲-تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۵۶)

مسئلہ: اگر متعین سورت میں سے ایک یاد ہے تو اس کو پڑھے، اور دوسری سورت کی جگہ کوئی غیر متعین سورت پڑھ لے، گرچہ ایسا کرنے سے موالات ختم ہو جائے۔
(فتح المعین ج۱ص۱۵۲-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: ایک لمبے سورہ کا بعض حصہ پڑھنے سے ایک مکمل چھوٹا سورہ پڑھنا افضل ہے، لیکن اگر ان آیات کو پڑھنے کا مطالبہ شریعت میں ہو تو ان آیات کو ہی پڑھنا افضل ہے، جیسا کہ تراویح میں پورا قرآن پڑھتے وقت ہوتا ہے۔ قرآن مکمل اسی وقت ہوگا جب ساری آیات پڑھے۔ (فتح المعین ج۱ص۱۴۹-تحفۃ المحتاج ج۲ص۵۲)

مسئلہ: اگر تراویح میں پورا قرآن پڑھنا مقصود نہ ہو تو لمبے سورہ کا بعض حصہ پڑھنے سے افضل مکمل چھوٹا سورہ پڑھنا ہے۔ (حاشیۃ الشروانی ج۲ص۵۲)

قرأت میں جہر و اسرار

مسئلہ: مغرب اور عشا کی پہلی دو رکعتوں اور فجر، جمعہ، تراویح، رمضان کی نماز وتر، چاند گہن، نماز عیدین، نماز استسقا، رات میں پڑھی جانے والی قضا نماز، رات میں پڑھی جانے والی طواف کی نماز میں امام و منفرد کو بلند آواز سے قرأت کرنا سنت ہے۔ (فتح المعین ج۱ص۱۵۳-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۲ص۵۶،۵۷-حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: سورج گہن کی نماز میں سری قرأت ہے۔ (اعانۃ الطالبین ج۱ص۱۵۳)

مسئلہ: جو نماز رات میں قضا پڑھی جا رہی ہو، اس میں بھی بلند آواز سے قرأت کرنا سنت ہے، گرچہ وہ سری نماز ہو جیسے ظہر کی قضا، اور دن میں قضا پڑھی جا رہی ہو تو اس میں آہستہ قرأت کرنا سنت ہے، جیسے عشا کی قضا۔ (اعانۃ الطالبین ج۱ص۱۵۳)

مسئلہ: مقتدی آہستہ قرأت کرے گا۔ اس کے لیے جہری قرأت مکروہ ہے۔
(فتح المعین ج۱ص۱۵۳-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: جہری نماز کی پہلی دو رکعتوں میں اگر کوئی جہر سے قرأت نہ کرے تو باقی رکعتوں میں جہر نہیں کر سکتا، کیوں کہ ان رکعتوں میں آہستہ قرأت کرنا سنت ہے۔

(اعانۃ الطالبین ج ا ص ۱۵۳)

مسئلہ: رات کو نفل مطلق میں جہر و اسرار کی درمیانی آواز میں قرأت سنت ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۱۵۳ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۵۷)

مسئلہ: نفل مقید جیسے سنن رواتب میں سری قرأت سنت ہے، رات ہو یا دن، اور عیدین اور نماز استسقا میں جہری قرأت سنت ہے، گرچہ دن کو پڑھی جاتی ہیں۔

(حاشیۃ الشروانی ج ۲ ص ۵۷)

مسئلہ: مقتدی امام کے پیچھے پانچ جگہ آواز بلند کرے گا: (۱) فاتحہ میں آمین کہتے وقت (۲) قنوت میں آمین کہتے وقت (۳) نماز پنج گانہ میں قنوت نازلہ میں آمین کہتے وقت (۴) قرأت میں بوقت ضرورت لقمہ دیتے وقت، اسی طرح جب امام رکعت زائد کے لیے کھڑا ہونے لگے تو آگاہ کرتے وقت (۵) امام کے آیت رحمت پڑھنے پر رحمت طلب کرتے وقت، اسی طرح بوقت ضرورت مبلغ تکبیر انتقالات کے وقت۔

(حاشیۃ الشروانی ج ۲ ص ۵۱)

مسئلہ: عورت اور مخنث کے لیے حکم یہ ہے کہ اگر وہاں کوئی اجنبی مرد موجود ہے تو آہستہ آواز سے قرأت کریں، اور اگر وہاں کوئی اجنبی مرد نہ ہو تو جہر کی جگہ جہر اور متوسط کی جگہ متوسط قرأت کرے، لیکن مردوں کی بہ نسبت کچھ آہستہ آواز میں قرأت کرے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۵۷ - حاشیۃ الشروانی ۵۶، ۵۷)

مسئلہ: عورت و مخنث کا جو حکم قرأت کے جہر و اسرار سے متعلق ہے، یہی حکم فاتحہ، آمین، عورتوں کے امام کی تکبیرات انتقال، تکبیر تحریمہ، دعائے قنوت اور دوسرے تمام مقامات

پر جہر و اسرار کا حکم ایسا ہی ہے، یعنی کوئی اجنبی مرد موجود ہو تو آہستہ ہو، اور موجود نہ ہو متوسط آواز سے ہو۔ (حاشیۃ الشروانی ج ۲ ص ۵۱)

قرأت کے مکروہات

(۱) تعوذ کو چھوڑ دینا۔ (فتح المعین ج ا ص ۱۴۷)

(۲) سورہ چھوڑ دینا۔ (حاشیۃ الشروانی ج ۲ ص ۵۱)

(۲) فاتحہ سے پہلے سورہ پڑھنا۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۵۸)

(۳) مقتدی کا امام کی قرأت سننے کے وقت قرأت کرنا۔ (فتح المعین ج ا ص ۱۵۰)

(۴) پہلی دو رکعت میں اگرچہ نماز سری ہو، امام سے پہلے فاتحہ شروع کرنا۔
(فتح المعین ج ا ص ۱۵۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

() مقتدی کو قرأت میں آواز بلند کرنا۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۱۵۳)

(۵) قیام کے علاوہ نماز کی دوسری کسی حالت میں قرأت کرنا۔
(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۶۱)

(۶) آہستہ پڑھی جانے والی جگہوں میں بلند آواز سے پڑھنا، اور بلند آواز سے پڑھی جانے والی جگہوں میں آہستہ تلاوت کرنا۔ (المنہج القویم للہیتمی ج ا ص ۱۴۰)

(۸) جہر میں اتنا مبالغہ کرنا کہ سونے والے کو تکلیف ہو یا کسی نماز پڑھنے والے کو تکلیف ہو۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۵۷ - حاشیۃ الشروانی ایضاً - فتح المعین ج ا ص ۱۵۳)

مسئلہ: نمازی اور غیر نمازی کی قرأت، دعا، ذکر، وعظ و درس کو بلند آواز میں کرنے سے کسی سونے والے، نماز پڑھنے والے، تلاوت کرنے والے، مطالعہ کرنے والے یا مصنف و مدرس یا اس جیسے شخص کو تکلیف ہو تو ذکر و دعا اور قرأت بلند آواز سے نہ کرے۔ اس صورت میں اگر تکلیف پہنچنے کا یقین نہ ہو تو جہر مکروہ ہے اور تکلیف پہنچنے کا یقین ہو تو جہر حرام ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۱۵۳، ۱۸۶ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۵۷ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: نماز میں جہاں جہر سنت ہے، وہاں کسی کو تکلیف پہنچنے پر جہر اس وقت ممنوع ہوگا جب جہر میں مبالغہ کیا جائے، اور یہ مبالغہ ممنوع ہوگا۔ (فتح المعین ج ا ص ۱۸۶)

رکن پنجم: رکوع

مسئلہ: اقل رکوع یہ ہے کہ سامنے کی طرف اتنا جھکے کہ دونوں ہتھیلیاں دونوں گھٹنے تک پہونچ جائے۔ (فتح المعین ج ا ص ۱۵۵ - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۵۸)

رکوع کے واجبات

(۱) رکوع کرتے وقت رکوع کی نیت ہونا۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۵۹)

مسئلہ: اگر رکوع کی نیت اور قصد کے بغیر کسی وجہ سے جھکا تو یہ رکوع کافی نہ ہوگا، بلکہ پھر وہ سیدھا کھڑا ہو، اور رکوع کی نیت سے رکوع کرے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۵۹ - فتح المعین ج ا ص ۱۵۶)

مسئلہ: سجدہ کی حالت میں رکوع کے بارے میں شک ہوا کہ اس نے رکوع کیا یا نہیں؟ تو فوراً اسے کھڑا ہونا پھر رکوع کرنا لازم ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۵۹)

رکوع کی سنتیں

(۱) رکوع کے لیے جھکتے وقت تکبیر کہتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو مونڈھوں تک اٹھانا، اور رکوع میں پہونچنے تک تکبیر کو جاری رکھنا۔

(۲) پیٹھ، گردن اور سر کو برابر رکھنا۔

(۳) اپنے گھٹنوں اور پاؤں کو سیدھا رکھنا۔

(۴) دونوں پاؤں کے درمیان ایک بالشت برابر فاصلہ رکھنا۔

(۵) اپنے دونوں گھٹنوں کو ہتھیلیوں سے پکڑنا اور دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو کچھ جدا جدا رکھنا۔

(۶) رکوع میں تین بار {سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ} کہنا۔

مسئلہ: کم سے کم ایک مرتبہ کہے، اور ادنیٰ درجہ کمال تین مرتبہ ہے، اور زیادہ سے زیادہ گیارہ مرتبہ ہے، یعنی پانچ، پھر سات، پھر نو، پھر گیارہ۔

(۷) منفرد اور محصورین کا وہ امام جس نے محصورین سے نماز کو لمبی کرنے کی اجازت لے لی ہو، اور مسجد مطروق نہ ہو، وہ اکمل تسبیح گیارہ مرتبہ پڑھے، اور تسبیح کے بعد یہ پڑھے:

{سُبْحَانَکَ اَللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ}

اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

{اَللّٰھُمَّ لَکَ رَکَعْتُ وَبِکَ آمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَکَ سَمْعِیْ وَ بَصَرِیْ وَمَخِّیْ وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ وَشَعْرِیْ وَبَشَرِیْ وَمَا اِسْتَقَلَّتْ بِہٖ قَدَمِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ}

(۸) مرد اپنی کہنی کو پہلو سے اور پیٹ کو ران سے جدا رکھے۔ عورت اور مخنث ان اعضا کو ملا کر رکھے۔

(فتح المعین ج۱ص۱۵۵، ۱۵۶ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج۲ص۶۰، ۶۱)

مسئلہ: اگر صرف تسبیح یا ذکر پڑھنا چاہے تو تسبیح افضل ہے، اور گیارہ بار تسبیح پڑھنے سے افضل یہ ہے کہ تین تسبیح اور ''اللھم لک رکعت الخ'' پڑھے۔ (فتح المعین ج۱ص۱۵۶)

مسئلہ: جب امام رکوع کو لمبا کردے تو مقتدی کو مذکورہ دعائیں پڑھنا سنت ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۶۱)

رکوع کے مکروہات

(۱)اقل رکوع پر اکتفا کرنا۔(فتح المعین ج۱ص۱۵۶-اعانۃ الطالبین ایضاً)

(۲)رکوع میں سر کو بہت نیچا رکھنا، یا اوپر یا نیچے رکھنا، یعنی سر پیٹھ کے برابر نہ ہو۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۶۵-فتح المعین ج۱ص۱۵۶-اعانۃ الطالبین ایضاً)

(۳)محصور مقتدیوں کی اجازت کے بغیر رکوع اور سجدہ میں امام کا تین تسبیح سے زیادہ پڑھنا۔(اعانۃ الطالبین ج۱ص۱۵۵)

رکن ششم: اعتدال

مسئلہ: رکوع سے پہلے والی حالت کی طرف لوٹنے کا نام اعتدال ہے، بیٹھ کر نماز پڑھے یا کھڑے ہو کر۔(فتح المعین ج۱ص۱۵۶، ۱۵۷-اعانۃ الطالبین ایضاً)

اعتدال کے واجبات

(۱)رکوع سے اٹھتے وقت اعتدال کی نیت ہونا۔(فتح المعین ج۱ص۱۵۶، ۱۵۷)

(۲)اعتدال کو لمبا نہ کرنا واجب ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۷۷-فتح المعین ج۱ص۱۶۶)

مسئلہ: اگر اعتدال مکمل ہونے میں شک ہو جائے تو غیر مقتدی کو اعتدال کی طرف لوٹنا واجب ہے، مثلاً سجدہ میں چلا گیا، پھر اعتدال کے مکمل ہونے میں شک ہوا تو فوراً اعتدال کرے، پھر سجدہ کرے۔ اگر شک ہونے کے بعد اعتدال کی طرف واپس نہ آیا تو نماز باطل ہو جائے گی، اور مقتدی امام کے سلام کے بعد ایک رکعت اور پڑھے۔

(فتح المعین ج ۱ ص ۱۵۷- اعانۃ الطالبین ایضاً- تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۶۲)

اعتدال کی سنتیں

(۱) رکوع سے اٹھتے وقت اپنے ہاتھوں کو مونڈھوں کے مقابل لاتے ہوئے "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ" کہنا۔

(۲) سیدھا کھڑا ہونے کے بعد کہنا: "رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ"

(۳) منفرد اور محصورین کا امام جس نے محصورین سے نماز کو لمبی کرنے کی اجازت مقتدیوں سے لفظی طور پر حاصل کر لی ہو، ان دونوں کے لیے مذکورہ کلمات کے بعد یہ پڑھنا سنت ہے۔

{اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَکُلُّنَا لَکَ عَبْدٌ لَامَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ}

(۴) فجر اور رمضان کے آخری پندرہ دنوں کی وتر کے آخری اعتدال میں دعائے قنوت پڑھنا۔

(فتح المعین ج ۱ ص ۱۵۷، ۱۵۴- اعانۃ الطالبین ایضاً- تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۶۲ تا ۶۴)

دعائے قنوت

مسئلہ: نماز فجر کے آخری اعتدال میں اور رمضان کی آخری پندرہ راتوں کی نماز وتر میں دائمی ذکر یعنی "من شیئ بعد" تک پڑھنے کے بعد اپنے ہاتھوں کو مونڈھوں کے مقابل اٹھا کر دعائے قنوت پڑھے، یعنی اعتدال کی بعد والی دعا "اہل الثناء والمجد" نہ پڑھے۔

(فتح المعین ج ۱ ص ۱۵۸- اعانۃ الطالبین ایضاً- تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۶۴)

مسئلہ: دعائے قنوت کسی بھی دعا سے حاصل ہو جاتی ہے، جیسے قرآن مجید کی کوئی آیت جس میں دعا کا ذکر ہو، جب کہ نمازی کا مقصد اس سے دعا کرنا ہو۔ اگر قرآن پڑھنا مقصود ہو تو اس وقت قرأت کی نیت سے آیت قرآنیہ پڑھنا مکروہ ہے۔ اسی طرح کوئی غیر ماثور دعا پڑھنا بھی جائز ہے، اور جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول ہے، وہ یہ ہے۔

{اَللّٰھُمَّ اھْدِ نِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ وَاِنَّہٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ فَلَکَ الْحَمْدُ عَلٰی مَا قَضَیْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ}

(فتح المعین ج ا ص ۱۵۸ تا ۱۶۰ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۶۵)

مسئلہ: منفرد اور امام محصورین جس نے نماز لمبی کرنے کی اجازت لفظی طور پر حاصل کر لی ہو، وہ مذکورہ دعا کے بعد قنوت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پڑھے۔ قنوت فاروقی یہ ہے۔

{اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنَسْتَھْدِیْکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ کُلَّہٗ نَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَفْجُرُکَ، اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْرَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ الْجِدَّ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ} (فتح المعین ج ا ص ۱۶۰ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۶۵)

مسئلہ: دعائے قنوت کے بعد حضور اقدس سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کی آل پاک پر درود و سلام پڑھنا سنت ہے، اور دعائے قنوت کے شروع میں درود سنت نہیں۔ اگر دونوں قنوت پڑھے تو دونوں کے اخیر میں درود و سلام پڑھے۔

(فتح المعین ج ا ص ۱۶۰ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۶۶)

مسئلہ: قنوت میں آل رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود وسلام کے ساتھ اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بھی درود وسلام پڑھنا سنت ہے۔(تحفۃ المحتاج ج۲ص۶۶)

توضیح: تشہد والے درود میں صرف درود پڑھنا ہے، سلام نہیں، اور دعائے قنوت میں درود وسلام دونوں پڑھنا ہے۔

مسئلہ: دعائے قنوت اور درود وسلام کے وقت ہاتھ اٹھا کر رکھنا سنت ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۶۶)

مسئلہ: نماز میں نمازی نے کوئی ایسی آیت پڑھی یا سنی جس میں حضور اقدس سرور دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسم مبارک ہے تو نماز کی حالت میں درود پڑھنا سنت نہیں۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۶۶)

مسئلہ: جو ایک قنوت پڑھنا چاہے، وہ پہلی والی قنوت پڑھے۔

(فتح المعین ج۱ص۱۶۰-تحفۃ المحتاج ج۲ص۶۵)

مسئلہ: امام دعائے قنوت میں جمع کا صیغہ استعمال کرے گا، اور واحد کا صیغہ بول کر خود کو دعا کے ساتھ خاص کرنا مکروہ ہے۔

(فتح المعین ج۱ص۱۶۱،۱۶۲-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۲ص۶۵)

مسئلہ: امام کو بلند آواز سے دعائے قنوت پڑھنا سنت ہے۔خواہ نماز جہری ہو یا سری، جیسے ظہر وعصر کی قنوت نازلہ، نماز ادا ہو یا قضا، قنوت فجر ہو یا قنوت وتر یا قنوت نازلہ، اور منفرد اور جو مقتدی امام کی قنوت نہ سن پا رہا ہو، انہیں آہستہ سے قنوت پڑھنا سنت ہے، اور مقتدی کو امام کی قنوت میں دعا اور درود کا حصہ سننے کے وقت بلند آواز سے آمین کہنا سنت ہے۔

(فتح المعین ج۱ص۱۶۱-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۲ص۶۷،۶۸)

مسئلہ: امام کے ثنا پڑھتے وقت مقتدی بھی آہستہ آواز میں ثنا پڑھے۔ثنا کے الفاظ

''فانک تقضی'' سے آخر قنوت یعنی ''اتوب الیک'' تک ہے، اور جو مقتدی امام کی قنوت دوری یا بہرا پن یا امام کے آہستہ پڑھنے کی وجہ سے نہ سن سکے، یا آواز سنے، اور دعا کے الفاظ سمجھ میں نہ آئیں تو وہ مقتدی آہستہ آواز میں دعائے قنوت پڑھے۔

(فتح المعین ج ۱ ص ۱۶۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۶۷، ۶۸)

مسئلہ: دعائے قنوت پڑھنے کے بعد دونوں ہاتھوں کو نیچے لٹکا ہوا چھوڑ دے اور ہاتھوں کو چہرہ پر نہ پھیرے۔ (اعانۃ الطالبین ج ۱ ص ۱۵۹ - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۶۷)

مسئلہ: نماز سے باہر دعاؤں میں چہرہ پر ہاتھ پھیرنا سنت ہے، قنوت میں سنت نہیں۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۶۷)

مسئلہ: مسلمانوں پر مصیبت نازل ہو، یا ایک ایسے مسلمان پر مصیبت آئے جس کا فائدہ سب کو ملتا ہو جیسے کسی عالم کا قید ہونا، یا کسی دشمن کا خوف ہو گرچہ مسلمان دشمن ہو، یا قحط سالی ہو، یا وبا آئے تو تمام فرض نمازوں کی آخری رکعت کے اعتدال میں قنوت نازلہ پڑھنا سنت ہے۔ (فتح المعین ج ۱ ص ۱۵۸ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۶۸)

مسئلہ: نفل نماز، نذر کی نماز یا نماز جنازہ میں قنوت نازلہ سنت نہیں۔

(فتح المعین ج ۱ ص ۱۵۸ - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۶۹)

مسئلہ: فجر میں قنوت فجر کے بعد مصیبت دور ہونے کے لیے قنوت نازلہ پڑھے۔

(فتح المعین ج ۱ ص ۱۶۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۶۸)

مسئلہ: دعائے قنوت پڑھنے والا یا کوئی دعا مانگنے والا اگر کسی چیز کو حاصل کرنے کی دعا کرتا ہو تو ہتھیلی کا پیٹ آسمان کی طرف رکھے، اور کسی موجودہ مصیبت کو دور کرنے کی دعا کرتا ہو تو ہتھیلی کی پیٹھ آسمان کی طرف رکھے۔ (فتح المعین ج ۱ ص ۱۵۹ - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۶۷)

دعائے قنوت میں جہر و اسرار

مسئلہ: امام دعائے قنوت کو بلند آواز سے پڑھے، خواہ نماز جہری ہو یا سری۔ مقتدی دعائے قنوت سن کر بلند آواز سے آمین کہے۔ مقتدی ثنا کے وقت آمین نہیں کہے گا، بلکہ امام کے ساتھ آہستہ آواز میں ثنا پڑھے گا۔ جو مقتدی امام کی دعائے قنوت اور ثنا نہ سن سکتا ہو، اس کے لیے آہستہ آواز میں دعائے قنوت اور ثنا پڑھنا سنت ہے۔ منفرد کا آہستہ آواز میں دعائے قنوت اور ثنا پڑھنا سنت ہے۔ (فتح المعین ج ۱ ص ۱۶۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

اعتدال کے مکروہات

(۱) ایسی نماز میں قنوت پڑھنا جس میں قنوت کا حکم نہیں۔

(فتح المعین ج ۱ ص ۱۵۸ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۶۹)

(۲) دعائے قنوت اور اسی طرح دوسری دعائے غیر ماثورہ میں امام کا اپنے آپ کو خاص کرنا۔ (فتح المعین ج ۱ ص ۱۶۱، ۱۶۲ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

رکن ہفتم: سجدہ

مسئلہ: ہر رکعت میں دو سجدہ فرض ہے۔ (فتح المعین ج ۱ ص ۱۶۲)

مسئلہ: پیشانی کا بعض حصہ سجدہ کی جگہ رکھنا اقل سجدہ ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۶۹)

سجدہ کے واجبات

(۱) سجدہ کے لیے جھکتے وقت سجدہ کے علاوہ کسی اور چیز کا قصد نہ کرے۔ اگر اعتدال کی حالت میں منہ کے بل گر پڑا تو اعتدال کی طرف لوٹنا واجب ہے، پھر صحیح طریقہ پر سجدہ کرے۔

(۲) کسی ایسی چیز پر سجدہ نہ کرے جس کو نمازی پہنے ہوئے، یا اپنے جسم پر ڈالے

ہوئے ہو جیسے قمیص، چادر وغیرہ۔ ہاں، اگر پہنی ہوئی یا اوڑھی ہوئی چیز نمازی کی حرکت کی وجہ سے حرکت نہ کرے تو غیر متحرک حصہ پر سجدہ کرنا صحیح ہے جیسے لمبی چادر، اور اگر وہ چیز اس کے اٹھنے بیٹھنے سے حرکت کرتی ہو تو یہ سجدہ صحیح نہیں جیسے عمامہ کے کنارہ پر سجدہ کرنا۔

(۳) جب کوئی عذر نہ ہو تو اپنے سرین کو سر اور مونڈھوں سے اونچا رکھے۔

(۴) پیشانی کے بعض حصہ کو کھلا رکھے، اور اسے زمین پر رکھ کر اتنا دبائے کہ سر کا وزن محسوس ہو، یعنی پیشانی کا زمین سے صرف لگ جانا کافی نہیں۔

(۵) دونوں گھٹنوں کا کچھ حصہ، دونوں ہتھیلیوں کے پیٹ کا کچھ حصہ، ہاتھ کی انگلیوں کے پیٹ کا کچھ حصہ اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کے پیٹ کا کچھ حصہ زمین سے لگائے۔

(فتح المعین ج۱ ص۱۶۲ تا ۱۶۴ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج۲ ص۶۹ تا ۷۵)

مسئلہ: جو پہنی ہوئی چیز نمازی کی حرکت سے حرکت کرتی ہو، اس پر قصداً حرمت کو جانتے ہوئے سجدہ کرنے سے نماز باطل ہو جائے گی۔ اگر پہنی ہوئی چیز حرکت نہ کرتی ہو تو اس پر سجدہ کرنا صحیح ہے جیسے نمازی لمبی چادر اوڑھ کر نماز پڑھ رہا ہے، اس چادر کا دوسرا کنارہ نمازی کی حرکت سے حرکت نہ کرے تو نہ حرکت کرنے والے حصہ پر سجدہ کرنا صحیح ہے۔

(فتح المعین ج۱ ص۱۶۲ - تحفۃ المحتاج ج۲ ص۷۰)

مسئلہ: اگر حرکت کرنے والی چیز نمازی کے بدن پر نہ ہو تو اس پر سجدہ صحیح ہے، جیسے تخت پر نماز پڑھے اور تخت نمازی کی حرکت کی وجہ سے حرکت کرے تو اس پر سجدہ صحیح ہے۔

(فتح المعین ج۱ ص۱۶۲ - تحفۃ المحتاج ج۲ ص۷۱)

مسئلہ: دوسرے آدمی کے ہاتھ پر سجدہ کرنا صحیح ہے۔ اسی طرح نمازی کے ہاتھ میں رومال ہے تو اس رومال پر بھی سجدہ کرنا صحیح ہے، کیوں کہ کسی چیز کا ہاتھ میں ہونا پہننے کے حکم میں نہیں، لیکن رومال عمامہ پر ہو یا گردن پر ہو تو اس رومال پر سجدہ کرنا صحیح نہ ہوگا۔

(فتح المعین ج ا ص ۱۶۳-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۷۱)

مسئلہ: اگر کسی چیز پر سجدہ کیا، اور وہ چیز اس کی پیشانی سے چپک گئی تو یہ سجدہ صحیح ہے، اور دوسرے سجدہ کے لیے اس کو دور کرنا واجب ہے۔ اگر دور نہ کیا تو بعد والا سجدہ صحیح نہ ہوگا۔

(فتح المعین ج ا ص ۱۶۳-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۷۱)

مسئلہ: اگر پاؤں کی انگلیاں کٹ گئی ہوں، اور قدم کا پیٹ زمین پر رکھنے کی قدرت ہو تو قدم کا پیٹ زمین پر رکھنا واجب نہیں۔ (فتح المعین ج ا ص ۱۶۴)

مسئلہ: جو سرین کو سر سے اونچا نہ کیا، بلکہ سر کے برابر رکھا، یا سر کو سرین سے اونچا کر دیا تو یہ سجدہ کافی نہیں۔ ہاں، اگر اسے کوئی ایسی بیماری ہے کہ سرین کو اٹھا نہیں سکتا تو یہ سجدہ صحیح ہوگا، اور اس پر نماز کو دہرانا واجب نہیں، گرچہ بعد میں شفا ہو جائے۔

(فتح المعین ج ا ص ۱۶۳-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر پیشانی پر پٹی لگی ہو تو سجدہ صحیح نہیں، اور اگر زخم کی وجہ سے پٹی ہو، اور اس کو نکالنا مشکل ہو تو اس پٹی کے ساتھ سجدہ کرے اور نماز کو دہرانا واجب نہیں، اور اگر پٹی کے نیچے غیر معاف نجاست ہو تو نماز کو دہرانا واجب ہوگا۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۷۰-حاشیۃ الشروانی ایضاً)

(فتح المعین ج ا ص ۱۶۴-اعانۃ الطالبین ایضاً)

سجدہ کی سنتیں

(۱) سجدہ کے لیے جھکتے وقت تکبیر انتقال کہنا۔

(۲) اپنی ناک زمین پر رکھنا، اور ناک کھول کر رکھنا۔

(۳) اعضا کو زمین پر رکھنے میں ترتیب ہونا، یعنی پہلے اپنے دونوں گھٹنوں، پھر ہتھیلیوں کو مونڈھوں کے مقابل، پھر پیشانی اور ناک کو ایک ساتھ زمین پر رکھے۔

(۴) اپنے دونوں قدموں اور دونوں گھٹنوں کے درمیان ایک بالشت فاصلہ رکھنا۔

(۵) اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین سے جدا رکھے۔ صرف ہتھیلیاں زمین پر ہوں اور انگلیاں قبلہ رخ پھیلی ہوئی اور آپس میں ملی ہوئی ہوں، اور ہتھیلیوں کے پیٹ پر زور دیتے ہوئے ہتھیلیوں کو زمین پر رکھے۔

(۶) دونوں قدم کھڑا رکھے، اور ان کی انگلیاں قبلہ رخ ہوں اور انگلیوں کا پیٹ زمین سے لگا ہو۔

(۷) سجدہ میں پیشانی کے علاوہ دوسرے اعضا کا سہارا لینا۔

توضیح: پیشانی پر سہارا لینا واجب ہے۔

(۸) مرد کو گھٹنے کے علاوہ دوسرے اعضائے سجدہ کو کھلا رکھنا۔

(۹) آنکھوں کو کھول کر رکھنا، تا کہ آنکھیں سجدہ کریں۔

(۱۰) مرد اپنی کہنی کو پہلو سے اور پیٹ کو ران سے جدا رکھے۔ عورت اور مخنث ملا کر رکھے۔

(۱۱) تین بار "**سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِہٖ**" پڑھنا۔

توضیح: اقل تسبیح ایک بار ہے اور ادنیٰ درجہ کمال تین بار ہے۔

(۱۲) منفرد اور محصورین کا وہ امام جس نے محصورین سے نماز کو لمبی کرنے کی اجازت لفظی طور پر حاصل لی ہو، وہ اکمل تسبیح گیارہ مرتبہ پڑھے، اور تسبیح کے بعد یہ پڑھے:

{سُبْحَانَکَ اَللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ}

اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

{اَللّٰھُمَّ لَکَ سَجَدْتُ وَبِکَ آمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ تَبَارَکَ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْخَالِقِیْنَ}

(فتح المعین ج ۱ ص ۱۶۴ تا ۱۶۶، ۱۵۵، ۱۵۶ - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۷۲ تا ۷۶)

مسئلہ: سجدہ میں زیادہ دعاء کرنا سنت ہے۔سجدہ میں وارد ہونے والی دعاؤں میں سے ایک یہ ہے۔(فتح المعین ج۱ص۱۶۶-تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۰۳-حاشیۃ الشروانی ایضاً)

"اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا نُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ کُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجُلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ وَعَلَانِیَّتَهٗ وَسِرَّهٗ"

مسئلہ: جب امام سجدہ کو لمبا کردے تو مقتدی سجدہ میں وارد دعائیں پڑھے۔

(حاشیۃ الشروانی ج۲ص۷۵)

مسئلہ: مرد کے دونوں قدم کا نچلا حصہ یعنی قدم کا پیٹ کھلا ہو، جب کہ وہ خف پہنے نہ ہو۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۷۶-حاشیۃ الشروانی ایضاً-فتح ج۱ص۱۶۵-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: مسئلہ مذکورہ میں وہ خف مراد ہے جس پر مسح جائز ہو۔جوتا پہنے ہو تو نماز کے وقت نکالنا سنت ہے۔(حاشیۃ الشروانی ج۲ص۷۶)

مسئلہ: آزاد عورت کی ستر گاہ دونوں ہتھیلیوں اور چہرہ کے علاوہ سارا بدن ہے۔ظاہری حصہ بھی اور باطنی حصہ بھی،مثلاً قدم کا ظاہری حصہ یعنی پیٹھ بھی اور قدم کا نچلا حصہ یعنی قدم کا پیٹ بھی،پس اگر سجدہ کے وقت آزاد عورت کے قدم کا پیٹ ظاہر ہو جائے تو نماز باطل ہوگی ،اور قیام کے وقت زمین سے قدم کے نچلے حصہ کا چھپا رہنا کافی ہے،یعنی موزہ پہننا لازم نہیں،لیکن سجدہ کی حالت میں یا نماز کے کسی حصہ میں قدم کو کوئی حصہ ظاہر نہ ہو سکے،ورنہ نماز باطل ہوگی۔(حاشیۃ الشروانی ج۲ص۱۱۲-اعانۃ الطالبین ج۱ص۱۶۵)

سجدہ کے مکروہات

(۱)محصور مقتدیوں کی اجازت کے بغیر رکوع اور سجدہ میں امام کا تین تسبیح سے زیادہ پڑھنا۔(اعانۃ الطالبین ج۱ص۱۵۵)

(۲) سجدہ کے اعضاء کو زمین پر رکھنے میں سنت ترتیب کے خلاف کرنا
(فتح المعین ج ا ص ۱۶۵)
(۳) سجدہ میں ناک زمین پر نہ رکھنا۔ (فتح المعین ج ا ص ۱۶۵)

رکن ہشتم: جلسہ

مسئلہ: دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا فرض ہے، اسی کو جلسہ کہا جاتا ہے۔ جلسہ کی نیت سے بیٹھنا ضروری ہے۔ اگر کسی چیز سے گھبرا کر سجدہ سے اٹھ بیٹھا تو یہ جلسہ میں شمار نہ ہوگا، بلکہ دوبارہ سجدہ کرے اور جلسہ کرے (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۷۶، ۷۷۔ فتح المعین ج ا ص ۱۶۶)
مسئلہ: نفل نماز میں بھی جلسہ فرض ہے۔ (فتح المعین ج ا ص ۱۶۶)

جلسہ کے واجبات

(۱) جلسہ اور اعتدال کو لمبا نہ کرنا واجب ہے۔
(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۷۷۔ فتح المعین ج ا ص ۱۶۶)

مسئلہ: جلسہ کو یا اعتدال کو قصداً اور حرمت کو جانتے ہوئے اس میں پڑھے جانے والے ذکر سے زیادہ لمبا کر دیا یعنی جلسہ کو اقل تشہد کی مقدار تک کر دیا، اور اعتدال کو فاتحہ کی مقدار تک کر دیا تو نماز باطل ہوگئی۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۷۷۔ فتح المعین ج ا ص ۱۶۶)

جلسہ کی سنتیں

(۱) سجدہ سے اٹھتے وقت تکبیر انتقال کہنا۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۷۷)
(۲) جلسہ، قعدہ اولیٰ اور جلسہ استراحت میں مفترش بیٹھنا۔
(فتح المعین ج ا ص ۱۶۶۔ تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۷۷، ۷۹)

افتراش: یہ ہے کہ بائیں پاؤں کے ٹخنے پر بیٹھے، اس طرح کہ بائیں ٹخنے کی پیٹھ زمین سے لگے، اور داہنے پاؤں کے قدم کو کھڑا رکھ کر اس کی انگلیوں کے پور کو قبلہ رخ کر دے، اس طرح کہ انگلیوں کے پیٹ زمین سے لگی رہے۔

(فتح المعین ج اص ۱۶۷ - اعانۃ الطالبین ایضاً، ج اص ۱۳۷)

مسئلہ: اگر سجدۂ سہو کرنا ہو تو قعدہ اخیرہ میں بھی مفترش بیٹھنا سنت ہے۔

(فتح المعین ج اص ۱۶۷ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۷۹)

(۳) ہتھیلیوں کو بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھنا، اس طرح کہ انگلیوں کا سر گھٹنہ کے پاس ہو، اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی قبلہ رخ رکھنا۔

(فتح المعین ج اص ۱۶۷ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۷۷)

مسئلہ: قعدہ اولیٰ، قعدہ اخیرہ، جلسہ، جلسہ استراحت یعنی نماز کی ہر بیٹھک میں انگلیوں کو اسی طرح بچھا کر رکھنا ہے، پھر قعدہ اولیٰ وقعدہ اخیرہ میں "الا اللہ" کہتے وقت شہادت کی انگلی کو اٹھائے گا۔ (فتح المعین ج اص ۱۷۴ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: دونوں سجدوں کی درمیانی بیٹھک میں دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھ چھوڑنا جائز ہے۔ (فتح المعین ج اص ۱۶۶ - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۷۷،)

(۴) جلسہ میں یہ دعا پڑھے۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۷۷ - فتح المعین ج اص ۱۶۷)

{رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَارْفَعْنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَعَافِنِیْ}

(۵) دوسرے سجدہ اور جلسہ استراحت وقعدہ اولیٰ سے اٹھتے وقت باطنی ہتھیلی اور دونوں ہاتھ کی انگلیوں کا سہارا لینا۔ (فتح المعین ج اص ۱۶۸ - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۰۳)

جلسہ کے مکروہات

(۱) جلسہ کی مذکورہ دعا میں تین بار "اغفرلی" کہنا۔ (فتح المعین ج اص ۱۶۷)

(۲) نماز کے کسی حصہ میں دونوں پاؤں پھیلا کر بیٹھنا اور اقعایعنی کتے کی طرح بیٹھنا۔
(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۴ - اعانۃ الطالبین ج ا ص ۱۹۵)

مسئلہ: اقعایہ ہے کہ دونوں سرین اور دونوں ہاتھ زمین پر ہو، اور دونوں پنڈلیوں کو اٹھا کر رکھے۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۴ - اعانۃ الطالبین ج ا ص ۱۹۵)

مسئلہ: جلسہ استراحت، قعدہ اولیٰ یا دوسرے سجدہ سے اٹھتے وقت ایک پاؤں کو آگے نہ بڑھائے۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۰۳)

جلسہ استراحت کے احکام

(۱) دوسرے سجدہ کے بعد اگر تشہد نہ ہو تو دو سجدوں کی بیٹھک کی مقدار میں جلسہ استراحت کرنا سنت ہے، گرچہ نفل نماز ہو، یا گرچہ امام اسے چھوڑ دے، یا گرچہ نمازی طاقت وقوت والا ہو۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۷۷، ۷۸ - فتح المعین ج ا ص ۱۶۷ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

توضیح: جلسہ استراحت دو سجدوں کے درمیانی جلسہ کی اقل مقدار تک ہونا چاہئے۔ اس بیٹھک کے خفیف اور ہلکا ہونے کا یہی مطلب ہے۔

مسئلہ: جلسہ استراحت کا اقل اور اکمل ایک ہی ہے جیسے نماز میں سکتہ کا۔
(اعانۃ الطالبین ج ا ص ۱۶۷)

مسئلہ: سجدۂ تلاوت سے اٹھتے وقت جلسہ استراحت سنت نہیں۔
(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۱۵ - فتح المعین ج ا ص ۱۶۸ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر دوسرے سجدہ کے بعد قعدہ ہو تو جلسہ استراحت سنت نہیں۔
(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۷۷، ۷۸)

مسئلہ: جلسہ استراحت میں کوئی ذکر جائز نہیں، بلکہ تکبیر کی مد کو جاری رکھے۔
(حاشیۃ الشروانی ج ۲ ص ۷۸)

(۲) جلسہ استراحت کو دوسجدوں کی درمیانی بیٹھک سے لمبا کرنا مکروہ ہے۔

(اعانۃ الطالبین ج۱ص۱۶۷- حاشیۃ الشروانی ج۲ص۷۸)

مسئلہ: جس طرح جلسہ کو اقل تشہد کی مقدار تک لمبا کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے، اسی طرح جلسہ استراحت کو اقل تشہد کی مقدار تک لمبا کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

(اعانۃ الطالبین ج۱ص۱۶۷- حاشیۃ الشروانی ج۲ص۷۸)

رکن نہم: طمانیت

مسئلہ: رکوع، اعتدال، سجدہ اور جلسہ میں جسم کے اعضا کا بے حرکت ہو جانا طمانیت ہے ،یعنی جس حالت سے دوسری حالت کی جانب گیا ہے،اس دوسری حالت میں پہنچ کر اعضائے بدن پرسکون ہو جائیں اور پہلی حالت سے جدا ہو جائیں۔

(فتح المعین ج۱ص۱۶۸-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: نفل نماز کے اعتدال اور جلسہ میں بھی طمانیت فرض ہے، جیسے نفل کے رکوع وسجدہ میں طماینت فرض ہے۔(فتح المعین ج۱ص۱۶۸-اعانۃ الطالبین ایضاً)

رکن دہم: آخری تشہد

مسئلہ: اقل تشہد قعدہ اخیرہ میں فرض ہے۔وہ یہ ہے:

{اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدً ارَّسُوْلُ اللّٰهِ}

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۸۳-فتح المعین ج۱ص۱۶۹-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اکمل تشہد سنت ہے۔وہ یہ ہے:

{اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ اَلصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً ارَّسُوْلُ اللّٰهِ}

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۸۱،۸۲-فتح المعین ج اص۱۶۹-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: تشہد میں ''ان لا'' میں لام کو تشدید کے ساتھ اور ''رسول'' میں راء کو تشدید کے ساتھ پڑھنا واجب ہے، ورنہ نماز باطل ہوگی۔(تحفۃ المحتاج ج۲ص۸۴-حاشیۃ الشروانی ایضاً-فتح المعین ج اص۱۷۱،۱۷۲-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اقل تشہد کے کسی لفظ کو بدلنا جائز نہیں، گرچہ کوئی مرادف یعنی وہی معنٰی بتانے والا لفظ ہو، جیسے نبی کی جگہ رسول کہنا، یا رسول کی جگہ نبی کہنا، اور ''محمد'' کی جگہ ''احمد'' کہنا جائز نہیں، اور ''وان محمدا عبدہ ورسولہ'' کہنا جائز ہے، لیکن ''وان محمدا رسولہ'' کہنا جائز نہیں۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۸۳-فتح المعین ج اص۱۷۰-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: جو زیادتی تشہد اکمل میں ہے، وہ احادیث میں وارد ہوئی ہے، یعنی ''المبارکات الصلوات الطیبات'' اور دوسرا ''اشہد'' -اس لیے ان کی زیادتی سے اور ''سلام'' کو الف لام کے ساتھ ''السلام'' پڑھنے سے کچھ حرج نہیں، بلکہ یہ زیادتی سنت ہے۔

(فتح المعین ج اص۱۶۹،۱۷۰-اعانۃ الطالبین ایضاً)

تشہد کے واجبات

(۱)التحیات کے کلمات، حروف اور تشدید کی رعایت کرنا۔

(۲)مسلسل پڑھنا یعنی درمیان میں وقفہ نہ ہو۔

(۳)اتنی آواز سے پڑھنا کہ خود سن سکے۔

(۴)التحیات کا عربی میں ہونا۔

(فتح المعین ج اص۱۷۰،۱۷۱-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: تشہد میں ترتیب ضروری نہیں۔ہاں، اگر ترتیب بدلنے سے معنٰی بدل جائے تو نماز باطل ہوگی۔(تحفۃ المحتاج ج۲ص۸۳-فتح المعین ج۱ص۱۷۰-اعانۃ الطالبین ایضاً)

تشہد اول وتشہد اخیر کی سنتیں

(۱)تشہد اول کے لیے بیٹھنا۔(فتح المعین ج۱ص۱۹۷-حاشیۃ الشروانی ج۲ص۳۴۴)

توضیح: چار یا تین رکعت والی نماز میں دوسری رکعت کے دوسرے سجدہ کے بعد بیٹھنا سنت ہے۔اسی کو قعدہ اولیٰ کہا جاتا ہے۔

(۲)تشہد اول اور درود کے لیے مفترش بیٹھنا۔(تحفۃ المحتاج ج۲ص۷۹)

(۵)تشہد اخیر میں متورک ہوکر بیٹھنا۔(تحفۃ المحتاج ج۲ص۷۹)

(۴)دونوں تشہد میں ''الا اللہ'' کہتے وقت دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی کو اٹھا کر اس کی طرف دیکھنا۔(فتح المعین ج۱ص۱۷۵-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: انگلی اٹھاتے وقت اپنی نگاہ انگلی پر رکھے، اور تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے وقت تک اور آخری رکعت میں سلام پھیرنے تک اس انگلی کو دیکھتا رہے۔

(فتح المعین ج۱ص۱۷۵-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: نماز سے باہر ''الا اللہ'' کہتے وقت انگلی اٹھانا سنت نہیں (فتح المعین ج۱ص۱۷۵)

مسئلہ: اکمل تشہد پڑھنا امام، مقتدی اور منفرد یعنی سب کے لیے سنت ہے۔

(فتح المعین ج۱ص۲۶۹-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: تشہد کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا سنت نہیں۔(تحفۃ المحتاج ج۲ص۸۲)

مسئلہ: اگر مقتدی امام سے پہلے تشہد اول سے فارغ ہوگیا تو اس کو دعا کرنا سنت ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۵۷،۵۸-فتح المعین ج۱ص۱۵۱)

تشہداول وتشہداخیر کے مکروہات

(۱) مقتدی کا تشہداول کے بعد دعا کرنا مکروہ ہے، جب کہ وہ امام سے پہلے فارغ نہ ہوا ہو، اور اگر امام سے پہلے فارغ ہوگیا تو دعا کرنا جائز ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج۲ص ۸۷)

(۲) تشہداول کے بعد امام ومنفرد کو دعا کرنا مکروہ ہے۔ (اعانۃ الطالبین ج اص۱۷۲)

(۳) تشہداول کو لمبا کرنا مکروہ۔ (اسنی المطالب شرح روض الطالب ج اص ۱۶۶)

(۴) تشہد میں ''الا اللہ'' کہتے وقت بائیں ہاتھ کے کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرنا مکروہ ہے، گرچہ داہنے ہاتھ کی انگلی کٹ گئی ہو۔ (تحفۃ المحتاج ج۲ص ۸۰)

رکن یازدہم: آخری تشہد کے بعد درود پڑھنا

مسئلہ: اقل درود قعدہ اخیرہ میں واجب ہے۔ مندرجہ ذیل ہر یک اقل درود ہے:

(۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ (۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی رَسُوْلِهٖ

(۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ (۴) صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

(۵) صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ (۶) صَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ

(تحفۃ المحتاج ج۲ص ۸۶،۸۵- فتح المعین ج اص ۱۷۱)

مسئلہ: مذکورہ بالا درود میں ''وآلہ'' بڑھا دینے سے وہ تشہداخیر کا اقل اکمل درود ہوجائے گا۔ (فتح المعین ج اص۱۷۲- اعانۃ الطالبین ایضاً- تحفۃ المحتاج ج۲ص ۸۶،۸۵)

مسئلہ: تشہداخیر کا اقل درود یہ ہے: ''اللہم صل علٰی محمد وآلہ'' (تحفۃ المحتاج ج۲ص ۸۶)

مسئلہ: اکمل درود یہ ہے: {اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ}

(فتح المعین ج ۱ ص ۱۷۱، ۱۷۲-اعانۃ الطالبین ایضاً)

درود شریف کے واجبات

مسئلہ: التحیات میں جو چیزیں واجب ہیں، وہی درود میں بھی واجب ہیں یعنی کلمات، حروف اور تشدیدات کی رعایت کرنا، عربی میں ہونا اور اتنی آواز میں پڑھے کہ خود سن سکے۔

(اعانۃ الطالبین ج ۱ ص ۱۷۱)

درود شریف کی سنتیں

(۱) تشہد اول کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجنا سنت ہے، اور تشہد اخیر میں فرض ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۸۱)

(۲) تشہد اول میں آل رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھنا سنت نہیں۔

(فتح المعین ج ۱ ص ۱۷۲-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۸۱)

(۳) تشہد اول میں مقتدی امام سے پہلے تشہد اور درود سے فارغ ہوجائے تو آل رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھنا سنت ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۸۷-حاشیۃ الشروانی ج ۲ ص ۸۱-فتح المعین ج ۱ ص ۱۷۲-اعانۃ الطالبین)

(۴) تشہد اخیر میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے بعد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل پر درود بھیجنا سنت ہے۔

(فتح المعین ج ۱ ص ۱۷۲-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۸۵، ۸۶)

مسئلہ: اکمل درود تشہد اخیر میں سنت ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۸۶-فتح المعین ج ۱ ص ۱۷۲-اعانۃ الطالبین ایضاً)

توضیح: قعدہ اولیٰ میں اقل واکمل دونوں تشہد پڑھنا صحیح ہے، لیکن قعدہ اولیٰ میں اکمل

درود پڑھنے کا حکم نہیں۔

مسئلہ: درود میں اسم پاک رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے "سَیِّدِنَا" بڑھانے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ اولیٰ ہے۔ (فتح المعین ج ۱ ص ۱۷۲-اعانۃ الطالبین ایضاً)

درود کے مکروہات

(۱) آخری قعدہ میں دعا کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھنا۔

(فتح المعین ج ۱ ص ۱۷۴)

رکن دوازدہم: قعدہ اخیرہ

قعدہ اخیرہ فرض ہے، اور اس قعدہ میں تین فرض ادا کیا جاتا ہے:

(۱) تشہد اخیر پڑھنا (۲) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آل رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھنا (۳) سلام پھیرنا۔

قعدہ اخیرہ کو تشہد اخیر اور قعدہ اولیٰ کو تشہد اول بھی کہا جاتا ہے، اور تشہد اول و تشہد اخیر کو بھی تشہد اول و تشہد اخیر کہا جاتا ہے۔ اصطلاحات کو ذہن نشیں کر لیا جائے۔

قعدہ اخیرہ کی سنتیں

(۱) قعدہ اخیرہ یعنی تشہد اخیر میں متورک بیٹھنا۔ (فتح المعین ج ۱ ص ۱۷۴)

مسئلہ: تورک کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے داہنے پاؤں کے نیچے سے اپنا بایاں پاؤں نکالے، اور اپنے سرین کو زمین سے ملا دے، اور بائیں سرین پر بیٹھے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۷۹-فتح المعین ج ۱ ص ۱۷۴-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: مسبوق اور جس پر سجدۂ سہو ہو، وہ مفترش بیٹھے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۷۹-فتح المعین ج ا ص ۱۷۴)

مسئلہ: اگر سجدۂ سہو کرنے کی نیت ہو، یا کچھ نیت نہ ہو تو مفترش بیٹھنا سنت ہے، اور اگر سجدۂ سہو نہ کرنے کی نیت ہو تو متورک بیٹھنا سنت ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۷۹)

(۲) دونوں قعدہ میں دونوں ہاتھوں کو بچھا کر گھٹنوں کے آخری حصہ پر رکھے، اس طرح کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کا سر گھٹنوں کے کنارے کو چھو جائیں، اور دونوں ہاتھ کی انگلیاں آپس میں ملی ہوئی اور پھیلی ہوں یعنی سمٹی ہوئی نہ ہوں، پھر دونوں قعدہ میں بائیں ہاتھ کی انگلیوں کو اپنی حالت پر چھوڑ دے، اور اپنے دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی کے علاوہ دائیں ہاتھ کی تین انگلیوں کو پکڑ لے یعنی چھوٹی انگلی، اس کے بعد والی اور بیچ والی انگلی کو، اور شہادت کی انگلی کو لٹکی ہوئی چھوڑ دے، اور انگوٹھے کو شہادت کی انگلی کے نیچے رکھے، پھر ''الا اللہ'' کے ہمزہ یعنی الف کو بولتے وقت شہادت کی انگلی کو اٹھائے، اور شہادت کی انگلی کو تھوڑا سا جھکا کر رکھے۔

اتنا نہ جھکائے کہ قبلہ کی سمت سے پھر جائے، اور پھر اس انگلی کو اسی حالت میں رکھے۔ اگر قعدہ اولیٰ ہے تو کھڑے ہونے تک، اور اگر قعدہ اخیرہ ہے تو سلام تک، اور افضل طریقہ یہ ہے کہ انگوٹھے کو شہادت کی انگلی کی جڑ کے پاس ہتھیلی کے کنارے رکھے، جیسے کہ ۵۳: کی گنتی بتانے والا رکھتا ہے، یعنی انگوٹھا کو موڑ کر شہادت کی انگلی کے بازو میں اس طرح رکھے کہ انگوٹھا کا پورا سر شہادت کی انگلی کے نیچے ہتھیلی کے کنارہ پر ہو۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۷۹، ۸۰-فتح المعین ج ا ص ۱۷۴، ۱۷۵-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: جو نمازی دائیں ہاتھ کو گھٹنہ پر نہ رکھے، وہ بھی ''الا اللہ'' کا ہمزہ بولتے ہی شہادت کی انگلی اٹھا لے۔ (فتح المعین ج ا ص ۱۷۵-اعانۃ الطالبین ایضاً)

(۳) جب سے انگلی اٹھائے، تب سے قعدہ اولیٰ میں قیام تک اور قعدہ اخیرہ میں سلام

تک انگلی کو دیکھتے رہنا سنت ہے، گرچہ انگلی کسی چیز مثلاً کپڑا وغیرہ میں چھپی ہو۔
(فتح المعین ج ا ص ۱۷۵- اعانۃ الطالبین ایضاً)

(۴) قعدہ اخیرہ میں تشہد اور درود کے بعد دعا پڑھنا۔
(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۸۷- فتح المعین ج ا ص ۱۷۲- اعانۃ الطالبین ایضاً)

(۶) آخری قعدہ میں امام کا دعا کو اقل تشہد اور درود کی مقدار سے کم کرنا سنت ہے۔
(فتح المعین ج ا ص ۱۷۳)

(۶) حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول دعائیں یعنی دعائے ماثورہ پڑھنا افضل ہے۔
(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۸۷،۸۸- فتح المعین ج ا ص ۱۷۲،۱۷۳- اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: ماثورہ دعاؤوں میں سب سے زیادہ مؤکد دعا یہ ہے۔ (فتح المعین ج ا ص ۱۷۳)

(۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَ ابِ الْقَبْرِوَمِنْ عَذَ ابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّ جَّالِ (صحیح مسلم)

مسئلہ: ماثورہ دعاؤوں میں سے مذکورہ دونوں دعائیں بھی ہیں (فتح المعین ج ا ص ۱۷۳)

(۲) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدَّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخَّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ (صحیح مسلم)

(۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَبِيْرًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِکَ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُالرَّحِيْمُ (صحیح البخاری)

مسئلہ: جو دعا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، یا کسی صحابی سے منقول ہو، وہ دعائے ماثورہ کہلاتی ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۱۰۸)

قعدہ اخیرہ کے مکروہات

(۱) دعائے ماثورہ کو چھوڑ دینا۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۸۷- فتح المعین ج ا ص ۱۷۳)

(٦) آخری تشہد میں امام کا دعا کو اقل تشہد اور درود کی مقدار سے زیادہ یا اس کے برابر کرنا۔ (فتح المعین ج ا ص ۱۷۳-تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۸۹)

مسئلہ: تشہد اخیر سے پہلے درود پڑھنا کافی نہیں۔ (فتح المعین ج ا ص ۱۷۱)

رکن سیزدہم: پہلا سلام پھیرنا

مسئلہ: اقل سلام "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ" ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۹۰-فتح المعین ج ا ص ۱۷۶)

سلام کے واجبات

سلام کے دس شرائط ہیں:

(۱) الف لام کے ساتھ لفظ "السلام" بولنا۔ سلامی علیکم یا سلام علیکم یا سلام اللہ علیکم وغیرہ بولا تو کافی نہیں، بلکہ اگر حرمت کو جانتے ہوئے قصداً ایسا کیا تو نماز باطل ہوجائے گی

(۲) خطاب کا کاف ہونا۔ السلام علیہ یا علیہا یا علیہم یا علیہن وغیرہ کہنا کافی نہیں۔

(۳) السلام اور علیکم کو ساتھ ساتھ کہنا، یعنی دونوں کے درمیان انقطاع نہ ہو، پس اگر "السلام" کہنے کے کچھ دیر بعد "علیکم" کہا تو کافی نہیں۔

(۴) جمع مذکر حاضر کا صیغہ استعمال کرنا، پس اگر السلام علیک یا السلام علیہ کہا تو کافی نہیں

(۵) دونوں لفظ پے در پے کہنا۔ اگر دونوں لفظوں کے درمیان لمبی خاموشی یا نماز منقطع کرنے کی نیت سے تھوڑی سی خاموشی کی تو جائز نہیں۔

(٦) سلام کے وقت سینہ قبلہ کی سمت رہے، پس اگر قبلہ سے سینہ پھر گیا تو جائز نہیں، سلام کے وقت دائیں بائیں چہرہ پھرانا سنت ہے

(۷) سلام سے کسی خبر کا قصد نہ کرے، بلکہ نماز سے فارغ ہونے کا قصد کرے۔

(۸) قعدہ اخیرہ کی حالت میں مثلاً بیٹھک کی حالت میں سلام پھیرنا۔

(۹) اتنے زور سے سلام بولنا کہ اگر کوئی رکاوٹ نہ ہوتو خود سن سکے۔

(۱۰) ایسی کمی یا زیادتی نہ کرے جس سے معنٰی بدل جائے۔

(اعانۃ الطالبین ج ۱ ص ۱۷۶ - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۹۰ - فتح المعین ج ۱ ص ۱۷۶)

سلام کی سنتیں

(۱) نماز سے فارغ ہونے کے ارادہ سے پہلا سلام پھیرنا۔

(۲) پھر دوسرا سلام پھیرنا جب تک کہ نماز کے منافی کوئی چیز نہ آئی ہو جیسے حدث۔ اگر نماز کے خلاف کوئی بات آئی ہو تو ایسی صورت میں دوسرا سلام پھیرنا حرام ہے۔

(۳) دونوں سلام میں ''وَرَحْمَةُ اللّٰهِ'' بڑھانا۔

(۴) دونوں سلام میں چہرہ پھیرنا یہاں تک کہ پہلے سلام میں داہنی جانب والوں کو اس کا دایاں رخسار نظر آئے، اور دوسرے سلام میں بائیں جانب والوں کو بایاں رخسار نظر آئے۔

(۵) قبلہ رخ ہوکر دونوں سلام کو شروع کرنا اور چہرہ مکمل پھیرتے ہی سلام بھی ختم کرنا۔

(۶) سلام میں جلدی کرنا یعنی سلام کو زیادہ لمبا نہ کرے۔

(۷) امام کے دونوں سلام پھیرنے کے بعد مقتدی کا سلام پھیرنا۔

(۸) فرشتوں، مسلمان انسانوں اور جنوں پر سلام کی نیت کرنا۔

پہلے سلام میں دائیں جانب والوں پر اور دوسرے سلام میں بائیں جانب والوں پر سلام کی نیت کرنا۔ دونوں سلام میں سے کسی ایک سلام میں پیچھے اور آگے والوں پر سلام کی نیت کرنا، اور پیچھے اور آگے والوں پر پہلے سلام میں سلام کی نیت کرنا افضل ہے۔

اگر مقتدی امام کے پیچھے ہو تو مقتدی کے لیے سنت ہے کہ کسی ایک سلام میں امام کے جواب کی نیت کرے، اور اگر امام کی داہنی جانب ہو تو دوسرے سلام میں اور بائیں جانب ہو

تو پہلے سلام میں امام کے جواب کی نیت کرے۔اسی طرح جماعت کی نماز میں مقتدیوں کو بعض کا بعض کے سلام کے جواب کی نیت کرنا سنت ہے، پس پہلے سلام میں بائیں جانب والوں کے جواب کی نیت کرے گا، اور دوسرے سلام میں داہنی جانب والوں کے جواب کی نیت کرے گا - اور کسی ایک سلام میں آگے اور پیچھے والوں کی نیت کرے، اور پہلے سلام میں آگے اور پیچھے والوں کی نیت کرنا اولیٰ ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۱۷۶ تا ۱۷۸ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۹۲ تا ۹۴)

مسئلہ: سلام کو لمبا کھینچ کر تاخیر کرنا مکروہ ہے۔

(اعانۃ الطالبین ج ا ص ۱۷۸ - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۹۲)

مسئلہ: نماز پڑھنے والے کے سلام کا جواب دینا نماز سے باہر والوں پر واجب نہیں، بلکہ سنت ہے۔ (فتح المعین ج ا ص ۲۲۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: امام کے پہلے سلام کے بعد اقتدا کا حکم ختم ہو جاتا ہے۔ مقتدی کو امام کے دونوں سلام کے بعد سلام پھیرنا سنت ہے، اور امام کے پہلے سلام کے بعد اقتدا کا حکم ختم ہونے کی وجہ سے مقتدی منفرد کی طرح ہو جاتا ہے۔ اگر یہ مقتدی کا بھی آخری قعدہ ہے تو وہ دعائیں وغیرہ پڑھ کر امام کے سلام کے کچھ دیر بعد سلام پھیرنا جائز ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۰۷)

سلام کے مکروہات

مسئلہ: ''علیکم السلام'' کہنا مکروہ ہے۔ (فتح المعین ج ا ص ۱۷۶)

رکن چہاردہم: ترتیب کا لحاظ کرنا

مسئلہ: مذکورہ بالا ارکان میں ترتیب کا لحاظ رکھے۔ اگر کسی رکن فعلی کو قصداً پہلے کر لیا، جیسے سجدہ کو رکوع سے پہلے کر لیا تو نماز باطل ہو جائے گی۔

(فتح المعین ج اص ۱۷۸-تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۹۶،۹۵)

مسئلہ: سلام کے علاوہ کسی رکن قولی کو قصداً یا سہواً کسی رکن قولی یا رکن فعلی سے پہلے کرلیا تو نماز باطل نہ ہوگی جیسے تشہد اخیر کو سجدہ سے پہلے کرلیا، یا درود کو تشہد اخیر سے پہلے کرلیا تو نماز باطل نہ ہوگی۔ گر چہ حرمت کو جانتے ہوئے قصداً ایسا کیا ہو،لیکن جس رکن قولی کو پہلے کرلیا ہے،اس کا شمار نہ ہوگا۔ بلکہ اس کو پھر اپنی جگہ پر ادا کرنا ہوگا،اور اگر سلام پہلے کرلیا تو نماز باطل ہوگئی۔(فتح المعین ج اص ۱۷۸-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۹۶،۹۵)

مسئلہ: اگر سلام کو کسی رکن فعلی یا رکن قولی سے پہلے کردیا تو نماز باطل ہوجائے گی۔

(فتح المعین ج اص ۱۷۸-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر سنتوں کے درمیان ترتیب کالحاظ نہ کیا جیسے تعوذ کو دعائے افتتاح سے پہلے کر لیا، یا سنت کو فرض سے پہلے کرلیا،مثلاً سورہ کو فاتحہ سے پہلے پڑھ لیا تو نماز باطل نہ ہوگی،لیکن سنت کو فرض سے پہلے کرلیا ہے تو فرض ادا کرے،اور سنت کو پھر اپنی جگہ میں ادا کرے،اور اگر کسی سنت کو سنت سے پہلے کرلیا ہے،مثلاً تعوذ پہلے پڑھ لیا تو اب دعائے افتتاح نہ پڑھے گا،اور اگر تشہد اول سے پہلے درود پڑھ لیا ہے تو اب تشہد اول پڑھے اور تشہد اول کے بعد پھر درود پڑھے،یعنی بعض سنت کو پہلے کرنے سے بعد والی سنت فوت ہوجاتی ہے،جیسے تعوذ اور دعائے افتتاح ،اور بعض سنت کو پہلے کرنے سے پہلی والی ادا کرکے پھر سے اس سنت کو ادا کرنے کا حکم ہے،جیسے تشہد اول اور درود۔(فتح المعین ج اص ۱۷۸-اعانۃ الطا لبین ایضاً-حاشیۃ الشروانی وحاشیۃ العبادی علیٰ تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۹۵)

مسئلہ: اگر سنت چھوٹ گئی، پھر یاد آئی تو اگر اس کا محل باقی ہے تو اسے ادا کرے گا،ورنہ نہیں،جیسے تکبیر کے بعد رفع یدین یا تعوذ کے بعد دعائے افتتاح نہ پڑھے گا،کیوں کہ دعائے افتتاح کی جگہ تعوذ سے پہلے ہے،اور رفع یدین کی جگہ تکبیر کہتے وقت ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۹۹)

مسئلہ: اگر امام یا منفرد بھول کر کسی رکن کی ادائیگی میں ترتیب چھوڑ دیا، جیسے رکوع سے پہلے سجدہ کرلیا، یا فاتحہ سے پہلے رکوع کرلیا تو چھوڑے ہوئے رکن کے بعد جو کچھ کیا ہے، اس کا شمار نہ ہوگا، پھر اگر دوسری رکعت میں اس چھوڑے ہوئے رکن تک پہنچنے سے پہلے اسے یاد آ گیا تو فوراً چھوڑے ہوئے رکن میں واپس آئے، اسے ادا کرے اور اسی طرح اس کے بعد کے تمام افعال ترتیب سے ادا کرتا جائے، مثلاً پہلی رکعت کے پہلے سجدہ میں یاد آیا کہ پہلی رکعت کی فاتحہ چھوٹ گئی ہے تو فوراً قیام میں آ کر فاتحہ پڑھے، سورہ پڑھے، پھر رکوع، پھر اعتدال پھر پہلا سجدہ، پھر جلسہ پھر دوسرا سجدہ، اور نماز مکمل کرلے۔

اگر دوسری رکعت میں اسی رکن تک پہنچنے کے بعد یاد آیا تو جو کچھ درمیان میں کیا ہے، اس کا شمار نہ ہوگا، اور اخیر نماز میں ایک رکعت بڑھالے، مثلاً پہلی رکعت میں فاتحہ بھول گیا اور دوسری رکعت میں فاتحہ تک پہنچنے کے بعد یاد آیا کہ پہلی رکعت کی فاتحہ چھوٹ گئی ہے، یا تیسری رکعت میں یا چوتھی رکعت میں یا سلام سے پہلے یاد آ گیا کہ پہلی رکعت کی فاتحہ چھوٹ گئی ہے تو ایک رکعت اور پڑھے کیونکہ فاتحہ چھوٹ جانے کے سبب پہلی رکعت کا شمار نہ ہوگا۔

(فتح المعین ج۱ص۱۷۸، ۱۷۹-اعانۃ الطالبین ایضاً)

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۹۶-حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: مذکورہ بالا حکم اس وقت ہے جب چھوٹ جانے والا رکن اور اس کی جگہ معلوم اور یقینی ہو، اس میں کسی طرح کا شک نہ ہو، نہ اسے بھولا ہو، پس اگر اسے بھول گیا جو رکن چھوٹا تھا، یا اس میں شک ہوگیا، لیکن اتنا یقین ہے کہ کوئی ایک رکن چھوٹ گیا ہے تو اگر یہ خیال ہوا کہ وہ چھوٹ جانے والا رکن نیت یا تکبیر تحریمہ ہے تو نماز باطل ہوگئی، خواہ بھول یا شک ایک رکن کے گذرنے تک رہا ہو یا طویل وقت رہا ہو، یا رکن گذرنے یا طویل وقت تک نہ

رہاہو، دونوں صورت میں نماز باطل ہوگئی،اوراگر یہ خیال ہوا کہ وہ چھوٹ جانے والا رکن سلام ہےتو یادآنے پرسلام پھیرلےگرچہ دیرہوچکی ہو،اورسلام چھوٹنے کی صورت میں سجدۂ سہونہیں کرے گا۔

اوراگر یہ خیال ہوا کہ وہ چھوٹ جانے والا رکن نیت،تکبیرتحریمہ اورسلام کےعلاوہ ہے تواسے اختیارکرے گا جس میں زیادہ احتیاط ہو،جیسے ارکان میں سے کچھ چھوٹنے کا یقین ہے،اورخیال ہوا کہ وہ یاتوایک سجدہ ہے یا دوسجدہ ہےتو یہ سمجھے کہ دوسجدہ چھوٹ گیا ہے، کیوں کہ اسی میں زیادہ احتیاط ہے،اورپھرنماز کواسی پر بنا کرے گا،مثلاً سجدہ میں تھااورکسی رکن کےچھوٹ جانے کا یقین ہوا،اورچھوٹے ہوئے رکن کے بارے میں یہ خیال ہوا کہ چھوٹ جانے والا رکن فاتحہ ہےتوسجدہ سےفاتحہ کی طرف واپس آئے،یعنی قیام میں آئے، فاتحہ پڑھے، پھررکوع، پھراعتدال، پھرسجدہ کرےاوراسی طرح نمازکومکمل کرلے۔

مذکورہ بالاحکم اس وقت ہے جب رکن چھوٹ جانے کا یقین ہو،لیکن عین متروک کو بھول گیایااس میں شک ہوا،اوراگرعین متروک معلوم ومتیقن ہو،اورمحل متروک کوبھول گیا، یااس میں شک ہواتواس پرعمل کرے گا جس میں زیادہ احتیاط ہو،مثلاً یہ معلوم ہے کہ ایک سجدہ چھوٹ گیاہے،لیکن جس رکعت کاسجدہ چھوٹا،وہ رکعت معلوم نہیں کہ وہ پہلی رکعتوں میں سےکسی رکعت کاسجدہ ہے یا آخری رکعت کاتو چھوٹے ہوئےسجدہ کوپہلی رکعتوں میں سے کسی رکعت کاسجدہ سمجھےاورایک رکعت اور بڑھالے،اوراگردوسجدہ چھوٹ گیا تھااورچھوٹے ہوئےسجدہ کی رکعتوں کوبھول گیایاشک ہواتوایک سجدہ پہلی رکعت کا سمجھےاور دوسرا سجدہ دوسری رکعت کا، پھردورکعت بڑھالے،کیوں کہ دورکعت کاسجدہ چھوٹ جانے سے دو رکعت شمارسے باہرہوگئی۔

(فتح المعین ج۱ص۱۷۸تا۱۸۰-اعانۃ الطالبین ایضاً)

(تحفۃ المحتاج ج۲ص ۹۷،۹۸ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: اگر نیت، تکبیر تحریمہ اور سلام کے علاوہ کسی رکن قولی کو دوسری جگہ میں بھول کر کیا ہے تو سجدۂ سہو نہ کرے گا، اور رکن فعلی کو بھول کر دوسری جگہ میں کیا ہے تو سجدۂ سہو کرے گا، کیوں کہ قاعدہ ہے کہ جو کام قصداً کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے، جب وہ سہواً ہو تو سجدۂ سہو کرے گا۔ (اعانۃ الطالبین ج۱ص ۱۷۸،۱۸۰-تحفۃ المحتاج ج۲ص ۹۶ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

توضیح: ترتیب اور رکن چھوڑنے سے متعلق مسائل نماز توڑنے والی چیزوں کے بیان اور سجدۂ سہو کے بیان میں ہے۔ بعض مسائل ''شک کے بیان'' میں لکھے گئے ہیں۔ سنت چھوڑنے کے احکام مکروہات نماز کے بیان میں ہیں۔

نماز کی سنتوں کا بیان

نیچے ان سنتوں کا بیان ہے جن کا تعلق ارکان نماز سے نہیں، بلکہ نماز سے ہے۔

نماز میں داخل ہوتے وقت کی سنتیں

(۱) دونوں ضرورت یعنی پاخانہ و پیشاب سے فارغ ہو کر نماز پڑھنا۔

(فتح المعین ج۱ص ۱۹۴ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

(۲) دل کو تمام چیزوں سے فارغ رکھنا، یعنی ہر قسم کے خیال سے دل کو خالی رکھنا۔

(فتح المعین ج۱ص ۱۸۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج۲ص ۱۰۲)

(۳) خشوع کے ساتھ نماز پڑھنا۔ (فتح المعین ج۱ص ۱۸۱ - تحفۃ المحتاج ج۲ص ۱۰۱)

(۴) نشاط اور چستی کے ساتھ نماز پڑھنا، سستی سے دور رہنا۔

(فتح المعین ج۱ص ۱۸۱ - تحفۃ المحتاج ج۲ص ۱۰۲)

(۵) اچھے لباس پہن کر نماز پڑھنا، ازار پہننا، عمامہ باندھنا، قمیص پہننا۔

(فتح المعین ج ا ص ۱۱۴)

(۶) سامنے سترہ رکھنا، یعنی دیوار، ستون وغیرہ کے پاس نماز پڑھنا جس کی بلندی دو تہائی گز سے کم نہ ہو، اور تین گز سے زیادہ فاصلہ پر نہ ہو۔ (فتح المعین ج ا ص ۱۸۸، ۱۸۹)

(۷) اذان واقامت کہنا۔ (فتح المعین ج ا ص ۲۳۰، ۲۳۱)

(۸) تکبیر تحریمہ سے کچھ پہلے سجدہ کی جگہ دیکھنا اور سر کو تھوڑا جھکانا۔

(فتح المعین ج ا ص ۱۳۵)

حالت نماز کی سنتیں

(۱) نمازی کے دل اور دوسرے اعضائے بدن میں خشوع وخضوع ہونا یعنی نماز کے علاوہ کسی دوسری چیز کا خیال دل میں نہ آئے اور جسم کے اعضا سکون کے ساتھ رہیں، حرکت نہ ہو۔ (فتح المعین ج ا ص ۱۸۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

(۲) قرآن کریم کی آیات مبارکہ اور ذکر ودعا کے الفاظ میں غور وفکر کرنا۔

(فتح المعین ج ا ص ۱۸۳ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۰۱، ۱۰۲)

(۳) قرأت، ذکر، دعا وغیرہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا۔ تیز رفتاری سے نہ پڑھے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۰۱)

(۳) نماز میں اپنے سجدہ کی جگہ نظر رکھنا، گرچہ اندھا ہو۔ (اعانۃ الطالبین ج ا ص ۱۳۵ - فتح المعین ج ا ص ۱۸۳ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۹۹)

(۴) نماز میں چھینکنے والے کا آہستہ ''الحمد للہ'' کہنا سنت ہے، لیکن کسی چھینکنے والے کے جواب میں ''یرحمک اللہ'' کہنا سنت نہیں۔ (فتح المعین ج ا ص ۲۲۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: فاتحہ پڑھتے وقت الحمد للہ کہنے سے فاتحہ منقطع ہو جائے گی۔

(اعانۃ الطالبین ج ا ص ۲۲۱)

(۵) ہاتھ یا سر کے اشارہ سے سلام کا جواب دینا، پھر سلام پھیرنے کے بعد لفظاً جواب دینا سنت ہے۔ (فتح المعین ج ۱ ص ۲۲۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

(۷) گھر میں داخل ہونے کی اجازت مانگنے والے، یا اندھے وغیرہ کو خطرہ سے آگاہ کرنے کے لیے مرد کو تسبیح کہنا اور عورت کو تالی بجانا سنت ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۴۸)

(۸) مرد کو نماز میں تالی بجانا اور عورت کو ''سبحان اللہ'' کہنا خلاف سنت ہے، لیکن مکروہ نہیں۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۴۹ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

سترہ کا بیان

نمازی کو اپنے سامنے کچھ رکھنا سنت ہے، تاکہ اس کے آگے سے دوسروں کو گذرنا جائز ہو جائے۔ یہ چیز سترہ کہلاتی ہے۔

مسئلہ: نمازی کے لیے سنت ہے کہ کسی دیوار یا ستون کے سامنے نماز پڑھے، جس کی اونچائی دو تہائی گز یا اس سے زائد ہو۔ دیوار یا ستون نہ پائے تو زمین میں گاڑی ہوئی لاٹھی کے سامنے نماز پڑھے، یا سامان وغیرہ کو جمع کر کے اپنے سامنے رکھ دے۔ اگر لاٹھی یا سامان وغیرہ بھی نہ ملے تو اپنے آگے ایک مصلّٰی بچھا دے۔ اگر مصلّٰی بھی نہ ہو تو اپنے سامنے تین گز کے اندر چوڑائی یا لمبائی میں ایک لکیر کھینچ دے، اور لکیر کا لمبائی میں ہونا اولیٰ ہے۔

(فتح المعین ج ۱ ص ۱۸۹ - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۵۷)

مسئلہ: دیوار، ستون اور لاٹھی کی اونچائی دو تہائی گز یا اس سے زائد ہو، اور مصلّٰی وخط کی لمبائی دو تہائی گز یا اس سے زائد ہو۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۵۷ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: سترہ اور نمازی کے درمیان تین گز یا اس سے کم فاصلہ ہو۔ نمازی کی ایڑی سے فاصلہ کی پیمائش ہو گی۔ (فتح المعین ج ۱ ص ۱۸۸ - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۵۷)

مسئلہ: سترہ کی ترتیب یہ ہے کہ اولاً دیوار یا ستون کو سترہ بنائے۔ دیوار یا ستون نہ ہو تو

لاٹھی کوسترہ بنائے۔لاٹھی یالکڑی وغیرہ نہ ہوتو مصلّٰی کوسترہ بنائے۔مصلّٰی نہ ہوتو لکیر کوسترہ بنائے۔(فتح المعین ج اص ۱۸۹-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۱۵۷)

مسئلہ: سنت ہے کہ سترہ کو بالکل سامنے نہ رکھے، بلکہ داہنی یا بائیں جانب رکھے، اور سترہ جسم کے کسی حصہ کے مقابل ہو۔(فتح المعین ج اص ۱۸۹-تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۱۵۷)

مسئلہ: ہر صف اپنے پیچھے والوں کے لیے سترہ ہے، اگر دونوں قریب ہوں، یعنی دونوں صف کے درمیان تین گز یا اس سے کم کا فاصلہ ہو۔اسی طرح امام کا سترہ، مقتدیوں کے لیے سترہ ہے۔(فتح المعین ج اص ۱۸۹-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۱۵۸)

مسئلہ: جب سترہ تمام شرائط کے ساتھ موجود ہوتو نمازی اور سترہ کے درمیان سے گذرنے والے کو روکنا سنت ہے۔نمازی اور دوسرا آدمی بھی گذرنے والے کو روک سکتا ہے، خواہ وہ دوسرا شخص نماز میں ہو یا نہ ہو، اور جب سترہ اپنی شرطوں کے ساتھ موجود ہوتو نمازی اور سترہ کے درمیان سے گذرنا حرام ہے۔

(فتح المعین ج اص ۱۹۰-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۱۵۷تا ۱۶۰)

مسئلہ: سترہ اور نمازی کے درمیان سے مکلّف اور حرمت کا علم رکھنے والے کو گذرنا حرام ہے۔غیر مکلّف یعنی نابالغ یا جاہل کو گذرنا حرام نہیں۔

(فتح المعین ج اص ۱۹۰-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۱۵۹-حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: اگر گذرنے والے کو نمازی کے آگے سے گذرنے کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہ ملے تو بھی گذرنا حرام ہے۔(فتح المعین ج اص ۱۹۰-تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۱۵۹)

مسئلہ: اضطراری حالتوں میں نمازی اور سترہ کے درمیان سے گذرنا جائز ہے، جب کہ کوئی دوسرا راستہ نہ ہو، جیسے کسی کو ہلاکت سے بچانے یا سخت پیشاب و پاخانہ لاحق ہونے کے وقت گذرنا جائز، بلکہ بعض صورتوں میں واجب ہے۔(حاشیۃ الشروانی ج ۲ص ۱۵۹)

مسئلہ: مسلسل صادر ہونے والے فعل کثیر سے گذرنے والے کو نہ روکے، ورنہ روکنے والے کی نماز فاسد ہوجائے گی۔ (تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۶۰)

مسئلہ: جب سترہ کے تمام شرائط نہ پائے جائیں تو گذرنے والے کو روکنا حرام ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۶۰- حاشیۃ الشروانی ایضاً- اعانۃ الطالبین ج۱ص۱۹۰)

مسئلہ: جب نمازی سے کچھ کمی ہوجائے مثلاً راستہ میں نماز پڑھنے لگا، یا اگلی صف میں کشادگی کے باوجود پچھلی صف میں کھڑا ہوگیا تو آنے والے کے لیے جائز ہے کہ اس خالی جگہ میں جانے کے لیے نمازی کے آگے سے گذر جائے، تاکہ وہ کشادگی ختم ہوسکے، گرچہ درمیان میں بہت سی صفیں ہوں۔

(فتح المعین ج۱ص۱۹۰- اعانۃ الطالبین ایضاً- تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۵۸)

مسئلہ: جماعت کی نماز میں شریک ہونے والے نے اپنے ساتھ کسی کو رکھنے کے لیے اگلی صف سے کسی کو کھینچا اور اب اگلی صف میں ایک آدمی کی جگہ خالی ہوگئی تو اس کشادگی کو دور کرنے کے لیے نمازیوں کے آگے سے گذر کر جانا جائز نہیں۔ (تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۵۹)

مسئلہ: نمازی کے آگے سے انسان یا غیر انسان کے گذرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۶۰- حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: اگر سترہ کے شرائط نہ پائے جائیں، یا سترہ نہ ہو تو نمازی کے آگے سے گذرنا حرام نہیں، بلکہ خلاف اولیٰ ہے، گرچہ سجدہ کی جگہ سے گذرے۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۶۰- حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: سترہ کے شرائط یہ ہیں: (۱) سترہ کی بلندی دو تہائی گز یا اس سے زائد ہو (۲) سترہ اور نمازی کے درمیان فاصلہ تین گز یا اس سے کم ہو (۳) سترہ مذکورہ ترتیب کے مطابق ہو۔

(اعانۃ الطالبین ج۱ص۱۹۰)

نماز کے بعد ذکر ودعا

(۱) نماز کے بعد ذکر ودعا پڑھنا سنت ہے۔

(فتح المعین ج ۱ص ۱۸۴- اعانۃ الطالبین ایضاً- تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۱۰۳)

(۲) فرض نماز کے بعد پڑھی جانے والی رواتب نماز سے پہلے ہی ذکر ودعا افضل ہے۔

(حاشیۃ الشروانی ج ۲ص ۱۰۶- اعانۃ الطالبین ج ۱ص ۱۸۵)

(۳) اگر دو فرض نماز ایک ساتھ پڑھے تو ہر نماز بعد ذکر وتسبیح اولیٰ ہے۔

(حاشیۃ الشروانی ج ۲ص ۱۰۶)

(۴) اگر جمع بین الصلوٰتین کے وقت دونوں نماز پے در پے پڑھنا چاہے تو دوسری نماز کے بعد ذکر ودعا کرے۔ (حاشیۃ الشروانی ج ۲ص ۱۰۶)

مسئلہ: وہ ذکر ودعا اولیٰ ہے جو حدیثوں میں آئی ہے۔ (اعانۃ الطالبین ج ۱ص ۱۸۵)

حدیث نبوی:

صحیح مسلم شریف میں ہے کہ جو شخص ہر نماز کے بعد ۳۳: بار سبحان اللہ ۳۳: بار الحمد للہ ۳۳: بار اللہ اکبر پڑھے، پھر درج ذیل کلمہ پڑھے تو اس کے گناہوں کو بخش دیا جائے گا، گرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

{لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَعَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ}

(۴) ہر فرض نماز کے بعد سورہ فاتحہ، سورہ اخلاص، سورہ فلق، سورہ ناس، آیۃ الکرسی، آمن الرسول (آخر سورہ بقرہ تک) اور شہد اللہ (آل عمران:: یت ۱۸)، الاسلام تک، قل اللہم مالک الملک، بغیر حساب تک پڑھنے سے ایمان سلامت رہتا ہے۔

(اعانۃ الطالبین ج۱ص۱۸۵)

(۴) ہر فرض نماز کے بعد سورہ فاتحہ، سورہ اخلاص، سورہ فلق، سورہ ناس، آیۃ الکرسی، شہد اللہ پڑھنا سنت ہے۔ (فتح المعین ج۲ص۹۲)

(۵) دعا کے شروع میں اللہ تعالیٰ کی حمد، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھنا، اور اخیر میں حمد، درود اور آمین کہنا، دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں کے مقابل اٹھانا، دعا کے بعد دونوں ہاتھوں کو چہرہ پر پھیرنا، امام کی دعا سنتے وقت مقتدیوں کا آمین کہنا، منفرد اور مقتدی کا ذکر الٰہی اور دعا میں قبلہ رخ ہونا سنت ہے۔

(فتح المعین ج۱ص۱۸۶-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: دعا کو ان کلمات پر ختم کرنا سنت ہے۔ (اعانۃ الطالبین ج۱ص۱۸۶)

{رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ::وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ::سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ::وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ:: وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ}

مسئلہ: امام کو اپنا داہنا رخ مقتدیوں کی طرف، اور بایاں رخ قبلہ کی طرف رکھنا افضل ہے۔ (فتح المعین ج۱ص۱۸۶، ۱۸۷-اعانۃ الطالبین ایضاً)

(۶) نماز کے بعد اگر کوئی فرض یا نفل پڑھنا ہو تو اس جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ پڑھنا سنت ہے۔ اگر جگہ نہ بدلے تو کسی کلام کے ذریعہ دونوں نمازوں میں فصل کرے، اور مقتدی امام کے جگہ بدلنے کے بعد جگہ بدلے۔

(فتح المعین ج۱ص۱۸۷، ۱۸۸-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۰۴)

مسئلہ: غیر معتکف کو اپنے گھر میں سنت پڑھنا افضل ہے، جب کہ سستی پیدا ہونے یا چھوٹ جانے کا خوف نہ ہو۔ ہاں، جس نفل میں جماعت سنت ہے، جیسے تراویح، عیدین،

گہن کی نماز وغیرہ، یا جسے مسجد میں پڑھنے کا ذکر آیا جیسے نماز چاشت، نماز طواف وغیرہ۔ اسی طرح جمعہ میں صبح جانے والے کو جمعہ کی سنت قبلیہ مسجد میں پڑھنا افضل ہے۔

(فتح المعین ج ۱ص ۱۸۸ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۱۰۷)

ذکر و دعا میں جہر و اسرار

مسئلہ: نماز کے بعد ذکر اور دعا کرنا اور ان کو آہستہ آواز میں پڑھنا سنت ہے۔

(فتح المعین ج ۱ص ۱۸۴، ۱۸۵ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۱۰۳)

مسئلہ: حاضرین کو ذکر و دعا سکھانے یا مقتدیوں کے آمین کہنے کا ارادہ کرنے والا امام ذکر و دعا کو بلند آواز سے پڑھے گا۔

(فتح المعین ج ۱ص ۱۸۵ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۱۰۴)

مسئلہ: ذکر و دعا کے وقت مسجد میں خوب بلند آواز رکھنا یہاں تک کہ کسی نمازی کو تکلیف ہو تو یہ قریباً حرام ہے۔ (فتح المعین ج ۱ص ۱۸۶)

نماز کے مکروہات کا بیان

مسئلہ: کسی سنت مؤکدہ کو ترک کرنا مکروہ ہے، اور غیر مؤکدہ سنتوں کو ترک کرنا خلاف اولیٰ ہے۔ (فتح المعین ج ۱ص ۱۸۳، ۱۸۴ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۱۰۱)

ابتدائے نماز کے مکروہات

(۱) زور سے پیشاب، پاخانہ یا ریح آتے وقت اسے روک کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۱۶۳ - فتح المعین ج ۱ص ۱۹۴، ج ۲ص ۴۹ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

(۲) کھانے پینے کی چیز موجود ہو، اور نفس ادھر مائل ہو تو ایسی صورت میں نماز پڑھنا

مکروہ ہے۔(تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۶۳-فتح المعین ج۱ص۱۹۴-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: پاخانہ، پیشاب، ریح وغیرہ میں تکبیر تحریمہ کے وقت لاحق ہونا مراد ہے، یا تحریمہ سے کچھ پہلے لاحق ہونا مراد ہے، جب کہ اسے اپنی عادت معلوم ہو کہ وہ پھر نماز میں دوبارہ لاحق ہوگا۔(تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۶۳)

مسئلہ: اگر وقت تنگ ہو کہ اگر پاخانہ، پیشاب وغیرہ سے فارغ ہوگا تو وقت کے اندر کامل نماز نہ مل سکے گی تو تاخیر کرنا حرام ہے۔ہاں، اگر ظن غالب ہے کہ ان کو روکنے سے ایسی حالت ہو جائے گی کہ تیمّم کرنا جائز ہوگا تو نماز میں تاخیر کرنا حرام نہیں۔

(فتح المعین ج۲ص۴۹-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۲ص۲۷۳)

مسئلہ: اگر فرض نماز میں پاخانہ پیشاب یا ریح آ جائے تو فرض نماز توڑنا جائز نہیں، اور نہ ہی فرض نماز کو ان چیزوں کی وجہ سے تنگ وقت تک مؤخر کرنا جائز ہے۔ہاں، اگر اسے ظن غالب ہو کہ انہیں روک کر نماز پڑھنے سے ایسی حالت ہو جائے گی کہ تیمّم کرنا جائز ہو جائے تو فرض نماز توڑنا یا مؤخر کرنا جائز ہوگا گرچہ وقت نکل جائے۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۶۳، ۲۷۳-فتح المعین ج۱ص۱۹۴، ج۲ص۴۹-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر نفل نماز میں پاخانہ، پیشاب یا ریح آ جائے تو نماز توڑنا جائز ہے۔

(حاشیۃ الشروانی ج۲ص۱۶۳-اعانۃ الطالبین ج۱ص۱۹۴)

نماز کے دیگر مکروہات

(۱) بلاضرورت چہرہ ادھر ادھر پھیرنا، یعنی دائیں بائیں یا قبلہ سے دوسری جانب گھمانا۔

(۲) آسمان کی طرف نظر اٹھانا۔

(۳) ایسی چیز پر نگاہ کرنا جو نماز سے اس کی توجہ ہٹا دے جیسے منقش کپڑا۔

(۴) سر یا مونڈھے کا کھلا رہنا۔

(۵) اضطباع کرنا، یعنی چادر کے بیچ کو دائیں مونڈھے کے نیچے اور اس کے دونوں کناروں کو بائیں کندھے کے اوپر باندھنا، گر چہ قمیص کے اوپر ہو۔

(۶) غیر مسجد میں سامنے یا داہنی جانب تھوکنا۔

(۷) بلاضرورت بال یا کپڑے کو لپیٹنا۔

(۸) بلاضرورت منہ پر اپنا ہاتھ رکھنا۔

(۹) بلاضرورت اپنی کمر پر ہاتھ رکھنا۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۶۱ تا ۱۶۵ - فتح المعین ج ۱ ص ۱۹۰ تا ۱۹۶ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

(۱۰) اقل واجب پر اکتفا کرنا، یعنی نماز کی سنتوں کو چھوڑ دینا۔

(اعانۃ الطالبین ج ۱ ص ۱۹۶)

(۱۱) نجاست کے سامنے نماز پڑھنا۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۶۸)

(۱۲) بلاضرورت پیشانی کی گرد کو صاف کرنا۔

(۱۳) نماز باطل کرنے والے تلفظ کے بغیر پھونکنا۔

(۱۴) منہ اور ناک کو چھپا کر رکھنا۔

(۱۵) بلا حاجت ایک پاؤں پر نماز پڑھنا، اور دوسرا پاؤں اٹھا کر رکھنا۔

(۱۶) نماز کی جگہ سے کنکریاں ہٹانا جبکہ اس سے تکلیف نہ ہو۔

(۱۷) انگلیاں چٹخانا (۱۸) انگلیوں کی قینچی کرنا (۱۹) بدن پر کپڑا لٹکا کر رکھنا۔

(۲۰) آنکھوں کو بند رکھنا (۲۱) انگڑائی لینا۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۶۳ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

(۱۴) پہلو کے سہارے نماز پڑھنے والے کا بلا عذر بائیں پہلو کے بل نماز پڑھنا۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۵ - فتح المعین ج ۱ ص ۱۳۷ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: خشوع وخضوع میں خلل ہونے کے سبب منقش کپڑا پہن کر، یا ایسے کپڑے پر، یا اس کی طرف چہرہ کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج اص ۱۶۱)

مسئلہ: نماز میں آنکھوں کو بند رکھنا مکروہ ہے۔لیکن اگر آنکھیں بند رکھنے سے خشوع اور حضور قلبی ہوتا ہو۔ اور ذہن بھٹکنے سے محفوظ ہوتا ہو تو مکروہ نہیں۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۰۰)

مسئلہ: سجدہ میں آنکھیں کھولنا سنت ہے تا کہ آنکھیں سجدہ کریں۔

(حاشیۃ الشروانی ج ۲ ص ۱۰۰)

مسئلہ: جماہی آتے وقت منہ پر ہاتھ رکھنا سنت ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۶۲)

مسئلہ: ضرورت کی وجہ سے کسی جانب چہرہ پھیرنا مکروہ نہیں۔اسی طرح کنکھیوں سے دوسری جانب دیکھنا مکروہ نہیں۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۶۱ - فتح المعین ج اص ۱۹۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر سینہ قبلہ سے پھر گیا تو نماز باطل ہوگئی، یا چہرہ کھیل کے طور پر قبلہ سے دوسری جانب پھیرا تو نماز باطل ہوگئی۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۶۱ - اعانۃ الطالبین ج اص ۱۹۰)

مسئلہ: اگر دونوں پاؤں زمین پر ہو، اس وقت ایک پاؤں پر سہارا لینا مکروہ نہیں۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۶۳)

مسئلہ: ضرورت کی وجہ سے ایک پاؤں اٹھانا جائز ہے، جیسے پاؤں میں درد ہو۔

(حاشیۃ الشروانی ج ۲ ص ۱۶۳)

وہ مقامات جہاں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: مزبلہ (کوڑا ڈالنے کی جگہ) قربان گاہ، کفار کی عبادت گاہ، نہانے یا کپڑا بدلنے کے حمام، غضب وعذاب کی جگہ جیسے ارض ثمود، گناہ کی جگہ، قبرستان، اور کعبہ کی چھت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۶۶ تا ۱۶۸)

مسئلہ: جس وادی میں سیلاب آنے کا خوف ہو وہاں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

(حاشیۃ الشروانی ج۲ص۱۶۸)

مسئلہ: قبرستان کھود کر اس پر کوئی دوسری چیز مثلاً کپڑا، گھاس، فرش وغیرہ ڈال دیا تو اب وہاں نماز پڑھنا مکروہ نہیں۔ (تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۶۷- حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: شراب خانہ، جوا کھیلنے کی جگہ اور گناہ کی جگہوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

(اعانۃ الطالبین ج۱ص۱۹۵)

مسئلہ: آبادی میں راستہ یعنی لوگوں کی گذرگاہ میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ غیر آباد مقامات کے راستے میں مکروہ نہیں، جب کہ وہاں لوگوں کا زیادہ آنا جانا نہ ہو۔

(فتح المعین ج۱ص۱۹۴- اعانۃ الطالبین ایضاً- تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۶۶)

مسئلہ: مطاف میں لوگوں کے طواف کے وقت نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

(اعانۃ الطالبین ج۱ص۱۹۵- تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۶۶)

مسئلہ: ایسے قبرستان میں نماز پڑھنا مکروہ ہے جو اکھاڑا نہ گیا ہو، خواہ قبر کی طرف چہرہ کر کے نماز پڑھے یا قبر پر یا قبر کی جانب۔ (فتح المعین ج۱ص۱۹۵- اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: جس مسجد کے ارد گرد دفن کیا جاتا ہو یعنی قبرستان ہو، اس مسجد میں نماز مکروہ نہیں۔

(فتح المعین ج۱ص۱۹۵- اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: عام قبر کی جانب چہرہ کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۶۷)

مسئلہ: برکت حاصل کرنے یا تعظیم کے قصد سے نبی، ولی، عالم اور شہید کی قبر کی جانب چہرہ کر کے نماز پڑھنا حرام ہے۔

(فتح المعین ج۱ص۱۹۵- اعانۃ الطالبین ایضاً- تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۶۷)

مسئلہ: غصب کی ہوئی زمین یا غصب کئے ہوئے کپڑے میں نماز پڑھنا حرام ہے۔

(فتح المعین ج۱ص۱۹۵-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسجد کے احکام

مسئلہ: مسجد میں کسی بھی جانب تھوکنا حرام ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۶۴-اعانۃ الطالبین ج۱ص۱۹۱)

مسئلہ: لہسن، پیاز یا کوئی بدبودار چیز کھا کر بلاضرورت مسجد جانا مکروہ ہے، گرچہ مسجد میں کوئی نہ ہو۔(تحفۃ المحتاج ج۲ص۲۷۵)

مسئلہ: مسجد میں کوئی نجاست عینیہ دیکھے تو دیکھنے والے پر فوراً اسے دور کرنا واجب ہے، اور دیر کرنا حرام ہے، گرچہ مسجد کی صفائی کے لیے کوئی آدمی اجرت پر مقرر ہو۔

(فتح المعین ج۱ص۱۹۳-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: مسجد میں پیشاب کرنا حرام ہے، گرچہ طشت میں پیشاب کرے۔

(فتح المعین ج۱ص۱۹۳-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: مسجد میں ناپاک جوتا داخل کرنا حرام ہے کیونکہ مسجد میں نجاست لگنے کا خوف ہے ،اور اگر مسجد کے نجس ہونے کا خوف نہ ہو تو مسجد میں جوتا لے جانا حرام نہیں جیسے ہاتھ میں یا کسی تھیلی میں لے جائے۔(فتح المعین ج۱ص۱۹۳-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: مسجد میں مری ہوئی مکھی، جوں وغیرہ پھینکنا حرام ہے، کیوں کہ مری ہوئی مکھی وغیرہ نجس ہے۔ مسجد کی زمین پر مکھی وغیرہ مارنا بھی حرام ہے، گرچہ اس میں تھوڑا خون ہوتا ہے، لیکن مسجد کی زمین کے اندر مکھی وغیرہ کو زندہ دفن کرنا یا مسجد میں زندہ مکھی وغیرہ پھینکنا جائز ہے۔(فتح المعین ج۱ص۱۹۳-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: مسجد میں فصد کرانا یا پچھنا لگوانا مکروہ ہے، گرچہ کسی برتن میں ہو، اور اگر مسجد کے نجس ہونے کا خوف ہو تو حرام ہے۔(فتح المعین ج۱ص۱۹۳-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: مسجد میں آواز بلند کرنا مکروہ ہے، جب کہ نمازیوں کو تکلیف نہ ہو۔ اگر تکلیف ہو تو حرام ہے۔(فتح المعین ج ا ص ۱۹۳- اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: مسجد میں خرید وفروخت کرنا مکروہ ہے، اور کاریگری کا کوئی کام کرنا، جیسے درزی گیری کرنا بھی مکروہ ہے۔(فتح المعین ج ا ص ۱۹۳- اعانۃ الطالبین ایضاً)

احکام معذورین

مسئلہ: جو اشارہ سے بھی نماز کے فعلی ارکان وسنن ادا کرنے کی قوت نہ ہو تو دل سے ادا کرے، یعنی دل میں یہ اعتقاد کرے کہ میں قیام یا رکوع یا سجدہ کر رہا ہوں۔ اسی طرح جس کی زبان بند ہوگئی ہو، وہ نماز کے قولی ارکان وسنن کے بارے میں دل میں اعتقاد کرے کہ میں فاتحہ وغیرہ پڑھ رہا ہوں۔ واجبات میں یہ اعتقاد واجب اور سنتوں میں ایسا اعتقاد سنت ہے، اور شفایابی یا قوت ہونے کے بعد معذورین پر نماز دہرانا واجب نہیں، اور عقل وہوش باقی رہتے ہوئے نماز کا حکم ختم نہ ہوگا۔(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۶، ۲۷- حاشیۃ الشروانی ایضاً)
(فتح المعین ج ا ص ۱۳۷- اعانۃ الطالبین ایضاً)

جاہل معذور وغیر معذور، گونگا اور قولی ارکان

مسئلہ: جاہل معذور وغیر معذور کو فاتحہ کی مقدار کھڑا رہنا اور تشہد اخیر میں بیٹھنا فرض ہے، اور سورہ وقنوت پڑھنے کی مقدار میں قیام اور تشہد اول کی مقدار میں جلوس سنت ہے، یعنی گرچہ کچھ نہ پڑھے۔(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۴۹، ۱۷- حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: اگر جاہل معذور وغیر معذور فاتحہ، ذکر، دعا وغیرہ رکن قولی کو نہ پڑھ سکتا ہو تو اس کو چپ رہتے وقت زبان ہلانے کا حکم نہیں، بلکہ یہ حکم عارضی گونگا کے لیے ہے۔
(حاشیۃ الشروانی ج ۲ ص ۴۹، ۱۷)

مسئلہ: عارضی گونگا کے لیے تکبیر تحریمہ اور قولی رکن کا حکم نہ ہوگا۔ وہ قولی رکن کے وقت صرف اپنی زبان، ہونٹ اور کو ہلائے، جب کہ حروف کے مخارج کے مطابق ہلاسکتا ہو۔ اگر حروف کے مخارج کے مطابق زبان ہلانے کی صلاحیت واہلیت بھی نہ ہو تو اپنے دل میں پڑھے یعنی دل میں یہ نیت کرے کہ میں کچھ پڑھ رہا ہوں یعنی قرآن کی جگہ قرآن پڑھنے، تشہد کی جگہ تشہد، درود کی جگہ درود، ذکر، تسبیح ودعا کی جگہ ذکر، تسبیح ودعا پڑھنے کی نیت کرے۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۷-حاشیۃ الشروانی ایضاً)

توضیح: عارضی گونگا یعنی جو پیدائشی گونگا نہ ہو، بلکہ اس پر گونگا پن طاری ہو گیا ہو۔

توضیح: جس کی زبان بند ہو جائے یعنی زبان ہی نہ چلے، اس کو رکن قولی کے وقت زبان ہلانے کا حکم نہیں ہے۔ اسی طرح پیدائشی گونگا کے لیے بھی زبان ہلانے کا حکم نہیں، اور جس پر گونگا پن طاری ہو جائے، اس کو زبان ہلانے کا حکم ہے۔

مسئلہ: جاہل معذور وہ ہے جو نو مسلم ہو، یا وہ مسلمان ہے جو علما سے دور رہ کر پرورش پایا ہو، یعنی جسے دینی تعلیم کا موقع میسر نہ آسکا، یا کسی وجہ سے تعلیم حاصل کرنے کی قدرت نہ ہو سکی۔ (فتح الوہاب شرح منہج الطلاب ج۱ص۲۰۸-اعانۃ الطالبین ج۱ص م۲۲۵)

مسئلہ: جاہل غیر معذور وہ ہے جو علما سے میل جول رکھتا ہو، یعنی جس کو دینی تعلیم حاصل کرنے کا ذریعہ مہیا ہو۔ (فتح المعین ج۱ص۱۹۹-اعانۃ الطالبین ایضاً، ج۱ص۲۱۳-تحفۃ المحتاج ج۲ص۸۴-حاشیۃ الشروانی ج۲ص۸۴)

مسئلہ: جاہل معذور وغیر معذور کو تکبیر تحریمہ، ذکر، دعا وغیرہ عربی میں نہ آئے تو کسی بھی زبان میں اس کا ترجمہ پڑھ کر نماز ادا کرنا واجب ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۴۸، ۱۶-حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: اگر جاہل معذور و جاہل غیر معذور نے سیکھنے میں سستی کی تو وقتی طور پر ترجمہ پڑھ کر

نماز ادا کرلے، پھر عربی زبان میں پڑھنا سیکھے اور پھر پڑھی ہوئی نمازوں کو دہرانا اور تکبیر تحریمہ، فاتحہ وتشہد اخیر و درود کو عربی میں پڑھنا واجب ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۶، ۱۷-حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: جاہل معذور وغیر معذور کو اگر تعلیم پانے کی قدرت ہو تو تعلیم حاصل کرنا واجب ہے۔(تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۶، ۱۷-حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: جاہل نومسلم کو علم حاصل کرنا اسلام قبول کرنے کے وقت سے ہی فرض ہوگا، اور مسلمان بچوں کو تمیز وشعور آنے کے بعد۔(تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۷-حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: اگر جاہل معذور یا غیر معذور کو نماز کے وقت کے اندر تعلیم کی امید ہو تو اول وقت میں ترجمہ کے ساتھ اس کی نماز درست نہ ہوگی۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۷-حاشیۃ الشروانی ایضاً)

معذورین کا قیام

مسئلہ: جو خود سے کھڑا ہونے کی قوت نہ رکھتا ہو تو اس کو دوسروں سے مدد لے کر کھڑا ہونا واجب ہے۔ اگر پہلو کے بل مائل ہو کر کھڑا ہو سکتا ہو تو اسی طرح کھڑا ہونا واجب ہے۔ اگر رکوع کی قریبی حد تک یا رکوع تک کھڑا ہو سکتا ہو تو اتنا کھڑا ہونا واجب ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۲۲، ۲۳)

مسئلہ: نمازی کا کھڑا رہنا سخت مشکل ہو جسے وہ برداشت نہ کر سکتا ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھے۔

(فتح المعین ج۱ص۱۳۶-تحفۃ المحتاج ج۲ص۲۳، ۲۴)

مسئلہ: بیٹھ کر نماز پڑھنے میں مرد وعورت سب کے لیے افتراش افضل ہے، پھر تربع پھر تورک۔(تحفۃ المحتاج ج۲ص۲۴-فتح المعین ج۱ص۱۳۶)

توضیح: قعدہ اولیٰ اور قعدہ اخیرہ کے بیان میں افتراش وتورک کا بیان ہے۔

مسئلہ: تربع، یہ ہے کہ آدمی اپنے سرین پر بیٹھے اور دہنے پاؤں کو بائیں ران پر اور بائیں پاؤں کو داہنی ران پر رکھے۔ (اعانۃ الطالبین ج ۱ ص ۱۳۷)

مسئلہ: اگر کوئی بیٹھنے سے عاجز ہو تو دائیں پہلو کے بل لیٹ کر نماز پڑھے، ورنہ بائیں پہلو پر لیٹ کر پڑھے۔ بلا عذر بائیں پہلو پر لیٹ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ اگر بائیں پہلو پر لیٹنے سے بھی عاجز ہو تو اپنی پیٹھ کے بل چت لیٹ کر نماز پڑھے۔

(فتح المعین ج ۱ ص ۱۳۷ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۵)

مسئلہ: پہلو کے بل نماز پڑھنے والے کو اپنا چہرہ اور بدن کا سامنے والا حصہ قبلہ کی طرف رکھنا واجب ہے۔ (فتح المعین ج ۱ ص ۱۳۷ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۵)

مسئلہ: چت لیٹ کر نماز پڑھنے والے کو اپنے سر کے نیچے کچھ رکھنا واجب ہے، تاکہ اس کا سر اونچا ہو کر قبلہ رخ ہو سکے، اور اس کے دونوں تلووں کا قبلہ رخ ہونا افضل ہے۔

(فتح المعین ج ۱ ص ۱۳۷ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۶)

مسئلہ: اگر مریض تنہا نماز میں کھڑا ہو کر فاتحہ و سورت کی قدرت رکھتا ہے، لیکن جماعت کی نماز میں اسے کچھ حصہ بیٹھنا پڑتا ہے تو جماعت کی نماز میں شریک ہوتا کہ جماعت کی فضیلت پالے۔ فاتحہ قیام کی حالت میں پڑھ لے، پھر سورت کے وقت بیٹھ جائے، پھر کھڑا ہو کر امام کے ساتھ رکوع کرے۔ (فتح المعین ج ۱ ص ۱۳۶ - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۳)

معذورین کی تکبیر تحریمہ

مسئلہ: جو تکبیر تحریمہ کو عربی میں نہ پڑھ سکے، اس پر عربی سیکھنا فرض ہے۔ اگر وقت تنگ ہو تو جس زبان میں چاہے، اس کا ترجمہ پڑھ کر تکبیر تحریمہ ادا کرنا واجب ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۷ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: عاجز اگر ترجمہ سے بھی عاجز ہو تو دوسرا ذکر اس کی جگہ نہیں بولے گا، بلکہ تکبیر

تحریمہ کا حکم اس سے ختم ہو جائے گا۔ (تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۶- حاشیۃ الشروانی ایضاً)

معذورین کی قرأت

مسئلہ: جو سورہ فاتحہ نہ پڑھ سکے، اس پر کوئی دوسری سات آیتیں پڑھنا لازم ہے۔ ان کے حروف فاتحہ کے حروف سے کم نہ ہوں، گرچہ وہ مختلف جگہ کی آیتیں ہوں۔ اگر اس سے بھی عاجز ہو تو اسی کی طرح سات قسم کا ذکر پڑھے۔ حدیثوں میں وارد ہونے والا ذکر اور غیر وارد ذکر دونوں جائز ہے، جب کہ وہ آخرت سے متعلق ہو۔ یہ بھی نہ یاد ہو تو دنیا سے متعلق سات ذکر بھی جائز ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۴۴تا۴۶- حاشیۃ الشروانی ایضاً- فتح المعین ج۱ص۱۴۴)

مسئلہ: سورہ فاتحہ میں ''ملک'' کو بلا الف پڑھنے پر ایک سو پچپن حروف ہیں۔ الف کے ساتھ ایک سو چھپن حروف ہیں۔ اس میں تسمیہ کے حروف شامل ہیں۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۴۶- حاشیۃ الشروانی ایضاً- فتح المعین ج۱ص۱۴۰،۱۴۴)

مسئلہ: اگر فاتحہ کے بدلے ذکر پڑھے تو اس میں فاتحہ کے بدل میں پڑھنے کی نیت ہو۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۴۸- حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: اگر سورہ فاتحہ کا بعض حصہ پڑھ سکتا ہے تو اسے پڑھے اور پھر قرآن کی دوسری آیتیں پڑھے۔ اگر صحیح طریقہ سے پڑھنا آتا ہو ورنہ ذکر پڑھے۔ اگر ذکر بھی اچھی طرح نہ پڑھ سکتا ہو تو فاتحہ کا جتنا حصہ یاد ہو، اسی کو دہرائے تاکہ مکمل فاتحہ کی مقدار کو پہونچ جائے۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۴۴تا۴۶- حاشیۃ الشروانی ایضاً)

(فتح المعین ج۱ص۱۴۴- اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر فاتحہ، قرآن، ذکر، دعا وغیرہ کچھ بھی نہ پڑھ سکے تو فاتحہ کی مقدار چپ کھڑا رہنا واجب ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج۲ص۴۸،۴۹- حاشیۃ الشروانی ایضاً- فتح المعین ج۱ص۱۴۴)

معذورین کا رکوع

مسئلہ: پہلو کے بل اور چت لیٹ کر نماز پڑھنے والا اگر رکوع اور سجدہ کرنے کی قدرت رکھتا ہو تو رکوع وسجدہ کرے۔ اگر قدرت نہ ہو تو رکوع وسجدہ کے لیے اپنے سر سے قبلہ کی طرف اشارہ کرنا واجب ہے، اور سجدہ کا اشارہ رکوع کے اشارہ سے کچھ پست رکھے۔ اگر سر سے اشارہ کی قدرت نہ ہو تو رکوع وسجدہ میں اپنے بھوؤں سے اشارہ کرے۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو دل سے رکوع وسجدہ کی نیت کرے، یعنی میں رکوع وسجدہ کر رہا ہوں۔

(فتح المعین ج ۱ ص ۱۳۷ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۶ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: بھووں سے رکوع وسجدہ دونوں کا اشارہ ایک طرح ہوگا۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۶ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے لیے اقل رکوع یہ ہے کہ اس کی پیشانی اس کے دونوں گھٹنوں کے سامنے ہو جائے، اور اکمل رکوع یہ ہے کہ اس کی پیشانی سجدہ کی جگہ کے مقابل ہو جائے۔ (فتح المعین ج ۱ ص ۱۳۶ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۵)

مسئلہ: جو عذر کے سبب قیام میں رکوع کی حد تک ہو، تو اسے رکوع میں تھوڑا اور بھی جھک جانا واجب ہے، تاکہ قیام ورکوع میں فرق محسوس ہو۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۲)

مسئلہ: اگر کوئی قیام کی قدرت رکھتا ہو، اور رکوع وسجدہ کی قدرت نہ ہو تو جتنا ہو سکے، اتنا رکوع وسجدہ کے لیے جھکے گا یعنی اپنی پیٹھ پھر گردن پھر سر کو جھکائے گا، لیکن سجدہ کے لیے جھکنے کے واسطے بیٹھ کر جھکنا لازم نہیں، بلکہ قیام ہی کی حالت میں سجدہ کے لیے بھی تھوڑا سا جھکے گا، اور یہی تھوڑا سا جھکنا رکوع وسجدہ کا اشارہ ہو جائے گا۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۲، ۲۳ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: اگر قیام کی قدرت رکھنے والا اکمل رکوع کر سکتا ہو، اور سجدہ کی قدرت نہ ہو تو تین

بار رکوع کی طرح جھکے۔ایک رکوع ہوگا،اور بعد والا دو بار جھکنا سجدہ ہوگا،اور اگر اکمل رکوع سے تھوڑا زیادہ جھکنے کی قدرت ہوتو سجدہ کے لیے زیادہ جھکے تا کہ رکوع وسجدہ میں فرق ہو جائے۔(تحفۃ المحتاج ج۲ص۲۳-حاشیۃ الشروانی والعبادی ایضاً)

معذورین کا اعتدال

مسئلہ: اعتدال یہ ہے کہ رکوع سے پہلے جس حالت میں تھا،اسی حالت کی طرف لوٹ جائے تو اگر رکوع سے قبل قیام،قعود،اضطجاع،استلقا جس حالت میں تھا،اسی حالت کی طرف پلٹے گا۔(اعانۃ الطالبین ج۱ص۱۵۷-حاشیۃ الشروانی ج۲ص۶۲)

مسئلہ: اگر کوئی قدرت کے باوجود نفل نماز بیٹھ کر پڑھا،اور رکوع کھڑا ہو کر کیا، پھر اعتدال کے لیے بیٹھ گیا تو یہ کافی نہیں، کیوں کہ جب کھڑا ہو کر رکوع کیا تو وہ رکوع سے پہلے قیام میں تھا، پس اعتدال بھی قیام میں ہونا چاہئے۔(اعانۃ الطالبین ج۱ص۱۵۷)

مسئلہ: اگر پہلو کے بل لیٹ کر نماز پڑھا، پھر بیٹھ کر رکوع کیا تو اعتدال بھی بیٹھ کر ہو، کیوں کہ رکوع سے پہلے بیٹھک کی حالت میں تھا۔(حاشیۃ الشروانی ج۲ص۶۲)

معذورین کا سجدہ

مسئلہ: اگر مرض کے سبب پچھلا حصہ اگلا حصہ سے اونچا اٹھانے کی قوت نہ ہو، یعنی سرین کو سر سے اونچا نہ اٹھا سکے تو اپنی قوت کے موافق سجدہ کرے۔(فتح المعین ج۱ص۱۶۳)

مسئلہ: اگر کشتی ایک جانب مائل ہونے کے سبب پچھلے حصہ کو اگلے حصہ سے اونچا نہ اٹھا سکا تھا تو بعد میں نماز کو دہرانا واجب ہے۔(اعانۃ الطالبین ج۱ص۱۶۳)

مسئلہ: اگر زخم کے سبب پیشانی پر پٹی لگی ہو،اور اس کو نکالنا مشکل ہو تو اس پٹی کے ساتھ سجدہ کرے اور نماز کو دہرانا واجب نہیں،اور اگر پٹی کے نیچے غیر معاف نجاست ہو تو نماز کو

دہرانا واجب ہوگا۔ (تحفۃ المحتاج ج۲ص۷۰-حاشیۃ الشروانی ایضاً-فتح المعین ج۱ص۱۶۴)

مسئلہ: اگر سجدہ کے اعضا میں سے کسی کو زمین پر رکھنا مشکل ہو تو اس عضو کو زمین پر رکھنے کی فرضیت ختم ہوجائے گی۔ (حاشیۃ الشروانی ج۲ص۷۱)

مسئلہ: اگر صرف سر کے اگلے حصہ اور کنپٹی کو زمین پر رکھ سکتا ہو تو اسے رکھنا واجب ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۷۴،۷۵-حاشیۃ الشروانی ایضاً و۲۶)

مسئلہ: اگر صرف تکیہ پر پیشانی رکھ سکتا ہو اور اس سے تنکیس بھی پائی جاتی ہو تو اسی طرح سجدہ کرنا لازم ہے۔ اگر تنکیس نہ پائی جائے تو صرف ممکن حد تک جھکنا کافی ہے، اور شفایابی کے بعد نماز دہرانا واجب نہیں۔ (تحفۃ المحتاج ج۲ص۷۴،۷۵-حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: تنکیس یہ ہے کہ سرین سر سے اونچا اٹھ جائے۔ (فتح المعین ج۱ص۱۶۳)

معذورین کا جلسہ، قعدہ اولیٰ، قعدہ اخیرہ

دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے یا قعدہ اولیٰ وقعدہ اخیرہ، تشہد اول واخیر اور درود و سلام کے لیے بیٹھنے کی قوت نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر پڑھے، اس کی بھی قوت نہ ہو تو پیٹھ کے بل چت لیٹ کر مقررہ اذکار پڑھے، یعنی جو حکم قیام وقرأت کا ہوگا، وہی حکم جلسہ وقعدہ اور ان کے اذکار مقررہ کا ہوگا۔

مسئلہ: جو پہلو کے بل لیٹ کر یا چت لیٹ کر نماز پڑھتا ہو، یا دل میں نماز پڑھ رہا ہو، اس کو اگر اسی کیفیت میں قرأت کی ادائیگی کے وقت سینہ کے پاس ہاتھ باندھنے کی قدرت ہو تو سینہ کے پاس ہاتھ باندھے۔ اسی طرح اگر اسی کیفیت میں جلسہ، قعدہ اولیٰ اور قعدہ اخیرہ، تشہد اول، تشہد اخیر، درود وسلام کی ادائیگی کے وقت گھٹنوں کے پاس اپنی ہتھیلی رکھنے، انگلیوں کو ملا کر رکھنے، الا اللہ کے وقت شہادت کی انگلی اٹھانے، یعنی اس قسم کی سنتوں کی ادائیگی کی قوت ہے تو یہ امور انجام دینا اس کے لیے سنت ہے۔ قوت نہ ہو تو ان سنتوں کی

ادائیگی کا حکم نہیں۔(حاشیۃ الشروانی ج۲ص۷۹)

سنن ابعاض وسنن ہیئات کا بیان

نماز کی سنتوں کی دو قسمیں ہیں:(۱)سنن ابعاض (۲)سنن ہیئات۔

سنن ابعاض:وہ سنتیں ہیں جن کے چھوٹ جانے پر سجدۂ سہو کرنے سے اس کی کمی پوری ہو جاتی ہے۔(اعانۃ الطالبین ج۱ص۱۹۶-فتح المعین ج۱ص۱۹۹)

سنن ہیئات:وہ سنتیں ہیں جن کی تلافی سجدۂ سہو سے نہیں کی جاتی۔

(خلاصۃ الفقہی الشافعی لعبد الرحمٰن الملیباری:باب ابعاض الصلاۃ-کیرلا)

توضیح:سنن ابعاض کے علاوہ جو سنتیں ہیں،وہ سب سنن ہیئات ہیں۔

سنن ابعاض

(۱)قعدۂ اولیٰ میں پہلی التحیات پڑھنا۔

(۲)پہلی التحیات کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھنا۔

(۳)پہلی التحیات اور درود پاک کے لیے بیٹھنا۔

(۴)نماز فجر اور رمضان کے نصف اخیر کی نماز وتر میں دعائے قنوت پڑھنا۔

(۵)دعائے قنوت کے بعد حضور اقدس نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل پر درود پڑھنا۔

(۶)دعائے قنوت اور اس کے بعد پڑھے جانے والے درود کے لیے کھڑا رہنا۔

(۷)آخری قعدہ میں التحیات پڑھنے کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل پر درود پڑھنا۔

(فتح المعین ج۱ص۱۹۷،۱۹۸-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۷۰تا۱۷۳)

مسئلہ: قنوت نازلہ سنن ابعاض میں سے نہیں، بلکہ وہ سنت عارضہ ہے۔ مصیبت ختم ہونے پر اس کا حکم ختم ہو جاتا ہے۔ (فتح المعین ج ا ص ۱۹۸- اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: قنوت راتبہ یعنی قنوت فجر و قنوت وتر رمضان اور تشہد کا ایک حرف بھی چھوٹ جائے تو سجدۂ سہو کا حکم ہے۔ (اعانۃ الطالبین ج ا ص ۱۹۷، ۱۹۸- فتح المعین ج ا ص ۱۹۷)

مسئلہ: تشہد سے تشہد کا وہ حصہ مراد ہے جو حصہ قعدہ اخیرہ میں واجب ہے۔ اس تشہد کا جو حصہ سنت ہے، اگر وہ سنت حصہ چھوٹ گیا تو سجدہ سہو نہیں۔

(فتح المعین ج ا ص ۱۹۷- اعانۃ الطالبین ایضاً)

توضیح: واجب تشہد کو اقل تشہد کہا جاتا ہے۔ ارکان نماز کے بیان میں اقل تشہد لکھا ہے۔

امام، منفرد و مقتدی کا اجمالی حکم

امام و منفرد کا حکم

امام و منفرد سے تشہد اور قنوت کا ترک بھول کر ہوا تو اگر کسی فرض میں مشغول ہو گیا تو اب واپس آنا جائز نہیں، پس اگر حرمت کو جانتے ہوئے قصداً واپس آ گیا تو نماز باطل ہو گئی، اور اگر جہالت کی وجہ سے یا بھول کر واپس آ گیا تو نماز باطل نہ ہوگی، لیکن سجدۂ سہو کرے گا، اور اگر قصداً ترک کیا تھا تو واپس آنا جائز نہیں، چاہے کسی فرض میں مشغول ہوا ہو، یا نہ ہوا ہو، لیکن اگر تشہد چھوڑ کر قیام کی حد کے قریب ہو گیا، یا قنوت چھوڑ کر رکوع کی حد کو پہنچ گیا، اب قصداً حرمت کو جانتے ہوئے واپس آ گیا تو نماز باطل ہو گئی، اور اس حد تک نہیں پہنچا تھا، اور واپس آ گیا تو نماز باطل نہیں۔ (اعانۃ الطالبین ج ا ص ۲۰۲)

مقتدی کا حکم

اگر مقتدی بھول کر تشہد یا قنوت چھوڑ دیا تو اس کو واپس آنا واجب ہے۔ اگر واپس

نہیں آیا تو اس کی نماز باطل ہوگئی۔ واپس پلٹنا اس وقت واجب ہے کہ جب مقتدی کو اس وقت یاد آیا، یا اس وقت علم ہوا جب امام تشہد میں تھا، پس اگر امام کے کھڑے ہونے کے بعد یاد آیا یا علم ہوا تو واپس تشہد کی طرف نہ آئے گا، لیکن امام کے قیام سے پہلے فاتحہ کا جو حصہ پڑھا ہے، اس کو دہرانا واجب ہوگا، اور قنوت کو بھول کر چھوڑ دیا تھا تو اس وقت واپس پلٹنا واجب ہے کہ جب مقتدی کو اس وقت یاد آیا یا علم ہوا، جب امام قنوت یا پہلے سجدہ میں تھا، اور اگر اس وقت یاد آیا یا علم ہوا جب امام پہلے سجدہ کے بعد والی حالت میں ہے تو مقتدی پر امام کی پیروی واجب ہے، اور امام کے سلام کے بعد ایک رکعت ادا کرے گا، اور اگر قصداً تشہد یا قنوت چھوڑ دیا تھا تو واپس پلٹنا واجب نہیں، بلکہ سنت ہے۔

(اعانۃ الطالبین ج۱ص۲۰۲)

امام ومنفرد سے سنن ابعاض کا ترک

مسئلہ: امام یا منفرد تشہد اول کو جان بوجھ کر چھوڑ دیا، اور قیام سے قریب پہنچنے کے بعد تشہد کو بجالانے کے لیے قصداً اور ممانعت کو جانتے ہوئے لوٹا تو نماز باطل ہوگئی، اور اگر بیٹھنے کے قریب تھا، یا قیام وقعود کے بیچ میں تھا، پھر واپس ہوا تو نماز فاسد نہ ہوئی۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۸۳،۱۸۴- حاشیۃ الشروانی علی التحفہ ایضاً)

(فتح المعین ج۱ص۲۰۱،۲۰۲-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر امام یا منفرد تشہد اول کو بھول کر یا لاعلمی کی وجہ سے چھوڑ دیا، پھر کسی فرض میں مشغول ہونے سے پہلے یاد آیا، یا معلوم ہوا، جیسے تشہد اول بھول گیا، پھر مکمل کھڑا ہونے سے پہلے یاد آیا، یا تشہد کے بارے میں معلوم ہوا تو تحیات کو بجالانے کے لیے لوٹنا مستحب ہے۔ اس صورت میں اگر قیام سے زیادہ قریب تھا تو سجدۂ سہو کرے گا، اور جلوس یعنی بیٹھنے کی حالت سے زیادہ قریب تھا تو سجدۂ سہو نہیں، یا قیام وجلوس کے بیچ میں تھا تو بھی سجدۂ سہو نہیں

کرے گا، اور قنوت چھوڑنے کی صورت میں اقل رکوع کی حدتک پہونچ کر واپس ہوا تو سجدۂ سہو کرے گا، اور اگر اقل رکوع تک نہ پہنچا تھا تو سجدۂ سہو نہیں۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۸۳ - حاشیۃ الشروانی علیٰ تحفۃ المحتاج ایضاً - فتح المعین ج ا ص ۲۰۲ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر بھول کر چھوٹ جانے والا تشہد اول، فرض یعنی قیام میں مشغول ہونے کے بعد یاد آیا تو اب تشہد کی طرف لوٹنا جائز نہیں۔ اگر حرمت کو جانتے ہوئے قصداً لوٹ گیا تو اس کی نماز باطل ہوگئی، یعنی تشہد اول بھول کر کھڑا ہوگیا، پھر قیام کی حالت میں یاد آیا، اور اب تشہد پڑھنے کے لیے بیٹھا تو نماز باطل ہوگئی۔ اگر بھول کر یا حرمت سے لاعلمی کی بنیاد پر لوٹ گیا تھا تو جب یاد آجائے، یا حرمت کا علم ہوجائے تو فرض کی طرف فوراً لوٹ جانا لازم ہے، اور اس صورت میں سجدۂ سہو کرنا سنت ہے۔ اس حکم میں بھول جانے والے اور جاہل معذور و جاہل غیر معذور دونوں کا حکم ایک ہے، یعنی نماز باطل نہ ہوگی۔

(فتح المعین ج ا ص ۱۹۹، ۲۰۰ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۷۸)

مسئلہ: اگر امام یا منفرد نے بھول کر قنوت چھوڑ دیا، پھر سجدہ میں یاد آیا تو قنوت کے لیے واپس نہ لوٹے۔ اگر قصداً حرمت کو جانتے ہوئے واپس ہوگیا تو نماز باطل ہوگئی، اور اگر اقل رکوع کی حدتک پہنچا ہی تھا کہ اسے قنوت کی یاد آئی اور واپس اعتدال کی طرف لوٹ گیا تو سجدۂ سہو کرے گا۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۸۵)

مسئلہ: اگر امام یا منفرد نے قصداً قنوت چھوڑ دیا، پھر رکوع کی حدتک پہنچنے کے بعد حرمت کو جانتے ہوئے قنوت کے لیے قصداً واپس آیا تو نماز باطل ہوگئی۔ اگر رکوع کی حدتک نہیں پہنچا تھا، اور واپس آیا تو نماز باطل نہیں۔ (فتح المعین ج ا ص ۲۰۲ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مقتدی سے سنن ابعاض کا ترک

مسئلہ: اس باب میں تشہد اول اور قنوت کا حکم الگ الگ ہے، کیوں کہ تشہد میں امام کی

مخالفت فحش وقبیح مخالفت نہیں-اورقنوت میں امام کی مخالفت فحش وقبیح ومخالفت ہے۔(اعانۃ الطالبین ج۱ص۲۰۰-تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۸۱،۱۸۲-حاشیۃ الشروانی علی تحفۃ المحتاج ایضاً)

مسئلہ: اگرمقتدی بھول کرتشہداول چھوڑ دیا،اورقیام میں چلا گیا،تومقتدی کوامام کی طرف لوٹنالازم ہے،یامفارقت کی نیت کرنی لازم ہے۔اگرامام کی متابعت نہ کی،اورنہ ہی مفارقت کی نیت کی تومقتدی کی نماز باطل ہوگئی۔(فتح المعین ج۱ص۲۰۰-اعانۃ الطالبین ۲۰۰،۲۰۲-تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۷۹-حاشیۃ الشروانی علی تحفۃ المحتاج ایضاً)

مسئلہ: اگرامام تشہداول چھوڑکرکھڑاہوجائےتومقتدی پرامام کےساتھ کھڑاہوناواجب ہے۔اگرمقتدی کھڑانہ ہوتومقتدی کی نماز باطل ہوگئی،اب امام کھڑے ہونے کے بعدتشہد اول کے لیے بیٹھا تومقتدی نہ بیٹھے،کیوں کہ اگرامام قصداً بیٹھا ہےتوامام کی نماز باطل ہوگئی، یا بھول کریالاعلمی کےسبب بیٹھا ہےتوایسےامرمیں امام کی موافقت واجب نہیں،پس اگرامام فوراً کھڑانہ ہوتومقتدی کھڑارہ کرامام کاانتظارکرے،اورتشہداول کےلیےامام کےواپس جانےکوغلطی یالاعلمی سمجھے،یاامام سےمفارقت کی نیت کرلے،اورمفارقت کی نیت کرنااولیٰ ہے۔(تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۷۹-حاشیۃ الشروانی ایضاً-اعانۃ الطالبین ج۱ص۲۰۰)

مسئلہ: اگرمقتدی تشہداول کےلیےبیٹھ گیا،اورامام کھڑاہوگیااورکھڑےہونے کے بعدبیٹھ گیاتومقتدی کوفوراً کھڑاہونالازم ہے،اوریہاں مقتدی کومفارقت کی نیت کرنی اولیٰ ہے۔(تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۷۹-حاشیۃ الشروانی علی تحفۃ المحتاج ایضاً)

مسئلہ: اگرمقتدی نےتشہداول کوجان بوجھ کرچھوڑدیاتوتشہدکی طرف لوٹنالازم نہیں، لیکن تشہدکی طرف لوٹ جاناسنت ہے۔(فتح المعین ج۱ص۲۰۰-اعانۃ الطالبین ایضاً)
(تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۷۹-حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: اگرمقتدی تشہداول بھول کرکھڑاہوگیا،پھرامام کےقیام کےبعدیادآیاتواب

پلٹ کر تشہد کی طرف نہ جائے، بلکہ امام کے قیام سے پہلے سورہ فاتحہ کا جتنا حصہ پڑھا ہے، اسے دہرانا واجب ہے۔ اگر یہ مقتدی امام کے قیام کے بعد تشہد پڑھنے کے لیے حرمت کو جانتے ہوئے قصداً بیٹھ گیا تو اس کی نماز باطل ہوگئی۔

(فتح المعین ج ا ص ۲۰۰ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۸۰، ۱۸۱ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: اگر امام نے قنوت چھوڑ دیا تو مقتدی پر قنوت چھوڑنا واجب نہیں، بلکہ اسے امام سے پیچھے رہ کر قنوت پڑھنا ہے، جب کہ اسے امید ہو کہ امام کے پہلے سجدہ میں شریک ہو جائے گا۔ تشہد اور قنوت میں فرق یہ ہے کہ قنوت میں مقتدی کوئی ایسا فعل نہ کیا جو امام نے نہ کیا ہو، اور تشہد میں مقتدی نے جلوس کیا، جب کہ امام نے جلوس نہ کیا یعنی قنوت حالت اعتدال میں پڑھی جاتی ہے اور امام نے اعتدال کیا ہے، اور تشہد میں امام نے جلوس نہ کیا۔

(اعانۃ الطالبین ج ا ص ۲۰۰)

مسئلہ: اگر مقتدی قنوت پڑھنا بھول گیا، اور سجدہ میں چلا گیا اور اسے اس وقت یاد آیا، جب کہ امام اعتدال ہی میں تھا، یا پہلا سجدہ میں تھا تو مقتدی پر اعتدال کی طرف لوٹ آنا واجب ہے، اور اگر امام پہلے سجدہ کے بعد والے رکن میں ہے تو امام کی پیروی کرتے ہوئے مقتدی اسی رکن میں شامل ہو جائے اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد ایک رکعت ملائے۔

(فتح المعین ج ا ص ۲۰۰، ۲۰۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۸۱ - حاشیۃ الشروانی علی تحفۃ المحتاج ایضاً)

مسئلہ: اگر مقتدی نے قنوت کو جان بوجھ کر چھوڑ دیا تو قنوت کی طرف لوٹنا لازم نہیں- لیکن قنوت کی طرف لوٹ جانا سنت ہے۔ (فتح المعین ج ا ص ۲۰۰ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۷۹ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

اقتدا سے پہلے اور امام کے سلام کے بعد ترک ابعاض

مسئلہ: مقتدی سے اقتدا کی حالت میں سجدۂ سہو کا سبب صادر ہوا تو وہ اپنے سہو کی وجہ سے امام کے پیچھے سجدہ نہ کرے، اور اگر امام کے سلام پھیرنے کے بعد یا اقتدا سے پہلے مقتدی سے سبب صادر ہوا تو وہ اپنے سبب کی وجہ سے سجدہ کرے گا، کیوں کہ سلام کے بعد اور اقتدا سے پہلے امام مقتدی کی نماز کا ضامن نہیں ہوتا۔

(فتح المعین ج ۱ ص ۲۰۵، ۲۰۶ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۹۲، ۱۹۳)

مسئلہ: مقتدی کو امام کے سلام پھیرنے کا ظن ہوا، اور مقتدی نے اسی ظن کی وجہ سے سلام پھیر لیا۔ اب معلوم ہوا کہ امام نے سلام نہ پھیرا تھا تو مقتدی امام کے ساتھ دوبارہ سلام پھیرلے اور مقتدی پر سجدۂ سہو نہیں، کیوں کہ یہ غلطی اقتدا کی حالت میں صادر ہوئی۔

(فتح المعین ج ۱ ص ۲۰۶ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۹۲)

جہالت اور بھول جانے کا ایک حکم

سجدۂ سہو کے مسائل میں جو حکم بھول جانے والے کے لیے ہے، وہی حکم لاعلم یعنی جاہل معذور وغیر معذور کا ہے۔ جاہل سے مراد وہ شخص ہے جو کسی چیز کی حرمت وکراہت یا کسی چیز کے وجوب وسنیت کو نہ جانتا ہو، پھر اسے نماز کے درمیان ہی کسی طرح سے علم ہو جائے تو بھولنے والے کو یاد آنے پر جو کرنا ہے، وہی جاہل کو علم ہونے کے بعد کرنا ہے۔

(فتح المعین ج ۱ ص ۱۹۹، ۲۰۰ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۷۸)

سجدۂ سہو کا بیان

مسئلہ: سجدۂ سہو سلام سے پہلے دو سجدے ہیں۔ ایک غلطی ہو یا چند غلطیاں۔ یہی دو سجدہ سب کے لیے کافی ہے۔ (فتح المعین ج ۱ ص ۱۹۶ - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۹۸)

مسئلہ: سجدۂ سہواوران دونوں کے درمیان کا جلسہ، نماز کے دوسجدوں اور جلسہ کی طرح ہے۔ سجدۂ سہو کے واجبات ومستحبات وہی ہیں جونماز کے سجدہ کے واجبات ومستحبات ہیں۔ سجدہ میں نماز کے سجدہ کی تسبیح پڑھے گا اور جلسہ میں نماز کے جلسہ کی دعا، لیکن سجدۂ سہو شروع کرتے وقت مقتدی کے علاوہ یعنی امام ومنفرد پر سجدۂ سہو کی نیت واجب ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۱۹۶، ۱۹۷ – اعانۃ الطالبین ایضاً – تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۹۹، ۲۰۰)

مسئلہ: سجدۂ سہو میں دل میں نیت کرنی واجب ہے، زبان سے نہیں۔ اگر زبان سے نیت کے الفاظ بولا تو نماز باطل ہوگئی۔ (اعانۃ الطالبین ج ا ص ۱۹۷)

مسئلہ: فرض اور نفل ہر نماز میں سجدۂ سہو سنت ہے۔ (اعانۃ الطالبین ج ا ص ۱۹۶)

مسئلہ: نماز جنازہ میں سجدۂ سہو کا حکم نہیں۔ اگر جان بوجھ کر قصداً کیا تو نماز باطل ہوگئی۔

(اعانۃ الطالبین ج ا ص ۱۹۶ – حاشیۃ الشروانی ج ۲ ص ۱۶۹)

مسئلہ: نماز کے باہر سجدۂ تلاوت یا سجدۂ شکر میں غلطی ہو تو سجدۂ سہو سنت ہے۔

(اعانۃ الطالبین ج ا ص ۱۹۶)

مسئلہ: بڑی جماعت کے امام کے لیے سجدۂ سہو سنت نہیں، کیوں کہ اس سے مقتدیوں کو الجھن ہوگی۔ (اعانۃ الطالبین ج ا ص ۱۹۶)

مسئلہ: اگر کسی چیز کے بھول جانے کے سبب سجدۂ سہو کرتا ہو تو دونوں سجدوں میں پڑھے: {سُبْحٰنَ مَنْ لَایَنَامُ وَلَایَسْهُوْ} (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۹۹ – فتح المعین ج ا ص ۱۹۷)

مسئلہ: سجدۂ سہو ماقبل اور مابعد اور جو کچھ خلل نماز میں اور سجدۂ سہو میں ہوجائے، ان تمام کو دور کردیتا ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۰۴ – اعانۃ الطالبین ج ا ص ۱۹۷)

مسئلہ: اگر بھول کر تین سجدۂ سہو کرلیا تو دوبارہ سجدۂ سہو نہ کرے گا، لیکن اگر بھول کر یا لاعلمی کے سبب سجدۂ سہو کیا تو پھر سجدۂ سہو کرنا ہوگا۔ (اعانۃ الطالبین ج ا ص ۱۹۷)

مسئلہ: اگر سنن ہیئات یعنی تسبیحات رکوع وسجود، تکبیرات انتقال، سورہ، تعوذ، دعائے

افتتاح وغیرہ کے چھوٹنے پر جان بوجھ کر قصداً سجدۂ سہو کیا تو نماز باطل ہوگئی۔اگر بھول کر کیا، یا سجدۂ سہو کے اسباب کا علم نہ تھا، اور لاعلمی کے سبب سجدۂ سہو کرلیا تو نماز باطل نہیں ہوگی، لیکن اس کو دوبارہ سجدۂ سہو کرنا ہوگا۔(فتح المعین ج۱ص ۱۹۷-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر سہو ہونے کا ظن ہوا، پھر سجدۂ سہو کیا، پھر سہو نہ ہونے کا علم ہوا تو پھر سجدۂ سہو کرے گا۔(تحفۃ المحتاج ج۲ص۲۰۴)

مسئلہ: اگر کسی نے جان بوجھ کر سلام پھیر دیا تو سجدۂ سہو کا وقت ختم ہوگیا۔گرچہ ابھی زیادہ دیر نہ ہوئی ہو، اور اگر بھول کر سلام پھیر دیا تھا اور دیر ہوگئی تو سجدۂ سہو کا وقت ختم ہوگیا، اور دیر نہ ہوئی تو سجدۂ سہو کرلے، اور سجدۂ سہو کے بعد پھر دوبارہ سلام پھیرنا واجب ہے۔

(فتح المعین ج۱ص ۲۰۶-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۲ص۲۰۰ تا ۲۰۳)

سجدۂ سہو کے اسباب

سجدۂ سہو کے چھ اسباب ہیں۔ان چھ امور میں سے کوئی ایک صادر ہو تو سجدۂ سہو کرنا سنت مؤکدہ ہے۔(فتح المعین ج۱ص ۱۹۷ تا ۲۰۵-عانۃ الطالبین ایضاً)

سبب اول:

قصداً یا سہواً سنن ابعاض میں سے کسی کو چھوڑ دینا۔اگر چہ قنوت، تشہد یا درود کا ایک ہی حرف چھوٹے۔(فتح المعین ج۱ص ۱۹۷-عانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: سنن ابعاض کے علاوہ کوئی دوسری سنت چھوٹ گئی، اور اس کی وجہ سے جان بوجھ کر قصداً سجدۂ سہو کیا تو نماز باطل ہوگئی۔(فتح المعین ج۱ص ۱۹۷)

سبب دوم:

سنن ابعاض میں سے کسی ایک متعین سنت کے چھوٹ جانے کا شک ہونا، کیوں کہ

شک ہونا سنت ادا نہ کرنے کی طرح ہے۔(فتح المعین ج ا ص ۱۹۹- عانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: یہاں تین صورتیں ہیں:(۱) کسی سنت بعض کے چھوٹ جانے کا یقین ہے، لیکن شک ہوگیا کہ مثلاً وہ قنوت ہے یا کوئی دوسری سنت بعض؟ (۲) یا شک ہوگیا کہ مثلاً پوری قنوت پڑھا یا نہیں؟ (۳) یا کسی سنت کے چھوٹ جانے کا یقین ہے، لیکن شک ہوگیا کہ وہ سنت بعض ہے یا سنت ہیئت؟ تو پہلی صورت میں سجدہ کرنے کا حکم متفق علیہ ہے۔ تیسری صورت میں سجدہ نہ کرنے کا حکم متفق علیہ ہے، اور دوسری صورت میں بعض فقہا کے یہاں سجدہ کا حکم ہے، اور بعض کے یہاں نہیں۔ (اعانۃ الطالبین ج ا ص ۱۹۹)

سبب سوم:

کسی مطلوب قولی کو اس کی مقررہ جگہ کے علاوہ دوسری جگہ میں بجالانا جس سے نماز باطل نہ ہوتی ہو جیسے سورہ فاتحہ کو قیام کے علاوہ کسی اور جگہ میں پڑھنا، قصداً ہو یا سہواً۔

(فتح المعین ج ا ص ۲۰۲ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: وہ مطلوب قولی رکن ہو یا سنن ابعاض میں سے ہو یا سنن ہیئات میں سے، ان میں سے کسی ایک کو قصداً یا سہواً اس کی مقررہ جگہ سے دوسری جگہ منتقل کر دینے سے سجدۂ سہو سنت ہے۔ مطلوب قولی کا بعض حصہ دوسری جگہ منتقل کیا ہو یا کل حصہ، دونوں صورت میں سجدہ کا حکم ہے۔ (فتح المعین ج ا ص ۲۰۲، ۲۰۳ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: فعلی رکن کو قصداً غیر جگہ میں ادا کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے، جیسے رکوع سے پہلے سجدہ کرلیا تو نماز باطل ہوگئی۔ (فتح المعین ج ا ص ۲۰۳ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر رکن فعلی کو سہواً اپنی جگہ سے منتقل کر دیا تو سجدۂ سہو کرے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۹۷، ۹۹)

مسئلہ: سورت کو قیام کے علاوہ دوسری جگہ کی طرف منتقل کر دینے سے سجدۂ سہو سنت ہے

۔اگر سورہ کو فاتحہ سے پہلے پڑھ لیا تو سجدہ کا حکم نہیں، کیوں کہ قیام سورہ پڑھنے کی جگہ ہے، پس وہ اپنی جگہ سے منتقل نہ ہوئی۔(فتح المعین ج۱ص۲۰۳-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: سورت کے علاوہ دوسری قولی سنت ہیئت جیسے تسبیحات کو قیام کی طرف منتقل کرنے سے سجدۂ سہو سنت نہیں۔(اعانۃ الطالبین ج۱ص۲۰۳)

مسئلہ: وہ مطلوب قولی جس کو غیر جگہ میں منتقل کر دینے سے نماز باطل ہو جاتی ہے، وہ تکبیر تحریمہ اور سلام ہے، پس اگر تکبیر تحریمہ فاتحہ پڑھنے کے بعد کیا، یا سلام کو تشہد اخیر سے پہلے کر لیا تو نماز باطل ہوگئی۔(فتح المعین ج۱ص۲۰۳-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر تکبیر تحریمہ کو تکبیر تحریمہ کے قصد سے درمیان نماز میں کیا تو نماز باطل ہوگی، اور اگر ذکر کی نیت سے کیا تو باطل نہیں ہوگی، جب کہ شروع نماز میں تکبیر تحریمہ کہہ چکا ہو، اور سلام کو جس بھی مقصد سے غیر جگہ میں قصداً کیا، نماز باطل ہو جائے گی۔

(اعانۃ الطالبین ج۱ص۲۰۳-تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۷۶-حاشیۃ الشروانی علیٰ تحفۃ المحتاج ایضاً)

سبب چہارم:

کسی ایسی چیز کو سہواً کرنا جس کو قصداً کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے، جیسے چھوٹے رکن کو لمبا کر دینا، کلام قلیل یعنی تھوڑی سی بات کرنا، تھوڑا سا کھانا، اور کسی رکن فعلی کو زیادہ کرنا جیسے تین سجدہ کرنا۔(فتح المعین ج۱ص۲۰۳-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اعتدال اور دو سجدوں کی درمیانی بیٹھک یعنی جلسہ قصیر رکن ہیں۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۷۵)

مسئلہ: (۱) جس کو سہواً کرنے سے بھی نماز باطل ہو جاتی ہے، وہ چیز اگر صادر ہوئی تو سجدۂ سہو کا حکم نہیں، جیسے کلام کثیر، فعل کثیر، اکل کثیر، کیوں کہ اس سے نماز باطل ہوگئی، پس سجدۂ سہو سے کمی پوری نہ ہوگی (۲) جس کو قصداً اور سہواً کرنے سے نماز باطل نہیں ہوتی، وہ

چیز اگر صادر ہوئی تو سجدۂ سہو کا حکم نہیں، جیسے فعل قلیل یا صرف دو قدم چلنا یا صرف چہرہ قبلہ سے پھیرنا، جب کہ سینہ قبلہ کی طرف ہو، کیوں کہ یہ صورتیں معاف ہیں۔

(فتح المعین ج ۱ ص ۲۰۳، ۲۰۴ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

سبب پنجم:

پڑھی ہوئی نماز میں رکعت کی زیادتی کا احتمال رہنے کے باوجود شک کرنا۔

(فتح المعین ج ۱ ص ۲۰۴ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اس کی صورت یہ ہے کہ چار رکعت والی نماز میں شک ہوا کہ تین پڑھی یا چار، تو ایک رکعت اور پڑھ لے اور سجدۂ سہو کرے، اگر چہ اس کا شک سلام سے پہلے ختم ہو گیا ہو، جیسے سلام سے پہلے یاد آ گیا کہ جو ایک رکعت بڑھایا ہے، وہ درحقیقت چوتھی رکعت ہے۔

(فتح المعین ج ۱ ص ۲۰۴ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر زیادتی کا احتمال نہ ہو، جیسے چار رکعت والی نماز میں یہ شک ہوا کہ یہ تیسری رکعت ہے یا چوتھی رکعت؟ اور چوتھی کے لیے قیام کرنے سے پہلے شک ختم ہو گیا کہ یہ تیسری رکعت ہے تو سجدۂ سہو نہیں کرے گا، کیوں کہ وہ چوتھی اصل میں چوتھی ہی رکعت ہے، اور اس کو بغیر شک کے ادا کیا گیا ہے، اور اگر چوتھی کے لیے قیام کے بعد شک دور ہوا تو سجدۂ سہو کرے گا۔ (فتح المعین ج ۱ ص ۲۰۴، ۲۰۵ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

سبب ششم:

مذکورہ پانچ چیزوں میں سے کسی ایک چیز کا طاہر امام سے صادر ہونا، یا امام کے امام سے صادر ہونا۔ (فتح المعین ج ۱ ص ۲۰۵ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر سجدۂ سہو کا کوئی سبب حدث اصغر و اکبر سے پاک امام سے صادر ہو تو مقتدی سجدۂ سہو کرے، گر چہ امام سجدۂ سہو نہ کرے، یا اس مقتدی کی اقتدا سے پہلے امام سے وہ سبب

پایا گیا ہو، یا مقتدی امام سے مفارقت کرلیا ہو، یا سہو کا سبب پائے جانے کے بعد امام کی نماز باطل ہوگئی ہو، ان تمام صورتوں میں مقتدی امام کے سلام کے بعد سجدۂ سہو کرے، اور اگر امام سجدۂ سہو کرے تو مقتدی یعنی موافق اور مسبوق کو بھی امام کے ساتھ سجدۂ سہو کرنا لازم ہے، گر چہ سجدۂ سہو کا سبب مقتدی کو معلوم نہ ہو۔ اس صورت میں اگر مقتدی قصداً جان بوجھ کر امام کے ساتھ سجدۂ سہو نہ کیا تو مقتدی کی نماز باطل ہوگئی۔

(فتح المعین ج ۱ص ۲۰۵ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۱۹۶)

مسئلہ: امام کے امام سے سجدۂ سہو کا سبب صادر ہو تو بھی مقتدی کو سجدۂ سہو کرنا ہے، جیسے مسبوق نے امام کی اقتدا کی جس سے سہو صادر ہوا، پھر جب وہ مسبوق اپنی نماز پوری کرنے کھڑا ہوا تو ایک دوسرے آدمی نے اس کی اقتدا کی، پس یہ دوسرا آدمی اپنے امام کے امام کے سہو کی وجہ سے سجدۂ سہو کرے گا، اور یہ سلسلہ دور تک جاری ہوگا، یعنی جو بھی اقتدا میں شامل ہوگا، سجدۂ سہو کرے گا۔ (فتح المعین ج ۱ص ۲۰۵ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: امام سے سبب صادر ہونے پر مسبوق کو اپنی نماز کے آخر میں سجدۂ سہو کو دہرانا سنت ہے، گر چہ وہ امام کے ساتھ سجدۂ سہو کر چکا ہو۔

(فتح المعین ج ۱ص ۲۰۵ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۱۹۶)

نماز باطل کرنے والی چیزوں کا بیان

نماز باطل کرنے والے امور تین قسم کے ہیں۔

(۱) بعض وہ امور ہیں جن کو صرف قصداً کرنے سے نماز باطل ہوتی ہے۔

(۲) بعض وہ امور ہیں جن کو قصداً کرے یا سہواً، دونوں صورت میں نماز باطل ہوگی۔

(۳) بعض چیزوں میں تفصیل ہے۔

وہ امور جن کو قصداً کرے یا سہواً، نماز باطل ہوگی

امر اول:

نماز توڑنے کی نیت یا اس میں تردد یا عقلاً غیر محال چیز پر نماز توڑنے کو معلق کرنا، جیسے کسی نے ارادہ کیا کہ اگر سواری آئی تو میں اپنی نماز توڑ دوں گا تو اس کی نماز ابھی باطل ہوگئی۔

(فتح المعین ج ا ص ۲۱۲، ۲۱۳ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۵۶)

مسئلہ: نماز کو ابھی توڑنے کی نیت کیا، یا کچھ دیر بعد توڑنے کی نیت کیا، دونوں صورت میں نماز باطل ہوجائے گی، اور اگر ایسے کام کا ارادہ کیا جو نماز توڑنے والا ہے تو نماز نہیں باطل ہوگی۔ ہاں، اگر اس کام کو کر لیا تو فاسد ہوجائے گی۔ (اعانۃ الطالبین ج ا ص ۲۱۲)

مسئلہ: نماز میں ارادہ کیا کہ فلاں آجائے گا تو میں نماز توڑ دوں گا تو اس کی نماز ابھی ٹوٹ گئی، خواہ یہ ارادہ صرف دل میں کرے، یا زبان سے بھی بولے، دونوں صورت میں نماز باطل ہوگئی۔ (اعانۃ الطالبین ج ا ص ۲۱۲، ۲۱۳)

مسئلہ: نماز توڑنے کو کسی محال ذاتی پر معلق کیا، جیسے دل میں ارادہ کیا یا کہا کہ اگر دو اللہ ہو جائے تو میں نماز توڑ دوں گا تو نماز فاسد نہ ہوگی، کیوں کہ دو اللہ ہونا محال ذاتی ہے، اور اگر نماز توڑنے کو کسی محال غیر ذاتی پر معلق کیا، جیسے یہ کہ اگر میں ہوا میں اڑنے لگوں تو نماز توڑ دوں گا تو ابھی نماز ٹوٹ گئی، کیوں کہ اللہ چاہے، تو بندہ ہوا میں اڑ سکتا ہے تو یہ محال عادی ہے اور ممکن بالذات۔ (اعانۃ الطالبین ج ا ص ۲۱۳)

مسئلہ: نماز توڑنے میں تردد کیا، مثلاً شور سنا، اب وہ تردد کیا کہ نماز توڑ کر دیکھوں کہ کیا ہو رہا ہے؟ یا نماز باقی رکھوں اور پڑھ کر دیکھوں تو اس تردد کی وجہ سے نماز ابھی ٹوٹ گئی، اور اگر اس کے دل میں نماز توڑ ڈالنے کا بلا اختیار وسوسہ پیدا ہوا، جیسے شیطان نے وسوسہ ڈالا تو

نماز باطل نہ ہوگی، کیوں کہ یہ شیطان کی حرکت ہے۔(اعانۃ الطالبین ج۱ص۲۱۳)

امر دوم:

کوئی فحش کام کرنا، اگرچہ تھوڑا ہو جیسے ایک بار کودنا۔

(اعانۃ الطالبین ج۱ص۲۱۵ - فتح المعین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۵۳)

مسئلہ پورے بدن کو حرکت دیا تو نماز باطل ہوگئی، لیکن دو قدم چلنا پورے بدن کو حرکت دینے میں شمار نہ ہوگا، اور اگر کوئی دوسرا آدمی نمازی کو اٹھالیا تو بھی نماز باطل نہ ہوگی، گرچہ دیر تک اٹھائے رہا، جب کہ شرائط نماز مثلاً استقبال قبلہ وغیرہ موجود ہو۔

(اعانۃ الطالبین ج۱ص۲۱۵ - تحفۃ الحبیب علیٰ شرح الخطیب ج۲ص۲۵۱)

امر سوم:

افعال نماز کے علاوہ کسی فعل کثیر کا کسی عضو ثقیل (جیسے ہاتھ پاؤں) سے یقینی طور پر مسلسل بلا ضرورت صادر ہونا، اگرچہ وہ سہواً ہو جیسے غیر معذور جاہل یا فساد نماز کے جاننے والے کا نماز میں مسلسل تین مرتبہ چبانا، یا مسلسل تین ضرب مارنا، یا پے در پے تین قدم چلنا، اگرچہ سہواً ہو، ان تمام صورتوں میں نماز باطل ہو جائے گی، جب کہ یہ شدت خوف کی نماز، یا جائز سفر میں پڑھی جانے والی نفل نماز نہ ہو۔

(فتح المعین ج۱ص۲۱۳ تا۲۱۶ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: کسی فعل سے نماز باطل ہونے کی چھ شرطیں ہیں: (۱) وہ فعل کثیر ہو (۲) اس کی کثرت یقینی ہو (۳) وہ فعل نماز کے افعال میں سے نہ ہو (۴) وہ فعل اس فعل کی حرمت کو جاننے والے سے صادر ہو (یا جاہل غیر معذور سے صادر ہو) (۵) وہ فعل پے در پے یعنی لگاتار صادر ہو (۶) وہ فعل شدت خوف کی نماز میں یا جائز سفر کی نفل نماز میں صادر نہ ہو (یعنی بوجہ ضرورت فعل کثیر صادر نہ ہو)۔(اعانۃ الطالبین ج۱ص۲۱۳)

مسئلہ: فعل کثیر سے مراد یہ ہے کہ عرف عام میں اسے کثیر سمجھا جاتا ہو، جیسے تین قدم چلنا تو اس سے نماز فاسد ہوگی، اور جسے عرف عام میں فعل قلیل شمار کیا جاتا ہے، جیسے موزہ اتارنا، دو قدم چلنا تو اس سے نماز باطل نہ ہوگی۔ (اعانۃ الطالبین ج۱ص۲۱۳- فتح المعین ایضاً)

مسئلہ: فعل کثیر عضو ثقیل جیسے ہاتھ، پاوں وغیرہ سے صادر ہو۔ اگر عضو خفیف جیسے انگلی، بھوں، ہونٹ، زبان، آلہ تناسل وغیرہ کی حرکت، حرکت خفیف ہے، اس سے نماز باطل نہ ہو گی، گرچہ حرکت لگاتار اور کثیر ہو۔ (فتح المعین ج۱ص۲۱۵، ۲۱۶- اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: فعل کثیر کسی سخت ضرورت سے صادر ہو تو نماز باطل نہیں جیسے نمازی پر سانپ کود پڑا، یا درندہ حملہ کیا تو فعل کثیر سے نماز باطل نہیں ہوگی۔ (اعانۃ الطالبین ج۱ص۲۱۳)

مسئلہ: اگر فعل کثیر شدت خوف کی نماز میں صادر ہو- یا سفر میں پڑھی جانے والی نفل نماز میں صادر ہو تو نماز باطل نہیں ہوگی۔ (اعانۃ الطالبین ج۱ص۲۱۳)

مسئلہ: حرکات قلیلہ جیسے ایک دو قدم چلنے سے، یا ایک دو ضرب لگانے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔ (فتح المعین ج۱ص۲۱۳، ۲۱۴- اعانۃ الطالبین ایضاً- تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۵۳)

مسئلہ: اگر چلنا شروع کرتے وقت تین قدم چلنے کی نیت کی، یا ضرب لگاتے وقت تین ضرب کی نیت کی، پھر ایک ہی قدم چلا، یا ایک ہی ضرب لگائی، یا چلنا یا ضرب لگانا شروع کیا تو تین کی نیت کے سبب نماز باطل ہوگئی، اور اگر شروع کرتے وقت تین کی نیت نہ تھی، لیکن بعد میں تین کی نیت کی، اور تین بار نہ کیا تو نماز باطل نہ ہوئی۔

(فتح المعین ج۱ص۲۱۴- اعانۃ الطالبین ایضاً- تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۵۳)

مسئلہ: فعل کثیر غیر مسلسل طریقہ پر صادر ہو تو نماز باطل نہیں ہوگی، مثلاً ایک قدم چلا، پھر توقف کیا، پھر دوسرا قدم چلا، پھر توقف کے بعد تیسرا قدم یعنی عرف عام میں اسے لگاتار نہ سمجھا جائے تو نماز باطل نہ ہوئی۔

(فتح المعین ج ۱ ص ۲۱۴ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۵۳)

مسئلہ: اگر مسلسل فعل کثیر بھول کر بھی کیا تو نماز باطل ہوگی، اور اگر کسی ضرورت کی وجہ سے کیا تو نماز باطل نہیں۔ (فتح المعین ج ۱ ص ۲۱۴ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: فعل کثیر کا ایک جنس سے ہونا ضروری نہیں، بلکہ دو یا تین جنس کا ہو تو بھی نماز باطل ہوگی، مثلاً ایک قدم چلا پھر ایک ضرب لگایا پھر جوتا اتارا تو نماز فاسد ہوگئی، یا دو قدم چلا اور ایک ضرب لگایا تو نماز باطل ہوگئی۔ (فتح المعین ج ۱ ص ۲۱۴ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: فعل کثیر کا ایک عضو سے صادر ہونا ضروری نہیں۔ اگر دو یا تین عضو سے صادر ہوا تو بھی نماز فاسد ہوگئی، مثلاً سر کو اور دونوں ہاتھوں کو حرکت دیا، یہ تین حرکت ہوئی، گر چہ سب کو ساتھ ساتھ حرکت دیا ہو، اس حرکت سے نماز باطل ہوگئی۔

(فتح المعین ج ۱ ص ۲۱۴ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۵۳))

مسئلہ: اگر کسی فعل کے بارے میں قلیل یا کثیر ہونے کا شک ہوا تو نماز باطل نہیں ہوگی۔

(فتح المعین ج ۱ ص ۲۱۵ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۵۳)

مسئلہ: کوئی عمل کثیر عضو خفیف جیسے انگلی، بھوں، ہونٹ، ذکر، زبان سے صادر ہو تو نماز باطل نہیں ہوگی، گر چہ لگا تار اور کثیر ہو، لیکن اس کا چھوڑنا اولیٰ ہے، مثلاً ایک انگلی کو کھجلانے کے وقت کئی بار لگا تار حرکت دیا یا چند انگلیوں کو لگا تار حرکت دیا اور ہتھیلی میں حرکت نہ ہوئی تو نماز باطل نہیں۔ ہاں، اگر ہتھیلی کو لگا تار تین بار حرکت دیا تو نماز باطل ہوگئی۔

(فتح المعین ج ۱ ص ۲۱۶ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۵۴)

مسئلہ: کوئی ایسی ضرورت ہو کہ بغیر عمل کثیر نجات کی کوئی صورت نہ ہو تو اس عمل کثیر کے مسلسل تین بار یا تین سے زیادہ مرتبہ صادر ہونے سے نماز باطل نہیں ہوگی، جیسے ایسی کھجلی کہ جس کو کھجلائے بغیر نماز پڑھنے کی گنجائش نہ ہو تو ایسی صورت میں کھجلانے سے نماز فاسد نہ ہوگی۔ اسی طرح کانپنے کی بیماری میں مسلسل تین یا اس سے زیادہ حرکت صادر ہونے سے

نماز باطل نہیں ہوگی۔ (فتح المعین ج ا ص ۲۱۶ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۵۴)

مسئلہ: ہاتھ کو اپنی جگہ سے ہٹانا اور بلا توقف اپنی جگہ واپس لانا ایک مرتبہ شمار ہوگا، جب کہ یہ حرکت لگاتار ہو، اور اگر ایک بار ہاتھ کو اپنی جگہ سے ہٹایا پھر کچھ وقفہ کے بعد واپس لایا تو اس کو دو مرتبہ شمار کیا جائے گا، اور ہاتھ کو اپنی جگہ سے ہٹا کر کھجلانے کی جگہ رکھا تو یہ ایک حرکت ہوئی، جب کہ ہٹانے اور کھجلانے کی جگہ رکھنا لگاتار ہو، اور ہاتھ ہٹانے اور کھجلانے کی جگہ رکھنے میں کچھ توقف ہو تو دو حرکت ہوئی۔

(فتح المعین ج ا ص ۲۱۶ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۵۴)

مسئلہ: ایک پاؤں کو ایک قدم بڑھانا ایک حرکت ہے، خواہ آگے بڑھائے یا پیچھے، دائیں یا بائیں، اب اگر دوسرے پاؤں کو بڑھایا تو یہ دو حرکت ہوگئی، خواہ فوراً دوسرا پاؤں بڑھایا ہو، یا توقف کے بعد، خواہ دوسرے پاؤں کو پہلے کے برابر رکھا ہو، یا آگے یا پیچھے، یعنی ہر پاؤں کی حرکت الگ الگ شمار ہوگی۔

(فتح المعین ج ا ص ۲۱۵ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۵۳)

امر چہارم:

کھیل کے طور پر کچھ کیا تو نماز باطل ہو جائے گی، گرچہ وہ فعل قلیل ہو۔

(اعانۃ الطالبین ج ا ص ۲۱۴)

امر پنجم:

نماز کے فرائض وارکان میں سے کسی متعین فرض کے نفل ہونے کا ظن، یا نفل ہونے کا اعتقاد کرنے سے نماز باطل ہوگی۔ (فتح المعین ج ا ص ۲۲۶ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: مذکورہ ظن واعتقاد سے نماز باطل ہونے کی تین شرط رکن فعلی سے متعلق ہے، اور چار شرط رکن قولی سے متعلق ہے۔

(۱)اس رکن کے نفل ہونے کا ظن یا اعتقاد کرے (۲)اسی ظن یا اعتقاد سے اس رکن کو ادا کرے (۳)ایسا اعتقاد اسی نمازی کا ہو، پس اگر امام نے کسی رکن کو نفل اعتقاد کر لیا تو اس سے مقتدی کی نماز باطل نہ ہوگی۔(اعانۃ الطالبین ج۱ص ۲۲۶)

مسئلہ: مذکورہ بالا تینوں شرطیں رکن فعلی اور رکن قولی دونوں سے متعلق ہیں، اور قولی رکن کے لیے ایک زائد شرط یہ ہے کہ اس رکن قولی کو ادا کر کے اس کے بعد والے فعلی رکن کو شروع کر چکا ہو، پس اگر اس رکن قولی کو ایک بار نفل سمجھ کر ادا کیا، پھر اس کو فرض سمجھ کر اسی کی جگہ میں دہرالیا تو نماز باطل نہ ہوگی۔(اعانۃ الطالبین ج۱ص ۲۲۶)

مسئلہ: اگر عامی یعنی غیر عالم نے نماز کے کسی نفل کے فرض ہونے کا اعتقاد کر لیا، یا اتنا اعتقاد کیا کہ نماز میں کچھ فرض اور نفل ہے، اور فرض و نفل کے درمیان امتیاز نہ کیا، اور نہ ہی کسی فرض معین کے نفل ہونے کا قصد کیا، یا عامی نے نماز کے تمام افعال واعمال کو فرض اعتقاد کر لیا تو ان تمام صورتوں میں عامی کی نماز باطل نہ ہوگی۔

(فتح المعین ج۱ص ۲۲۶-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: نماز صحیح ہونے کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ نماز کے رکن اور سنت کا علم رکھتا ہو۔ اگر کسی رکن کو سنت سمجھ لیا تو نماز نہیں ہوگی۔

(فتح المعین ج۱ص ۱۲۵-اعانۃ الطالبین ج۱ص ۱۲۵)

مسئلہ: اگر کوئی عالم یا غیر عالم نماز کے تمام اعمال وافعال کو فرض سمجھ لیا تو نماز ہو جائے گی ، اور سب کو سنت سمجھ لیا تو نہیں ہوگی۔(فتح المعین ج۱ص ۱۲۵، ۲۲۶-اعانۃ الطالبین ایضاً)

امر ششم:

نیت یا تکبیر تحریمہ کو کو چھوڑ دینے سے نماز باطل ہوگی۔(تحفۃ المحتاج ج۲ص ۱۹۳)

مسئلہ: نیت یا تکبیر تحریمہ کو قصداً یا سہواً چھوڑ دیا تو نماز صحیح نہیں ہوگی۔(تحفۃ المحتاج ج۲

ص۱۹۲،۱۹۳-حاشیۃ الشروانی ایضاً-فتح المعین ج۱ص۱۷۹،۲۰۶-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: نیت وتکبیر تحریمہ کے علاوہ کسی رکن کو قصداً چھوڑ دیا تو نماز باطل ہوجائے گی، اور اگر سہواً چھوڑ دیا اور اس کی تلافی کرلی تو نماز باطل نہیں۔(اعانۃ الطالبین ج۱ص ۲۲۷)

وہ امور جن کو قصداً کیا تو نماز باطل، سہواً کیا تو باطل نہیں

امر اول:

کسی رکن فعلی کو قصداً زیادہ کرنا، جیسے دو رکوع یا تین سجدہ کیا تو نماز باطل ہوگئی۔

(فتح المعین ج۱ص۲۲۴،۲۲۵-اعانۃ الطالبین ایضاً)

رکن فعلی کو زیادہ کرنے سے نماز باطل ہونے کی سات شرطیں ہیں۔

(۱) جس کو زیادہ کیا ہو، وہ رکن ہو (۲) وہ فعلی رکن ہو۔

(۳) وہ قصداً صادر ہو (۴) نمازی کسی امام کی اقتداء میں نہ ہو۔

(۵) وہ ایسا جلوس خفیف نہ ہو جو نماز میں کیا جاتا ہو۔

(۶) نمازی اس فعل کی حرمت کو جانتا ہو یا جاہل غیر معذور ہو۔

(۷) جسے پہلے کیا ہو، اسے شمار بھی کیا ہو۔

مسئلہ: مقتدی نے قصداً کسی رکن فعلی کو زیادہ کیا تو نماز باطل نہیں ہوگی، جیسے مقتدی امام سے پہلے رکوع یا سجدہ کیا پھر دوبارہ امام کی طرف لوٹ آیا اور پھر امام کے ساتھ رکوع یا سجدہ کیا تو نماز باطل نہیں ہوگی۔(فتح المعین ج۱ص ۲۲۶-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: رکن فعلی کو لاعلمی یا بھول کر زیادہ کرنے سے نماز باطل نہیں ہوگی۔

(فتح المعین ج۱ص۲۲۵،۲۲۶-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: سنت کی زیادتی سے نماز باطل نہیں ہوگی جیسے رفع یدین غیر جگہ میں کیا، پس وہاں ایک سنت کی زیادتی ہوگئی، لیکن اس سے نماز باطل نہیں ہوگی۔

(فتح المعین ج اص ۲۲۶-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: رکن قولی جیسے فاتحہ کو زیادہ کیا تو نماز باطل نہ ہوگی۔(فتح المعین ج اص ۲۲۶)

مسئلہ: تکبیر تحریمہ اور سلام کی زیادتی سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

(اعانۃ الطالبین ج اص ۲۲۶)

مسئلہ: نمازی نے پہلے ایسی چیز پر سجدہ کیا جو نمازی کی حرکت سے حرکت کرتا ہو، پھر سر اٹھالیا اور دوسری بار سجدہ کیا، اور پہلا سجدہ شمار نہ کیا تو نماز باطل نہ ہوگی۔

(اعانۃ الطالبین ج اص ۲۲۵)

مسئلہ: نمازی جلسہ استراحت کی مقدار میں سجدہ سے پہلے، یا سجدہ تلاوت کے بعد ہلکا سا بیٹھا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔(فتح المعین ج اص ۲۲۵-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: مسبوق کو تشہد اول کی حالت ہے، جیسے ظہر میں مقتدی کی دوسری رکعت کے بعد والا قعدہ ہے، اور امام کا قعدہ اخیرہ ہے۔امام نے قعدہ اخیرہ میں سلام پھیر دیا، لیکن مسبوق ابھی تشہد ختم نہ کر سکا ہے تو وہ تشہد مکمل کرے۔ہاں، اس وقت زیادہ دیر بیٹھنا مکروہ ہے، اور تشہد کی حالت نہ تھی، اور مسبوق جلسہ استراحت کی مقدار سے زیادہ دیر تک قصداً حرمت کو جانتے ہوئے بیٹھا رہا تو نماز باطل ہوگئی۔اگر بھول کر یا لاعلمی کے سبب جلسہ استراحت سے زیادہ دیر بیٹھ گیا تو نماز باطل نہیں۔(اعانۃ الطالبین ج اص ۲۲۵)

امر دوم:

قصداً نماز کے کسی رکن کو چھوڑ دینے سے نماز باطل ہوگی۔(فتح المعین ج اص ۲۲۷)

مسئلہ: قصداً کسی رکن فعلی یا قولی کو چھوڑ دینے سے نماز باطل ہو جائے گی۔اگر کوئی رکن سہواً چھوٹ گیا تو نماز فاسد نہ ہوگی، لیکن اس کی کمی پوری کی جائے گی، مثلاً پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ بھول کر چھوٹ گئی، اور ابھی یہ نمازی دوسری رکعت کی فاتحہ تک نہیں پہنچا ہے، بلکہ

مثلاً ابھی پہلی رکعت کے سجدہ دوم میں ہے تو یہ قیام کی طرف واپس ہوجائے، پھر فاتحہ پڑھے، رکوع، اعتدال، دونوں سجدہ کرے، اور پھر اپنی نماز مکمل کرلے۔

اگر دوسری رکعت کی فاتحہ پڑھنے کے بعد یاد آیا کہ پہلی رکعت کی فاتحہ نہ پڑھا تھا تو دوسری رکعت کی فاتحہ پہلی رکعت کی فاتحہ کے قائم مقام ہوجائے گی، اور دوسری رکعت اصل میں پہلی رکعت شمار ہوگی۔ درمیان میں جو اعمال ادا کیے گئے، ان کا شمار نہ ہوگا، یعنی اس صورت میں مستقل ایک رکعت بڑھ جائے گی۔ (اعانۃ الطالبین ج۱ص ۲۲۷)

امر سوم:

قصداً نماز کے کسی رکن فعلی کو مقدم کرنا۔

(فتح المعین ج۱ص ۱۷۸- اعانۃ الطالبین ایضاً- تحفۃ المحتاج ج۲ص ۹۵،۹۶)

مسئلہ: قصداً سجدہ کو رکوع سے پہلے کرلیا تو نماز باطل ہوگئی۔

(فتح المعین ج۱ص ۱۷۸- اعانۃ الطالبین ایضاً- تحفۃ المحتاج ج۲ص ۹۵،۹۶)

مسئلہ: سلام کے علاوہ کسی رکن قولی کو قصداً یا سہواً کسی رکن قولی یا رکن فعلی سے پہلے کرلیا تو نماز باطل نہ ہوگی، جیسے تشہد اخیر کو سجدہ سے پہلے کرلیا، یا درود کو تشہد اخیر سے پہلے کرلیا تو نماز باطل نہ ہوگی، گرچہ حرمت کو جانتے ہوئے قصداً ایسا کیا ہو، لیکن جس رکن قولی کو پہلے کرلیا ہے، اس کا شمار نہ ہوگا، بلکہ اس کو پھر اپنی جگہ پر ادا کرنا ہوگا، اور اگر سلام پہلے کرلیا تو نماز باطل ہو گئی۔ (فتح المعین ج۱ص ۱۷۸- اعانۃ الطالبین ایضاً- تحفۃ المحتاج ج۲ص ۹۵،۹۶)

وہ امور جن میں تفصیل ہے

امر اول:

نماز کی شرطوں میں سے کسی شرط میں خلل واقع ہونے سے نماز باطل ہوجاتی ہے، کیوں کہ ان شرائط کا نماز مکمل ہونے تک موجود رہنا ضروری ہے۔ بعض صورتیں معاف ہیں۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص ۱۰۸، ۱۰۹-فتح المعین ج۱ص ۲۶-مغنی المحتاج ج۱ص ۱۸۴)

توضیح: نماز کی پانچ شرطیں ہیں: (۱) نمازی کا حدث سے پاک ہونا (۲) بدن، کپڑا اور نماز پڑھنے کی جگہ کا نجاست سے پاک ہونا (۳) ستر عورت (۴) نماز کے وقت کے شروع ہونے کا علم ہونا (۵) قبلہ رخ ہونا۔ان شرائط کا جہاں تفصیلی بیان ہے، وہاں بعض معاف صورتوں کا بیان بھی ہے، پس نماز کی شرطوں میں خلل ہونے سے ہمیشہ نماز باطل نہیں ہوگی۔بعض مثالیں یہاں لکھی جاتی ہیں، اور تفصیل شرائط کے بیان میں موجود ہے۔

مسئلہ: حدث لاحق ہونا، قصداً ہو یا سہواً، نماز باطل ہوگی۔(فتح المعین ج۱ص ۲۲۶)

مسئلہ: اگر حدث اصغر یا حدث اکبر لاحق ہوا، یا درمیان نماز خف پر مسح کی مدت ختم ہوگئی، یا ارتداد لاحق ہوا، یا قبلہ کی طرف پیٹھ ہوگئی تو ان تمام صورتوں میں نماز باطل ہوگئی۔

(اعانۃ الطالبین ج۱ص ۲۲۶)

مسئلہ: اگر نمازی کے بدن، کپڑا یا نماز کی جگہ نا قابل معافی نجاست لگی، اور اسی وقت اقل طمانیت کا وقت گذرنے سے پہلے اس کو دور کرلیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

(فتح المعین ج۱ص ۲۲۷-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر نجاست کپڑے پر لگی، اور وہ کپڑا نجاست سے بھیگ گیا تو کپڑا اتار دے، لیکن نجاست کی جگہ کو نہ چھوئے، اور اگر کپڑا سوکھا ہے تو نجاست کو چھوئے بغیر اور ہاتھ لگائے بغیر نجاست کو جھٹک دے۔(اعانۃ الطالبین ج۱ص ۲۲۷)

مسئلہ: اگر ایسی چادر یا مصلّی پر نماز پڑھا جس کا ایک کنارہ ناپاک ہے، اور پاک حصہ پر نماز ادا کیا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔(اعانۃ الطالبین ج۱ص ۲۲۶)

مسئلہ: ہوا سے ستر گاہ ظاہر ہوگئی، یا کوئی حیوان یا بے شعور بچہ ستر گاہ کھول دیا، اور نمازی نے اسی وقت اقل وقت طمانیت گذرنے سے پہلے ستر گاہ چھپا دیا تو نماز باطل نہیں ہوگی۔

(فتح المعین ج ۱ ص ۲۲۷ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۱۸)

مسئلہ: معاف صورت کے علاوہ اگر ستر گاہ کھل جانے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

(فتح المعین ج ۱ ص ۲۲۷ - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۳۷)

مسئلہ: ستر عورت کا کھل جانا، نجاست کا پایا جانا اور کلام سے کبھی نماز باطل ہوتی ہے، اور کبھی نہیں، یعنی بعض صورتیں معاف ہیں اور بعض صورتیں معاف نہیں۔

(اعانۃ الطالبین ج ۱ ص ۲۲۷ - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۳۷)

امر دوم:

نیت، یا نیت کے شرائط، یا تکبیر تحریمہ کے بارے میں شک کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ (فتح المعین ج ۱ ص ۲۲۷ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

توضیح: نیت کے شرائط کا بیان نیت کی بحث میں ہے، اور شک سے نماز باطل ہونے کے مسائل، باب ''ارکان نماز میں شک کا بیان'' میں مذکور ہیں۔

امر سوم:

قصداً مسلسل دو حرف بولنا یا ایک بامعنی حرف بولنا، گرچہ کسی کے مجبور کرنے پر بولا ہو، نماز باطل ہو جائے گی۔ (فتح المعین ج ۱ ص ۲۱۷، ۲۱۹ اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: ایسے دو حرف قصداً بولا جس کا کوئی معنیٰ نہیں تو بھی نماز باطل ہوگی، جب کہ وہ حروف قرآن یا کسی ذکر یا کسی دعا کے نہ ہوں، پس اگر یہ حروف انسانی کلام، حدیث قدسی، لفظاً منسوخ آیات، قرآن کے علاوہ دیگر آسمانی کتابوں کے ہوں تو ایسے دو حرف بولنے پر نماز باطل ہوگی۔ ہاں، اگر وہ حروف کسی دعا یا ذکر کے ہوں تو نماز باطل نہ ہوگی۔

(فتح المعین ج ۱ ص ۲۱۷ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: ایک بامعنی حرف بولا جیسے ق، ع، ف۔ یہ حروف وقایہ، وعایہ اور وفاء سے مشتق

ہیں، اور فعل امر ہیں تو ایسی صورت میں نماز باطل ہو جائے گی۔

(فتح المعین ج ا ص ۲۱۹ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: مد کے ساتھ کسی حرف کو ادا کیا تو نماز باطل ہوگی، کیوں کہ مد والا حرف دو حرف ہوتا ہے۔ (فتح المعین ج ا ص ۲۱۹، ۲۲۰ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: کھانسی، کھنکھار، رونے، ہنسنے یا جماہی میں دو حرف ادا ہو جائے تو نماز باطل ہو جاتی ہے۔ (فتح المعین ج ا ص ۲۱۸)

مسئلہ: اگر کسی ضرورت کی وجہ سے کوئی حرف یا چند حروف ادا ہوئے، جیسے کوئی دائمی کھانسی کا مریض ہے اور بغیر کھانسے نماز ادا کرنے کی گنجائش نہ ہو تو اس کے لیے معافی ہے، اور اس پر قضا واجب نہیں۔ (فتح المعین ج ا ص ۲۱۹)

مسئلہ: اگر بلغم نکالنے کے لیے کھنکھارنے پر مجبور ہوا کہ اگر اسے نگل لے تو نماز باطل ہو جائے گی تو ایسی صورت میں کھانسنا یا کھنکھارنا جائز ہے، اور اس سے نماز باطل نہ ہوگی۔

(فتح المعین ج ا ص ۲۱۹)

مسئلہ: اگر واجب قرأت جیسے فاتحہ، آخری تشہد یا آخری درود کی ادائیگی میں دشواری ہو، اور بغیر کھانسے ادائیگی مشکل ہو، پھر اس صورت میں کھانسنے پر دو حرف ظاہر ہوئے تو نماز باطل نہیں، لیکن قرأت واجب نہ ہو جیسے تشہد اول، سورہ یا قنوت تو نماز باطل ہوگی، یا کھانسنے کی ضرورت نہ ہو، اور بلا ضرورت کھانسنے پر دو حرف ظاہر ہوئے تو ان دونوں صورتوں میں نماز باطل ہوگی۔ (فتح المعین ج ا ص ۲۱۸، ۲۱۹)

مسئلہ: اگر کسی سے اندر آنے کی اجازت طلب کی گئی، اور وہ نماز کی حالت میں تھا، اور اس نے پڑھا ''ادخلوہا بسلام آمنین'' (سورہ) یعنی امن وسلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ، پس اگر اس کی تلاوت سے مقصود صرف قرآن کی تلاوت یا ذکر یا دعا ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی، یا

قرآن کی قرأت کے ساتھ اجازت طلب کرنے والوں کو تنبیہ کرنی بھی مقصود ہو تو بھی نماز باطل نہ ہوگی، اور اگر حاضرین کو صرف تنبیہ کرنی مقصود ہو، یا کچھ بھی نیت نہ کیا تو ان دونوں صورتوں میں نماز باطل ہوگی۔ (فتح المعین ج ۱ ص ۲۱۷ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر کسی ایسی عبادت کا ذکر عربی زبان میں کیا جو بولنے پر موقوف ہو تو نماز باطل نہیں ہوگی، جیسے نذر و عتق، پس کہا: ''نذرت لزید بالف'' یا ''اعتقت زیدا''، لیکن روزہ یا اعتکاف کی نیت کیا تو نماز باطل ہوگئی، اس لیے روزہ وغیرہ لفظی نیت پر موقوف نہیں، بلکہ دل سے نیت کافی ہے۔ (فتح المعین ج ۱ ص ۲۲۰)

امر چہارم:

پیٹ میں روزہ توڑنے والی کسی چیز کا داخل ہونا۔ (فتح المعین ج ۱ ص ۲۲۴)

مسئلہ: قاعدہ یہ ہے کہ جس چیز کے پیٹ میں جانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اس سے نماز بھی ٹوٹ جاتی ہے۔ (اعانۃ الطالبین ج ۱ ص ۲۲۴)

مسئلہ: نماز میں زیادہ کھانے سے نماز باطل ہو جاتی ہے، خواہ قصداً کھایا ہو یا بھول کر، گرچہ بھول کر کھانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اور قصداً تھوڑا کھانے سے بھی نماز باطل ہو جاتی ہے۔ (فتح المعین ج ۱ ص ۲۲۴ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۵۵)

مسئلہ: تھوڑی سی چیز بھول کر یا معذور جاہل لاعلمی کی وجہ سے نگل لیا، یا خود بخود پیٹ میں چلی گئی تو نماز باطل نہیں ہوگی۔ (فتح المعین ج ۱ ص ۲۲۴ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر پان کی سرخی والا تھوک، یا ناپاک تھوک جیسے خون ملا ہوا تھوک نگل لیا تو نماز فاسد ہوگئی۔ (فتح المعین ج ۱ ص ۲۲۴ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

متفرق مسائل

مسئلہ: کسی ایسے رکن یا سنت میں قائم رہ گیا جس سے پہلے کے کسی رکن کی ادائیگی کے

بارے میں شک ہو جائے تو نماز باطل ہوگی، کیوں کہ اس پر فوراً اس رکن کی ادائیگی کے لیے واپس ہونا لازم ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۵۶- حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: اگر بیٹھ کر فرض نماز پڑھنے والا پہلے سجدہ سے اٹھنے کے بعد والے جلوس کو قصداً قرأت کا جلوس بنادے تو نماز باطل ہوگئی۔ اگر بھول کر اسے قرأت کا جلوس سمجھ لیا تو نماز فاسد نہیں۔ (تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۵۶- حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: اگر فرض نماز کو بلا عذر نفل بنادیا تو نماز باطل ہوگئی۔ ہاں، جماعت قائم ہونے والی ہے تو تنہا فرض نماز پڑھنے والا فرض کو نفل بنادے، اور پھر جماعت میں شریک ہو جائے۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۵۶- حاشیۃ الشروانی ایضاً)

ارکان نماز میں شک ہونے کا بیان

نیت اور تکبیر تحریمہ میں شک

مسئلہ: اگر نماز کے درمیان نیت، یا نیت کے شرائط، یا تکبیر تحریمہ میں شک کیا تو نماز باطل ہوگئی، جب کہ یہ شک دیر تک رہا ہو، یا ایک رکن قولی یا ایک رکن فعلی ادا کرنے سے پہلے یاد نہ آئے۔ اگر رکن فعلی یا رکن قولی ادا کرنے سے پہلے یا لمبا وقت گذرنے سے پہلے یاد آ گیا تو نماز باطل نہیں ہوئی۔ (فتح المعین ج۱ص۲۲۷- اعانۃ الطالبین ایضاً- تحفۃ المحتاج ج۲ص ۱۵۶، ۱۹۰- حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: طویل (لمبا) وقت سے مراد یہ ہے کہ اس وقت میں ایک رکن کی ادائیگی کی گنجائش ہو، جیسے اعتدال یا طمانیت کی ادائیگی، اور قصیر (کم) وقت سے مراد یہ ہے کہ اس میں ایک رکن کی ادائیگی کی گنجائش نہ ہو، جیسے اس کے دل میں شک ہوا، پھر فوراً ختم ہوگیا۔

(اعانۃ الطالبین ج۱ص۲۲۷)

مسئلہ: اگر رکن قولی کا بعض حصہ شک میں گذرا، اور طویل وقت ہو گیا یعنی ایک رکن کی ادائیگی کے برابر وقت گذر گیا تو نماز باطل ہو گئی، یا رکن قولی کا قصیر وقت شک میں گذرا، اور شک کی حالت میں پڑھی ہوئی چیز کو نہ دہرایا تو بھی نماز باطل ہو گئی۔

(فتح المعین ج ۱ ص ۲۲۷ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۵۶ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: اگر سلام پھیرنے کے بعد نیت یا تکبیر تحریمہ کے بارے میں شک کیا تو بھی نماز باطل ہو جائے گی، جب کہ بالکل یاد نہ آئے، اگر چہ یہ شک سلام کے بہت دیر بعد پیدا ہوا ہو۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۹۰ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

سلام میں شک

مسئلہ: اگر کسی کو سلام میں شک ہوا، اور وہ نماز باطل کرنے والا کوئی کام ابھی تک نہیں کیا ہے تو پھر سے سلام پھیر لے، اور سجدۂ سہو کا حکم نہیں۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۹۰)

کسی رکن کی بعض صفت میں شک

مسئلہ: قاعدہ یہ ہے کہ اگر کسی رکن کی ادائیگی کے وقت یعنی اس رکن کے مکمل ہونے سے پہلے اس کے بعض حصہ یا کسی صفت میں شک ہوا تو اس حصہ یا صفت کو ادا کرنا لازم ہے، اور اگر اس رکن کے مکمل ہونے کے بعد اس کے بعض حصہ یا صفت میں شک ہو تو کچھ حرج نہیں، اور اگر نماز میں کسی بھی مقام پر نماز کے کسی رکن کی ادائیگی سے متعلق شک ہوا تو فوراً اس رکن کو ادا کرنا واجب ہے۔ مزید تفصیل آنے والی ہے۔

(فتح المعین ج ۱ ص ۱۴۳ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۴۲ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: اگر فاتحہ پڑھتے وقت اس کے بعض حصہ کے بارے میں شک ہوا تو اس مشکوک حصہ سے لے کر آخری فاتحہ تک پڑھے، جب کہ فاتحہ کی موالات یعنی تسلسل نہ ٹوٹا ہو، اور اگر فاتحہ کا تسلسل ٹوٹ گیا، مثلاً شک لمبے وقت تک رہا تو فاتحہ کو شروع سے پڑھنا لازم ہے۔

(اعانۃ الطالبین ج۱ص۱۴۳)

مسئلہ: اگر سورہ فاتحہ مکمل ہونے کے بعد فاتحہ کے کسی حرف یا چند حروف یا کسی آیت کے بارے میں شک ہوا تو وہ شک نماز کو باطل نہیں کرے گا۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۴۲،۴۳-حاشیۃ الشروانی ایضاً-فتح المعین ج۱ص۱۴۳)

مسئلہ: اگر کسی کو مثلاً تشہد کی بیٹھک میں سجدہ دوم کے بارے میں شک ہوا کہ وہ سجدہ کیا یا نہیں؟ تو فوراً سجدہ کرنا لازم ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج۲ص۴۲)

مسئلہ: اگر سجدہ سے فارغ ہونے کے بعد سجدہ میں زمین پر ہاتھ رکھنے سے متعلق شک ہوا تو کچھ حرج نہیں۔ (تحفۃ المحتاج ج۲ص۴۲)

منفرد و امام کا نماز میں شک

مسئلہ: اگر نماز میں کسی رکن کے بارے میں شک ہوا تو اس رکن کا ادا کرنا واجب ہے، یعنی اصل رکن میں شک ہو گیا تو اس رکن کو ادا کرنا واجب ہے، مثلاً کسی کو رکوع سے پہلے شک ہوا کہ اس نے فاتحہ پڑھی یا نہیں؟ تو اس پر سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۴۲-حاشیۃ الشروانی ایضاً)

(فتح المعین ج۱ص۱۴۳-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر منفرد یا امام کو نماز کے درمیان کسی رکن کے بارے میں شک ہوا تو اگر وہ بعد والی رکعت میں اس جیسے رکن کو پہنچنے سے پہلے ہوا ہو تو فوراً واپس ہو کر اس رکن کو ادا کرنا واجب ہے۔ اگر متروکہ رکن کے مماثل کو پہنچنے کے بعد شک ہوا تو وہ مماثل رکن اس چھوڑے

ہوئے رکن کے عوض ہوگا، اور جو کچھ ان دونوں رکن کے درمیان کیا ہے، اس کا شمار نہ ہوگا، جیسے کسی کو سجدہ کی حالت میں یہ شک ہوا کہ اس نے فاتحہ پڑھی ہے یا نہیں؟ تو اس پر فوراً قیام کرنا اور فاتحہ پڑھنا اور باقی چیزیں بجالانا یعنی رکوع، اعتدال، سجدہ وغیرہ کرنا لازم ہوگا۔ اگر بعد والی رکعت کی فاتحہ کے بعد پہلی رکعت کی فاتحہ میں شک ہوا تو اس مشکوک فاتحہ کے بدلے دوسری رکعت کی فاتحہ کافی ہوگی، اور جو کچھ ان دونوں فاتحہ کے درمیان پڑھا ہے، اس کا شمار نہ ہوگا۔

مندرجہ بالا حکم اس وقت ہے، جب کہ عین متروک، جیسے رکوع یا سجدہ اور عین محل، جیسے پہلی یا دوسری رکعت کا علم ہو، اگر عین متروک یا محل متروک معلوم نہ ہو تو اس کا تفصیلی بیان نماز کے رکن چہاردہم میں لکھا ہوا ہے۔ اگر نیت یا تکبیر تحریمہ کے چھوٹ جانے کا شک ہوا تو نماز باطل ہوجائے گی۔ (فتح المعین ج ا ص ۱۷۹، ۱۸۰ - اعانۃ الطالبین ایضاً)
(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۹۷ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

سلام کے بعد پیدا ہونے والا شک

مسئلہ: نمازی کو نیت اور تکبیر تحریمہ کے علاوہ کسی فرض کے بارے میں اپنے سلام کے بعد شک ہوا تو کوئی حرج نہیں، اسی طرح سلام کے بعد نماز کی شرطوں میں سے کسی شرط کی ادائیگی کے بارے میں شک ہوا تو کوئی حرج نہیں۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۸۹)

مسئلہ: اگر سلام کے بعد کسی فرض کے چھوڑنے کا یقین ہوگیا تو چھوٹے ہوئے فرض کو ادا کرے اور اس فرض کے بعد والی چیزوں کو دوبارہ کرے، جب کہ سلام پھیر کر زیادہ دیر نہ ہوئی ہو یا غیر معاف نجاست نہ لگی ہو، گرچہ تھوڑا چل چکا ہو، یا قبلہ سے دوسری جانب پھر چکا ہو، جیسے کسی کو آخری سجدہ چھوڑنے کا شک ہوا تو آخری سجدہ، آخری قعدہ، تشہد، درود و سلام وغیرہ یعنی آخری سجدہ کے بعد آنے والی ہر چیز کو ادا کرے گا۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۹۷)

مسئلہ: اگر سلام کے بعد کسی فرض کے چھوڑنے کا یقین ہوگیا، اور سلام پھیر کر زیادہ دیر ہو چکی ہے تو شروع سے نماز پڑھے۔(تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۹۱)

مسئلہ: سلام کے بعد کسی شرط کے چھوٹ جانے کا یقین ہو تو اس شرط کو ادا کرے، اور نماز کو دوبارہ پڑھے۔(تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۳۶- حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مقتدی کا شک

مسئلہ: جب مقتدی کو اپنے رکوع سے پہلے اور امام کے رکوع کے بعد فاتحہ پڑھنے سے متعلق شک ہو، یا علم ہو کہ اس نے فاتحہ نہیں پڑھا ہے تو اس پر فاتحہ پڑھنا واجب ہے، اس کے بعد امام کے اتباع کی کوشش کرے۔ اس صورت میں تین طویل رکن تک امام سے پیچھے رہ جانا معاف ہے۔(فتح المعین ج۱ص۱۸۰- اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر مقتدی کو اپنے اور امام کے رکوع کے بعد فاتحہ پڑھنے کے بارے میں شک ہوا، یا علم ہوا کہ اس نے فاتحہ نہیں پڑھا ہے تو فاتحہ کے لیے قیام کی طرف نہ لوٹے، بلکہ امام کا اتباع کرے، اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد ایک رکعت اور پڑھ لے، فاتحہ کے علاوہ کسی دوسرے رکن میں شک ہو جائے، یا ادا نہ کرنے کا علم ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے یعنی امام کے سلام کے بعد ایک رکعت اور پڑھ لے۔(فتح المعین ج۱ص۱۸۰- اعانۃ الطالبین ایضاً)

نماز توڑنے کے احکام

مسئلہ: محترم حیوان کی حفاظت کے لیے نماز میں تخفیف واجب ہے۔
(فتح المعین ج۲ص۱۴،۱۵- اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: مال محترم کو ڈوبنے، جلنے اور ظالم سے بچانے کے لیے نماز میں تخفیف جائز ہے۔
(فتح المعین ج۲ص۱۴،۱۵- اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: نجات اگر نماز کو توڑنے یا مؤخر کرنے سے حاصل ہو تو حیوان محترم میں نماز توڑنا یا مؤخر کرنا واجب ہے، اور مال میں نماز توڑنا یا مؤخر کرنا مستحب ہے۔
(فتح المعین ج۲ص۱۵-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: حیوان محترم سے وہ انسان وحیوان مراد ہے جس کا قتل حرام ہے، اور حیوان غیر محترم وہ انسان وحیوان ہے جس کا قتل حرام نہ ہو، جیسے مرتد۔ کتا کی تین قسم ہے(۱) کاٹنے والا کتا، یہ بالاتفاق غیر محترم ہے(۲) شکار یا پاسبانی کا کتا، یہ بالاتفاق محترم ہے(۳) ایسا کتا جس میں نہ فائدہ ہو، نہ ہی نقصان، اس میں اختلاف ہے، اور معتمد قول ہے کہ یہ بھی محترم ہے۔(اعانۃ الطالبین ج۲ص۱۵)

مسئلہ: شدت خوف کی نماز یہ ہے کہ جیسے ممکن ہو، اسی طرح پڑھ لے، سوار یا پیدل، قبلہ رخ ہو یا غیر قبلہ رخ۔(اعانۃ الطالبین ج۱ص۱۲۰)

نماز جماعت کا بیان

مسئلہ: پنج وقتہ نماز کو جماعت کے ساتھ ادا کرنا مردوں کے لیے سنت مؤکدہ ہے۔
(تحفۃ المحتاج ج۲ص۲۴۷-فتح المعین ج۲ص۳)

مسئلہ: پنج وقتہ نماز کو جماعت کے ساتھ ادا کرنا عورتوں اور مخنثوں کے لیے سنت ہے۔
(اعانۃ الطالبین ج۲ص۳)

مسئلہ: مردوں کو جماعت چھوڑنا مکروہ ہے۔ عورتوں کو جماعت چھوڑنا مکروہ نہیں۔
(تحفۃ المحتاج ج۲ص۲۵۰-فتح المعین ج۲ص۴)

مسئلہ: قضا نماز کی جماعت سنت نہیں۔ہاں، اگر امام اور مقتدی کی نماز ایک ہو، جیسے دونوں کی قضا نماز ظہر ہو، یا عصر ہو تو قضا کی جماعت سنت ہے۔
(فتح المعین ج۲ص۴-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: نذر کی نماز اور نفل مطلق نماز کی جماعت سنت نہیں، اور جماعت کے ساتھ ادا کرنا مکروہ بھی نہیں۔(فتح المعین ج۲ص۴)

مسئلہ: جمعہ نماز جمعہ کی جماعت فرض عین ہے۔(اعانۃ الطالبین ج۲ص۳)

مسئلہ: فرض نمازوں میں مردوں کی جماعت کا مسجد میں ہونا افضل ہے۔
(تحفۃ المحتاج ج۲ص۲۵۱-فتح المعین ج۲ص۵)

مسئلہ: اگر تنہا نماز پڑھنے سے خشوع ہوتا ہو اور جماعت کے ساتھ نہ ہوتا ہو، پھر بھی جماعت کے ساتھ نماز اولیٰ ہے۔(فتح المعین ج۲ص۹-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: جمعہ کی جماعت تمام نمازوں کی جماعت سے افضل ہے، پھر جمعہ کی فجر کی جماعت پھر تمام دن کی فجر کی جماعت پھر عصر کی جماعت پھر عشا کی پھر ظہر کی پھر مغرب کی جماعت۔(فتح المعین ج۲ص۳-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۲ص۲۵۱)

مسئلہ: نماز جمعہ کے علاوہ دوسری نمازوں میں اقل جماعت ایک مقتدی اور امام ہے۔
(فتح المعین ج۲ص۳-تحفۃ المحتاج ج۲ص۲۴۷)

مسئلہ: اقامت کہنے کے وقت نفل نماز شروع کرنا مکروہ تنزیہی ہے، گرچہ اقامت کہنے والے نے امام کی اجازت کے بغیر اقامت کہی ہو، اور اگر اقامت سے پہلے نفل نماز پڑھ رہا تھا، پس اگر نفل مکمل کرنے سے جماعت چھوٹنے کا خوف نہ ہو تو نفل نماز مکمل کرلے، اور اگر مکمل جماعت چھوٹ جانے کا خوف ہو تو نفل نماز توڑ کر جماعت میں شریک ہونا سنت ہے، خواہ یہ نفل سنن راتبہ میں سے ہو یا نفل مطلق ہو۔اگر نفل مطلق میں تعداد کی نیت نہ کی ہو تو دو رکعت پر سلام پھیرلے۔نفل نماز توڑنے کا حکم اس وقت ہے جب دوسری جماعت پانے کا ظن غالب نہ ہو۔اگر دوسری جماعت پانے کا ظن غالب ہے تو نفل نماز توڑنا سنت نہیں، بلکہ اسے مکمل ادا کرلے۔(فتح المعین ج۲ص۱۵-اعانۃ الطالبین ایضاً)

عورتوں کی جماعت

مسئلہ: عورتوں کو جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا سنت ہے،لیکن جماعت کو چھوڑنا مکروہ نہیں۔(فتح المعین ج۲ص۴-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: عورتوں کی جماعت کا گھر میں ہونا افضل ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۲۵۲-اعانۃ الطالبین ج۲ص۵)

مسئلہ: اگر عورت مشتہات ہوتو اسے جماعت کے لیے مسجد جانا مکروہ ہے،گرچہ عام لباس پہن کر جائے،اور اگر غیر مشتہات ہوتو زینت وآرائش کے ساتھ یا عمدہ خوشبو لگا کر جماعت کے لیے مسجد جانا مکروہ ہے۔(تحفۃ المحتاج ج۲ص۲۵۲-اعانۃ الطالبین ج۲ص۵)

مسئلہ: خوبصورت عورت کا جماعت کے لیے مسجد جانا مکروہ ہے گرچہ وہ بڈھی ہو۔

(حاشیۃ الشروانی ج۳ص۵۰-باب صلاۃ العیدین)

مسئلہ: سرپرست یا شوہر کی اجازت کے بغیر عورت کا گھر سے باہر نکلنا حرام ہے،یا عورت پر فتنہ کا خوف ہو،یا عورت کی وجہ سے فتنہ ہونے کا خوف ہو تو بھی عورت کو باہر نکلنا حرام ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۲۵۲-اعانۃ الطالبین ج۲ص۵)

مسئلہ: عورت کو گھر سے باہر نکلنا جس صورت میں مکروہ ہے،وہاں سرپرست یا شوہر کو نکلنے کی اجازت دینا مکروہ ہے،اور جس صورت میں نکلنا حرام ہے،وہاں اجازت دینا حرام ہے۔(تحفۃ المحتاج ج۲ص۲۵۳)

افضل جماعت

مسئلہ: ایک گاؤں میں دو جماعت ہوتی ہو،ایک کی تعداد زیادہ ہو اور دوسری کی کم تو زیادہ تعداد والی جماعت افضل ہے۔(فتح المعین ج۲ص۷-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: درج ذیل صورتوں میں کم تعداد والی جماعت افضل ہے۔
(۱) بڑی جماعت کے امام کے پیچھے نماز مکروہ ہوتی ہو، جیسے وہ امام بدعتی ہو یا فاسق ہو یا نماز کے بعض ارکان یا شرائط کے وجوب کا اعتقاد نہ رکھتا ہو، گرچہ اسے ادا کرتا ہو جیسے حنفی۔
(۲) چھوٹی جماعت کا امام امامت کا زیادہ حقدار ہو، جیسے وہ زیادہ علم یا زیادہ تقویٰ والا ہو۔
(۳) بڑی جماعت میں جانے سے ایک مسجد کی جماعت کا بند ہونا، جیسے وہ اس چھوٹی جماعت کا امام ہو، یا اس کے جانے سے لوگ وہاں جاتے ہوں، وہ نہ جائے تو لوگ بھی نہ جائیں۔
(۴) چھوٹی جماعت کا مسجد میں ہونا، اور بڑی جماعت کا غیر مسجد میں ہونا۔
(۵) چھوٹی جماعت میں امام کی قرأت سنائی دینا، اور بڑی جماعت میں سنائی نہ دینا۔
(فتح المعین ج ۲ ص ۷ تا ۹ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۵۳ تا ۲۵۵)

جماعت ثانیہ کے احکام

مسئلہ: اگر ابھی امام پہلا سلام نہ پھیرا ہے تو جماعت میں شریک ہوسکتا ہے، یعنی السلام علیکم کے علیکم کے "میم" کو بولنے سے پہلے شریک ہوسکتا ہے، گرچہ مقتدی بیٹھا نہ ہو، مثلاً مقتدی کی تکبیر تحریمہ کے بعد ہی امام نے سلام پھیر دیا۔ اس صورت میں مقتدی جماعت کا ثواب پائے گا، لیکن اس کا ثواب اس مقتدی سے کم ہوگا جو پوری نماز جماعت سے پڑھا۔ اسی طرح جو شروع میں جماعت میں شریک ہوا، پھر کسی عذر کے سبب الگ ہوگیا، یا شروع یا درمیان میں جماعت میں شریک ہوا، پھر امام حدث وغیرہ کے سبب جماعت سے نکل گیا تو یہ مقتدی بھی جماعت کا ثواب پائے گا۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۱۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً)
مسئلہ: جماعت کے دوران ایک گروہ پہنچا، اور امام آخری رکعت کے رکوع سے سر اٹھالیا تو سنت ہے کہ یہ گروہ امام کے سلام پھیرنے کا انتظار کرے، اور امام کے سلام کے بعد دوسری جماعت قائم کرے، جب کہ وقت تنگ نہ ہو، اور اگر وقت تنگ ہو تو جماعت میں شریک ہو

جائے۔(فتح المعین ج ۲ص ۱۱-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: جس سے جماعت کا کچھ حصہ چھوٹ گیا، اور اسے دوسری جماعت کا ظن غالب، یا یقین ہو کہ اس جماعت کے ساتھ وہ پوری نماز پڑھے گا، اور انتظار کی وجہ سے اول وقت یا مستحب وقت کی فضیلت ختم نہ ہو تو دوسری جماعت کا انتظار کرنا سنت ہے۔(فتح المعین ج ۲ ص ۱۱-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۲۵۶، ۲۵۷-حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: مسجد غیر مطروق میں کوئی متعین امام ہو تو اس کی اجازت کے بغیر جماعت سے پہلے یا بعد یا جماعت کے ساتھ جماعت قائم کرنا مکروہ ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۲۵۳-اعانۃ الطالبین ج ۲ص ۷)

تکبیر اولیٰ کی فضیلت

مسئلہ: امام کے ساتھ تکبیر اولیٰ پانے کی بڑی فضیلت ہے۔حدیث میں آیا ہے کہ جو چالیس دن تکبیر اولیٰ کی پابندی کرے، اس کے لیے جہنم اور نفاق سے آزادی ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۲۵۵-فتح المعین ج ۲ص ۱۲)

مسئلہ: تکبیر اولیٰ کا پانا اس وقت ثابت ہوگا جب امام کی تکبیر تحریمہ کے وقت حاضر ہو، اور امام کی تکبیر تحریمہ کے بعد تکبیر تحریمہ میں مشغول ہو جائے، پس اگر امام کی تکبیر تحریمہ کے وقت حاضر نہ ہو، یا امام کی تکبیر تحریمہ کے بعد تکبیر تحریمہ نہ کہے تو اس سے تکبیر اولیٰ پانے کی فضیلت چھوٹ گئی۔(تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۲۵۵)

فرض نماز کی ادائیگی کے بعد جماعت میں شرکت

مسئلہ: ایک مرتبہ پڑھی ہوئی فرض نماز کو دوسری مرتبہ اس کے وقت ہی میں جماعت کے ساتھ فرض کی نیت سے پڑھنا سنت ہے، اگر چہ پہلی والی نماز صحیح ادا ہوئی ہو، اور گر چہ پہلی

والی نماز بھی جماعت کے ساتھ ادا کی گئی ہو۔(فتح المعین ج۲ص۵،٦)

مسئلہ: وقت سے ادائیگی کا مقررہ وقت مراد ہے، گرچہ وہ مکروہ وقت ہو۔

(اعانۃ الطالبین ج۲ص٦)

مسئلہ: دہرائی جانے والی نماز میں فرض نماز کو دہرانے کی نیت کرے گا، گرچہ وہ نماز نفل ہوکرادا ہوتی ہے۔(فتح المعین ج۲ص۷-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: پہلی جماعت کے امام اور مقتدی دونوں کو بعد والی جماعت میں نماز دہرانا سنت ہے۔(فتح المعین ج۲ص۷-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: ایک آدمی کے ساتھ بھی اعادہ صحیح ہے، یعنی بعد والی جماعت میں امام کے علاوہ ایک ہی آدمی ہو، بشرطیکہ یہ آدمی اعادہ کو جائز سمجھتا ہو، اوران میں سے ہو جس کی اقتدا مکروہ نہ ہو، جیسے فاسق، بدعتی وغیرہ۔(فتح المعین ج۲ص٦-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: نماز ایک ہی بار دہرانے کی اجازت ہے، یعنی ایک ہی نماز کو تین بار نہ پڑھے۔

(فتح المعین ج۲ص٦-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: ایک بار پڑھی ہوئی نماز کا اعادہ یعنی دہرانے کے چند شرائط ہیں۔

(۱)اس نماز کے وقت کے اندر ہی نماز کا اعادہ ہو(۲)ایک ہی بار اعادہ ہو(۳)اعادہ کے وقت فرضیت کی نیت کرے(۴)اعادہ کی جانے والی نماز ادا ہو، قضا نماز میں اعادہ نہیں (۵)پہلی نماز صحیح ہو، اگر چہ اس کی قضا واجب ہو، جیسے ٹھنڈک کی وجہ سے تیمّم کے ساتھ ادا کی جانے والی نماز کی قضاء کی جاتی ہے، اگر پہلی نماز صحیح نہ ہو تو اعادہ سنت نہیں، بلکہ واجب ہے (٦)اعادہ میں نماز کے اول سے اخیر تک جماعت پائے، پس نماز کے بعض حصہ کا جماعت کے ساتھ ہونا کافی نہیں، جیسے مقتدی نے خود کو اقتدا سے خارج کرلیا، یا امام بعض رکعت پہلے پڑھ چکا ہے تو اعادہ صحیح نہیں۔ اگر کسی جماعت کو دیکھا اور شک ہوا کہ پہلی رکعت ہے یا دوسری

رکعت تو ان کے ساتھ اعادہ صحیح نہیں (۸) شدت خوف کی جماعت نہ ہو (۹) اعادہ کرنے والے کے حق میں جماعت مطلوب ہو، جیسے وہ ننگا نہ ہو، پس ننگا اور اس جیسے لوگوں کا اعادہ صحیح نہ ہوگا (۱۰) نماز کا اعادہ فقہا کے اختلاف سے نکلنے کے لیے نہ ہو، پس اگر فقہا کے اختلاف سے نکلنے کے لیے اعادہ کیا تو اعادہ صحیح ہے، لیکن وہ یہ اعادہ نہیں جس کے شرائط بیان ہور ہے ہیں، مثلاً شافعی نے وضو کے بعد اس کے بدن سے خون بہنے کے بعد نماز پڑھا تو امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں اس کی نماز نہ ہوئی تو اب اس کو وضو کر کے نماز کا اعادہ سنت ہے، گرچہ تنہا اعادہ کرے، تاکہ فقہا کے اختلاف سے نکل جائے (۱۱) قیام کی قدرت رکھنے والا کھڑے ہو کر اعادہ کرے، اگر بیٹھ کر اعادہ کیا تو صحیح نہیں (۱۲) اعادہ کی نماز میں امام اعادہ کی نیت کرے (۱۳) جس جماعت کے ساتھ اعادہ کرنا ہو، وہ جماعت جائز ہو، جماعت مکروہہ نہ ہو۔ (اعانۃ الطالبین ج۲ص۶، ۷)

جماعت چھوڑنے کے اعذار

مسئلہ: بلا عذر جماعت چھوڑنا نہیں چاہئے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اذان سنی اور بلا عذر حاضر نہ ہوا تو اس کی نماز ہی نہ ہوئی (سنن دار قطنی)

(۱) ایسی بارش، برف باری یا اولہ جس سے کپڑے بھیگ جائیں۔

(۲) سخت گرمی، سخت سردی، یا رات کو سخت اندھیرا ہونا۔

(۳) راستہ میں کیچڑ ہونا کہ اس میں چلنے پر پاؤں گندہ ہونے یا پھسلنے سے نہ بچ سکے۔

(۴) تکلیف دینے والی بیماری ہونا جس کی وجہ سے جماعت میں حاضری مشکل ہو۔

(۵) ایسے بیمار کی تیمارداری کرنا جس کا کوئی دیکھ بھال کرنے والا نہ ہو۔

(۶) کسی شخص کے رشتہ دار، استاذ، دوست یا کسی قریبی شخص کا قریب الموت ہونا۔

(۷) کسی شخص سے مریض کا دل بہلنا۔

(۸) بے گناہ کی جان، مال یا عزت پر ظالم کا خوف ہونا۔

(۹) تنگ دست قرضدار کو قرض خواہ کے قید کر لینے ڈر ہونا۔

(۱۰) جماعت کے انتظار میں سخت اونگھ آ نا۔

(۱۱) بھوک یا پیاس کی شدت، یا پاخانہ، پیشاب یا ریح کا زور سے آ نا، کیوں کہ ان کے سبب نماز کے خشوع میں خلل ہوتا ہے، پس ایسی حالت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے، اوران سے فراغت حاصل کرنا سنت ہے، گرچہ جماعت نہ مل سکے، لیکن اگر وقت تنگ ہو کہ اگران چیزوں سے فارغ ہوگا تو وقت کے اندر کامل نماز نہ مل سکے گی تو تاخیر کرنا حرام ہے۔

(۱۲) اندھا ہو، اوراسے کوئی اجرت مثل پر بھی جماعت تک لے جانے والا نہ ہو۔

(۱۳) جماعت میں حاضر ہونے کے لائق کپڑا نہ ہونا، گرچہ ستر گاہ چھپانے والا کپڑا موجود ہو۔

(۱۴) جائز سفر میں ساتھیوں کے چلے جانے کا خوف ہونا۔ اگر تنہا سفر کرنے میں جان و مال پر خوف نہ ہو تو بھی وحشت ہوتی ہے، اور یہی وحشت مشقت اور عذر ہے۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۴۸ تا ۵۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۷۰ تا ۲۷۷)

(۱۵) کسی بدبودار چیز کا کھانا، اور بدبو باقی ہو جیسے لہسن، پیاز وغیرہ۔

(۱۶) اس کے بدن یا کپڑے میں تکلیف دینے والی بدبو کا ہونا۔

(۱۷) میت کے کفن، دفن اوراس کی تیاری میں مشغول ہونا۔

(۱۸) راستہ میں ایسے آدمی کا موجود ہونا جو اس کو تکلیف دیتا ہو جیسے گالی گلوج کرتا ہو، اور یہ اسے بلا مشقت دور نہ کر سکتا ہو۔

(۱۹) امام کا تیز قرأت والا ہونا اوراس کا سست رفتار قرأت والا ہونا۔

(۲۰) جماعت کا امام کا ایسا ہو جس کی اقتدا مکروہ ہو، جیسے فاسق یا بدمذہب۔

(۲۱) اس کا ایسا ہونا کہ اس کے سبب لوگوں کے فتنہ میں مبتلا ہونے کا خوف ہو، جیسے یہ بہت خوبصورت اور امرد ہو، یا اس کو اسی طرح کے کسی دوسرے سے فتنہ میں مبتلا ہونے کا خوف ہو۔

(۲۲) امام کا سنت مقصودہ کو ترک کرنا یا نماز کو لمبی کر دینا۔

(۲۳) زلزلہ ہونا (۲۴) بہت زیادہ موٹا ہونا (جس کی وجہ سے چلنے میں مشقت ہو)

(اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۱۵۱- تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۷۴ تا ۲۷۷- حاشیۃ الشروانی ایضاً)

(۲۵) یا سخت آندھی ہونا۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۷۱)

(۲۶) ایسی سزا کا خوف ہو کہ وہ چند دن غائب رہے تو سزا سے چھٹکارا ہو جائے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۷۴)

(۲۷) قابل نفرت بیماری جیسے سفید داغ، کوڑھ وغیرہ ہونا۔

(حاشیۃ الشروانی ج ۲ ص ۲۷۶)

(۲۸) چھینی ہوئی چیز کے حاصل کرنے، یا گم شدہ چیز کی تلاش میں مصروف ہونا۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۷۶- حاشیۃ الشروانی ایضاً)

(۲۹) ایام زفاف (سہاگ راتوں) کا ہونا مغرب وعشا کی۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۷۶)

مسئلہ: ایام زفاف باکرہ کے لیے سات رات اور ثیبہ کے لیے تین رات ہے۔

(السنن الکبریٰ للبیہقی ج ۷ ص ۳۰۲)

(المجموع شرح المہذب ج ۱۶ ص ۴۳۲- الحاوی الکبیر للماوردی ج ۹ ص ۱۳۸۹)

مسئلہ: اگر کپڑے نہ بھیگیں، جیسے ہلکی بارش ہو یا بارش سے بچانے والی کوئی چیز جیسے چھاتا وغیرہ ہو تو جماعت چھوڑنے کی اجازت نہیں۔ اگر راستہ میں چھتوں سے پانی گرتا ہو،

گر چہ اس سے کپڑا نہ بھیگے، لیکن یہ جماعت چھوڑنے کا عذر ہے، کیوں کہ غالب گمان ہے کہ وہ پانی ناپاک یا گندہ ہو۔(فتح المعین ج ۲ص ۴۸-اعانۃ الطالبین ایضاً)

(تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۲۷۱)

مسئلہ: ہلکا سا سر درد یا ہلکا بخار عذر نہیں۔(فتح المعین ج ۲ص ۴۹-اعانۃ الطالبین ایضاً)

جماعت کے آداب

(۱) جماعت میں شریک ہونے کے لیے وقار اور اطمینان کے ساتھ چلے۔دوڑ کر، یا بہت تیز چل کر نہ جائے، اگر چہ جماعت چھوٹ جانے کا خوف ہو، لیکن جمعہ چھوٹ جانے کا خوف ہو تو تیز چلنا واجب ہے، گر چہ امام کے سلام سے پہلے صرف تکبیر تحریمہ پانے کی امید ہو۔(فتح المعین ج ۲ص ۱۲)

(۲) اقامت ختم ہونے کے بعد کھڑا ہو۔(تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۳۲۲)

(۳) جو جماعت میں شریک ہونا چاہتا ہو، وہ اقامت شروع ہونے کے بعد نفل نماز شروع نہ کرے۔(تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۳۲۲)

(۳) اگر نفل نماز یعنی نفل مطلق یا سنت راتبہ پڑھ رہا تھا اور اقامت شروع ہوگئی تو اسے مکمل کر لے، اگر جماعت چھوٹ جانے کا خوف نہ ہو، اور جماعت چھوٹ جانے کا خوف ہو یعنی نفل سے فارغ ہونے سے پہلے امام سلام پھیر دے گا تو جماعت میں شرکت کے لیے نفل نماز توڑ دے، اور اگر دوسری جماعت ملنے کی امید ہو تو نفل کو مکمل کر لے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۳۲۲، ۳۲۳)

(۴) کسی نے موجودہ وقت کی فرض نماز کو تنہا پڑھنا شروع کیا اور جماعت قائم ہوگئی اور جماعت ملنے کی امید ہو تو فرض نماز کو نفل مطلق میں بدل کر دو رکعت پڑھے، اور سلام پھیر کر جماعت میں شریک ہو، اور اگر تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو گیا اور جماعت چھوٹ

جانے کا خوف نہ ہوتو چار رکعت پوری کر کے جماعت میں شامل ہو جائے، اور اگر جماعت چھوٹ جانے کا خوف ہوتو نماز کوادھوری چھوڑ کر جماعت میں شامل ہونا سنت ہے۔

(فتح المعین ج ۱ص ۲۲۷، ۲۲۸ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۳۲۳، ۳۲۴)

(۵) صفوں کو درست کرے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۳۰۵، ۳۱۱ - حاشیۃ الشروانی ایضاً - اعانۃ الطالبین ج ۲ص ۲۲)

(۶) کھڑے ہونے کی جگہ کا لحاظ رکھے۔

(خلاصۃ الفقہ الاسلامی علیٰ مذہب الامام الشافعی: باب آداب الجماعۃ - کیرلا)

مسئلہ: ایک مرد، گرچہ وہ بچہ ہو، امام کی داہنی جانب کھڑا ہو، اور امام سے تھوڑا پیچھے رہے، یعنی اس کے پاؤں کی انگلیاں امام کی ایڑی سے پیچھے رہیں۔ امام کے برابر کھڑا ہونا مکروہ ہے، پھر کوئی دوسرا مقتدی آئے تو امام کی بائیں جانب تھوڑا پیچھے کھڑا ہو کر تحریمہ باندھے، پھر تحریمہ کے بعد دونوں کو پیچھے ہو جانا سنت ہے، یا امام آگے بڑھ جائے، لیکن مقتدیوں کا پیچھے ہٹنا افضل ہے۔ اگر مقتدیوں کا پیچھے ہٹنا ممکن نہ ہو، جیسے پیچھے دیوار ہو تو امام آگے بڑھ جائے، یا امام کا آگے بڑھنا ممکن نہ تو مقتدی پیچھے ہٹ جائیں۔

(فتح المعین ج ۲ص ۲۲ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۳۰۱ تا ۳۰۵)

مسئلہ: مقتدی دو یا دو سے زیادہ مرد ہوں تو امام کے پیچھے کھڑے ہوں، اور اگر صرف ایک عورت یا ایک سے زیادہ عورتیں مقتدی ہوں تو امام کے کچھ زیادہ پیچھے کھڑی ہوں۔

(فتح المعین ج ۲ص ۲۲ - تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۳۰۶)

مسئلہ: اگر مقتدی ایک مرد اور ایک عورت ہو تو مرد امام کی داہنی جانب کھڑا ہو، اور عورت اس مقتدی کے پیچھے کھڑی ہو، اور اگر دو مرد اور ایک عورت ہو تو دونوں مرد امام کے پیچھے کھڑے ہوں، اور عورت ان مردوں کے پیچھے کھڑی ہو۔

(اعانۃ الطالبین ج ۲ص ۲۲-تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۳۰۶)

مسئلہ: اگر مقتدیوں میں مرد، عورتیں اور بچے ہوں تو مرد امام کے پیچھے، پھر بچے، پھر عورتیں کھڑی ہوں۔(فتح المعین ج ۲ص ۲۵-تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۳۰۶)

مسئلہ: اگر بچے پہلے آئے اور پہلی صف میں کھڑے ہو گئے، پھر بالغ لوگ بعد میں آئے تو بچوں کو پہلی صف سے ہٹایا نہ جائے گا۔(فتح المعین ج ۲ص ۲۵-تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۳۰۷)

مسئلہ: پہلی صف میں کھڑا ہونا سنت ہے، اور ہر صف کا داہنا حصہ افضل ہے، اور امام کی داہنی جانب رہنا، بائیں جانب امام کے قریب رہنے سے افضل ہے۔

(فتح المعین ج ۲ص ۲۲ تا ۲۴)

(۷) اگر صف میں جگہ نہ ہو تو صف کے پیچھے تنہا رہ جانے والا مقتدی اپنی تکبیر تحریمہ کے بعد سامنے والی صف سے کسی ایک کو اپنے ساتھ کھڑا رہنے کے لیے آہستہ سے پیچھے کی طرف کھینچے۔(اعانۃ الطالبین ج ۲ص ۲۴)

(۸) امام اور پہلی صف اور ہر دو صف کے درمیان تین گز سے زیادہ فاصلہ نہ ہونا۔

(فتح المعین ج ۲ص ۲۵-تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۳۰۷)

(۹) امام کے کسی فعل کی طرف مکمل پہنچنے سے پہلے مقتدی اس فعل کو شروع نہ کرے، اور اتنی دیر بھی نہ کرے کہ امام اس فعل سے فارغ ہو جائے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۳۳۹، ۳۴۰-فتح المعین ج ۲ص ۴۰-اعانۃ الطالبین ایضاً)

(۱۰) مقتدی کو سورہ فاتحہ کی قرأت، امام کے فاتحہ سے فارغ ہونے کے بعد شروع کرنا سنت ہے، سری نمازوں کی پہلی دو رکعت میں بھی یہی حکم ہے، جب کہ ظن غالب ہو کہ امام فاتحہ کے بعد سورہ پڑھتا ہے، اور اگر یقین ہو کہ امام صرف فاتحہ پڑھتا ہے تو فاتحہ امام کے ساتھ ہی پڑھ لے۔(فتح المعین ج ۲ص ۴۱-اعانۃ الطالبین ایضاً)

(۱۱)اگر مقتدی نے تشہد اول مکمل نہ کیا تھا اور امام تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو گیا اور امام کے رکوع کرنے سے پہلے مقتدی کو اپنی فاتحہ مکمل کر لینے کا ظن ہو تو مقتدی تشہد اول کی تکمیل کے لیے امام سے پیچھے رہ جائے۔(فتح المعین ج۲ص۳۱-اعانۃ الطالبین ایضاً)

(۱۲)ضرورت کے وقت امام کو لقمہ دے۔(تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۴۸،۴۱)

مسئلہ: امام قرأت کے درمیان جب رک جائے تو مقتدی اسے آیت پڑھ کر یاد دلائے ،اور کوئی فعل بھول جائے تو تسبیح یعنی''سبحان اللہ'' کہہ کر یاد دلائے ،اور عورت تالی بجا کر یاد دلائے گی۔(تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۴۸،۴۱)

جماعت کے مکروہات

(۱)منفرد کا نماز کے درمیان کسی کی اقتدا کرنا۔(فتح المعین ج۲ص۹)

(۲)ایک مذکر مقتدی کا امام کے بائیں یا پیچھے کھڑا ہونا،یا امام کے برابر یا بہت پیچھے کھڑا ہونا۔ (فتح المعین ج۲ص۲۵)

(۳)مقتدی کا امام کے برابر کھڑا ہونا۔
(فتح المعین ج۲ص۲۱-تحفۃ المحتاج ج۲ص۳۰۱)

(۴)صف میں گنجائش رہتے ہوئے صف سے جدا کھڑا ہونا۔
(فتح المعین ج۲ص۲۴-تحفۃ المحتاج ج۲ص۳۱۱)

مسئلہ: صف میں گنجائش رہتے ہوئے صف سے پیچھے کھڑا ہونا مکروہ ہے،اور اگلی صف مکمل ہونے سے پہلے نئی صف شروع کرنا مکروہ ہے۔(فتح المعین ج۲ص۲۴،۲۵)

(۵)امام و مقتدی یا دو صفوں کے درمیان تین گز سے زیادہ فاصلہ ہونا۔
(تحفۃ المحتاج ج۲ص۳۰۸)

(۶) پہلی صف پوری ہونے سے پہلے دوسری صف باندھنا۔(فتح المعین ج۲ص۲۵)

(۷) مسجد یا غیر مسجد میں بلاضرورت امام ومقتدی کا اوپر نیچے ہونا۔

(فتح المعین ج۲ص۳۰)

(۸) محصورین کی رضامندی کے بغیر امام کا نماز کو ادنیٰ درجہ کمال سے زیادہ لمبی کرنا۔

(فتح المعین ج۲ص۱۴-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۲ص۲۵۷)

(۹) تکبیر تحریمہ اور آمین کے علاوہ دوسرے قول وفعل کو امام کے ساتھ ساتھ کرنا۔

(فتح المعین ج۲ص۳۹-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر تکبیر تحریمہ امام کے ساتھ ساتھ کہے، یا امام سے پہلے کہہ لے تو نماز صحیح نہیں ہو گی۔(تحفۃ المحتاج ج۲ص۳۴۱-فتح المعین ج۲ص۴۰-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: آمین کہنے میں امام کے ساتھ ساتھ آمین کہنا سنت ہے۔

(فتح المعین ج۱ص۱۴۸-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۲ص۵۱)

(۱۰) امام سے ایک رکن فعلی میں پیچھے رہ جانا، جیسے امام نے رکوع سے اپنا سر اٹھا لیا اور مقتدی ابھی قیام ہی میں ہے، رکوع بھی نہیں کیا، حالاں کہ امام رکوع مکمل کر کے اعتدال میں آ چکا ہے۔(فتح المعین ج۲ص۳۹-اعانۃ الطالبین ایضاً)

(۱۱) امام سے پہلے رکن فعلی میں چلے جانا۔

(فتح المعین ج۲ص۳۹-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر مقتدی قصداً ایسا کیا تو امام کی متابعت کے لیے لوٹ جانا سنت ہے، اور اگر سہواً یعنی بھول کر ایسا ہو گیا تو لوٹنے اور نہ لوٹنے کا اختیار ہے۔

(فتح المعین ج۲ص۳۹-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: مقتدی کا کوئی فعل قصداً امام کے ساتھ ساتھ ہونا، یا تکبیر تحریمہ اور آمین کے علاوہ کوئی قول امام کے ساتھ ساتھ ہونا، یا کسی مکمل رکن فعلی میں امام کے پیچھے ہونا، یا امام سے

پہلے رکن فعلی کوشروع کر دینا مکروہ ہے۔اس صورت میں مقتدی جماعت کا ثواب نہیں پائے گا،اگرچہ جماعت صحیح ہو۔(فتح المعین ج۲ص۳۹-اعانۃ الطالبین ایضاً)

(۱۲)سورہ مکمل کرنے کے لیے مقتدی کا امام سے پیچھے رہ جانا،جب کہ امام کو رکوع میں نہ پاسکے،اور اگر رکوع میں پالے تو کراہت نہیں۔

(فتح المعین ج۲ص۳۱-اعانۃ الطالبین ایضاً)

(۱۳)مقررہ امام کی اجازت کے بغیر غیر مطروق مسجد میں جماعت قائم کرنا۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۲۶۷،۲۵۳)

مسئلہ: محصورین سے وہ مقتدی مراد ہیں جو پنج وقتہ نماز میں اس امام کے پیچھے اس مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے ہوں اور ان کے علاوہ کبھی بھی کوئی اس مسجد میں نماز جماعت کے لیے نہ آتا ہو۔مسجد مطروق وہ ہے جو راستے میں ہو اور مسافروں کے وہاں آنے کا امکان ہو۔(فتح المعین ج۱ص۱۴۶-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۲ص۳۱)

(۱۴)جماعت کے لیے اقامت ہوتے وقت نفل نماز شروع کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۳۲۲-فتح المعین ج۲ص۱۵)

(۱۵)بلا عذر امام سے جدا ہو جانا۔(فتح المعین ج۲ص۱۰-تحفۃ المحتاج ج۲ص۳۵۶)

مسئلہ: اگر مقتدی کو حدث لاحق ہو گیا،یا امام نے کسی سنت مقصودہ کو چھوڑ دیا،یا مقتدی کمزور ہے اور امام نے لمبی قرأت شروع کر دی،یا امام بہت تیزی کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہو تو امام سے جدا ہونے میں کراہت نہیں ہے۔

(فتح المعین ج۲ص۱۰-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۲ص۳۵۶تا۳۵۸)

مسئلہ: کبھی فوراً امام سے جدا ہونے کی نیت واجب ہو جاتی ہے،جیسے امام نماز فاسد کرنے والے عمل کا مرتکب ہو گیا تو مقتدی فوراً جدائی کی نیت کر لے۔اگر جدائی کی نیت نہ

کیا تو مقتدی کی نماز باطل ہوگی۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۱۰۔ اعانۃ الطالبین ایضاً)

مفارقت کے احکام

مسئلہ: اگر امام زائد رکعت کے لیے کھڑا ہو گیا تو اس کی پیروی جائز نہیں، اگرچہ مقتدی مسبوق ہو، بلکہ مفارقت کی نیت کر لے، یا تشہد میں اس کا انتظار کرے۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۴۲۔ اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر امام بھول کر چار رکعت والی نماز کی تیسری رکعت میں تشہد کے لیے بیٹھ جائے تو مقتدی کھڑا ہو کر انتظار کرے، یا مفارقت کی نیت کر لے۔

(حاشیۃ البجیرمی ج ۱ ص ۲۶۲۔ حاشیۃ الشروانی ج ۲ ص ۱۹۴)

مسئلہ: جب امام شک کی بنیاد پر کسی رکن کو دہرائے تو مقتدی اسی رکن میں رہے، اور امام کے لوٹنے کا انتظار کریں جس رکن سے امام اعادہ کے لیے گیا ہے، جب کہ وہ رکن طویل ہو، اور اگر رکن چھوٹا ہو تو اس کے بعد والے رکن میں انتظار کریں۔

(شرح البھجۃ الوردیہ ج ۳ ص ۳۲۴)

مسئلہ: اگر مقتدی کو شک ہوا کہ وہ امام کے ساتھ پوری نماز پڑھا، یا کچھ رکعت کم تو ایک رکعت ملائے، اور اس میں سجدۂ سہو کرے۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۹۳)

مسئلہ: اگر امام دو سجدوں کے درمیانی جلسہ سے دوسرے سجدہ میں نہ گیا، بلکہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا تو مقتدی دوسرا سجدہ کرے، اور سجدہ میں امام کا انتظار کرے، یا مفارقت کی نیت کر لے، اور اس صورت میں مقتدی کو امام کی پیروی کرنی جائز نہیں۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۷۹)

مسئلہ: اگر امام تشہد اول چھوڑ کر کھڑا ہو جائے تو مقتدی پر امام کے ساتھ کھڑا ہونا واجب ہے۔ اگر مقتدی کھڑا نہ ہو تو مقتدی کی نماز باطل ہوگئی۔ اب امام کھڑے ہونے کے بعد تشہد اول کے لیے بیٹھا تو مقتدی نہ بیٹھے، کیوں کہ اگر امام قصداً بیٹھا ہے تو امام کی نماز باطل ہوگئی،

یا بھول کر یا لاعلمی کے سبب بیٹھا ہے تو ایسے امر میں امام کی موافقت واجب نہیں، پس اگر امام فوراً کھڑا نہ ہو تو مقتدی کھڑا رہ کر امام کا انتظار کرے، اور تشہد اول کے لیے امام کے واپس جانے کو غلطی یا لاعلمی سمجھے، یا امام سے مفارقت کی نیت کر لے، اور مفارقت کی نیت کرنا اولیٰ ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۷۹ - حاشیۃ الشروانی ایضاً - اعانۃ الطالبین ج ا ص ۲۰۰)

نماز جماعت میں مقتدی کا شک

مسئلہ: اگر مقتدی کو اپنے رکوع میں شک ہوا کہ اس نے فاتحہ پڑھی ہے یا نہیں؟ تو فاتحہ پڑھنے کے لیے واپس قیام کی طرف نہ آئے، بلکہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد ایک رکعت ملائے۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۳۴ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: مقتدی کو اپنے رکوع سے پہلے شک ہوا کہ وہ مسبوق ہے یا موافق؟ تو فاتحہ پڑھنے میں مشغول ہو جائے۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۳۴۸)

مسئلہ: اگر مقتدی کو یہ شک ہو جائے کہ وہ امام کے رکوع کو پایا یا نہیں؟ یا یہ شک ہوا کہ وہ امام کے ساتھ مکمل نماز پایا، یا ایک رکعت کم پایا تو امام کے سلام کے بعد ایک رکعت ملائے گا اور سجدۂ سہو کرے گا۔ (فتح المعین ج ا ص ۲۰۷)

مسئلہ: اگر مقتدی امام کے رکوع کے بعد رکوع میں گیا، پھر رکوع میں جانے کے بعد یاد آیا کہ وہ فاتحہ نہیں پڑھا ہے تو اس کو قیام کی طرف واپس آنا جائز نہیں، بلکہ امام کے سلام کے بعد ایک رکعت ملا لے، پس اگر وہ حرمت کو جانتے ہوئے قصداً واپس آ گیا تو اس کی نماز باطل ہوگی۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۳۴ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر مقتدی امام کے رکوع کے بعد رکوع میں گیا، پھر رکوع میں جانے کے بعد قرأت کا یقین ہوا، لیکن فاتحہ کے مکمل ہونے میں شک ہوا تو کوئی حرج نہیں۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۳۴ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مقلدین ائمہ اربعہ کی باہمی اقتدا

مسئلہ: شافعی یا دوسرے مقلد کی اس وقت اقتدا کر سکتے ہیں، جب وہ مسائل طہارت و نماز میں ہمارے فرائض مذہب کی رعایت کرتا ہو، یا معلوم ہو کہ اس نماز میں رعایت کی ہے، یعنی اس کی طہارت ایسی نہ ہو کہ حنفیہ کے طور پر غیر طاہر کہا جائے، نہ نماز اس قسم کی ہو کہ ہم اسے فاسد کہیں، پھر بھی حنفی کو حنفی کی اقتدا افضل ہے، اور اگر معلوم نہ ہو کہ یہ ہمارے مذہب کی رعایت کرتا ہے، نہ یہ کہ اس نماز میں رعایت کی ہے تو جائز ہے مگر مکروہ، اور اگر معلوم ہو کہ اس نماز میں رعایت نہیں کی ہے تو باطل محض ہے۔

(عالمگیری، غنیۃ، ردالمحتار- بہار شریعت ح۳ ص۸۵: بحث شرائط امامت)

سوال: حنفی امام شافعی مقتدی کے سورہ فاتحہ پڑھنے کے لیے کچھ دیر خاموش رہے گا یا نہیں؟

الجواب: حنفی امام کو ہرگز جائز نہیں کہ سورہ فاتحہ پڑھ کر اپنے مقتدی شافعی کے خیال سے اتنی دیر ساکت رہے کہ وہ مقتدی سورہ فاتحہ پڑھ لے، ایسا کرے گا تو گنہ گار ہوگا، اور نماز خراب و ناقص ہوگی، اسے پوری کر کے دوبارہ پھر پڑھنا واجب ہوگا کہ ضم سورت یعنی الحمد شریف کے بعد بلا فاصلہ سورت ملانا واجب ہے۔ اس واجب کے قصداً ترک سے گنہگار ہوگا، اور نماز کی اصلاح سجدۂ سہو سے بھی نہ ہو سکے گی کہ یہ بھول کر نہیں، قصداً ہے، لہٰذا نماز پھیرنی واجب ہوگی۔ (فتاویٰ افریقہ ص۱۵- از امام احمد رضا قادری)

سوال: حنفی امام شافعی مقتدی کے دعائے قنوت پڑھنے کے لیے فجر کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد کچھ دیر ٹھہرے گا یا نہیں؟

الجواب: امام کو ہرگز نہ ٹھہرنا چاہئے کہ اس میں قلب موضوع ہے یعنی وضع شرعی کا الٹ دینا کہ متبوع کو تابع کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: {اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِه} امام تو صرف اس لیے مقرر ہوا ہے کہ مقتدی اس کی پیروی کریں، نہ کہ الٹا

وہ مقتدیوں کی پیروی کرے: واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ افریقہ ص۱۴۴)

مسئلہ: شافعی مقتدی اگر نماز جنازہ میں حنفی امام کی اقتدا کرے تو تکبیروں کے وقت رفع یدین کرے گا، اسی طرح اگر امام شافعی ہو، اور مقتدی حنفی تو بھی شافعی امام رفع یدین کرے گا۔ شافعی امام کو رفع یدین چھوڑ دینا خلاف اولیٰ ہے۔ (اعانۃ الطالبین ج۲ص۱۲۵)

مسئلہ: حنفی نے اقامت کے وقت کلمات کو دوبار کہا تو شافعی کو دونوں مرتبہ جواب دینا سنت ہے، گرچہ شافعی مسلک میں ایک بار ہی کہنا ہے۔ (اعانۃ الطالبین ج اص۲۴۰)

مسئلہ: شافعی نے نماز عیدین میں حنفی کی اقتدا کی تو تین تکبیر کہے، اور مالکی کی اقتدا کی تو چھ تکبیر کہے، امام کی موافقت کرے، اضافہ نہ کرے۔ (اعانۃ الطالبین ج اص۲۶۱)

مسئلہ: شافعی نے نماز عیدین میں حنفی کی اقتدا کی اور امام کی پیروی کرتے ہوئے دوسری رکعت کی تکبیر میں پے در پے بلاتوقف ہاتھ اٹھایا تو قول معتمد میں نماز باطل ہوجائے گی، کیوں کہ حنفی مسلک میں دوسری رکعت میں قرأت کے بعد تکبیر عیدین ہے، اور شافعی مسلک میں قرأت سے پہلے تو یہ عمل کثیر ہونے کے سبب نماز باطل ہوجائے گی، اور ایک قول ہے کہ باطل نہ ہوگی۔ (اعانۃ الطالبین ج اص۲۶۱، ۲۶۲)

مسئلہ: شافعی نے حنفی کی اقتدا کی، پھر امام نے سجدۂ سہو کرنے کے لیے سلام پھیرا تو سلام پھیرتے ہی شافعی مقتدی اقتدا سے نکل گیا، کیوں کہ شافعی مسلک میں سلام کے بعد اقتدا ختم ہو جاتی ہے تو اب شافعی مقتدی سجدۂ سہو تنہا کرے گا۔ امام کی اقتدا میں سجدۂ سہو نہ کرے گا۔ (تحفۃ المحتاج ج۲ص۲۰۳)

مسئلہ: شافعی نے فجر میں حنفی امام کی اقتدا کی، پس اس نے امام کی اقتدا کے سبب قنوت نہ پڑھی، یا پڑھ کر سجدہ میں امام کے شریک ہوگیا تو دونوں صورت میں سجدۂ سہو کرنا ہے۔

(فتح المعین ج اص۱۹۸-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۷۱)

مسئلہ: شافعی مقتدی کو یہ شک ہوا کہ دوسرے فقہی مذہب کی تقلید کرنے والا امام شافعی

مذہب کے واجبات پر عمل کیا یا نہیں؟ تو نماز صحیح ہوگی، اور اس شک سے کچھ فرق نہ آئے گا۔
(فتح المعین ج ۲ ص ۴۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر شافعی مقتدی کو یقین ہو گیا غیر شافعی امام نے شافعی مذہب کے کسی واجب کو چھوڑ دیا، جیسے فاتحہ سے پہلے بسم اللہ نہیں پڑھا تو اقتدا صحیح نہیں۔ (اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۴۱)

مسئلہ: اگر شافعی مقتدی نے کسی دوسرے فقہی مذہب کی تقلید کرنے والے امام کی اقتدا کی، اور امام شافعی مذہب کے کسی واجب کے واجب ہونے کا اعتقاد نہیں رکھتا ہے تو کچھ حرج نہیں۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۴۱، ۴۲)

اقتدا کے شرائط

اقتدا کی سات شرطیں ہیں:

(۱) مقتدی کا اقتدا کی نیت کرنا۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۱۹)

مسئلہ: امام کو نماز جمعہ، دہرائی جانے والی نماز اور بارش کی وجہ سے جمع کی جانے والی نماز میں تکبیر تحریمہ کے وقت امام ہونے یا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی نیت کرنا واجب ہے، اور دوسری نمازوں میں امام ہونے یا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی نیت کرنا سنت ہے، تاکہ اسے جماعت کی فضیلت حاصل ہو۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۲۰، ۲۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: مقتدی جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے، یا مقتدی بن کر نماز پڑھنے، یا امام کے ساتھ نماز پڑھنے، یا امام کی اقتدا کرنے کی نیت کرے۔
(فتح المعین ج ۲ ص ۱۹ - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۳۲۶)

مسئلہ: جمعہ، دہرائی جانے والی نماز، بارش کی وجہ سے جمع کی جانے والی نماز اور جماعت کے ساتھ نذر مانی ہوئی نماز میں نیت کا تکبیر تحریمہ سے متصل ہونا واجب ہے۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۱۹ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۳۲۶ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: جن نمازوں میں جماعت شرط نہیں، ان میں امامت یا اقتدا کی نیت کا تکبیر تحریمہ سے متصل ہونا واجب نہیں۔ اگر بعد میں نیت کیا تو بھی صحیح ہے، اور جن میں جماعت شرط ہے، ان میں اگر تکبیر تحریمہ کے وقت نیت نہ کیا تو نماز شروع نہ ہوگی۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۳۲۶ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: اگر اپنے پیچھے کسی کے اقتدا کرنے کا بھروسہ ہو تو تکبیر تحریمہ کے وقت امامت کی نیت کرنا صحیح ہے، گرچہ ابھی اس کے پیچھے کوئی نہ ہو۔ (فتح المعین ج۲ص۲۰)

مسئلہ: اگر کسی نے امامت کی نیت نہ کی، اور ایک یا زیادہ لوگوں نے اس کی اقتدا کی تو مقتدیوں کو جماعت کا ثواب ہوگا اور امام کو یہ ثواب نہیں، گرچہ امام کو اپنی اقتدا میں دوسروں کے نماز پڑھنے کا علم نہ ہوسکا ہو، اور اگر نماز کے کسی حصہ میں امامت کی نیت کیا تو اس وقت سے ثواب پائے گا۔ (فتح المعین ج۲ص۲۰)

(۲) مقتدی کا امام سے آگے کھڑا نہ ہونا۔

(فتح المعین ج۲ص۲۱ - تحفۃ المحتاج ج۲ص۳۰۰)

مسئلہ: کھڑے ہوکر اور چت لیٹ کر نماز پڑھنے والے مقتدی کی ایڑی امام کی ایڑی سے آگے نہ ہو، اور بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے دونوں سرین امام سے آگے نہ ہو، اور پہلو کے بل نماز پڑھنے والے کا پہلو امام سے آگے نہ ہو۔ (تحفۃ المحتاج ج۲ص۳۰۲، ۳۰۳)

(۳) مقتدی کا امام کے حرکات وسکنات کو جاننا۔ (فتح المعین ج۲ص۲۵)

مسئلہ: مقتدی اپنے امام کو دیکھے، یا صفوں کے بعض مقتدیوں کو دیکھے، یا امام کی آواز سنائی دے، یا کسی قابل اعتماد مبلغ کی آواز سنائی دے۔ (فتح المعین ج۲ص۲۵، ۲۶)

(۴) امام اور مقتدی کا ایک جگہ جمع ہونا۔ (فتح المعین ج۲ص۲۶)

مسئلہ: مسجد میں امام ومقتدی کے جمع ہونے کی شرط یہ ہے کہ عادتاً امام تک آمد ورفت

ممکن ہو،مسافت کی کوئی قید نہیں۔اگر فاصلہ تین سو گز سے زیادہ ہو تو بھی اقتدا کرنا درست ہے۔ہاں،اگر ایک مسجد میں ہو،اور دوسرا مسجد سے باہر ہو تو دونوں کے مابین تقریباً تین سو گز سے فاصلہ زیادہ نہ ہو،اور دونوں کے درمیان ایسا حائل نہ ہو جو دوسرے تک پہنچنے یا دیکھنے سے روک دے۔(فتح المعین ج۲ص۲۶تا۲۸)

امام ومقتدی کے ایک جگہ جمع ہونے کی چار صورتیں ہیں:

(۱)دونوں مسجد میں جمع ہوں(۲)دونوں غیر مسجد میں جمع ہوں۔

(۳)امام مسجد میں ہو،اور مقتدی مسجد سے باہر ہو۔

(۴)امام مسجد سے باہر ہو،اور مقتدی مسجد میں۔

صورت اول:

پہلی صورت میں اقتدا ہر طرح درست ہے،گرچہ دونوں کے درمیان زیادہ مسافت ہو ،اور بیچ میں عمارت ہو جیسے دیوار،ستون وغیرہ حائل ہو،اور امام ومقتدی کی جگہ مختلف ہو جیسے امام چھت پر ہو،اور مقتدی دوسری جگہ ہو،لیکن شرط یہ ہے کہ دونوں کے درمیان ایسا راستہ ہو جس سے عادتاً امام تک پہنچنا ممکن ہو،جیسے چھت کے لیے سیڑھی ہو جس سے امام تک عادتاً بلا مشقت پہنچنا ممکن ہو۔

صورت دوم:

اگر دونوں غیر مسجد میں جمع ہوں تو اس کی چار صورتیں ہیں:(۱)دونوں فضا یعنی خالی جگہ میں ہوں(۲)دونوں کسی عمارت میں ہوں(۳)امام عمارت میں ہو،اور مقتدی فضا میں ہو(۴)امام فضا میں ہو اور مقتدی عمارت میں ہو۔

صورت سوم:

امام مسجد میں ہو،اور مقتدی مسجد سے باہر ہو۔

صورت چہارم:

امام مسجد سے باہر ہو، اور مقتدی مسجد میں ہو۔

تفصیل احکام:

صورت دوم کی پہلی صورت میں اقتدا صحیح ہونے کی شرط یہ ہے کہ امام ومقتدی کے درمیان تین سوگز سے زیادہ مسافت نہ ہو، اور باقی تینوں صورتوں میں شرط ہے کہ دونوں کے درمیان ایسا حائل نہ ہو جو دوسرے کے پاس جانے سے مانع ہو، یا ایک دوسرے کو دیکھے، یا پردہ ہونے کی صورت میں ایک مقتدی گذرگاہ کے پاس کھڑا ہو، یعنی جہاں سے امام کے پاس عادی طریقہ پر جانا ممکن ہو، اور وہ مقتدی امام کو دیکھے، یا بعض مقتدی کو دیکھے، اور یہ مقتدی اپنے بعد والوں کے لیے امام کے قائم مقام ہوگا تو دوسرے لوگ اس سے پہلے نہ تحریمہ باندھیں، نہ اس سے پہلے سلام پھیریں۔

تیسری اور چوتھی صورت میں بھی شرط یہ ہے کہ مسافت تین سوگز سے زیادہ نہ ہو، اور کوئی پردہ وغیرہ حائل نہ ہو۔ حائل ہونے کی صورت میں امام کے پاس جانے کی راہ کے پاس کوئی کھڑا ہو۔ (اعانۃ الطالبین ج۲ص۲۶ - فتح المعین ج۲ص۲۶تا۲۹)

(۵) مقتدی ان سنتوں میں امام کی موافقت کرے جن کی مخالفت بری معلوم ہوتی ہو۔ اگر مقتدی نے قصداً مذکورہ سنتوں میں امام کی مخالفت کی تو نماز باطل ہوجائے گی۔

(فتح المعین ج۲ص۳۰ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: امام سجدۂ تلاوت کرے تو مقتدی بھی سجدہ کرے۔ امام سجدۂ تلاوت چھوڑ دے تو مقتدی بھی چھوڑ دے۔ سجدۂ تلاوت میں فعل اور ترک فعل دونوں میں امام کی موافقت کرنا واجب ہے۔ اگر مقتدی حرمت کو جانتے ہوئے قصداً امام کی مخالفت کیا تو نماز باطل ہوگی۔

(فتح المعین ج۲ص۳۰ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر امام سجدۂ سہو کرے تو موافق اور مسبوق کو امام کی موافقت یعنی امام کے ساتھ سجدہ کرنا ضروری ہے۔ اگر امام سجدۂ سہو چھوڑ دے تو امام کی موافقت ضروری نہیں، بلکہ مقتدی کے لیے سنت ہے کہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد مقتدی سجدۂ سہو کرے، اس کے بعد سلام پھیرے۔ (فتح المعین ج۱ ص۲۰۵ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر امام تشہد اول چھوڑ دے، اور امام جلسہ استراحت کے لیے بھی نہ بیٹھا ہو تو مقتدی پر بھی تشہد اول چھوڑنا واجب ہے۔ اگر مقتدی قصداً حرمت کو جانتے ہوئے تشہد اول پڑھنے بیٹھ گیا تو مقتدی کی نماز باطل ہوگئی، اور اگر مفارقت کی نیت کرلیا تو مقتدی کی نماز باطل نہ ہوگی۔ (فتح المعین ج۲ ص۳۰، ۳۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج۲ ص۱۷۹)

مسئلہ: اگر امام دوسری رکعت میں جلسہ استراحت کے لیے بیٹھا، اور مقتدی تشہد پڑھنے لگا تو کچھ حرج نہیں۔ (فتح المعین ج۲ ص۳۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: ان سنتوں میں امام کی موافقت واجب نہیں جن میں مخالفت بری معلوم نہ ہو، جیسے دعائے قنوت اور جلسہ استراحت وغیرہ۔ (فتح المعین ج۲ ص۳۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: ابھی مقتدی نے تشہد اول مکمل نہ کیا تھا اور امام قیام کے لیے کھڑا ہوگیا تو مقتدی کے لیے سنت ہے کہ تشہد اول مکمل کرنے کے لیے رک جائے، جب کہ اسے یقین ہو کہ امام کے رکوع کرنے سے پہلے وہ سورہ فاتحہ مکمل پڑھ لے گا۔

(فتح المعین ج۲ ص۳۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر امام ایک ہی سلام کہے تو مقتدی دوسرا سلام خود سے کہہ لے۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ ص۱۰۸)

(٦) امام و مقتدی کی نماز کے ظاہری افعال میں موافقت ہونا۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ ص۳۳۲)

مسئلہ: جنازہ یا سورج گہن کی نماز پڑھنے والے کی اقتدا میں فرض نماز پڑھنا درست نہیں ۔فرض نماز پڑھنے والے کے پیچھے نماز جنازہ یا سورج گہن کی نماز پڑھنا صحیح نہیں۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۳۳۸،۳۳۹)

مسئلہ: نماز عصر پڑھنے والے کی اقتدا میں ظہر پڑھنا، قضا نماز پڑھنے والے کی اقتدا میں ادا پڑھنا، نفل نماز پڑھنے والے کی اقتدا میں فرض نماز پڑھنا، نماز وتر پڑھنے والے کی اقتدا میں تراویح پڑھنا صحیح ہے۔اسی طرح ان میں سے ہر ایک کا برعکس بھی جائز ہے، لیکن یہ خلاف اولٰی ہے اور مذکورہ صورتوں میں تنہا نماز پڑھنا افضل ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۳۳۲،۳۳۳)

مسئلہ: نماز ظہر پڑھنے والے کے پیچھے فجر کی نماز پڑھا تو جب امام تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہوتو مقتدی مفارقت کی نیت کر کے سلام پھیر دے، اس لیے کہ اس کی نماز مکمل ہوگئی ، یا تشہد میں بیٹھ کر امام کا انتظار کرتا رہے، تا کہ سلام بھی جماعت کے ساتھ پھیرے، اور انتظار کے وقت تشہد پڑھتا رہے، اور دعا لمبی کرے۔(تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۳۳۴)

(۷)افعال نماز میں امام کی متابعت یعنی پیروی کرنا۔

امام کی متابعت کے احکام

چار چیزوں سے امام کی متابعت ثابت ہوتی ہے۔

(۱)مقتدی کی تکبیر تحریمہ یقینی طور پر امام کی تکبیر تحریمہ پوری ہونے کے بعد ہونا۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۳۴۱،۳۵۳)

مسئلہ: اگر مقتدی کی تکبیر تحریمہ امام کی تکبیر تحریمہ سے پہلے ہوگئی، یا امام کے ساتھ ہوئی تو مقتدی کی نماز صحیح نہیں ہوگی۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۳۴۱ - فتح المعین ج ۲ص ۴۰ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر مقتدی کو شک ہو گیا کہ اس کی تکبیر تحریمہ امام کی تکبیر تحریمہ کے بعد ہوئی یا پہلے ہوگئی؟ تو ایسی صورت میں مقتدی کی نماز صحیح نہیں ہوگی۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۳۴۱)

(۲) مسلسل دو رکن فعلی میں امام سے آگے نہ بڑھنا۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۳۸ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر مقتدی نے حرمت کو جانتے ہوئے قصداً مسلسل دو رکنوں میں امام سے پہل کر لیا تو نماز فاسد ہوگئی، گرچہ دونوں طویل رکن نہ ہوں، جیسے مقتدی نے رکوع کر لیا، پھر اعتدال میں آیا، پھر سجدہ کے لیے قیام کی آخری حد سے نیچے جھک گیا، اور امام ابھی قیام ہی میں ہے تو مقتدی کی نماز باطل ہوگئی۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۳۸ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر دو قولی رکن یا ایک قولی اور ایک فعلی رکن میں مقتدی آگے بڑھ گیا تو نماز باطل نہیں ہوگی۔ (اعانۃ الطالبین ۳۸)

مسئلہ: کسی ایک رکن فعلی میں امام سے آگے بڑھنا حرام ہے۔ اگر قصداً پہل کر لیا تو اسے لوٹنا سنت ہے، اور اگر سہواً کیا تو واپس ہونے اور نہ ہونے کا اختیار ہے۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۳۹ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر امام سے پہلے سلام پھیر لیا تو نماز باطل ہوگئی، اور اگر مفارقت کی نیت سے سلام پہلے پھیر لیا تو نماز باطل نہیں۔ (حاشیۃ الشروانی علی التحفۃ ج ۲ ص ۳۳۹)

(۳) بلا عذر مسلسل دو رکن فعلی میں امام سے پیچھے نہ رہنا۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۳۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر مقتدی حرمت کو جانتے ہوئے قصداً دو رکن میں مسلسل امام سے پیچھے رہا تو مقتدی کی نماز باطل ہو جائے گی، گرچہ دونوں طویل رکن نہ ہوں، جیسے امام نے رکوع اور اعتدال کے بعد سجدہ کے لیے قیام کی آخری حد سے نیچے جھک گیا، اور مقتدی ابھی قیام ہی

میں ہے تو مقتدی کی نماز باطل ہوگئی، کیوں کہ وہ رکوع اور اعتدال یعنی دو فعلی رکن میں امام سے پیچھے رہ گیا۔(فتح المعین ج ۲ص ۳۱-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر دو قولی رکن یا ایک قولی اور ایک فعلی رکن میں مقتدی پیچھے رہ گیا تو نماز باطل نہیں ہوگی۔(فتح المعین ج ۲ص ۳۱-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: ایک فعلی رکن میں امام سے پیچھے رہ جانا مکروہ ہے۔

(فتح المعین ج ۲ص ۳۹-اعانۃ الطالبین ایضاً)

(۴)عذر کی صورت میں امام سے تین طویل رکن سے زائد میں پیچھے نہ ہو۔

(فتح المعین ج ۲ص ۳۲ تا ۳۵-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر مقتدی کسی عذر کی وجہ سے تین طویل رکن میں امام سے پیچھے رہ گیا تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی، اور اگر تین سے زیادہ میں پیچھے رہ گیا تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی۔

(فتح المعین ج ۲ص ۳۲ تا ۳۵-اعانۃ الطالبین ایضاً)

توضیح: مقتدی کا فاتحہ میں بھول جانا، یا شک ہونا، یا امام کے خاموش ہونے کا انتظار کرنا، یا سنتوں میں مصروف ہو جانا، یا مقتدی کا قرأت میں سست ہونا وغیرہ امور امام سے پیچھے رہ جانے کے اعذار میں سے ہیں۔ان اعذار کا بیان آنے والا ہے۔

موافق کے احکام

مقتدی کی دو قسمیں ہیں: (۱) موافق (۲) مسبوق۔

موافق: اس مقتدی کو کہا جاتا ہے جو امام کے قیام سے اتنا وقت پائے کہ اس میں ایک معتدل قاری کے لیے سورہ فاتحہ پڑھنے کی گنجائش ہو۔

(فتح المعین ج ۲ص ۳۵-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۳۴۸)

مسئلہ: اگر موافق کو یہ ظن ہو کہ امام کے رکوع میں جانے سے پہلے دعائے افتتاح، تعوذ

اور فاتحہ پڑھ لے گا تو دعائے افتتاح، تعوذ اور فاتحہ پڑھے، اور اگر امام کے رکوع میں جانے سے پہلے صرف سورہ فاتحہ کی گنجائش ہو تو صرف فاتحہ پڑھے۔ دعائے افتتاح اور تعوذ چھوڑ دے۔ (فتح المعین ج ۱ص ۱۴۵-تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۲۹،۳۰)

مسئلہ: اگر موافق دعائے افتتاح اور تعوذ میں مشغول ہو گیا اور فاتحہ مکمل ہونے سے پہلے امام رکوع میں چلا گیا تو موافق کو فاتحہ مکمل کر کے رکوع کرنا واجب ہے۔ اگر موافق فاتحہ ادھوری چھوڑ کر رکوع کر لیا تو نماز باطل ہو گئی۔

(فتح المعین ج ۲ص ۳۷،۳۸-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۳۴۷)

مسئلہ: موافق اپنی فاتحہ مکمل کرنے کے لیے تین طویل ارکان تک امام سے پیچھے رہ سکتا ہے۔ (فتح المعین ج ۲ص ۳۲-تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۳۴۶)

مسئلہ: اعتدال اور جلسہ قصیر ارکان ہیں، اور ان دونوں کے علاوہ ارکان طویل ارکان ہیں۔ (فتح المعین ج ۲ص ۳۲-اعانۃ الطالبین ایضاً)

تخلف یعنی امام سے پیچھے رہ جانے کے اعذار

(۱) امام کا قرأت میں تیز رفتار ہونا، اور مقتدی کا قرأت میں فطری طور پر سست رفتار ہونا۔

(۲) مقتدی فاتحہ پڑھنے کے لیے امام کے وقفہ یعنی فاتحہ وسورت کے درمیانی وقفہ کے انتظار میں ہو، اور امام اپنی فاتحہ پڑھ کر فوراً رکوع میں چلا جائے۔

(۳) رکوع میں جانے سے پہلے یاد آیا کہ وہ فاتحہ نہیں پڑھا ہے۔

(۴) اپنے رکوع میں جانے سے پہلے فاتحہ پڑھنے یا نہ پڑھنے کے بارے میں شک ہونا۔

(فتح المعین ج ۲ص ۳۳-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: مذکورہ بالا تمام صورتوں میں موافق پر فاتحہ مکمل کرنے کے لیے امام سے پیچھے رہ

جاناواجب ہے۔اگرمقتدی امام کے چوتھے رکن کوشروع کرنے سے پہلے فاتحہ مکمل کرلیا تو امام سے ملنے کی کوشش کرے،اوراگرامام چوتھے رکن میں پہنچ گیا تو مقتدی مفارقت کی نیت کرلے اور پھراپنی ترتیب کے مطابق نماز پڑھے،یاامام کا اتباع کرتے ہوئے تشہد یا قیام میں شامل ہو جائے اورامام کے سلام پھیرنے کے بعد ایک رکعت ملائے،پس اگر مقتدی امام کی پیروی کے واجب ہونے کا علم ہوتے ہوئے چوتھے رکن یعنی قیام یا تشہد کی بیٹھک میں شریک نہ ہوا،اور نہ ہی مفارقت کی نیت کیا تو نماز باطل ہوگی۔

(فتح المعین ج۲ص۳۳،۳۴-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: مذکورہ بالاصورت میں اعتدال اور جلسہ کا شمار نہ ہوگا،کیوں کہ وہ دونوں قصیر رکن ہیں،اوراس مسئلہ میں صرف طویل رکن کالحاظ کیا گیا ہے۔

(فتح المعین ج۲ص۳۲-تحفۃ المحتاج ج۲ص۳۴۶)

مسئلہ: اگرمقتدی کسی وسوسہ میں مبتلا ہوگیا،اورتاخیر ہوئی تو یہ عذر نہیں،بلکہ اس پر فاتحہ پڑھنا واجب ہے،پس امام کے دوسرے رکن سے فارغ ہونے سے پہلے فاتحہ مکمل کرلیا تو امام کے ساتھ شریک ہوگا،ورنہ مفارقت کی نیت کرکے جدا ہوجائے۔اگرجدا نہ ہوگا تواس کی نماز باطل ہوگی۔(فتح المعین ج۲ص۳۳-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۲ص۳۴۴)

مسبوق کے احکام

مسبوق:وہ مقتدی ہے جس کوامام کے قیام سے اتنا وقت نہ ملے جس میں وہ فاتحہ پڑھ سکے۔(فتح المعین ج۲ص۳۴-اعانۃ الطالبین ج۲ص۱۵)

مسبوق ہونے کی صورتیں

(۱) مقتدی اپنی تکبیر تحریمہ کے بعد مکمل فاتحہ کا وقت نہ پاسکے تو فاتحہ کے باقی حصہ کا

ذمہ دار امام ہوگا، یا فاتحہ کا بالکل وقت ہی نہ پا سکے تو امام فاتحہ کا ذمہ دار رہوگا۔

(فتح المعین ج ا ص ۱۳۸-تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۳۵ - حاشیۃ الشروانی علی التحفۃ ایضاً)

(۲) امام بعد والی رکعت کے رکوع میں ہو، یا رکوع سے قریب ہو، اور مقتدی حرکات و سکنات میں سست رفتار ہو، یا لوگوں کی بھیڑ کی وجہ سے سجدہ نہ کر سکا، یا نماز اور اقتدا کو بھول گیا تو ان صورتوں میں وہ مسبوق ہو جائے گا۔

(فتح المعین ج ا ص ۱۳۸-تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۳۵ - حاشیۃ الشروانی علی التحفۃ ایضاً)

مسئلہ: ہر رکعت میں مسبوق ہونے کی صورت پائی جا سکتی ہے، جیسے پہلی رکعت میں مسبوق کو فاتحہ کا وقت نہ مل سکا، اور بعد کی رکعتوں میں بھیڑ یا بھول جانے یا سست رفتار ہونے کی وجہ سے سے امام سے پیچھے رہ گیا تو وہ مسبوق ہو جائے گا۔

(فتح المعین ج ا ص ۱۳۸-تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۳۵ - حاشیۃ الشروانی علی التحفۃ ایضاً)

(۳) امام اپنی قرأت کو عادت کے خلاف جلدی پڑھ کر رکوع میں چلا جائے۔

(اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۳۵)

مسئلہ: مذکورہ بالا صورتوں میں مقتدی کو رکعت حاصل ہو جائے گی، اور جو فاتحہ یا اس کا بعض حصہ چھوٹ گیا، امام اس کا ذمہ دار ہوگا، جب کہ مقتدی امام کے ساتھ رکوع میں جا ملا ہو۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۳۴۶)

مسئلہ: مسبوق نے امام کو رکوع میں پایا تو دو شرطوں کے ساتھ یہ رکوع اس کے حق میں معتبر ہوگا، اور وہ رکعت کو پانے والا ہوگا: (۱) اقل رکوع تک جانے سے پہلے تکبیر تحریمہ کہنا (۲) امام کا شمار کیا جانے والا مکمل رکوع یقینی طور پر پانا۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۱۶-تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۳۶۳ تا ۳۶۵)

مسئلہ: مسبوق کو تکبیر تحریمہ اور تکبیر رکوع دونوں کہنا ہے۔ اگر ایک ہی تکبیر کہنا چاہے تو

تکبیر تحریمہ کہے، اور اقل رکوع تک جانے سے پہلے اس کو مکمل کر لے۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۱۶ – اعانۃ الطالبین ایضاً – تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۳۶۳ تا ۳۶۵)

مسئلہ: محدث، بچہ یا زائد رکعت میں رہنے والے امام کا رکوع شمار نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر مسبوق کے رکوع میں مطمئن ہونے سے پہلے امام اقل رکوع سے آگے قیام کی طرف آ گیا تو وہ رکوع بھی شمار نہ ہوگا۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۱۶ – اعانۃ الطالبین ایضاً – تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۳۶۳ تا ۳۶۵)

مسئلہ: اگر امام محدث ہو، یا بھول کر زائد رکعت میں ہو، یا امام نابالغ ہو تو مسبوق کا رکوع شمار نہ ہوگا۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۱۶ – تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۳۶۳ تا ۳۶۵)

مسئلہ: مسبوق تکبیر تحریمہ کے فوراً بعد فاتحہ پڑھنے میں مشغول ہوگیا، اور اس کی فاتحہ مکمل ہونے سے پہلے امام رکوع میں چلا گیا تو مسبوق بھی رکوع میں چلا جائے، اور فاتحہ کا باقی حصہ اس کے حق میں معاف ہوگا۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۳۴۸)

مسئلہ: مسبوق اگر تکبیر تحریمہ کے بعد سنت یعنی تعوذ اور دعائے افتتاح میں مشغول ہوگیا، یا خاموش کھڑا رہا، اور اسے معلوم تھا کہ اس پر فاتحہ پڑھنا واجب ہے، یا امام کی قرأت سننے لگا تو ان تینوں صورتوں میں امام کے رکوع کے بعد سنتوں میں صرف کی ہوئی مقدار یا خموشی یا امام کی قرأت سننے کے برابر وجوبی طور پر سورہ فاتحہ میں سے پڑھے گا، ورنہ نماز باطل ہو جائے گی۔ اب اس مقدار میں سورہ فاتحہ میں سے پڑھ لینے کے بعد اگر امام کے رکوع کو پالیا تو رکعت حاصل ہوگی، اور اگر امام کا رکوع نہ پا سکا اور امام کے سجدہ میں جانے سے پہلے اپنی قرأت پوری کر لی تو اب وہ امام کے ساتھ سجدہ میں چلا جائے اور امام کے سلام کے بعد ایک رکعت ملائے، اور اگر امام کے سجدہ میں جانے سے پہلے قرأت مکمل نہیں کی تو مفارقت کی نیت کر کے اپنی نماز مکمل کر لے۔

(فتح المعین ج ۲ص ۳۵ تا ۳۷-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۳۴۹ تا ۳۵۲)

مسبوق کے لیے سنتیں

(۱)امام کے ساتھ تکبیرات انتقال کہنا۔(فتح المعین ج ۲ص ۱۷-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر مسبوق امام کو رکوع میں پائے تو رکوع میں جاتے وقت تکبیر کہے، اس لیے کہ وہ رکوع مسبوق کے حق میں معتبر ہے۔اگر امام اعتدال میں ہو تو مقتدی امام کے ساتھ سجدہ میں جاتے وقت تکبیر کہے۔اگر امام کو سجدہ کی حالت میں پایا تو سجدہ میں جاتے وقت تکبیر انتقال نہیں کہے گا، کیوں کہ وہ سجدہ اس کے حق میں غیر معتبر ہے۔

اسی طرح مسبوق امام کو جلسہ، سجدۂ دوم، تشہد اول یا تشہد اخیر میں پایا تو ان حالتوں میں جانے کے وقت تکبیر انتقال نہ کہے گا، اور امام کے ساتھ ان حالتوں سے بعد والی حالت میں جانے کے وقت تکبیر انتقال کہے گا جیسے جلسہ میں امام کو پایا تو تکبیر تحریمہ کے بعد بلا تکبیر انتقال جلسہ میں امام کے ساتھ شریک ہو جائے اور پھر امام کے ساتھ دوسرے سجدہ میں جاتے وقت تکبیر انتقال کہے۔ہاں، رکوع میں امام کو پایا تو رکوع میں جانے کے لیے بھی تکبیر کہے گا، کیوں کہ رکوع اس کے حق میں معتبر ہے۔

(فتح المعین ج ۲ص ۱۷-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۳۶۶، ۳۶۷)

(۲)اذکار نماز میں سے جو کچھ امام کے ساتھ پائے، اس میں امام کی موافقت کرنا۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۳۶۶)

مسئلہ: مسبوق امام کو جس ذکر میں پائے، مسبوق بھی وہ ذکر ادا کرے۔وہ ذکر واجب ہو یا سنت، جیسے اعتدال میں ''ربنا لک الحمد'' کہے۔رکوع وسجود میں تسبیح پڑھے۔قعدہ میں تشہد اور درود پڑھے، یہاں تک کہ آل رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود بھیجنے میں بھی امام کی موافقت کرے، گرچہ مسبوق اپنے تشہد اول میں ہو۔(تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۳۶۶)

(۳)تشہد اول سے کھڑے ہونے والے امام کے اتباع میں مسبوق بھی رفع یدین کرے۔(فتح المعین ج۲ص ۱۸)

مسئلہ: مسبوق صرف اپنے آخری تشہد میں متورک بیٹھے گا، گرچہ امام متورک بیٹھا ہو۔
(فتح المعین ج۲ص ۱۸)

(۴)مسبوق امام کے دونوں سلام پھیرنے کے بعد ہی کھڑا ہو۔
(تحفۃ المحتاج ج۲ص ۳۶۷- فتح المعین ج۲ص ۱۸)

مسئلہ: اگر مقتدی کے حق میں بیٹھنے کا مقام نہ ہو تو امام کے دونوں سلام پھیرنے کے بعد فوراً اٹھنا ضروری ہے، اور بیٹھے رہنا حرام ہے۔ اگر جان بوجھ کر جلسہ استراحت کی مقدار سے زیادہ بیٹھا رہا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔
(تحفۃ المحتاج ج۲ص ۳۶۷، ۳۶۸- فتح المعین ج۲ص ۱۸)

مسئلہ: امام کے سلام اول کے بعد مسبوق کو کھڑا ہونا جائز ہے، اور دونوں سلام کے بعد کھڑا ہونا افضل ہے۔(تحفۃ المحتاج ج۲ص ۳۶۷)

(۵)امام کے دونوں سلام کے بعد مسبوق کھڑا ہوتے وقت تکبیر کہے گا، جب کہ امام کے بیٹھنے کا محل خود مقتدی کے حق میں بیٹھنے کا محل ہو، جیسے چار رکعتی نماز میں امام کا قعدہ اخیرہ ہو، اور مسبوق کا قعدہ اولی ہو، اور اگر مسبوق کے حق میں وہ بیٹھنے کا محل نہ ہو تو تکبیر نہیں کہے گا۔
(تحفۃ المحتاج ج۲ص ۳۶۶- فتح المعین ج۲ص ۱۸)

امام کے شرائط

کسی کی اقتدا میں نماز پڑھنے کی پانچ شرطیں ہیں۔
(حاشیۃ الشروانی علی تحفۃ المحتاج ج۲ص ۲۷۷)

(۱)مقتدی کے اعتقاد میں امام کی نماز درست ہو۔(تحفۃ المحتاج ج۲ص ۲۷۷)

(۲) جس کو امام بنانے کا ارادہ ہو، وہ آدمی کسی دوسرے کی اقتدا میں نہ ہو۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۴۲ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۸۲)

(۳) امام کی نماز واجب الاعادہ نہ ہو۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۸۲)

(۴) قاری کا امام امی نہ ہو۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۴۲ - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۸۴)

مسئلہ: جس کو فاتحہ صحیح طریقہ پر تجوید کے ساتھ نہ آتا ہو، وہ امی ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۸۵ - فتح المعین ج ۲ ص ۴۲)

(۵) امام، مقتدی سے رتبہ جنسیت میں کم نہ ہو، جیسے عورت، مرد سے جنسیت میں کم ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۸۷، ۲۸۸)

مسئلہ: مقتدی کے علم میں جس کی نماز باطل ہو، اس کی اقتدا درست نہیں جیسے حدث والے کی اقتدا میں نماز پڑھنا باطل ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۷۷)

مسئلہ: مقتدی کے اعتقاد میں جس کی نماز باطل ہو، اس کی اقتدا میں نماز درست نہیں، جیسے حنفی نے وضو کے بعد اپنی شرمگاہ کو چھولیا تو شافعی مقتدی کی نماز اس کی اقتدا میں درست نہیں۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۴۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: کسی مقتدی کی اقتدا میں نماز درست نہیں۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۴۲ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: ایسے تیمّم سے نماز پڑھنے والے کی اقتدا میں نماز درست نہیں، جس پر نماز دہرانا واجب ہو۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۸۴)

مسئلہ: وضو کیا ہوا شخص ایسے تیمّم والے کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے جس پر نماز دہرانا واجب نہ ہو۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۸۷، ۲۸۸)

مسئلہ: امی کے پیچھے قاری کی نماز صحیح نہیں ہوتی۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۴۲ - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۸۴)

مسئلہ: عورت و مخنث کے پیچھے مرد کی نماز صحیح نہیں ہوتی، گر چہ مرد نابالغ ہو۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۸۸)

مسئلہ: نماز کے درمیان معلوم ہوا کہ اس کا امام امامت کا اہل نہیں، جیسے عورت یا کافر معلن یا زندیق ہے تو شروع سے نماز پڑھنا واجب ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۹۲)

مسئلہ: اگر نماز کے بعد معلوم ہوا کہ اس کا امام امامت کا اہل نہیں، جیسے عورت یا کافر معلن یا زندیق ہے تو نماز کو دہرانا واجب ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۸۹ - فتح المعین ج ۲ ص ۴۵)

مسئلہ: اگر نماز کے بعد معلوم ہوا کہ امام محدث یا جنبی یا کپڑا، بدن وغیرہ میں خفیف نجاست والا ہے تو کوئی حرج نہیں۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۹۱)

مسئلہ: اگر نماز کے درمیان پتہ چلے کہ امام محدث یا جنبی یا کپڑا، بدن وغیرہ میں خفیف نجاست والا ہے تو مفارقت کی نیت کرلے اور امام سے جدا ہو کر باقی نماز تنہا پڑھے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۹۳)

مسئلہ: کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والا بیٹھ کر یا لیٹ کر نماز پڑھنے والے کی اقتدا میں نماز پڑھ سکتا ہے۔ اسی طرح صحیح آدمی سلسل بول والے کی اقتدا میں، پاؤں دھلنے والا مسح خفین کرنے والے کے پیچھے اور بالغ شخص بچہ کی اقتدا میں، آنکھ والا اندھے کی اقتدا میں، سننے والا بہرا کی اقتدا میں، باپ بیٹے کی اقتدا میں، شہری دیہاتی کی اقتدا میں، ستر گاہ چھپانے والا ننگے نماز پڑھنے والے کی اقتدا میں، پانی سے استنجا کیا ہوا آدمی پتھر سے استنجا کیے ہوئے کی اقتدا میں نماز پڑھ سکتا ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۸۸، ۲۸۹ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

(فتح المعین ج ۲ ص ۴۶ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

وہ ائمہ جن کی اقتدا میں نماز مکروہ ہے۔

(۱) وسوسہ میں مبتلا شخص، تا تاء، فافاء، واواء جیسے حرفوں کو تکرار کرنے والے شخص، قرأت میں غلطی کرنے والا جب کہ اس کی غلطی سے نماز باطل نہ ہوتی ہو، غیر ختنہ شدہ شخص، فاسق، بدعتی کی اقتدا میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۸۶، ۲۸۹، ۲۹۴ - فتح المعین ج ۲ ص ۴۷ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

(۲) امام کے سلام پھیرنے کے بعد دو مسبوق کی آپس میں اقتدا مکروہ ہے۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۴۲ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

(۳) بالغ آدمی کا نابالغ کی اقتدا میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۸۸)

مسئلہ: جس کی اقتدا مکروہ ہو، اس کے پیچھے نماز پڑھنے سے افضل تنہا نماز پڑھنا ہے۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۴۸)

مسئلہ: ولد الزنا کے پیچھے نماز پڑھنا خلاف اولیٰ ہے۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۴۷، ۴۸)

مسئلہ: باشاہ اسلام، حاکم، متولی وغیرہ کو حرام ہے کہ وہ ایسے شخص کو امامت کے لیے مقرر کرے، جس کی اقتدا مکروہ ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۹۵)

مسئلہ: جس کی امامت کو لوگ کسی شرعی ناپسندیدہ امر کی وجہ سے ناپسند کرتے ہوں، اس کی امامت مکروہ ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۹۴ - حاشیۃ الشروانی علی التحفہ ایضاً)

امامت کا زیادہ حقدار

مسئلہ: امامت کا زیادہ حقدار امام اعظم یعنی بادشاہ اسلام ہے، پھر شہر کا حاکم، پھر مسجد کا امام، پھر زیادہ فقہ جاننے والا، پھر اچھی قرأت جاننے والا، پھر زیادہ تقویٰ والا، پھر اپنے آبا

واجداد کے اعتبار سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب ہجرت میں سبقت کرنے والا، پھر خود دارالاسلام کی طرف ہجرت میں سبقت کرنے والا، پھر اسلام میں زیادہ عرصہ گذارنے والا، پھر اچھے نسب والا، پھر وہ شخص جس کو لوگ اچھا گمان کرتے ہوں، پھر کپڑا اور بدن کو زیادہ صاف ستھرا رکھنے والا، پھر اچھی آواز والا، پھر اچھا کاروبار والا، پھر اچھی شکل وصورت والا۔ (تحفۃ المحتاج ج۲ص۲۹۴ تا ۳۰۰-حاشیۃ الشروانی علی التحفہ ایضاً)

مسئلہ: اگر ایک جگہ میں کسی صفت سے متصف دو آدمی موجود ہوتو قرعہ اندازی کی جائے گی، جب کہ وہاں متعین امام نہ ہو۔ اگر متعین امام ہوتو وہی زیادہ حقدار ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۲۹۷-حاشیۃ الشروانی علی التحفہ ایضاً)

مسئلہ: عادل فاسق سے بہتر ہے، گرچہ فاسق بالجملہ فضیلت میں عادل سے بہتر ہو۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۲۹۴)

مسئلہ: اگر کسی کے گھر میں جماعت قائم ہوتو گھر والا امامت کا زیادہ حقدار ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۲۹۸-حاشیۃ الشروانی ایضاً)

امام کے لیے سنتیں

(۱) صفوں کی درستگی کا حکم دینا۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۳۰۵، ۳۱۱-حاشیۃ الشروانی ایضاً)

(اعانۃ الطالبین ج۲ص۲۲، ۲۳-المجموع ج۴ص۲۲۵)

مسئلہ: امام ''استووا رحمکم اللہ'' یا ''سووا صفوفکم'' کہے۔ (اعانۃ الطالبین ج۲ص۲۳)

(۲) اگر امام کو رکوع یا آخری تشہد میں پتہ چلا کہ کوئی شخص جماعت میں شریک ہونے کے لیے صف میں آیا ہے تو اللہ تعالیٰ کے واسطے تھوڑا انتظار کرے، اور داخل ہونے والوں میں امتیاز نہ کرے۔ (تحفۃ المحتاج ج۲ص۲۵۹، ۲۶۰-فتح المعین ج۲ص۱۳)

(۳) دوسرے سجدہ میں فاتحہ مکمل کرنے کے لیے پیچھے رہ جانے والے موافق کا انتظار کرنا۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۶۱ - فتح المعین ج ۲ ص ۱۳)

(۴) خلاف سنت فعل پر مقتدی کی رہنمائی کرنا جیسے مقتدی کو بائیں جانب سے دائیں جانب کھڑا کرنا۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۲۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً - حاشیۃ الشروانی ج ۲ ص ۳۰۵)

مسئلہ: اگر تنہا مقتدی امام کی بائیں جانب کھڑا ہو جائے تو امام کا عمل کثیر کے بغیر اسے اپنی داہنی جانب کرنا سنت ہے، کیوں کہ جب ایک مقتدی ہو تو اسے امام کی داہنی جانب کھڑا ہونا سنت ہے۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۲۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

(۵) عورتوں کی عورت امام عورتوں کی صف کے درمیان کھڑی ہو۔
(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۳۱۰)

(۶) ادنیٰ درجہ کمال پر عمل کر کے نماز میں تخفیف کرنا، جیسے رکوع وسجود میں تین بار تسبیح پڑھے۔ تخفیف کی صورت میں سنن ابعاض وسنن ہیئآت کے اقل درجہ پر عمل کرے گا، اور اکمل درجہ کو ترک کرے گا۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۱۴ - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۵۷)

مسئلہ: جب کسی مسجد میں محدود متعین نمازیوں کی طرف سے نماز لمبی کرنے کی لفظی اجازت ہو، اور اس مسجد میں کوئی دوسرا نمازی نہ آتا ہو تو امام کو نماز لمبی کرنا جائز ہے۔
(فتح المعین ج ۲ ص ۱۴ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۵۷)

نماز جمعہ کا بیان

مسئلہ: نمازوں میں سب سے افضل جمعہ کی نماز ہے۔
(فتح المعین ج ۲ ص ۵۲ - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۴۰۵)

مسئلہ: دنوں میں سب سے افضل جمعہ کا دن ہے۔
(اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۵۲ - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۴۰۴)

مسئلہ: جمعہ کی نماز ہر مسلمان، عاقل، بالغ، مرد، آزاد، غیر معذور، متوطن اور مقیم پر فرض عین ہے۔(فتح المعین ج۲ص۵۳،۵۴-تحفۃ المحتاج ج۲ص۴۰۶،۴۰۷)

مسئلہ: جمعہ عورت ومخنث، غلام، مریض اور بچہ پر فرض نہیں۔
(تحفۃ المحتاج ج۲ص۴۰۶،۴۰۷-فتح المعین ج۲ص۵۳)

مسئلہ: مسافر پر جمعہ فرض نہیں، لیکن نماز جمعہ پڑھی جانے والے محلّہ میں چار دن یا اس سے زیادہ رہنے کا ارادہ ہو تو اس پر نماز جمعہ فرض ہو جائے گی۔اسی طرح دن متعین کیے بغیر بھی ایسے محلّہ میں ٹھہر ارہا تو جمعہ کی نماز واجب ہے۔(فتح المعین ج۲ص۵۳،۵۴)

مسئلہ: اگر اس شہر سے لوٹ کر اپنے شہر جانے کا ارادہ ہو، گرچہ بیس برس بعد جائے تو یہ آدمی اس شہر کا متوطن نہ ہوگا، بلکہ مقیم ہوگا، اور اگر لوٹ کر اپنے شہر جانے کا ارادہ نہ ہو، بلکہ یہیں آباد ہو جانے کا ارادہ ہو تو وہ متوطن ہو جائے گا۔(اعانۃ الطالبین ج۲ص۵۴)

مسئلہ: متوطن اسے کہا جاتا ہے جو اس گاؤں کا رہنے والا ہو، اور بلا ضرورت کبھی وہاں سے دوسری جگہ نہ جاتا ہو۔(فتح المعین ج۲ص۵۳-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: مقیم اگر وہاں رہتا ہو جہاں جمعہ ہوتی ہے تو اس پر جمعہ فرض ہے۔اسی طرح اس مقیم یا متوطن پر جمعہ فرض ہے جو نماز جمعہ قائم ہونے کی جگہ سے اتنا قریب ہو کہ وہاں اذان ہو تو جمعہ کے شہر میں اذان کی آواز آئے، اور یہ لوگ چالیس کی تعداد میں نہ ہوں۔اگر چالیس کی تعداد میں ہوں تو ان کو اپنی آبادی میں جمعہ قائم کرنا فرض ہے۔
(فتح المعین ج۲ص۵۳-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: معذور پر جمعہ فرض نہیں، لیکن اگر زوال کے بعد ایسی مسجد میں ہو جہاں جمعہ پڑھی جاتی ہو تو جمعہ پڑھنا فرض ہے، اور وقت داخل ہونے کے بعد یعنی زوال کے بعد مسجد سے واپس جانا حرام ہے، لیکن جمعہ کا انتظار کرنے سے مرض بڑھ جاتا ہو تو جمعہ کی نماز شروع ہونے

سے پہلے مسجد سے واپس جانا جائز ہے، شروع ہونے کے بعد جانا جائز نہیں۔ (فتح المعین ج۲ص۵۳- اعانۃ الطالبین ایضاً- تحفۃ المحتاج ج۲ص۴۱۰- حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: جمعہ کے امام کے سلام پھیرنے سے پہلے ایسے شخص کی ظہر کی نماز صحیح نہیں ہوتی جس پر جمعہ فرض ہو۔ اگر کسی نے لاعلمی کے سبب ظہر پڑھ لیا تو یہ نفل نماز ہوجائے گی۔

(فتح المعین ج۲ص۶۳)

مسئلہ: اگر کسی آبادی والے لوگ جن پر جمعہ فرض تھی، جمعہ چھوڑ کر ظہر کی نماز پڑھ لے تو ظہر صحیح نہیں، گرچہ معلوم ہو کہ یہاں کے لوگ جمعہ قائم نہیں کرتے ہوں۔ ہاں، اگر وقت اتنا تنگ ہوگیا کہ دونوں خطبہ کا اقل واجب اور نماز نہ پڑھی جاسکے تو ظہر پڑھنا صحیح ہے۔

(فتح المعین ج۲ص۶۳- تحفۃ المحتاج ج۲ص۴۱۸)

مسئلہ: جس پر جمعہ فرض نہیں، اس کی نماز ظہر درست ہے، لیکن اگر اس کو عذر ختم ہونے کی امید ہو تو امام کے دوسری رکعت سے سر اٹھانے تک ظہر میں تاخیر کرنا سنت ہے، اور اگر عذر ختم ہونے کی امید نہ ہو تو جلد پڑھنا سنت ہے، جیسے جمعہ کے دن عورت کو ظہر کی نماز اول وقت میں ادا کرنا سنت ہے، کیوں کہ عورت سے نسوانیت ختم نہیں ہوتی۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۴۱۷تا۴۱۹)

مسئلہ: جب جمعہ کے لیے وقت کی گنجائش نہ ہو تو ظہر پڑھنا فرض ہے، اور ظہر کی جماعت فرض کفایہ ہوگی، اور اذان واقامت سنت ہوگی۔ (تحفۃ المحتاج ج۲ص۴۲۹)

مسئلہ: جو لوگ آبادی میں ہوں اور ان پر جمعہ فرض نہ ہو تو ان کے لیے جماعت کے ساتھ ظہر ادا کرنا سنت ہے۔ اگر عذر چھپا ہوا ہو تو چھپ کر جماعت کریں اور عذر ظاہر ہو تو ظاہری طور پر جماعت کی اجازت ہے، اور جو لوگ آبادی سے باہر ہوں تو ان کے لیے ظہر کی جماعت بالاجماع سنت ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج۲ص۴۱۷- حاشیۃ الشروانی ایضاً)

نماز جمعہ کا انعقاد

مسئلہ: جمعہ کے اہل یعنی مکلّف، مرد، آزاد اور متوطن ہی سے نماز جمعہ منعقد ہوتی ہے، گر چہ وہ سب معذور ہوں۔(فتح المعین ج۲ص ۵۳، ۵۴-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: مقیم غیر متوطن اور شہر کے حدود سے باہر کے متوطن سے جمعہ منعقد نہ ہوگی، گر چہ شہر کے حدود سے باہر رہنے والے متوطن پر جمعہ کی اذان سننے کی وجہ سے جمعہ واجب ہوگی۔ اسی طرح غلام اور بچے سے بھی جمعہ منعقد نہ ہوگی، لیکن ان لوگوں کی جمعہ کی نماز صحیح ہوگی۔

(فتح المعین ج۲ص ۵۴)

مسئلہ: عورت، مخنث، مسافر، ایسی جگہ کا مقیم جہاں سے اذان کی آواز جمعہ کے شہر کو نہ جاتی ہو۔ان تمام سے جمعہ منعقد نہ ہوگی۔(اعانۃ الطالبین ج۲ص ۵۴)

مسئلہ: جمعہ کی نماز کے بارے میں لوگوں کی چھ قسم ہے۔

(۱) جس پر جمعہ واجب ہے، اس سے جمعہ منعقد ہوگی، اور اس کی جمعہ کی نماز صحیح ہوگی، اور یہ وہ ہے جس میں تمام شرائط پائے جائیں۔

(۲) جس پر جمعہ واجب ہے، لیکن اس سے جمعہ منعقد نہیں ہوگی، اور اس کی نماز جمعہ صحیح ہوگی۔اس میں چند قسم کے لوگ شامل ہیں:

(الف) مقیم غیر متوطن۔

(ب) جو جمعہ کی اذان سنے اور جمعہ قائم ہونے کی جگہ کا رہنے والا نہ ہو۔

(۳) جس پر جمعہ واجب ہے۔اس سے جمعہ منعقد نہ ہوگی، اور اس کی نماز جمعہ صحیح نہ ہوگی، یہ مرتد ہے۔مرتد پر اس طرح جمعہ فرض ہوگی کہ اسے کہا جائے گا کہ تو اسلام میں واپس آجا اور جمعہ پڑھ، لیکن ارتداد پر باقی رہتے ہوئے نہ اس سے جمعہ منعقد ہوگی، نہ جمعہ صحیح ہوگی۔

(۴) جس پر جمعہ واجب نہیں، نہ اس سے جمعہ منعقد ہوگی، نہ اس کی جمعہ صحیح ہوگی۔ یہ

اصلی کافر، بے شعور بچہ، پاگل اور بے ہوش ہے۔

(۵) جس پر جمعہ واجب نہیں، اس سے جمعہ منعقد نہ ہوگی، اس کی جمعہ صحیح ہوگی۔ یہ باشعور نابالغ بچہ، غلام، عورت، مخنث اور مسافر ہیں۔

(۶) جس پر جمعہ واجب نہیں، اس سے جمعہ منعقد ہوگی، اور اس کی جمعہ صحیح ہوگی۔ یہ مریض اور وہ معذور ہے جس کو جماعت چھوڑنے کی اجازت ہے۔

(اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۵۴)

مسئلہ: جمعہ کی نماز نفل نماز پڑھنے والے، غلام، بچہ اور مسافر کے پیچھے جائز ہے، جب کہ ان کو چھوڑ کر چالیس کی تعداد مکمل ہو جاتی ہو۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۴۴۳)

نماز جمعہ کے شرائط

نماز جمعہ کی چھ شرطیں ہیں۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۵۵ تا ۶۳۔ تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۴۱۹ تا ۴۴۴)

(۱) جمعہ کی پہلی رکعت کا جماعت کے ساتھ واقع ہونا۔

مسئلہ: جمعہ کی جماعت میں امام کی امامت کی نیت اور مقتدی کی اقتدا کی نیت کا تکبیر تحریمہ سے متصل ہونا واجب ہے۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۵۵۔ تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۴۳۱)

مسئلہ: اگر چالیس لوگوں نے الگ الگ بلا جماعت نماز جمعہ پڑھا تو جمعہ صحیح نہیں، اور دوسری رکعت میں جماعت ہونا شرط نہیں، پس اگر امام نے چالیس لوگوں کے ساتھ ایک رکعت ادا کیا، پھر اسے حدث لاحق ہو گیا، اور تمام چالیس لوگوں نے ایک رکعت بلا جماعت مکمل کر لیا تو جمعہ صحیح ہے، یا ایک رکعت کے بعد دوسری رکعت میں تمام مقتدیوں نے مفارقت کی نیت کر لی، اور بلا جماعت نماز کو مکمل کر لیا تو بھی جمعہ صحیح ہے۔ ہاں، سلام پھیرنے تک چالیس لوگوں کا صحت نماز کے شرائط کے ساتھ باقی رہنا شرط ہے۔ اگر چالیس میں سے کسی ایک کو اپنے سلام سے پہلے حدث لاحق ہو گیا تو باقی انتالیس لوگوں کی جمعہ باطل ہو

گئی، گرچہ وہ لوگ اس آدمی سے پہلے سلام پھیر کر اپنی نماز مکمل کر چکے ہوں۔ اب تمام لوگوں کو جمعہ دہرانا فرض ہے۔ اگر جمعہ دہرانا ممکن نہ ہو تو ظہر پڑھنا فرض ہے۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۵۵ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۴۳۰)

مسئلہ: مسبوق اگر دوسری رکعت کے رکوع میں شامل ہوا تو اسے نماز جمعہ مل جائے گی، اور وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد جہری قرأت کے ساتھ ایک رکعت پڑھے گا۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۵٦)

مسئلہ: اگر کوئی شخص دوسری رکعت کے رکوع کے بعد آیا تو اس کی نماز جمعہ چھوٹ گئی۔ وہ جمعہ کی نیت سے امام کی اقتدا کرے، اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد چار رکعت ظہر پڑھے۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۵٦ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

(۲) نماز جمعہ کے لیے کم از کم چالیس ایسے لوگوں کا ہونا جن سے نماز جمعہ منعقد ہوتی ہے۔

مسئلہ: چالیس کی تعداد میں امام بھی شامل ہے، یعنی امام کے علاوہ انتالیس لوگ ہیں تو بھی جمعہ صحیح ہے۔ اگر ان چالیس میں کوئی مریض ہے تو بھی جمعہ صحیح ہے، بشرطیکہ وہ جمعہ کا اہل ہو۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۵۷ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۴۳۹)

مسئلہ: اگر صرف چالیس کی تعداد ہو، اور اس میں کوئی ایسا جاہل ہو جسے فاتحہ، تشہد وغیرہ معلوم نہ ہو، اور اس نے تعلیم حاصل کرنے میں خود سے سستی کی ہو تو کسی کی بھی جمعہ صحیح نہیں ہوگی، کیوں کہ اس جاہل کی نماز صحیح نہ ہونے کے سبب چالیس کی تعداد پوری نہ ہوسکی، پس تمام لوگوں کی جمعہ باطل ہوگئی۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۵۷ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر جمعہ کی نماز پڑھنے کی حالت میں چالیس سے تعداد کم ہوگئی اور پھر سے دوبارہ جمعہ شروع کرنا مشکل ہو تو لوگ اس کو ظہر بنا کر چار رکعت پوری کر لیں۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۵۷ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: جمعہ کے خطبہ کے وقت لوگوں کی تعداد چالیس یا اس سے زیادہ تھی، پھر چند لوگ چلے گئے اور تعداد چالیس سے کم ہوگئی تو ان کی غیر حاضری میں پڑھا ہوا خطبہ شمار نہ ہوگا۔ اگر زیادہ وقت گذرنے سے پہلے ہی لوگ واپس آ گئے تو خطبہ کو اسی پر بنا کرنا جائز ہے، اور اگر تاخیر سے واپس ئے تو شروع سے خطبہ پڑھنا واجب ہے۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۵۸- تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۴۳۹، ۴۴۰)

مسئلہ: جمعہ کی نماز کے بعد معلوم ہوا کہ امام جنبی یا بے وضو یا نجاست خفیفہ والا تھا تو مقتدیوں کی نماز صحیح ہوگئی، جب کہ امام کے بغیر چالیس کی تعداد پوری ہو جاتی ہو، اور اگر امام کے بغیر چالیس کی تعداد پوری نہ ہو تو نماز جمعہ اور خطبہ جمعہ کو دہرانا واجب ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۴۴۴)

مسئلہ: نماز جمعہ کے بعد معلوم ہوا کہ ایک مقتدی جنبی یا بے وضو یا نجاست خفیفہ والا تھا تو امام اور دوسرے مقتدیوں کی نماز صحیح ہوگئی، گرچہ اس مقتدی کے بغیر چالیس کی تعداد پوری نہ ہوتی ہو۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۴۴۴- حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: اگر گاؤں میں چالیس اہل جمعہ موجود ہوں تو ان لوگوں پر اسی گاؤں میں جمعہ پڑھنا فرض ہے، اور جمعہ کے لیے دوسری جگہ جانا حرام ہے، گرچہ دوسرے شہر کی اذان کی آواز سنائی دے۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۶۰- تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۴۱۳)

مسئلہ: اگر گاؤں میں چالیس ایسے لوگوں کی تعداد پوری نہ ہو سکے جن سے جمعہ منعقد ہوتی ہے تو جس جانب سے اذان کی آواز سنائی دیتی ہو، وہاں جانا لازم ہے۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۶۰- تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۴۱۳، ۴۱۴)

مسئلہ: اذان کی آواز سنائی دینے کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کوئی بلند آواز والا آدمی بلند آواز سے اذان دے تو آواز یہاں تک پہنچ جائے۔ جمعہ کے لیے جانے میں خاص جمعہ کی اذان کا

سننا ضروری نہیں۔(اعانۃ الطالبین ج۲ص۶۰-تحفۃ المحتاج ج۲ص۴۱۴)

(۳) جمعہ ایسی جگہ میں پڑھنا جس کو گاؤں یعنی آبادی میں شمار کیا جاتا ہو۔

مسئلہ: آبادی سے باہر کا حصہ جہاں سے مسافر کو نماز قصر کرنے کی اجازت ہوتی ہے، اس جگہ جمعہ کی نماز ادا کرنا درست نہیں، اور آبادی کے آس پاس کا حصہ جہاں مسافر کو نماز قصر کرنے کی اجازت نہیں، وہاں جمعہ پڑھنا صحیح ہے، گرچہ وہ حصہ آبادی سے بالکل متصل نہ ہو۔

(فتح المعین ج۲ص۵۹-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: جمعہ قائم کرنے کے لیے بادشاہ اسلام کی اجازت ہونا شرط نہیں، لیکن بادشاہ اسلام سے اجازت لینا سنت ہے۔اسی طرح جمعہ کے لیے مصر یعنی شہر ہونا شرط نہیں۔

(فتح المعین ج۲ص۵۸-اعانۃ الطالبین ایضاً)

(۴) ظہر کے وقت میں نماز جمعہ ادا کرنا۔

مسئلہ: جمعہ کے دونوں خطبے اور نماز جمعہ پڑھنے کے لیے اگر وقت تنگ ہو، یا وقت تنگ ہونے کا شک ہو تو ظہر پڑھے، اور جمعہ پڑھنے کے درمیان اگر ظہر کا وقت ختم ہونے کا یقین یا ظن غالب ہو جائے تو نماز جمعہ پر نماز ظہر کی بنا کر لے یعنی ظہر کی چار رکعت فرض پڑھ لے، گرچہ یہ یقین یا ظن سلام سے تھوڑا سا ہی پہلے ہو جائے، اور اگر وقت ختم ہونے کا شک ہوا تو جمعہ مکمل کر لے۔(فتح المعین ج۲ص۶۱-تحفۃ المحتاج ج۲ص۴۲۰تا۴۲۲)

(۵) اگر ایک جگہ تمام گاؤں والوں کا جمع ہونا مشکل نہ ہو تو جمعہ ایک ہی جگہ پڑھنا لازم ہے، اور اگر ایک جگہ جمع ہونا مشکل ہو تو چند جگہ جمعہ کی نماز پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ: اگر بلا ضرورت دو جگہ جمعہ قائم ہوئی، اور دونوں کی تکبیر تحریمہ ساتھ ساتھ ہوئی تو دونوں جمعہ فاسد ہو گئی، اور اگر آگے پیچھے ہوئی تو پہلی نماز جمعہ صحیح اور دوسری فاسد ہو گی۔

(فتح المعین ج۲ص۶۱،۶۲-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۲ص۴۲۵)

(۶) زوال کے بعد دو صحیح خطبوں کے بعد نماز جمعہ کا واقع ہونا۔

خطبہ جمعہ کے شرائط

خطبہ جمعہ کی سات شرطیں ہیں (یہ شرائط خطیب کے لیے ہیں)
(فتح المعین ج۲ص ۶۸ تا ۷۰ - تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۴۵۰ تا ۴۵۹)

(۱) خطبہ کے ارکان ان چالیس آدمیوں کو سنانا جو جمعہ کے اہل ہوں۔

مسئلہ: امام کے علاوہ انتالیس آدمیوں کا خطبہ کے ارکان کو سننا شرط ہے۔ اتنا شور و غل ہو کہ خطبہ سنائی نہ دیتا ہو تو یہ خطبہ صحیح نہیں۔ (فتح المعین ج۲ص ۶۸ - تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۴۵۲)

مسئلہ: خطبہ سننے والوں کا نماز کی جگہ میں ہونا، یا خطبہ کا سمجھنا، یا پاک ہونا شرط نہیں۔
(فتح المعین ج ۲ص ۶۹ - تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۴۵۳)

(۲) خطبہ کا عربی میں ہونا۔

مسئلہ: خطبہ کے ارکان کا عربی زبان میں ہونا شرط ہے۔
(تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۴۲۵ - اعانۃ الطالبین ج ۲ص ۶۹)

(۳) کھڑا ہونے کی قدرت ہو تو کھڑا ہو کر خطبہ پڑھنا۔

مسئلہ: اگر کھڑا ہونے کی قوت نہ ہو تو بیٹھ کر، اگر بیٹھنے کی قوت نہ ہو تو کروٹ کے بل، یا چت لیٹ کر خطبہ پڑھے۔ (اعانۃ الطالبین ج ۲ص ۶۹ - تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۴۵۱، ۴۵۲)

(۴) حدث اکبر، حدث اصغر اور کپڑا، بدن اور جگہ کا غیر معاف نجاست سے پاک ہونا۔

(۵) سترگاہ چھپانا۔

(۶) دونوں خطبوں کے درمیان خطیب کا اطمینان سے تھوڑی دیر بیٹھنا۔

مسئلہ: سورہ اخلاص پڑھنے کی مقدار میں بیٹھنا سنت ہے، اور سورہ اخلاص پڑھنا سنت ہے، اور جو کسی عذر کے سبب بیٹھ کر خطبہ دے، اس کو دونوں خطبوں کے درمیان تھوڑی دیر

خاموش رہنا واجب ہے، تاکہ دونوں خطبوں میں فرق ہو جائے۔ (فتح المعین ج۲ص۷۰)

مسئلہ: اگر خطیب بیٹھنے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو کھڑا ہونے کی حالت میں ہی تھوڑی دیر خاموش رہے۔ (اعانۃ الطالبین ج۲ص۷۰- حاشیۃ الشروانی ج۲ص۴۵۲)

(۷) خطبہ کے ارکان اور دونوں خطبوں اور خطبہ و نماز کے درمیان تسلسل قائم رکھنا۔

مسئلہ: تسلسل یعنی موالات سے مراد یہ ہے کہ دو چیزوں کے درمیان دو خفیف رکعتوں کے برابر فصل نہ ہو۔ موالات کا یہی مفہوم ہر جگہ ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج۲ص۴۵۷)

مسئلہ: خطبہ دینے والے کا مرد ہونا، امام کے علاوہ انتالیس آدمیوں کا خطبہ سننا، دونوں خطبوں کا زوال بعد یعنی ظہر کے وقت میں ہونا اور نماز سے پہلے ہونا بھی شرط ہے۔

(اعانۃ الطالبین ج۲ص۶۸- تحفۃ المحتاج ج۲ص۴۵۱)

خطبہ جمعہ کے ارکان

خطبہ جمعہ کے پانچ ارکان ہیں۔ (تحفۃ المحتاج ج۲ص۴۴۵تا۴۴۹)

(۱) دونوں خطبوں میں یعنی حمد کے لفظ سے اللہ کی تعریف کرنا۔

(فتح المعین ج۲ص۶۴- تحفۃ المحتاج ج۲ص۴۴۵)

مسئلہ: حمد و صلوٰۃ کے الفاظ متعین ہیں۔ (تحفۃ المحتاج ج۲ص۴۴۶)

مسئلہ: حمد کی جگہ ''الثناء للہ'' یا ''الحمد للرحمٰن'' یا ''الحمد للرحیم'' یا ''الشکر للہ'' کہنا کافی نہیں، بلکہ ''الحمد للہ'' یا ''احمد اللہ'' وغیرہ کہے۔ (فتح المعین ج۲ص۶۴- تحفۃ المحتاج ج۲ص۴۴۶)

(۲) دونوں خطبوں میں صلوٰۃ کے لفظ سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجنا۔

(فتح المعین ج۲ص۶۴- تحفۃ المحتاج ج۲ص۴۴۵)

مسئلہ: ''اللھم سلم علی محمد'' یا ''صلی اللہ علیہ وسلم'' یا ''ارحم محمدا'' کہنا کافی نہیں، بلکہ ''اللھم صل علیٰ محمد'' یا ''صلی اللہ علیٰ محمد'' یا ''صلی اللہ علی الرسول'' کہے۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۶۴، ۶۵-تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۴۴۶)

(۳) دونوں خطبوں میں تقویٰ کی وصیت کرنا۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۶۵)

مسئلہ: تقویٰ سے مراد اللہ تعالیٰ کے احکام کو بجالانا، اللہ تعالیٰ کی منع کی ہوئی چیزوں سے بچنا، ظاہری اور باطنی طور پر اللہ تعالیٰ کی تعظیم، ہیبت، خوف وخشیت کے ساتھ۔

(اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۶۵)

مسئلہ: تقویٰ کی وصیت میں کوئی لفظ مقرر نہیں، بلکہ ہر اس لفظ سے وصیت کافی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طرف رغبت دلانا اور گناہوں سے روکنا پایا جائے، جیسے ''اطیعوا اللہ'' کہنا، اور وصیت کو لمبی کرنا ضروری نہیں۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۶۵-تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۴۴۷)

مسئلہ: وصیت میں دنیا کی فریب کاریوں سے ڈرانا، یا موت کا ذکر کرنا، یا مصیبت و تکلیف کا ذکر کرنا کافی نہیں۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۶۵-تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۴۴۷)

مسئلہ: اوپر بیان کی گئی تینوں شرطوں کو دونوں خطبوں میں لانا شرط ہے، اور ان تینوں شرائط اور بعد والی شرائط کو ترتیب سے ادا کرنا سنت ہے، یعنی پہلے حمد، پھر صلوٰۃ، پھر وصیت، پھر قرأت، پھر دعا کرے۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۶۵-تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۴۴۷)

(۴) کسی ایک خطبہ میں مکمل معنی والی کوئی ایک آیت پڑھنا، اور پہلے خطبہ کے آخر میں اس کو پڑھنا سنت ہے۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۶۶-اعانۃ الطالبین ایضاً)

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۴۴۷)

(۵) دوسرے خطبہ میں مومنین کی اخروی بھلائی کے لیے دعا کرنا۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۶۶، ۶۷-تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۴۴۸، ۴۴۹)

مسئلہ: دعا میں ''رحمکم اللہ'' کہنا، یا حاضرین کو خاص کرنے کی نیت سے ''اللھم اجرنا من

النار'' کہنا کافی ہے۔(فتح المعین ج۲ص۶۶-تحفۃ المحتاج ج۲ص۴۴۹)

مسئلہ: خطبہ میں خاص کر بادشاہ کے لیے دعا کرنا سنت نہیں۔اگر بادشاہ کی جانب سے فتنہ کا خوف ہوتو اس کے لیے دعا کرنا واجب ہے،اور فتنہ کا خوف نہ ہوتو دعا کرنے میں کچھ حرج نہیں،لیکن بادشاہ کی تعریف میں مبالغہ نہ کرے،اور جھوٹی تعریف بھی نہ ہو،لیکن اگر بادشاہ کی طرف سے ضرر پہنچنے کا خوف ہوتو حرج نہیں۔

(فتح المعین ج۲ص۶۷-تحفۃ المحتاج ج۲ص۴۴۹)

مسئلہ: اگر دونوں خطبہ کے بعد اس میں کسی رکن کے چھوٹ جانے کا شک ہوا تو نماز صحیح ہوگئی۔(فتح المعین ج۲ص۶۸-تحفۃ المحتاج ج۲ص۴۴۵)

خطبہ کی سنتیں

(۱)منبر یا کسی اونچی جگہ پر خطبہ دینا(۲)منبر کا محراب کی داہنی جانب ہونا۔

(۳)مستراح یعنی بیٹھنے کی سیڑھی سے ملی ہوئی سیڑھی پر کھڑا ہونا۔

(۴)خطیب کا مسجد میں داخل ہوتے وقت ،منبر سے قریب پہنچتے وقت اور منبر پر چڑھنے کے بعد حاضرین کو سلام کہنا یعنی کل تین مرتبہ سلام کہنا۔

(۵)مؤذن کی اذان ختم ہونے تک خطیب کا منبر پر بیٹھے رہنا۔

(۶)خطبہ دیتے وقت تلوار،کمان یا عصا کا بائیں ہاتھ سے سہارا لیے ہوئے کھڑا رہنا۔

(۷)خطیب کو اپنا داہنا ہاتھ منبر کے کنارے پر رکھنا،جب کہ وہاں کوئی ناپاک چیز نہ ہو۔

(۸)اول سے آخر تک حاضرین کی طرف رخ کر کے خطبہ کہنا،دائیں،بائیں یا پیچھے متوجہ نہ ہونا۔

(۹)خطبہ کا فصیح،سمجھنے کے قابل اور مختصر ہونا۔

(۱۰)دو خطبوں کے درمیان سورہ اخلاص پڑھنے کی مقدار بیٹھنا۔

اس بیٹھک میں سورہ اخلاص پڑھنا افضل ہے۔

(۱۱) دونوں خطبوں کی درمیانی بیٹھک میں قرآن میں سے کچھ پڑھنا۔

(۱۲) خطیب کا اقامت کے بعد فوراً نماز پڑھانے کیلئے جانا۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۴۵۹ تا ۴۶۳)

(۱۳) خطبہ اولیٰ کا اختتام سورہ قاف سے ہونا، یعنی آیت کی جگہ سورہ قاف پڑھے۔ اگر اسے چھوڑ دے تو ''یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا '' پڑھے۔

(اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۶۶ - حاشیۃ الشروانی ج ۲ ص ۴۴۷)

(۱۴) دوسرے خطبہ میں خلفائے راشدین، امرائے مسلمین، اور لشکر اسلام کے حق میں صلاح وفلاح، حق کی مدد اور انصاف قائم ہونے کے لیے دعا کرنا۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۶۷)

(۱۵) ارکان کو ترتیب کے ساتھ ادا کرنا، یعنی پہلے حمد پھر درود پھر وصیت پھر قرأت اور دعا پڑھنا۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۶۵)

(۱۶) خطبہ میں خاموش رہنا، خطبہ نہ سنے تو آہستہ سے ذکر وتلاوت کرنا اولیٰ ہے۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۸۵ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

(۱۷) خطبہ سنتے وقت مناسب جگہ پر درود شریف، رضی اللہ عنہ اور آمین کہنا۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۸۷)

مسئلہ: خطیب کے حضور اقدس سرکار دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم مبارک یا وصف مبارک کے ذکر کے وقت بلا مبالغہ بلند آواز سے درود وسلام پڑھنا سنت ہے، اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ذکر کے وقت آہستہ سے ''رضی اللہ عنہ'' کہنا، اور خطیب کی دعا کے وقت آہستہ سے آمین کہنا سنت ہے۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۸۷ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: خطبہ کے وقت جب چھینکنے والا ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' کہے تو اس کے جواب میں سننے

والے کا ''یَرْ حَمُکَ اللّٰہُ'' کہنا، پھر چھینکنے والے کا ''یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ'' کہنا سنت ہے۔صرف تین بار یہ حکم ہے۔اگر تین بار سے زیادہ چھینکا تو سنت نہیں۔

(فتح المعین ج۲ص۸۶،۸۷-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: امام کو جمعہ کے خطبہ کے لیے جانے کے وقت تحیۃ المسجد کی نماز سنت نہیں۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۴۶۰)

مسئلہ: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منبر میں مستراح یعنی بیٹھنے کی سیڑھی کے علاوہ تین سیڑھیاں تھیں۔(تحفۃ المحتاج ج۲ص۴۵۹)

خطبہ کے مکروہات

(۱) خطیب کا منبر پر چڑھتے وقت تلوار یا قدم سے سیڑھیوں پر مارنا۔

(۲) منبر پر بیٹھنے سے پہلے دعا مانگنا (۳) خطبہ میں ادھر ادھر متوجہ ہونا۔

(۴) ہاتھ وغیرہ سے اشارہ کرنا (۵) خطبہ میں شعر پڑھنا۔

(۶) دوسرے خطبہ میں بہت جلد بازی کرنا اور آواز بہت پست کرنا۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۴۶۲-حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: خطبہ میں سامعین کا دعا کے وقت بلند آواز سے آمین کہنا خلاف اولیٰ ہے، اور بہت بلند آواز میں آمین کہنا قبیح اور مذموم بدعت ہے۔(اعانۃ الطالبین ج۲ص۶۷)

مسئلہ: خطبہ کے وقت احتبا مکروہ ہے۔(فتح المعین ج۲ص۸۸)

مسئلہ: سرین پر بیٹھ کر پاؤں اور پیٹ کو کپڑا یا ہاتھوں سے باندھ لینا احتبا ہے۔

(اعانۃ الطالبین ج۲ص۸۸)

مسئلہ: خطبہ کے وقت تحیۃ المسجد پڑھنا مکروہ ہے، جب کہ اس کی وجہ سے تکبیر تحریمہ چھوٹ جائے۔اگر تکبیر تحریمہ نہ چھوٹے تو مکروہ نہیں، بلکہ پڑھنا سنت ہے،لیکن اسے ہلکی

پڑھے یعنی صرف واجبات کو بجالائے۔(فتح المعین ج۲ص ۸۸)

مسئلہ: خطیب کے منبر پر بیٹھ جانے کے بعد تحیۃ المسجد کی دو ہلکی رکعت کے علاوہ کوئی فرض یا نفل نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، خواہ اس پر جمعہ واجب ہو یا واجب نہ ہو۔ وہ خطبہ سن رہا ہو یا نہ سن رہا ہو، گرچہ وہ قضا نماز ہو جو ابھی فوراً یاد آئی ہو، اور گرچہ اس کو فوراً پڑھنا واجب ہو، گرچہ بادشاہ کے لیے دعا کے وقت پڑھے، ان تمام صورتوں میں مکروہ تحریمی ہے۔

(فتح المعین ج۲ص ۸۷،۸۸-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۲ص ۴۵۵،۴۵۶)

مسئلہ: جو خطیب کے منبر پر بیٹھنے سے پہلے نماز میں تھا، پھر اس کی نماز مکمل ہونے سے پہلے خطیب منبر پر بیٹھ گیا، اس پر نماز کو ہلکی پڑھنا واجب ہے، یعنی صرف واجبات بجالائے، خواہ فرض نماز ہو یا نفل۔

(فتح المعین ج۲ص ۸۸-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۲ص ۴۵۶)

مسئلہ: خطبہ کے وقت بات چیت کرنا مکروہ ہے۔ خطبہ سے پہلے مکروہ نہیں، گرچہ خطیب منبر پر بیٹھ چکا ہو۔ خطبہ کے بعد بھی مکروہ نہیں۔ دونوں خطبوں کی درمیانی بیٹھک کے وقت بھی مکروہ نہیں۔ بادشاہوں کے لیے دعا کرتے وقت بھی مکروہ نہیں۔ مسجد میں داخل ہونے والے کے لیے بھی مکروہ نہیں، لیکن اگر اپنی جگہ لے لیا ہو، خواہ بیٹھ گیا ہو یا ابھی کھڑا ہی ہو، جگہ لینے کے بعد بات چیت مکروہ ہے۔(فتح المعین ج۲ص ۸۵،۸۶-اعانۃ الطالبین ایضاً)

نماز جمعہ کی سنتیں

(۱) جمعہ میں دو اذان سنت ہے۔ پہلی اذان وقت داخل ہونے پر دی جائے، اور دوسری اذان خطیب کے منبر پر بیٹھنے کے بعد کہی جائے۔(فتح المعین ج۱ص ۲۳۲)

(۲) سورہ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں سورہ جمعہ یا ''سبح اسم'' اور دوسری رکعت میں سورہ منافقون یا ''ہل اَتٰک'' پڑھنا۔(فتح المعین ج۱ص ۱۵۱-تحفۃ المحتاج ج۲ص ۴۶۳)

(۳) امام کا بلند آواز سے قرأت کرنا۔ (فتح المعین ج ۱ ص ۱۵۳ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۵۶، ۵۷ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: امام کے سلام پھیرنے کے بعد دوسری رکعت تنہا پڑھنے والے مسبوق کو بلند آواز سے قرأت کرنا سنت ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۴۶۴ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

(۴) مؤذن یا کسی اور کا لوگوں کو خاموش کرانا۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۸۹ - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۴۵۴)

مسئلہ: اسی خاموش کرانے کو معاشرہ پکارنا کہا جاتا ہے۔ معاشرہ کے الفاظ یہ ہیں۔

{مَعَاشِرَ الْمُسْلِمِيْنَ! رَحِمَكُمُ اللّٰهُ - اَلْجُمُعَةُ حَجُّ الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَعِيْدُ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ - اَلْخُطْبَةُ تَقُوْمُ مَقَامَ الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الْفَرْضِ - اِذَا صَعِدَ الْخَطِيْبُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَا يَتَكَلَّمَنَّ اَحَدٌ - وَمَنْ تَكَلَّمَ فَقَدْ لَغٰى - وَمَنْ لَغٰى فَلَاجُمُعَةَ لَهٗ - قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِنْصِتْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ - اِسْتَمِعُوْا يَغْفِرُاللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ وَلِجَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ اَجْمَعِيْنَ - فَاسْتَغْفِرُوْهُ اِنَّهٗ هُوَالْغَفُوْرُالرَّحِيْمُ}

(مختصر الخطب النباتیہ ص ۱ - ملاپورم: کیرلا)

جمعہ کی رات اور دن کی سنتیں

(۱) جمعہ کی رات اور دن میں سورہ کہف پڑھنا سنت ہے۔ دن میں پڑھنا سنت مؤکدہ ہے، اور فجر کے بعد پڑھنا اولیٰ ہے۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۸۹ - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۴۷۷)

(۲) سورہ کہف، تلاوت قرآن کی کثرت کرنا سنت ہے۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۸۹)

(۳) جمعہ کی رات اور دن میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنے میں کثرت کرنا سنت ہے، اور کثرت سے درود بھیجنا ذکر اور تلاوت قرآن سے افضل ہے۔

ہاں، جس کا ذکر خصوصیت سے آیا ہے، جیسے سورہ کہف کی تلاوت اور نماز کے بعد کے اذکار، پس ان میں مشغول ہونا درود میں مشغول ہونے سے افضل ہے۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۹۰ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۴۷۸، ۴۷۹)

(۴) جمعہ کے دن اور رات میں دعا کرنا سنت ہے۔ خاص کر دن میں قبولیت کے وقت کو پانے کی امید کے ساتھ دعا کرنا سنت ہے۔ زیادہ امید ہے کہ دعا کی قبولیت کا وقت امام کے خطبہ کے لیے بیٹھنے سے لے کر نماز ختم ہونے تک ہے۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۹۰، ۹۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۴۷۷، ۴۷۸)

(۵) زیادہ سے زیادہ نیک کام کرنا جیسے صدقہ کرنا۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۹۱)

(۶) جمعہ کی نماز کے لیے جاتے ہوئے راستہ میں اور نماز کی جگہ میں خطبہ سے پہلے تلاوت یا ذکر میں مشغول رہنا سنت ہے، اور درود شریف میں مشغول ہونا افضل ہے۔ اسی طرح جو خطبہ نہ سن پا رہا ہو، اس کو آہستہ آواز میں تلاوت، ذکر اور درود میں مشغول ہونا سنت ہے۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۹۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۴۷۲)

(۷) نماز جمعہ کے سلام کے بعد پاؤں پھیلانے سے پہلے یعنی اسی حالت میں سورہ فاتحہ، سورہ اخلاص، سورہ فلق اور سورہ ناس سا سات بار پڑھنا سنت ہے۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۹۲ - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۴۶۲ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: سورہ کہف یا قرآن کی بلند آواز کی تلاوت سے اگر کسی نمازی یا سونے والے کو تکلیف ہو تو بلند آواز سے تلاوت مکروہ ہے۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۸۹)

جمعہ میں حاضر ہونے والوں کے لیے سنتیں

(۱) صبح صادق کے بعد غسل کرنا۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۷۱ - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۴۶۵)

مسئلہ: نماز کے لیے جانے سے تھوڑی دیر پہلے غسل کرنا افضل ہے۔ غسل کرنے کی قدرت نہ ہو تو غسل کی نیت سے تیمّم کرنا سنت ہے۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۷۱، ۷۲- تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۴۶۵)

مسئلہ: جمعہ کے غسل کی قضا سنت ہے۔ اسی طرح تمام سنت غسل کی قضا سنت ہے۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۷۳)

مسئلہ: جمعہ کی رات یا دن کو جماع کرنا سنت ہے۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۷۵- تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۴۷۰)

(۲) خطیب اور سلسل بول کے مریض کے علاوہ دوسرے تمام لوگوں کو صبح صادق کے وقت جمعہ کے لیے جانا۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۷۴- اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: خطیب اور سلسل بول کے مریض کا خطبہ کے وقت تک تاخیر کرنا سنت ہے۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۷۵- اعانۃ الطالبین ایضاً- تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۴۷۰، ۴۷۱)

(۳) مونچھ کاٹنا، دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کے ناخن تراشنا، بغل کے بال اکھیڑنا، ناف کے نیچے کا بال نکالنا، بدبو اور میل دور کرنا۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۸۴- تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۴۷۵، ۴۷۶)

مسئلہ: جو قربانی کا ارادہ رکھتا ہو، اسے ذی الحجہ کے پہلے دس دن تک، یعنی قربانی کرنے تک ناخن اور بال کاٹنا مکروہ ہے۔ اگر ایام تشریق کے آخری دن یعنی ۱۳: ذی الحجہ کو قربانی کیا تو قربانی تک یہ حکم ہے۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۸۴- اعانۃ الطالبین ایضاً)

(۴) سب سے اچھا لباس پہننا: سفید کپڑا افضل ہے۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۷۶- تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۴۷۴، ۴۷۵)

(۵) عمامہ پہننا: جمعہ اور تمام نمازوں میں عمامہ سنت ہے۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۸۲)

مسئلہ: سفید رنگ کا عمامہ افضل ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۴۷۴)

(۶) روزہ دار نہ ہو تو خوشبو لگانا: مشک کا استعمال افضل ہے۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۸۴-تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۴۷۵)

مسئلہ: جمعہ کے امام کو اپنی کیفیت و حالت یعنی لباس وغیرہ کو بہت اچھا رکھنا سنت ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۴۷۵)

(۷) نماز جمعہ کے لیے لمبے راستے سے جانا، اور دوسرے چھوٹے راستے سے واپس آنا۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۷۶)

مسئلہ: جمعہ کی نماز کے لیے مسجد یا نماز گاہ کی طرف لمبے راستہ سے چلتے ہوئے، وقار و سکون کے ساتھ جانا سنت ہے، اور دوسرے چھوٹے راستہ سے واپس آنا سنت ہے۔ اسی طرح دوسری عبادت مثلاً عیدین، مریض کی عیادت، نماز جنازہ وغیرہ کے لیے بیان کردہ طریقہ پر آنا اور جانا سنت ہے۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۷۵، ۷۶-تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۴۷۱، ۴۷۲)

(۸) بلا عذر سواری سے نہ جانا، بلکہ سکون و اطمینان کے ساتھ پیدل جانا۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۷۵-اعانۃ الطالبین ایضاً)

جمعہ کے دن کے ممنوعات

مسئلہ: جمعہ چھوٹ جانے کا خوف ہو تو جمعہ فرض ہونے والوں پر جمعہ کے دن بعد فجر بلا ضرورت سفر کرنا حرام ہے، خواہ سفر مستحب ہو یا واجب۔ ہاں، سفر نہ کرنے سے ضرر کا خوف ہو، جیسے سفر کے ہمراہیوں کا چھوٹ جانا تو عذر کے وقت فجر بعد سفر حرام نہیں، بلکہ زوال بعد بھی حرام نہیں، جب کہ گناہ کا سفر نہ ہو۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۹۶-تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۴۱۵ تا ۴۱۷)

مسئلہ: جمعہ کی رات کو سفر کرنا مکروہ ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۴۱۷)

مسئلہ: گناہ کے سفر والے مسافر پر جمعہ فرض ہے۔(تحفۃ المحتاج ج۲ص۴۱۷)

مسئلہ: خطبہ کی اذان شروع ہونے کے بعد خرید و فروخت کرنا یا کسی قسم کی دستکاری میں مشغول ہونا حرام ہے، اور اذان خطبہ سے پہلے زوال کے بعد مکروہ ہے۔
(فتح المعین ج۲ص۹۵-تحفۃ المحتاج ج۲ص۴۷۹، ۴۸۰)

مسئلہ: جمعہ میں حاضر ہونے والوں کا غسل چھوڑنا مکروہ ہے۔(فتح المعین ج۲ص۷۲)

مسئلہ: جمعہ کے لیے دوڑنا مکروہ ہے، مگر جب نماز کے چھوٹ جانے کا خوف ہو، اور دوڑ کر جانے سے مل سکتی ہو تو دوڑنا واجب ہے۔(فتح المعین ج۲ص۷۶)

مسئلہ: مسجد میں داخل ہونے والے کا بیٹھے ہوئے لوگوں کو سلام کرنا مکروہ ہے، گرچہ ابھی اپنی جگہ نہ لیا ہو، لیکن اگر سلام کہہ دیا تو جواب دینا لازم ہے۔
(فتح المعین ج۲ص۸۵، ۸۶-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: مسجد میں بلا عذر لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے آگے بڑھنا مکروہ ہے۔عذر کی وجہ سے دو صف سے زیادہ لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے جانا مکروہ ہے۔امام کے لیے محراب تک جانے کا راستہ نہ ہو تو گردن پھلانگتے جانا مکروہ نہیں۔
(فتح المعین ج۲ص۹۳، ۹۴-تحفۃ المحتاج ج۲ص۴۷۲تا۴۷۴)

مسئلہ: کسی کو اٹھا کر اس کی رضامندی کے بغیر اس کی جگہ بیٹھنا حرام ہے۔
(فتح المعین ج۲ص۹۴)

مسافر کی نماز کا بیان

مسئلہ: جائز اور صحیح مقصد والے لمبے سفر میں گاؤں یا شہر کے حدود سے گذر جانے کے بعد چار رکعت والی فرض نمازوں کو قصر کر کے دو رکعت پڑھنا، اور عصرین یعنی ظہر و عصر اور مغربین یعنی مغرب و عشا کو جمع تقدیم و جمع تاخیر کے ساتھ پڑھنا جائز ہے، خواہ سفر کی فرض

نماز کوادا پڑھے یا قضا، قصر کے ساتھ پڑھنا جائز ہے۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۹۹ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: جائز سفر میں غیر سفر کی قضا میں قصر کرنا جائز نہیں، اسی طرح جائز سفر کی قضا نماز کو غیر سفر میں پڑھے تو بھی قصر جائز نہیں۔ اگر کسی قضا نماز کے بارے میں شک ہو جائے کہ وہ سفر کی قضا ہے یا حضر کی؟ تو اس کو بلا قصر مکمل پڑھے۔

(اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۹۹ - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۳۶۹، ۳۷۰ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: لمبے سفر سے مراد یہ ہے کہ منزل مقصود ایک جانب سے دو منزل کی مسافت پر ہو، یعنی جانے اور واپسی میں چار منزل ہو جائے، اور دو منزل ہاشمی ۴۸: میل ہے۔

(اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۹۸ - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۳۷۰)

توضیح: ہاشمی ۴۸: میل تقریباً ۱۳۲: کیلومیٹر کے برابر ہوتا ہے۔

مسئلہ: مسافر جب تین مراحل کو پہنچ جائے، تب نماز مکمل کرنے کی بہ نسبت قصر کرنا افضل ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۳۹۲ - اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۹۸)

مسئلہ: دو رکعت اور تین رکعت والی نماز یعنی فجر اور مغرب میں قصر نہیں۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۳۶۹ - اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۹۸)

مسئلہ: گناہ کے سفر میں، بھاگ کر جانے والے غلام، ایسا مسافر جس پر غیر میعادی قرض ہو، وہ قرض کی ادائیگی پر قادر ہو، اور وہ قرضخواہ کی اجازت کے بغیر سفر کر رہا ہو، اور جو صرف شہروں کو دیکھنے کے لیے یعنی سیر و سیاحت کے لیے سفر کر رہا ہو، ان سب کے لیے قصر جائز نہیں۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۱۰۰، ۱۰۱ - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۳۸۶، ۳۸۷)

مسئلہ: مسافر کو اس وقت قصر و جمع جائز ہے جب وہ سفر شروع کرنے والے شہر کی خاص فصیل پار کر جائے، گرچہ فصیل کے اندر آبادی کے بعد کھیتیاں اور ویرانے ہوں، اور اگر

فصیل نہ ہوتو آبادی پار کر جانا شرط ہے،اور اگر دوشہر ساتھ ساتھ ہوں تو فصیل پار کرنے کی شرط نہیں، بلکہ اپنے شہر کی آبادی پار کر جانا شرط ہے، گرچہ آبادی کے درمیان نہر، میدان یا ویران مقامات ہوں،اور اگر دوشہر مل کر ایک ہوگئے ہوں اور دونوں کے درمیان فصیل نہ ہوتو یہ دونوں ایک شہر کے حکم میں ہوں گے، گرچہ دونوں کے نام الگ ہوں، پس دونوں کو پار کرنا شرط ہے،اور اگر دونوں شہر کے درمیان فصیل ہوتو صرف اپنے شہر کی فصیل کو پار کرنا شرط ہے ،اور اگر دونوں شہر ملے نہ ہوں، بلکہ آس پاس ہوں اور دونوں میں کچھ فاصلہ ہو، گرچہ بہت کم فاصلہ ہومثلاً ایک گز کا فاصلہ ہوتو اپنے شہر کو پار کر جانا کافی ہے۔

(فتح المعین ج۲ص۹۹،۱۰۰-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۲ص۳۷۰تا۳۷۴)

توضیح:موجودہ زمانہ میں شہروں کی فصیل نہیں ہوتی پس آبادی پار کر جانا کافی ہے۔

نماز قصر کرنے کے شرائط

نماز قصر کرنے کی دس شرطیں ہیں۔

(۱) تکبیر تحریمہ کے وقت قصر کی نیت کرنا، مثلاً اس طرح نیت کرے۔

" نَوَيْتُ اُصَلِّى الظُّهْرَ مَقْصُوْرَةً" یا " نَوَيْتُ اُصَلِّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ"

''ظہر کی فرض نماز قصر کرنے یا دو رکعت ظہر ادا کرنے کی نیت میں نے کی''۔

(۲) مکمل چار رکعت پڑھنے والوں کی اقتداء میں نماز نہ پڑھنا۔

(۳) قصر کی مخالف چیزوں سے بچنا (۴) پوری نماز کا سفر کی حالت میں ادا ہونا۔

(۵) سفر طویل ہونا (۶) شہر کے حدود کو یا سورالبلد پار کر جانا (۷) سفر کا جائز ہونا۔

(۸) مسافر کا کسی متعین جگہ کا قصد کرنا اور اس کی مسافت معلوم ہونا۔

(۹) سفر صحیح مقصد کے لیے ہونا۔(۱۰) قصر جائز ہونے کا علم ہونا۔

(فتح المعین ج۲ص۱۰۲،۱۰۳-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۲ص۳۷۹تا۳۹۲)

مسئلہ: نمازی کا پوری نماز میں سفر کی نیت ہونا بھی شرط ہے، اگر اقامت کی نیت کرلیا، یا نماز کے درمیان اپنی نیت میں شک کیا، یا اس کی کشتی نماز کے درمیان اس کے وطن اقامت کو پہنچ گئی، یا اپنے وطن اقامت تک کشتی کے پہنچ جانے کا شک ہوا تو نماز پوری پڑھے۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۳۹۱،۳۹۲)

سفر منقطع ہونے کی صورتیں

سفر منقطع ہونے کی پانچ شرطیں ہیں۔ ہر شرط میں دوصورت ہے۔

(۱) مسافر لوٹ کر اپنے سفر شروع کرنے کی جگہ آجائے۔

(الف) یعنی مسافت قصر سے واپس اپنے وطن آجائے۔

(ب) یا مسافت قصر سے غیر وطن کی طرف آجائے اور وہاں مطلقاً ٹھہرنے یا چار مکمل دن ٹھہرنے کا ارادہ ہو، دونوں صورت میں سفر منقطع ہوگا۔

(۲) مسافر کا اس جانب لوٹنا شروع کرنا جہاں سے سفر شروع کیا تھا۔

(الف) مسافر کا مسافت قصر کے بغیر اپنے وطن واپس ہوجانا۔

(ب) مسافر کا مسافت قصر کے بغیر غیر وطن کی طرف لوٹنا، اور وہاں مطلقاً ٹھہرنے یا چار مکمل دن ٹھہرنے کا ارادہ ہو، پس دونوں صورت میں واپسی شروع کرتے ہی سفر منقطع ہوگا۔

(۳) مسافر کا صرف واپس ہونے کی نیت کرنا گرچہ واپس نہ ہو۔

(الف) اپنے وطن کی طرف واپس ہونے کی نیت کرنا، گرچہ لمبے سفر سے واپسی کی نیت ہو، بشرطیکہ وہاں مستقل قیام رکھتا ہو۔

(ب) مسافر کا غیر وطن کی طرف لوٹ جانے کی نیت کرنا، اور وہاں مطلقاً ٹھہرنے یا چار مکمل دن ٹھہرنے کا ارادہ ہو، پس دونوں صورت میں سفر منقطع ہوگا۔

مذکورہ بالا صورت میں اگر اپنی نیت کی جگہ سے سفر کیا تو یہ نیا سفر ہوگا، اور واپسی میں

تردد کرنا بھی یقینی واپسی کی نیت کرنے کے حکم میں ہوگا، اور سفر منقطع ہو جائے گا۔

(۴) مسافر کا ایسی جگہ میں جہاں سے سفر شروع نہ کیا ہو، وہاں مطلقاً ٹھہرنے یا چار مکمل دن ٹھہرنے کی نیت کرنا۔

(الف) وہاں پہنچنے سے پہلے مطلقاً ٹھہرنے یا چار دن ٹھہرنے کی نیت کرنا، پس اس جگہ پہنچتے ہی سفر منقطع ہو جائے گا۔

(ب) مسافر کا وہاں پہنچنے کے وقت یا وہاں پہنچنے کے بعد مطلقاً ٹھہرنے، یا چار مکمل دن ٹھہرنے کی نیت کر لینا، پس نیت کے وقت وہاں ٹھہرا ہوا ہو تو سفر منقطع ہو جائے گا۔

(۵) ٹھہر جانے کی وجہ سے سفر کا منقطع ہونا۔

(الف) وہاں مکمل چار دن ٹھہرنے کی نیت کرنے سے سفر منقطع ہوگا۔ اس میں آنے اور جانے والے دن کو شمار نہ کیا جائے گا، بلکہ ان دو دنوں کے علاوہ چار دن چاہیئے۔

(ب) آنے جانے کے دو دن کے علاوہ مکمل اٹھارہ دن ٹھہر جانا، اور یہ ایسی جگہ ہو کہ جہاں چار مکمل دن گذرنے سے پہلے ضرورت پوری ہونے کی امید کیا ہو، پھر چار دن بعد ضرورت پوری نہ ہو تو اسی طرح چار دن کے اندر ضرورت پوری ہونے کی امید کی ہو، پس اسی طرح اٹھارہ دن گذر جائے تو دوسری صورت میں اٹھارہ دن بعد اور پہلی صورت میں ٹھہر جانے کے بعد مکمل چار دن تک ٹھہرنے کی نیت کرتے ہی سفر منقطع ہو جائے گا۔

(اعانۃ الطالبین ج۲ص۱۰۱،۱۰۲)

مسئلہ: مذکورہ بالا پانچویں صورت میں ٹھہر جانے کے بعد اگر چار دن کے اندر ضرورت پوری نہ ہونے کا یقین ہو تو بھی سفر منقطع ہو جائے گا، اور اگر چار دن کے اندر ضرورت پوری ہونے کی امید ہو پھر چار دن کے اندر ضرورت پوری نہ ہو سکی تو اسی طرح پھر چار دن کے اندر ضرورت پوری ہونے کی امید ہو، پس اس طرح مسافر کو آنے جانے کے دو دن چھوڑ کر مکمل اٹھارہ دن تک قصر کرنے کی اجازت ہوگی۔ (فتح المعین ج۲ص۱۰۲)

توضیح: سفر منقطع ہونے کی مذکورہ بالا پانچ شرطوں کا ذکر دوسرے الفاظ میں فتح المعین (ج ۲ص ۱۰۱، ۱۰۲) اور تحفۃ المحتاج (ج ۲ص ۳۷۵ تا ۳۷۸) میں بھی ہے۔

دو نمازوں کو جمع کرنے کا بیان

مسئلہ: صرف ظہر وعصر اور مغرب وعشا میں جمع تاخیر وجمع تقدیم جائز ہے، خواہ دونوں قصر کی نماز ہو، یا دونوں مکمل نماز ہو، یا ایک نماز قصر ہو اور ایک نماز مکمل ہو۔

(فتح المعین ج ۲ص ۹۹ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۳۹۳، ۳۹۴)

مسئلہ: جمع ایسے سفر میں جائز ہے جس میں قصر جائز ہے، جب کہ گاؤں یا شہر کے حدود سے آگے بڑھ گیا ہو۔ (فتح المعین ج ۲ص ۹۹ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

جمع تقدیم کے شرائط

جمع تقدیم کی چھ شرطیں ہیں۔ ان چھ کے علاوہ مزید تین شرطیں ہیں، یعنی کل نو ہیں۔

(۱) پہلی نماز کے شروع یا درمیان یا آخری قعدہ میں سلام سے پہلے جمع کی نیت کرنا۔

(۲) ترتیب، یعنی پہلی نماز پہلے پڑھنا، اور بعد والی نماز بعد میں پڑھنا۔

(۳) دونوں نمازیں پے در پے ہونا۔

(۴) دوسری نماز کے قائم ہونے تک سفر جاری رہنا، یعنی کم از کم تکبیر تحریمہ سفر میں ہو۔

توضیح: جمع تقدیم میں پوری نماز سفر میں ہونا لازم نہیں۔

(۵) پہلی نماز کے صحیح ہونے کا ظن رکھنا - متحیرہ کو جمع کی اجازت نہیں۔

(۶) دوسری نماز کے مکمل ہونے تک پہلی نماز کا وقت یقینی طور پر باقی رہنا، اگر دوسری نماز کے درمیان وقت ختم ہو گیا، یا وقت نکلنے کا شک ہو گیا تو جمع باطل ہو گیا۔

(فتح المعین ج ۲ص ۱۰۳ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۳۹۳ تا ۳۹۸)

توضیح: نیچے لکھی ہوئی تینوں شرطیں قصر، جمع تقدیم وجمع تاخیر تینوں کے لیے ہیں۔

(۱) سفر کا صحیح مقصد سے ہونا۔

(۲) مسافر کا کسی متعین جگہ تک جانے کا قصد کرنا جس کی مسافت معلوم ہو۔

(۳) مسافر کو جمع بین الصلوٰتین کے جائز ہونے کا علم ہونا۔

(اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۱۰۳)

مسئلہ: جمع تقدیم میں پہلی نماز کے شروع ہی میں جمع کی نیت کرنا افضل ہے۔ اگر پہلی نماز سے پہلے نیت کی تو کافی نہیں۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۳۹۵)

مسئلہ: جمع تقدیم میں دونوں نمازوں کی ادائیگی کے بعد پہلی نماز کا باطل ہونا ظاہر ہوا تو دوسری نماز بھی باطل ہوگئی۔ (اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۱۰۳ - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۳۹۸)

مسئلہ: جمع تقدیم میں دونوں نمازوں کے درمیان دو ہلکی رکعتوں سے کم فاصلہ ہونا چاہئے۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۱۰۳، ۱۰۴ - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۳۹۷)

جمع تاخیر کی شرطیں

جمع تاخیر کی دو شرطیں ہیں۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۱۰۴ - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۳۹۹)

(۱) پہلی نماز کے وقت میں جمع کی نیت کرنا۔

(۲) دوسری نماز کے مکمل ہونے تک سفر کا جاری رہنا۔

مسئلہ: جمع تاخیر کی نیت کیلئے پہلی نماز کے وقت سے کم از کم اتنا وقت باقی ہو کہ اس میں ایک رکعت نماز پڑھی جا سکے۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۱۰۴ - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۴۰۰)

مسئلہ: اگر پہلی نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے، یا پہلی نماز کا وقت ختم ہونے کے بعد جمع تاخیر کی نیت کی تو یہ نیت صحیح نہیں۔ اگر پہلی کا وقت ختم ہو گیا ہے تو اس کو قضا پڑھے۔

(اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۱۰۴ - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۳۹۹، ۴۰۰)

مسئلہ: جمع تاخیر میں پے در پے ہونا، ترتیب کے ساتھ ہونا اور پہلی نماز میں جمع کی نیت ہونے کی شرط نہیں، لیکن یہ تینوں باتیں سنت ہیں۔

(اعانۃ الطالبین ج۲ص۱۰۴-تحفۃ المحتاج ج۲ص۳۹۹)

مسئلہ: جمع تاخیر میں سفر کا جائز مقصد سے ہونا، مسافر کا کسی متعین جگہ تک جانے کا قصد کرنا اور مسافر کو جمع بین الصلوٰتین کے جائز ہونے کا علم ہونا شرط ہے جس طرح جمع تقدیم میں یہ تینوں شرط ہیں۔(اعانۃ الطالبین ج۲ص۱۰۳)

بارش کے سبب جمع تقدیم

مسئلہ: مقیم کو بارش کی وجہ سے ظہر وعصر اور مغرب وعشا کے درمیان جمع تقدیم کرنا مذکورہ شرائط کے ساتھ جائز ہے، مزید یہ شرط یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ سے لے کر نماز کے ختم ہونے تک بارش ہوتی رہے اور دوسری نماز کی تکبیر تحریمہ تک جاری رہے جس کی وجہ سے راستہ میں تکلیف ہو۔ یہ اس شخص کے لیے ہے جس کا گھر جماعت کی جگہ سے دور ہو، جماعت کی وہ جگہ مسجد ہو یا غیر مسجد، اور دوسری نماز جماعت کے ساتھ واقع ہو۔

(اعانۃ الطالبین ج۲ص۱۰۵-تحفۃ المحتاج ج۲ص۴۰۲، ۴۰۳)

مسئلہ: اگر گھر میں نماز پڑھے، گرچہ جماعت کے ساتھ پڑھے، یا جماعت کی جگہ سے گھر قریب ہو کہ راستہ میں تکلیف نہ ہو، یا چھاتا وغیرہ کے ساتھ جانا ممکن ہو، یا تنہا نماز پڑھے، گرچہ جماعت کی جگہ ہی میں پڑھتا ہو تو ان چاروں صورتوں میں بارش کی وجہ سے جمع کرنا جائز نہیں۔(تحفۃ المحتاج ج۲ص۴۰۳-اعانۃ الطالبین ج۲ص۱۰۶)

مسئلہ: آندھی، کیچڑ، سخت اندھیرا کی وجہ سے نماز کو جمع کرنا جائز نہیں۔ صرف سفر، بارش اور مرض کے وقت جمع کرنا جائز ہے۔(تحفۃ المحتاج ج۲ص۴۰۴-حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: بارش کی وجہ سے جمعہ اور عصر کو جمع کرنا جائز ہے۔(تحفۃ المحتاج ج۲ص۴۰۲)

مریض کے احکام

مسئلہ: قول مختار کے مطابق مریض کو جمع تقدیم وجمع تاخیر کرنا جائز ہے۔
(فتح المعین ج ۲ص ۱۰۴-تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۴۰۴)

مسئلہ: مریض سے ایسا مریض مراد ہے جس کو اپنے مرض کی وجہ سے ہر فرض نماز کو اپنے وقت پر ادا کرنے میں مشقت ہوتی ہو، اور ایک قول ہے کہ مرض اتنا سخت ہو کہ جس کی وجہ سے فرض نماز بیٹھ کر پڑھنا جائز ہو جائے، اور یہی قول راجح ہے۔
(فتح المعین ج ۲ص ۱۰۵-تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۴۰۴)

مسئلہ: اگر مرض سخت نہ ہو جیسے ہلکا سا سر درد یا ہلکا سا بخار ہو تو دو وقت کی نمازوں کو جمع کر کے پڑھنا جائز نہیں۔ (اعانۃ الطالبین ج ۲ص ۱۰۵)

مسئلہ: مریض اپنی حالت کے اعتبار سے آسان صورت پر عمل کرے گا، پس اگر اس کا مرض دوسری نماز کے وقت میں بڑھ جاتا ہے تو جمع تقدیم کے شرائط کے ساتھ جمع تقدیم کرے گا، اور اگر اس کا مرض پہلی نماز کے وقت شدید ہوتا ہے تو جمع تاخیر کے بیان کیے ہوئے شرائط کے ساتھ جمع تاخیر کرے گا۔
(فتح المعین ج ۲ص ۱۰۵-تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۴۰۴)

مسئلہ: مریض کے لیے جمع بین الصلوٰۃ میں شرط یہ ہے کہ دونوں نمازوں کی تکبیر تحریمہ تک اور پہلی نماز کے ختم ہونے تک مرض موجود رہے۔ (اعانۃ الطالبین ج ۲ص ۱۰۶)

نفل نمازوں کا بیان

نفل کی دو قسمیں ہیں: (۱) نفل مطلق (۲) نفل مقید۔
نفل مطلق: وہ ہے جس کے لیے وقت اور سبب نہ ہو۔

(فتح المعین ج ا ص ۱۲۱-اعانۃ الطالبین ج ا ص ۱۲۱، ۲۶۸)

نفل مقید: وہ ہے جس کے لیے وقت یا سبب ہو۔(اعانۃ الطالبین ج ا ص ۱۲۷)

مسئلہ: نفل مقید کی بھی دو قسم ہے(۱) نفل موقت (۲) نفل مسبب: نفل موقت وہ ہے جس کا کوئی وقت متعین ہو جیسے عیدین اور سنن رواتب، اور نفل مسبب وہ ہے جس کا کوئی سبب ہو جیسے گہن کی نماز، استسقا کی نماز۔(فتح المعین ج ا ص ۱۲۷-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: سنن رواتب، نماز عیدین، نماز تراویح، نماز وتر، نماز چاشت نفل موقت یعنی متعین والی نفل نمازیں ہیں۔(فتح المعین ج ا ص ۱۲۷، ۱۲۸-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: نماز استسقا، چاند گہن اور سورج گہن کی نماز نفل مسبب یعنی سبب والی نمازیں ہیں۔(فتح المعین ج ا ص ۱۲۷، ۱۲۸-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: بعض نفل نمازیں نفل مسبب معلوم ہوتی ہیں، حالاں کہ وہ نفل مطلق ہیں۔ گہن اور استسقا کی نمازیں، نفل مقید ذو سبب ہیں، اور درج ذیل نوافل، نفل مطلق ہیں۔

تحیۃ المسجد، تحیۃ الوضو، نماز احرام، نماز استخارہ، نماز طواف، نماز حاجت، سنت زوال، نماز غفلت مابین مغرب وعشا (نماز اوابین)، سفر کا ارادہ کے وقت گھر میں دو رکعت نماز، مسافر کی دو رکعت نفل نماز جو کسی منزل میں اترنے کے بعد ہو، اور دو رکعت نفل جو منزل کو چھوڑنے کے وقت ہو۔ نماز توبہ، قتل کے وقت کی دو رکعت نفل نماز، زفاف کے وقت کی دو رکعت نفل نماز اور اسی طرح وہ تمام نمازیں جن سے مقصود نماز میں مشغول ہو کر صرف عبادت الٰہی کرنا ہو۔(اعانۃ الطالبین ج ا ص ۱۲۷-تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۱۱-حاشیۃ الشروانی ایضاً)

توضیح: نفل مطلق مکروہ اوقات کے علاوہ دوسرے تمام وقتوں میں پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ: نفل مطلق کم سے کم ایک رکعت ہے اور زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ اگر ایک رکعت پڑھے تو ایک رکعت پڑھ کر بیٹھ جائے، اور تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے۔ ایک رکعت پڑھنا

مکروہ نہیں، جب کہ ایک ہی رکعت کی نیت کیا ہو، یا تعداد متعین کیے بغیر صرف نفل نماز کی نیت کیا ہو۔ (فتح المعین ج ا ص ۲۶۹ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: نفل مطلق میں سنت یہ ہے کہ ہر دو رکعت پر سلام پھیرے، رات ہو یا دن یعنی جب نیت کے وقت عدد کا تعین نہ کیا ہو، یا دو رکعت سے زیادہ کی نیت اس شرط کے ساتھ کیا ہو کہ وہ اس میں تبدیلی کر سکتا ہے۔ (فتح المعین ج ا ص ۲۶۹ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: لمبا قیام کرنا رکعتوں کو زیادہ کرنے سے افضل ہے۔ (فتح المعین ج ا ص ۲۶۹)

نوافل مقصودہ و نوافل غیر مقصودہ

نوافل کی دو قسمیں ہیں (۱) مقصودہ (۲) غیر مقصودہ۔

نوافل مقصودہ: وہ نفل نمازیں ہیں جو دوسرے فرض یا نفل میں داخل نہیں ہوتیں، اور نہ ہی دوسرے کے ساتھ ادا ہوتی ہیں، بلکہ اگر نفل مقصود کو کسی دوسری نفل مقصود یا فرض کے ساتھ پڑھنے کی نیت کی تو نماز ہی صحیح نہیں ہوگی۔ (اعانۃ الطالبین ج ا ص ۲۵۸)

توضیح: سنن رواتب، چاشت، وتر اور وہ نفل نماز جس میں جماعت سنت ہے، یعنی تراویح، عیدین، کسوف، خسوف، استسقا کی نماز نوافل مقصودہ ہیں۔

نوافل غیر مقصودہ: وہ نفل نمازیں ہیں جو دوسرے فرض یا نفل میں داخل ہو سکتی ہیں، اور اس کے ساتھ ادا ہو سکتی ہیں، لیکن اس سے ثواب حاصل نہ ہوگا، جب کہ غیر مقصودہ کی نیت اس کے ساتھ نہیں کی ہو، اور اگر غیر مقصودہ کی نیت بھی کی ہو تو ثواب حاصل ہوگا، جیسے تحیۃ المسجد پڑھنے سے تحیۃ الوضو بھی ادا ہو جائے گی، لیکن تحیۃ الوضو کا ثواب نہیں ملے گا۔ ہاں، اگر تحیۃ المسجد کے ساتھ تحیۃ الوضو کی بھی نیت کیا تھا تو دونوں کا ثواب پائے گا۔

(فتح المعین ج ا ص ۲۵۸ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: نماز تحیۃ المسجد، نماز استخارہ، نماز احرام، نماز طواف اور تحیۃ الوضو نوافل غیر مقصودہ

میں سے ہیں۔(اعانۃ الطالبین ج۱ص۲۵۸-تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۱)

مسئلہ: نوافل غیر مقصودہ ایک رکعت والی نفل نماز، نماز جنازہ، سجدۂ تلاوت اور سجدۂ شکر کے ساتھ ادا نہیں ہوگی۔(اعانۃ الطالبین ج۱ص۲۵۸)

مسئلہ: نوافل میں سب سے افضل نماز عید الاضحیٰ ہے، پھر عید الفطر، پھر سورج گہن کی نماز، پھر چاند گہن کی نماز، پھر نماز استسقا، پھر نماز وتر، پھر فجر کی دو رکعت سنت، پھر باقی رواتب، پھر نماز تراویح، پھر نماز چاشت، پھر نماز طواف، تحیۃ المسجد، احرام کی دو رکعت، پھر تحیۃ الوضو، پھر وہ نفل نمازیں جو کسی فعل سے تعلق نہ رکھتی ہوں، جیسے زوال کی سنت، پھر نفل مطلق۔(فتح المعین ج۱ص۲۷۰-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۲ص۲۴۲)

مسئلہ: سنت فجر کے علاوہ تمام سنن رواتب کا ایک ہی درجہ ہے(فتح المعین ج۱ص۲۷۰)

نوافل کی قضا:

مسئلہ: وقت مقررہ کی نفل نمازوں میں سے اگر کوئی چھوٹ جائے تو اس کی قضا مستحب ہے، جیسے عیدین، سنن رواتب وغیرہ کی قضا کی جائے گی، اور جو نفل نماز کسی سبب سے سنت ہوئی ہو، وہ اگر چھوٹ جائے تو اس کی قضا نہیں، جیسے گہن کی نماز، تحیۃ المسجد، تحیۃ الوضو وغیرہ کی قضا نہیں ہوگی، اسی طرح بطور ورد پڑھی جانے والی نماز مطلق کی قضا بھی مستحب ہے، اور بطور ورد پڑھے جانے والے اذکار چھوٹ جائیں تو ان کی قضا مستحب ہے۔

(فتح المعین ج۱ص۲۶۸-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: سفر میں جانے کے وقت اپنے رہنے کی جگہ میں، مسافر کے کسی جگہ میں اترنے، مسجد سے واپس ہونے کے وقت، حمام سے نکلنے کے بعد، قتل ہونے کے وقت، اپنے گھر میں داخل ہونے اور اس سے نکلنے کے وقت، میاں بیوی کے لیے زفاف کے وقت جماع سے پہلے، مرد اور لڑکی کے ولی کو عقد نکاح سے پہلے، قرآن حفظ کرنے کے وقت، اللہ تعالیٰ سے

حاجت طلب کرنے، جہاں اللہ کی عبادت نہ ہوتی ہو، جیسے دارالحرب،، وہاں داخل ہوتے وقت، مسجد نبوی سے سفر کے لیے نکلنے کے وقت، جہاں سے پہلی بار گذر رہو رہا ہو، وہاں گذرتے وقت، کعبہ مقدسہ سے نکلنے کے بعد اور توبہ کے وقت یعنی توبہ سے پہلے اور توبہ کے بعد بھی دو رکعت سنت ہے۔ ان تمام نوافل کی نیت کے وقت سبب کا ذکر کرے، جیسے سنت سفر کی دو رکعت سنت کی نیت۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص ۲۳۸- حاشیۃ الشروانی علیٰ تحفۃ المحتاج ج۲ص ۲۳۸)

مسئلہ: سورج طلوع ہونے کے بعد مکروہ وقت ختم ہونے کے بعد دو رکعت نماز اشراق سنت ہے۔ یہ نماز چاشت کے علاوہ ایک نماز ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج۲ص ۲۳۶)

توضیح: فقہ شافعی کی کتابوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو نفل مطلق ہے، وہی نفل غیر مقصود ہے، اور نفل مقید، نفل مقصود ہے: واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

نماز تسبیح

مسئلہ: نماز تسبیح نفل مطلق میں سے ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۱۲۱- اعانۃ الطالبین ج ا ص ۲۵۹، ۲۶۰)

مسئلہ: ہفتہ میں یا مہینہ میں یا سال میں یا عمر میں ایک بار نماز تسبیح پڑھنا سنت ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۲۶۰- اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: نماز تسبیح چار رکعت ہے۔ دن میں ادا کرے تو چاروں رکعت کو ایک سلام سے پڑھنا بہتر ہے، اور رات کو ادا کرے تو دو دو رکعت پڑھنا بہتر ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۲۵۹- اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: نماز تسبیح کی پہلی رکعت میں ''الھٰکم التکاثر'' دوسری رکعت میں ''والعصر'' تیسری میں سورہ کافرون اور چوتھی رکعت میں سورہ اخلاص پڑھے۔ (اعانۃ الطالبین ج ا ص ۲۵۹)

مسئلہ: نماز تسبیح میں تین سو بار تسبیح پڑھنا ہے۔ (اعانۃ الطالبین ج ا ص ۲۵۹)

مسئلہ: ہر رکعت میں پچھتر بار "**سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ**" پڑھے۔ اس کو قرأت کے بعد پندرہ بار، رکوع، اعتدال، دونوں سجدہ، سجدوں کی درمیانی بیٹھک یعنی جلسہ اور جلسہ استراحت میں یا تشہد سے پہلے دس دس بار پڑھے۔ (فتح المعین ج ا ص ۲۶۰ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ- جلسہ استراحت میں پڑھی جانے والی دس تسبیح کو قرأت کے بعد، اور قرأت کے بعد پڑھی جانے والی پندرہ تسبیح کو قرأت سے پہلے پڑھنا جائز ہے، اور اس صورت میں جلسہ استراحت میں تسبیح نہ پڑھے گا۔ (فتح المعین ج ا ص ۲۶۰ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: نماز تسبیح میں دوسرے سجدہ سے سر اٹھاتے وقت تکبیر کہے، پھر بیٹھ کر جلسہ استراحت میں دس بار تسبیح پڑھے، اور تسبیح کے بعد بلا تکبیر خاموشی کے ساتھ کھڑا ہو جائے۔
(فتح المعین ج ا ص ۲۶۰ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: نماز تسبیح میں رکوع وسجود، اعتدال، جلسہ وغیرہ کے اذکار مسنونہ کے بعد نماز تسبیح کی تسبیح پڑھے گا۔ (فتح المعین ج ا ص ۲۶۰ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

نماز تحیۃ الوضو

مسئلہ: تحیۃ الوضو کی دو رکعت نماز سنت ہے۔ (فتح المعین ج ا ص ۲۵۸)

مسئلہ: وضو کے بعد زیادہ دیر کر دینے سے تحیۃ الوضو کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔
(اعانۃ الطالبین ج ا ص ۲۵۸)

نماز تحیۃ المسجد

مسئلہ: مسجد میں داخل ہونے کے بعد بیٹھنے سے پہلے تحیۃ المسجد کی دو رکعت نماز سنت

ہے۔(فتح المعین ج۱ص۲۵۵،۲۵۶-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: مسجد میں بار بار داخل ہوتو ہر بار تحیۃ المسجد کی نماز سنت ہوگی، گرچہ تھوڑی دیر بعد ہی داخل ہو۔(فتح المعین ج۱ص۲۵۵،۲۵۶-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: سخت پیاس لگی ہوتو پانی پینے کے لیے تھوڑی دیر بیٹھنے سے تحیۃ المسجد کا وقت ختم نہیں ہوگا ۔(فتح المعین ج۱ص۲۵۶-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: مسجد میں داخل ہونے کے بعد زیادہ دیر بیٹھنے، یا بلاضرورت تھوڑی دیر بیٹھنے سے تحیۃ المسجد کا حکم ختم ہو جائے گا، لیکن زیادہ دیر کھڑے رہنے سے، یا کھڑے رہ کر تحیۃ المسجد سے بےتوجہی کرنے سے تحیۃ المسجد کا حکم ختم نہ ہوگا۔(فتح المعین ج۱ص۲۵۶)

مسئلہ: بلا عذر نماز تحیۃ المسجد کو چھوڑنا مکروہ ہے، لیکن اگر جماعت کی تکبیر تحریمہ چھوٹ جانے کا خوف ہوتو کھڑے ہوکر جماعت کا انتظار کرے اور نماز تحیت کو چھوڑ دے۔

(فتح المعین ج۱ص۲۵۶-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: جو تحیۃ المسجد پڑھنے کی قدرت نہ رکھتا ہو، اسے چار بار یہ پڑھنا سنت ہے۔

"سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّ ۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ"۔(فتح المعین ج۱ص۲۵۶،۲۵۷-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: مسجد میں داخل ہونے والے خطیب کے لیے خطبہ کے وقت اور طواف کے ارادہ سے مسجد حرام میں داخل ہونے والے کے لیے تحیۃ المسجد کی نماز مکروہ ہے۔

(فتح المعین ج۱ص۲۵۷-اعانۃ الطالبین ایضاً)

نماز استخارہ

مسئلہ: ہر اچھے کام کا ارادہ کرنے پر استخارہ کی دو رکعت نماز سنت ہے۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ کافرون اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھے۔ جب نماز سے

فارغ ہوتو اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگے۔(اعانۃ الطالبین ج ا ص ۲۵۷)

”اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ-فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ-اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ (یہاں پر اپنی ضرورت کا نام لے) خَیْرٌ لِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَمَعَاشِیْ وَ عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِہٖ وَآجِلِہٖ فَاقْدُرْہُ لِیْ -اَللّٰھُمَّ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ (اپنی حاجت کا نام لے)شَرٌّلِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِہٖ وَ آجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدُرْ لِی الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِہٖ“

مسئلہ: استخارہ کے بعد جس کام کے اچھا ہونے کا خیال دل میں آئے، وہ کام کرلے۔ اگر دل میں کوئی اشارہ نہ ملے تو نماز استخارہ بار بار پڑھے۔ اگر کئی مرتبہ نماز و دعا پڑھنے کے بعد بھی کچھ معلوم نہ ہوتو کام کو چھوڑ دے۔ اگر یہ ممکن نہ ہوتو کام شروع کردے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ یہ اجازت اور بھلائی کی نشانی ہوگی۔(اعانۃ الطالبین ج ا ص ۲۵۷)

مسئلہ: دعا کے شروع اور اخیر میں حمد باری تعالیٰ اور درود پڑھے۔

(فتح المعین ج ا ص ۱۸۶-اعانۃ الطالبین ایضاً)

نماز اوابین

مسئلہ: نماز اوابین مغرب وعشا کے درمیان بیس رکعت ہے۔ چھ چھ، چار چار اور دو دو رکعت ایک ساتھ پڑھنے کی روایت آئی ہے۔(فتح المعین ج ا ص ۲۵۸-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: نماز اوابین کم سے کم دو رکعت ہے۔نماز مغرب کے اذکار سے فارغ ہونے کے بعد نماز اوابین پڑھنا اولیٰ ہے۔(فتح المعین ج ا ص ۲۵۸، ۲۵۹-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: نماز عشا سے پہلے سونا مکروہ ہے۔(اعانۃ الطالبین ج ا ص ۲۵۸)

مسئلہ: نمازاوابین نفل مطلق میں سے ہے، کیوں کہ اگرنمازمغرب کے بعد قضانماز پڑھا تو نمازاوبین ادا ہوجاتی ہے۔(فتح المعین ج۱ص ۲۵۹-۱۲۸-اعانۃ الطالبین ایضاً)

نمازتہجد

مسئلہ: نمازتہجد سنت ہے۔(فتح المعین ج۱ص ۲۶۷-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: نمازعشاء کے بعدنیند سے جاگنے کے بعد پڑھی جانے والی نفل نماز، تہجد ہے۔

(فتح المعین ج۱ص ۲۶۷-اعانۃ الطالبین ایضاً)

(تحفۃ المحتاج ج۲ص ۲۴۵-حاشیۃ الشروانی علی تحفۃ المحتاج ج۲ص ۲۴۵)

مسئلہ: نمازتہجد پڑھنے والے کو قیلولہ کرنا یعنی زوال سے کچھ پہلے تھوڑی دیر سونا سنت ہے۔(تحفۃ المحتاج ج۲ص ۲۴۵-حاشیۃ الشروانی علی تحفۃ المحتاج ج۲ص ۲۴۵)

مسئلہ: نمازتہجد میں رکعت کی کوئی تعداد متعین نہیں، جتنی چاہے پڑھے، اور ایک قول ہے کہ بارہ رکعت ہے۔(فتح المعین ج۱ص ۲۶۸-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: تہجد کے پابند شخص کو بلاضرورت اس کا چھوڑ دینا مکروہ ہے۔

(فتح المعین ج۱ص ۲۶۷-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: آدھی رات بعد دعا واستغفار کرنا مؤکد ہے، اور اخیر رات میں افضل ہے۔

(فتح المعین ج۱ص ۲۶۸-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: جوتہجد پڑھنا چاہتا ہو، اسے جگانا کی تاکید آئی ہے۔

(فتح المعین ج۱ص ۲۶۸-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: ہمیشہ رات بھر نوافل پڑھنا، یا نقصان دینے والا قیام یعنی عبادت کرنا گرچہ رات کے تھوڑے حصہ میں کرے، مکروہ ہے۔(تحفۃ المحتاج ج۲ص ۲۴۵)

توضیح: نمازتہجد نفل مطلق یعنی نفل غیرمقصود میں سے ہے، کیوں کہ عشا کے بعد سوکر

جاگا، پھر وتر پڑھا تو نماز تہجد بھی ادا ہوگئی، جیسا کہ تحفۃ المحتاج (ج۲ص۲۲۹) میں ہے۔

نفل مقید کے اقسام

نفل مقید کی دو قسمیں ہیں:

(۱) ایک وہ جس میں جماعت سنت ہے۔

(۲) دوسری وہ جس میں جماعت سنت نہیں۔

(فتح المعین ج۱ص۲۴۵،۲۶۰-اعانۃ الطالبین ایضاً)

توضیح: ان دونوں قسم کی نفل نمازوں کا تفصیلی ذکر آئندہ اوراق میں ہے۔

نفل مقید جس میں جماعت سنت ہے۔

نماز عیدین

مسئلہ: عیدین یعنی عید الفطر وعید الاضحیٰ کی نماز دو رکعت ہے۔ اس کو ادا کرنے کا دو طریقہ ہے۔ اقل طریقہ تحیۃ الوضو کی طرح دو رکعت ہے۔ (اعانۃ الطالبین ج۱ص۲۶۱)

مسئلہ: نماز عیدین کا اکمل طریقہ یہ ہے کہ پہلی رکعت میں دعائے افتتاح کے بعد تعوذ اور قرأت سے پہلے سات بار اور دوسری رکعت میں کھڑے ہونے کے وقت تعوذ سے پہلے پانچ بار بلند آواز سے تکبیر کہنا سنت ہے، اور ہر تکبیر کے ساتھ اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھائے۔

ہر دو تکبیر کے درمیان یہ کہنا سنت ہے:

"سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ"

(فتح المعین ج۱ص۲۶۱-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اسی کے ساتھ "لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ" کہنا بھی جائز ہے،

اور یہ بڑھانا بھی اچھا ہے:"اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَاَصِيْلًا وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا"

(حاشیۃ الشروانی ج۳ص۴۱: باب صلاۃ العیدین)

مسئلہ: عیدالاضحیٰ کوعیدا کبراور عیدالفطر کوعیداصغر کہا جاتا ہے۔عیدالاضحیٰ ،عیدالفطر سے افضل ہے۔(فتح المعین ج اص۲۶۲-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: نمازعیدین کا وقت سورج طلوع ہونے سے لے کرسورج کے زوال تک ہے۔ سورج کے ایک نیزہ کے برابر بلند ہونے کے بعد پڑھنا سنت ہے۔

(فتح المعین ج اص۲۶۱-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: نمازعیدین کی تکبیریں سنن ہیئات ہیں۔اگر چھوٹ جائیں تو سجدۂ سہو نہیں۔

(اعانۃ الطالبین ج اص۲۶۱)

مسئلہ: نمازعیدین کی تکبیریں پہلی رکعت میں چھوٹ جائیں تو دوسری رکعت کی تکبیر کے وقت نہیں کہہ سکتا۔(فتح المعین ج اص۲۶۲-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: نمازعیدین کی تکبیریں قرأت سے پہلے نہیں کہہ سکا تھا اور قرأت شروع کر دیا تو اگر صرف تعوذ پڑھا ہے یا فاتحہ سے پہلے سورت شروع کیا ہے تو ابھی تکبیریں کہہ لے،اور اگر سورہ فاتحہ شروع کر چکا ہے تو اب تکبیریں کہنا سنت نہیں۔اگر رکوع سے پہلے قصداً جان بوجھ کر تکبیریں کہا تو نماز باطل نہیں،اور اگر رکوع میں چلا گیا، پھر واپس آیا تا کہ تکبیریں کہے تو نماز باطل ہوگئی۔(اعانۃ الطالبین ج اص۲۶۲)

مسئلہ: سورج ڈوبنے کے بعد گذشتہ رات چاند دیکھے جانے کا ثبوت ہوا تو دوسرے دن نمازعید بطور ادا پڑھی جائے گی۔(اعانۃ الطالبین ج اص۲۶۱)

مسئلہ: عیدالاضحیٰ کی نماز جلد پڑھنا سنت ہے،تا کہ قربانی کے لیے زیادہ وقت مل سکے،

اورعیدالفطر کی نماز میں کچھ تاخیر سنت ہے، تاکہ صدقہ فطر ادا کرنے کا زیادہ وقت مل سکے۔
(اعانۃ الطالبین ج اص ۲۶۱)

مسئلہ: عیدین کی نماز کے بعد دو خطبہ پڑھنا سنت ہے۔ پہلا خطبہ نو تکبیرات سے اور دوسرا خطبہ سات تکبیروں سے شروع کرے۔ خطیب دونوں خطبوں کے درمیان زیادہ سے زیادہ تکبیر پڑھے۔ مقتدیوں کو تکبیر پڑھنا سنت نہیں، بلکہ ان کے لیے خطبہ سننا سنت ہے۔
(فتح المعین ج اص ۲۶۳-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: عیدین میں مقتدیوں کو نماز کیلئے صبح کے وقت ہی جانا سنت ہے۔ وہ اپنی جگہ بیٹھ کر نماز کا انتظار کریں۔ امام نماز کے وقت حاضر ہو۔ (اعانۃ الطالبین ج اص ۲۶۱)

مسئلہ: عیدین میں مقتدیوں کو سورج ایک نیزہ بلند ہونے کے بعد عیدین کی نماز سے پہلے نفل نماز پڑھنا جائز ہے۔ نماز عیدین کے بعد اگر خطبہ سن رہا ہو تو مکروہ ہے، اور خطبہ نہ سن رہا ہو تو جائز ہے۔ امام کے لیے نماز عیدین سے پہلے اور بعد دونوں حالت میں نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (اعانۃ الطالبین ج اص ۲۶۱)

مسئلہ: غیر حاجی اگر جماعت سے نماز عیدین پڑھنے والا ہو تو عیدالاضحیٰ و عیدالفطر سے پہلے والے دن کا سورج ڈوبنے سے لے کر امام کی تکبیر تحریمہ تک بلند آواز سے تکبیر پڑھتا رہے، یہ سنت ہے۔ (فتح المعین ج اص ۲۶۲-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: عورتیں غیر محرم کے سامنے آواز بلند نہ کرے۔ (اعانۃ الطالبین ج اص ۲۶۲)

مسئلہ: غیر حاجی اگر عیدین کی نماز تنہا پڑھنے تو عید سے پہلے والے دن کا سورج ڈوبنے سے لے کر اپنی تکبیر تحریمہ تک تکبیر پڑھتا رہے، یہ سنت ہے۔ (اعانۃ الطالبین ج اص ۲۶۲)

مسئلہ: جو آدمی عیدین کی نماز نہ پڑھ رہا ہو، اسے عیدین سے پہلے دن کا سورج ڈوبنے سے لے کر زوال تک تکبیر پڑھنا سنت ہے۔ (اعانۃ الطالبین ج اص ۲۶۲)

مسئلہ: یہ تکبیر راستوں، گھروں، مساجد، بازاروں میں، پیدل، سوار، کھڑا ہونے کی حالت، بیٹھ کر، لیٹ کر یعنی ہر جگہ اور ہر طرح کہے۔(اعانۃ الطالبین ج ا ص ۲۶۲)

مسئلہ: یہ تکبیر بیت الخلا میں نہ کہے۔(اعانۃ الطالبین ج ا ص ۲۶۲)

مسئلہ: حاجی تلبیہ کہے گا، تکبیر نہیں۔(اعانۃ الطالبین ج ا ص ۲۶۲)

مسئلہ: غیر حاجی کو عرفہ کے دن کی نماز فجر سے لے کر آخری ایام تشریق کی نماز عصر تک ہر نماز کا سلام پھیرنے کے فوراً بعد تکبیر پڑھنا سنت ہے۔ ہر فرض و نفل، ادا و قضاء نماز اور نماز جنازہ کے بعد بھی تکبیر پڑھنا سنت ہے۔(فتح المعین ج ا ص ۲۶۲ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: حاجی عید الاضحیٰ کی نماز ظہر سے آخری ایام تشریق کی نماز فجر تک تکبیر کہے گا۔ آخری یوم تشریق میں نماز فجر کے بعد منیٰ سے واپسی ہوگی، پھر عام مسلمانوں کی طرح آخری یوم تشریق کی نماز عصر تک تکبیر کہے گا۔(اعانۃ الطالبین ج ا ص ۲۶۲)

توضیح: حاجی سے مراد وہ ہے جو حج کر رہا ہو، جو پہلے حج کر چکا، وہ مراد نہیں۔

مسئلہ: ذی الحجہ کے پہلے دس دنوں میں جب بکری، گائے، اونٹ وغیرہ یعنی قربانی کے جانوروں کو دیکھے، یا اس کی آواز سنے تو تکبیر پڑھنا سنت ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۲۶۲ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: تکبیر کے الفاظ یہ ہیں:

(۱) ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ''

(۲) ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَاَصِيْلًا لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ صَدَقَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَاَعَزَّ جُنْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ''۔

(اعانۃ الطالبین ج ا ص ۲۶۲)

نمازکسوفین

مسئلہ: اقل کسوف وخسوف ظہر کی سنت کی طرح دورکعت ہے۔اس کا ادنیٰ درجہ کمال ہر رکعت میں میں زیادہ سے زیادہ قیام،قرأت اور رکوع کرنا ہے۔اگر اس کونیت کے وقت ظہر کی سنت کی طرح ادا کرنے کا ارادہ کرکے تکبیر تحریمہ کہا تو اب ہر رکعت میں ایک سے زیادہ رکوع کرنا جائز نہ ہوگا۔(فتح المعین ج۱ص۲۶۳-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ:اس کا اکمل طریقہ یہ ہے کہ قیام اول میں فاتحہ کے بعد مکمل سورہ بقرہ یا قرآن میں سے کسی جگہ سے سورہ بقرہ کی آیتوں کے برابر آیتیں پڑھے،دوسرے قیام میں سورہ بقرہ کی دوسوآیتوں کے برابر،تیسرے قیام میں سورہ بقرہ کی ڈیڑھ سوآیتوں کے برابراور چوتھے قیام میں سورہ بقرہ کی سوآیتوں کے برابر آیات قرآنیہ پڑھے۔پہلے رکوع اور پہلے سجدہ میں سورہ بقرہ کی سوآیتوں کو پڑھنے کی مقدار،دوسرے رکوع وسجدہ میں اسی آیتوں کی مقدار ،تیسرے رکوع وسجدہ میں ستر آیتوں کی مقداراور چوتھے رکوع وسجدہ میں پچاس آیتوں کو پڑھنے کی مقدار تسبیح پڑھتا رہے۔(فتح المعین ج۱ص۲۶۳-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: نمازکسوفین کے بعد دوخطبہ پڑھنا سنت ہے۔(فتح المعین ج۱ص۲۶۳)

مسئلہ: نمازکسوفین کا وقت گرہن شروع ہونے سے سورج یا چاند مکمل روشن ہونے تک ہے۔(اعانۃ الطالبین ج۱ص۲۶۳)

نمازاستسقا

مسئلہ: جب قحط سالی ہوجائے یا پانی میں کھاراپن آجائے یا پانی کم ہوجائے تو استسقا کی نماز سنت ہے۔استسقا کی نماز تین طرح ہے:(۱)ادنیٰ درجہ:یعنی صرف پانی کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا(۲)اوسط درجہ:نماز کے بعد والی دعا اور خطبہ میں دعا مانگنا ہے(۳)اکمل

:نماز استسقا ہے۔(اعانۃ الطالبین ج۱ص۳۶۵)

مسئلہ: عید کی نماز کی طرح استسقا کی بھی دو رکعتیں ہیں، لیکن خطبہ میں تکبیر کے بدلے خطیب استغفار پڑھے گا، دوسرے خطبہ میں خطیب قریباً تہائی حصہ پڑھنے کے بعد قبلہ کی جانب چہرہ کرلے اور دعا کرے۔(فتح المعین ج۱ص۲۶۴)

مسئلہ: امام کے لیے سنت ہے کہ لوگوں کو پہلے توبہ، صدقہ اور تین روزہ رکھنے کا حکم دیں، پھر چوتھے دن روزہ کی حالت میں پاک وصاف ہوکر عام لباس پہن کر خشوع وخضوع کے ساتھ تمام لوگوں، یعنی بچے، جوان، بوڑھے اور جانوروں کو لے کر صحرا کی طرف نکلے، پھر "اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ" پکارنے کے بعد ان کے ساتھ نماز پڑھے، پھر دو خطبہ پڑھے، اور دونوں خطبوں کے درمیان ہلکا سا بیٹھے۔ دونوں خطبوں میں استغفار کی کثرت کرے۔

دوسرے خطبہ کے درمیان قبلہ کی جانب چہرہ کرلے، اور خطیب وحاضرین اپنی چادروں کو پلٹیں گے، پس اوپر والے حصہ کو نیچے اور نچلے کو اوپر کرلیں، اور دائیں کو بائیں اور بائیں کو دائیں کردیں گے، اور اس وقت سب لوگ آہستہ سے دعا کریں، پھر امام لوگوں کی طرف چہرہ کرے گا، اور خطبہ ختم کرے گا، اور چادر کو اسی طرح رہنے دیں، جب کپڑے اتاریں، تب چادر اتاریں۔ دعا اس طرح کریں۔(اعانۃ الطالبین ج۱ص۲۶۴)

"اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ اَمَرْتَنَا بِدُعَائِکَ وَوَعَدْتَنَا اِجَابَتَکَ فَقَدْ دَعَوْنَاکَ کَمَا اَمَرْتَنَا فَاَحْیِنَا کَمَا وَعَدْتَنَا اَللّٰهُمَّ فَامْنُنْ عَلَیْنَا بِمَغْفِرَةِ مَا قَارَفْنَا وَاِجَابَتِکَ فِیْ سُقْیَانَا وَسِعَةِ اَرْزَاقِنَا"

توضیح: نماز استسقا کی مشہور دعا یہ ہے۔(اعانۃ الطالبین ج۱ص۲۶۴)

"اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُغِیْثًا هَنِیْئًا مَرِیْئًا مَرِیْعًا غَدَقًا مُجَلِّلًا سَحًّا طَبَقًا دَائِمًا اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا الْغَیْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِیْنَ–اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغْفِرُکَ اِنَّکَ

كُنْتَ غَفَّارًا فَارْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْنَا مِدْرَارًا"۔

مسئلہ: نماز استسقا کے لیے نکلنے سے پہلے تینوں دن نمازوں کے بعد دعا کرنا جائز ہے۔
(اعانۃ الطالبین ج ا ص ۲۶۴)

نماز تراویح

مسئلہ: رمضان کی ہر رات کو دس سلام کے ساتھ بیس رکعت نماز تراویح پڑھنا سنت ہے۔
(فتح المعین ج ا ص ۲۶۵-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: تراویح میں ہر دو رکعت پر سلام پھیرنا واجب ہے۔ اگر ایک سلام سے چار رکعت پڑھا تو صحیح نہیں ہوگی۔ (فتح المعین ج ا ص ۲۶۵-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: ان بیس رکعتوں میں تراویح یا قیام رمضان کی نیت کرے۔
(فتح المعین ج ا ص ۲۶۵-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: نماز تراویح کو جماعت کے ساتھ ادا کرنا سنت ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۴۰)

مسئلہ: اس کا وقت نماز عشا کے بعد سے فجر تک ہے۔ (اعانۃ الطالبین ج ا ص ۲۶۵)

مسئلہ: نماز تراویح کو سونے کے بعد درمیان وقت میں پڑھنے کی بہ نسبت اول وقت میں پڑھنا افضل ہے۔ (فتح المعین ج ا ص ۲۶۵-اعانۃ الطالبین ایضاً)

نماز وتر

مسئلہ: وتر کی نماز تمام سنن رواتب سے افضل ہے۔ (فتح المعین ج ا ص ۲۴۹)

مسئلہ: اقل وتر ایک رکعت ہے۔ ادنیٰ درجہ کمال تین رکعت، اور زیادہ سے زیادہ گیارہ رکعت ہے۔ اسے طاق عدد میں پڑھا جائے۔ (فتح المعین ج ا ص ۲۴۹)

مسئلہ: جو ایک رکعت سے زیادہ وتر پڑھے، وہ ہر دو رکعت پر سلام پھیرے۔ تمام رکعتوں

کوملاکر پڑھنے کی بہ نسبت دو دو رکعت جدا پڑھنا افضل ہے۔(فتح المعین ج ا ص ۲۵۰)

مسئلہ: نماز وتر کی آخری رکعت کو الگ پڑھنا افضل ہے۔

(خلاصۃ الفقہ الاسلامی علیٰ مذہب الامام الشافعی: باب صلاۃ الوتر)

مسئلہ: آخری رکعت میں تکبیر تحریمہ کہے گا، تاکہ وہ دوسری رکعتوں سے جدا ہو جائے۔

مسئلہ: نماز وتر میں تین رکعت ملا کر پڑھنا مکروہ ہے۔(فتح المعین ج ا ص ۲۵۰)

مسئلہ: اگر آخری تین رکعتوں کو اس کی پہلی رکعتوں سے جدا کرکے پڑھے، یا صرف تین ہی رکعت وتر پڑھے تو پہلی رکعت میں ''سبح اسم ربک الاعلیٰ'' دوسری رکعت میں سورہ کافرون اور تیسری رکعت میں سورہ اخلاص اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھنا سنت ہے۔(فتح المعین ج ا ص ۲۵۰- اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر وتر کی آخری رکعتوں کو ملا کر پڑھتا ہو تو مذکورہ سورتیں پڑھنا سنت نہیں۔

(فتح المعین ج ا ص ۲۵۰- اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: وتر سے فارغ ہونے کے بعد تین مرتبہ ''سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ'' کہنا سنت ہے، اور تیسری مرتبہ ''سبحان الملک القدوس'' کہتے وقت اپنی آواز کو بلند کرے، پھر یہ دعا پڑھے۔(فتح المعین ج ا ص ۲۵۰- اعانۃ الطالبین ایضاً)

''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَبِکَ مِنْکَ لَااُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ''

مسئلہ: وتر کا وقت نماز عشا کے بعد سے لے کر فجر صادق طلوع ہونے تک ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۲۵۱- اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: وتر کو آخری رات تک مؤخر کرنا سنت ہے۔(اعانۃ الطالبین ج ا ص ۲۵۲)

مسئلہ: اگر نیند سے بیدار ہو کر آخری رات میں نماز وتر پڑھنے کا بھروسہ ہو تو آخری رات میں پڑھنا سنت ہے۔ اگر جاگنے کا بھروسہ نہ ہو تو سونے سے پہلے پڑھ لے۔

(فتح المعین ج ۱ص ۲۵۲-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: سنت ہے کہ رات کو نیند سے جاگ کر نماز پڑھنے والا نماز وتر کو سب سے آخری نماز بنائے۔(تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۲۳۹)

مسئلہ: رمضان میں وتر کو جماعت سے پڑھنا سنت ہے۔دوسرے مہینوں میں تنہا پڑھے۔
(تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۲۳۱)

مسئلہ: رمضان کے نصف دوم میں یعنی سولہویں رات سے نماز وتر کی آخری رکعت میں دعائے قنوت پڑھنا سنت ہے۔وہی دعائے قنوت پڑھے،جو نماز فجر میں پڑھی جاتی ہے، اور رکوع کے بعد پڑھے،اور فجر کی طرح رفع یدین کرے۔(تحفۃ المحتاج ج ۲ص ۲۳۰)

نفل مقید جس میں جماعت سنت نہیں۔

سنن رواتب

توضیح:فرض نمازوں سے پہلے اور بعد کی سنتوں کو''سنن رواتب''کہا جاتا ہے۔

مسئلہ: سنن رواتب کل بائیس رکعت ہیں۔نماز ظہر سے پہلے چار رکعت اور ظہر کے بعد چار رکعت،عصر سے پہلے چار رکعت،مغرب سے پہلے دو رکعت اور مغرب کے بعد دو رکعت ،عشا سے پہلے دو رکعت اور عشا کے بعد دو رکعت،فجر سے پہلے دو رکعت۔
(فتح المعین ج ۱ص ۲۴۵،۲۴۶-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: ان بائیس رکعتوں میں سے سنت مؤکدہ دس رکعتیں ہیں۔فجر سے پہلے دو رکعت ،ظہر سے پہلے دو رکعت اور ظہر کے بعد دو رکعت،مغرب کے بعد دو رکعت اور عشا کے بعد دو رکعت۔(فتح المعین ج ۱ص ۲۴۸-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: مغرب سے پہلے کی دو رکعت اور فجر سے پہلے کی دو رکعت میں تخفیف سنت ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۲۴۶ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۲۳)

مسئلہ: مغرب کے بعد کی دو رکعت سنت کو مغرب کی فرض نماز سے متصل رکھنا سنت ہے۔ ان دو رکعتوں سے پہلے فرض نماز کے بعد کا ذکر ماثور اور دعا پڑھنے سے متصل رکھنے کی فضیلت ختم نہ ہوگی، کیوں کہ ذکر اور دعا کو سنت راتبہ سے پہلے کرنا افضل ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۲۴۶ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: فجر کی سنت میں پہلی رکعت میں الم نشرح اور سورہ کافرون اور دوسری رکعت میں سورہ فیل و سورہ اخلاص پڑھنا سنت ہے۔ ہر رکعت میں دو سورہ پڑھنے سے تخفیف ختم نہ ہوگی۔

(فتح المعین ج ا ص ۲۴۶، ۲۴۷ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: فرض سے پہلے والی رواتب کو فرض کے بعد پڑھنا بھی جائز ہے۔ وہ ادا میں شمار ہوگی۔ (فتح المعین ج ا ص ۲۴۸ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر امام کی تکبیر تحریمہ چھوٹ جانے کا خوف ہو تو اس حالت میں رواتب کو شروع کرنا مکروہ ہے، اور ایسی صورت میں رواتب کو فرض کے بعد پڑھنا سنت ہے۔

(فتح المعین ج ا ص ۲۴۸ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: فرض کے بعد والی رواتب کو فرض سے پہلے پڑھنا جائز نہیں، کیوں کہ اس کا وقت فرض کی ادائیگی کے بعد ہے۔ (فتح المعین ج ا ص ۲۴۸ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: فرض کے بعد کوئی فرض یا نفل پڑھنا چاہے تو اپنی جگہ سے ہٹ جائے، اور مقتدی امام کے جگہ بدلنے کے بعد اپنی جگہ بدلے، اور اگر جگہ بدلنے سے کوئی فضیلت فوت ہو جاتی ہو تو جگہ نہ بدلے۔ (فتح المعین ج ا ص ۱۸۷، ۱۸۸ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

نماز چاشت

مسئلہ: چاشت کی نماز کم سے کم دو رکعت ہے، اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔

افضل آٹھ رکعتیں ہیں، اور ہر دو رکعت میں سلام پھیرنا سنت ہے۔
(فتح المعین ج ا ص ۲۵۴ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: نماز چاشت کا وقت سورج ایک نیزہ کے برابر بلند ہونے سے لے کر زوال تک ہے، اور افضل وقت فجر سے چوتھائی دن گذرنے کے بعد ہے۔
(فتح المعین ج ا ص ۲۵۵ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: چاشت کی پہلی رکعت میں سورہ شمس اور سورہ کافرون اور دوسری رکعت میں سورہ ضحیٰ اور سورہ اخلاص پڑھنا اولیٰ ہے۔ باقی رکعتوں میں ہر پہلی رکعت میں سورہ کافرون اور دوسری میں سورہ اخلاص پڑھنا اولیٰ ہے۔ (فتح المعین ج ا ص ۲۵۵ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

سجدۂ تلاوت کا بیان

مسئلہ: مکمل آیت سجدہ تلاوت کرنے یا سننے سے پڑھنے والے اور سننے والے کو سجدۂ تلاوت کرنا سنت ہے۔ (فتح المعین ج ا ص ۲۱۰ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: تنہا نماز پڑھنے والا اور امام خود آیت سجدہ تلاوت کیا تو سجدۂ تلاوت کرے گا۔ دوسرے کی قرأت سنا تو امام و منفرد کے لیے سجدہ کا حکم نہیں، اور مقتدی اسی وقت سجدۂ تلاوت کرے گا جب امام سجدۂ تلاوت کرے گا۔ (فتح المعین ج ا ص ۲۱۰ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: امام کے سجدۂ تلاوت کرنے پر اگر مقتدی نے جان بوجھ کر سجدہ نہ کیا تو مقتدی کی نماز باطل ہوگئی، یا امام نے آیت سجدہ تلاوت کی، اور صرف مقتدی نے سجدہ کیا تو مقتدی کی نماز باطل ہوگئی۔ (فتح المعین ج ا ص ۲۱۰ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: امام نے سجدۂ تلاوت کیا، اور مقتدی کو امام کے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد معلوم ہوا تو مقتدی سجدہ نہ کرے گا، بلکہ قیام کی حالت میں امام کا انتظار کرے گا، اور اس صورت میں مقتدی کی نماز باطل نہ ہوگی، اور اگر امام کے سجدہ سے سر اٹھانے سے کچھ پہلے مقتدی

کوامام کے سجدۂ تلاوت کا علم ہوا، پھر مقتدی سجدہ تلاوت کے لیے جھکا اور مقتدی کے سجدہ میں جانے سے پہلے امام سجدہ سے سر اٹھالیا تو مقتدی بھی واپس ہو جائے اور سجدہ نہ کرے۔
(فتح المعین ج ا ص ۲۱۰، ۲۱۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۱۳)

مسئلہ: مقتدی نے خود آیت سجدہ کی تلاوت کی، یا کسی دوسرے سے آیت سجدہ کو سنا، یا امام نے آیت سجدہ تلاوت کی، اور امام نے سجدہ نہ کیا تو ان تمام صورتوں میں مقتدی سجدۂ تلاوت نہ کرے گا۔ اگر ان صورتوں میں مقتدی جان بوجھ کر حرمت کو جانتے ہوئے سجدۂ تلاوت کیا تو اس کی نماز باطل ہوگی۔ (اعانۃ الطالبین ج ا ص ۲۱۰)

مسئلہ: مقتدی کو آیت سجدہ کی تلاوت مکروہ ہے، اور امام کو مکروہ نہیں، خواہ نماز سری ہو یا جہری۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۱۱، ۲۱۲ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: سری نماز میں امام کو اپنی نماز سے فارغ ہونے کے بعد سجدۂ تلاوت کرنا سنت ہے۔ (فتح المعین ج ا ص ۲۱۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۱۴)

مسئلہ: اگر بڑی جماعت کی نماز میں سجدۂ تلاوت کرنے سے مقتدیوں پر الجھن کا خوف ہو تو امام کو جہری نماز میں بھی نماز کے بعد سجدۂ تلاوت کرنا سنت ہے، کیوں کہ بڑی جماعت میں بعض مقتدی امام سے دور ہوتے ہیں، قرأت نہیں سن پاتے ہیں، اور امام کے حالات ان سے پوشیدہ رہتے ہیں۔ (فتح المعین ج ا ص ۲۱۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: صرف سجدۂ تلاوت کرنے کے ارادہ سے نماز میں یا وقت مکروہ میں آیت سجدہ کی تلاوت کرنی حرام ہے۔ اس صورت میں نماز میں سجدۂ تلاوت کرنے سے نماز ہی باطل ہو جاتی ہے۔ (فتح المعین ج ا ص ۲۱۲ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

سجدۂ تلاوت کے شرائط

سجدۂ تلاوت کے دس شرائط ہیں:

(۱-۵) نماز کی تمام شرطیں سجدۂ تلاوت کے لیے شرط ہیں: (۱) حدث اصغر و اکبر سے پاک ہونا (۲) نجاست سے بدن، کپڑا اور جگہ کا پاک ہونا (۳) ستر عورت (۴) استقبال قبلہ (۵) وقت کا داخل ہونا۔

توضیح: سجدۂ تلاوت میں دخول وقت سے مراد آیت سجدہ کی تلاوت سے فارغ ہونا ہے۔ فارغ ہوتے ہی سجدہ کا وقت ہو گیا۔

(۶) سجدہ کی مکمل آیت کا پڑھنا یا سننا۔

(۷) آیت سجدہ کی تلاوت نماز جنازہ میں نہ ہو۔

(۸) جائز طریقہ پر آیت سجدہ کی تلاوت ہو۔

(۹) آیت سجدہ کی تلاوت مکمل ایک ہی شخص سے ایک ہی وقت میں ہو۔

(۱۰) آیت کے آخری حصہ کی تلاوت اور سجدہ کے درمیان زیادہ فاصلہ نہ ہو۔

(فتح المعین ج۱ ص۲۰۹ تا ۲۱۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: آیت سجدہ کی تلاوت مقصود ہونا یعنی قرأت کی نیت ہونا، یا صارف نہ ہونا بھی شرط ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج۲ ص۲۱۰)

مسئلہ: اگر آیت سجدہ تلاوت کرنے والا نماز پڑھ رہا ہے تو یہ بھی شرط ہے کہ وہ مقتدی نہ ہو، اور تلاوت سے صرف سجدہ کرنا مقصود نہ ہو۔ اگر مقتدی نے آیت سجدہ تلاوت کی یا تلاوت سے صرف سجدہ کرنا مقصود ہو تو سجدہ سنت نہیں۔ (اعانۃ الطالبین ج۱ ص۲۱۰)

مسئلہ: قرآن کی تفسیر بیان کرنے والا یا کسی حکم پر دلیل دینے والا آیت سجدہ پڑھا تو سجدہ کا حکم نہیں، کیوں کہ تلاوت مقصود نہیں۔ (تحفۃ المحتاج ج۲ ص۲۱۰)

مسئلہ: جنبی سے آیت سجدہ سنا تو سجدہ کا حکم نہیں۔ (اعانۃ الطالبین ج۱ ص۲۱۰)

مسئلہ: اگر نمازی نے حالت قیام کے علاوہ کسی دوسرے مقام پر آیت سجدہ تلاوت کی تو سننے والے پر سجدہ کا حکم نہیں ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج۲ ص۲۰۹ - اعانۃ الطالبین ج۱ ص۲۱۰)

مسئلہ: اگر آیت کے مکمل ہونے سے ایک حرف پہلے بھی سجدہ کیا تو وہ سجدہ حرام اور فاسد ہوگا۔(اعانۃ الطالبین ج ا ص ۲۰۹-تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۱۴)

مسئلہ: باشعور بچہ، جن، فرشتہ، حدث اصغر والا محدث، ایسا کافر جس کے مسلمان ہونے کی امید ہو، اور عورت سے آیت سجدہ سننے پر سجدہ کا حکم ہے۔(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۰۹)

مسئلہ: جنبی، بھول کر پڑھنے والا، سویا ہوا شخص، پاگل، پرندہ، بے ہوش، جو بیت الخلا میں ہو، ان تمام کی آیت سجدہ کی تلاوت سے سجدہ کا حکم نہیں۔(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۰۹)

مسئلہ: ٹیپ ریکارڈ سے سننے پر سجدہ کا حکم نہیں ہے۔

(خلاصۃ الفقہ الاسلامی علیٰ مذہب الامام الشافعی: باب سجود التلاوۃ)

مسئلہ: اگر آیت سجدہ کو دو آدمیوں نے آدھی آدھی پڑھا تو سجدہ کا حکم نہیں۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۰۹)

مسئلہ: اگر آدھی آیت ابھی پڑھا، اور آدھی بعد میں پڑھا تو سجدہ کا حکم نہیں۔

(حاشیۃ الشبر املسی علیٰ نہایۃ المحتاج ج ۷ ص ۲۵۹)

مسئلہ: آیت سجدہ کے کلمات کے درمیان اتنی دیر خاموش رہا کہ تسلسل ختم ہوگیا تو سجدہ کا حکم نہیں۔(حاشیۃ الشروانی علیٰ تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۱۸- حاشیۃ البجیرمی ج ا ص ۲۶۸- حاشیۃ الجمل علی المنہج ج ۲ ص ۵۸۲)

مسئلہ: قرآن کی آیت سجدہ کو غیر عربی میں یعنی اس کا ترجمہ پڑھا تو سجدہ کا حکم نہیں۔

(حاشیۃ الشبر املسی علیٰ نہایۃ المحتاج ج ۷ ص ۲۵۴)

مسئلہ: آیت سجدہ تلاوت کرنے پر باشعور بچہ، عورت، قریب وقت میں وضو پر قدرت رکھنے والے محدث یعنی بے وضو شخص کے لیے بھی سجدۂ تلاوت سنت ہے۔اسی طرح خطیب کے لیے بھی سنت ہے، جب کہ بلا مشقت منبر پر سجدہ کر سکے، یا قریب وقت میں منبر کے

نیچے سجدہ کر سکے۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۰۸، ۲۰۹ - حاشیۃ الشروانی علیٰ تحفۃ المحتاج ایضاً)

مسئلہ: اللہ تعالیٰ کے لیے بلا سبب صرف سجدہ یا صرف رکوع کرنا حرام ہے۔ کسی سبب سے سجدہ کرنا مثلاً سجدۂ شکر اور سجدۂ تلاوت کرنا سنت ہے۔

(فتح المعین ج ۱ ص ۲۱۲ - اعانۃ الطالبین ایضاً - حاشیۃ الشروانی علیٰ تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۱۸)

نماز سے باہر سجدۂ تلاوت کے ارکان

نماز سے باہر سجدۂ تلاوت کے ارکان چار ہیں۔

(۱) سجدۂ تلاوت کی نیت کرنا (۲) تکبیر تحریمہ کہنا، بیٹھ کر ہو یا کھڑے ہو کر۔

(۳) نماز کے سجدہ کی طرح ایک سجدہ کرنا (۴) نماز کی طرح سلام پھیرنا۔

(فتح المعین ج ۱ ص ۲۱۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

نماز سے باہر سجدۂ تلاوت کی سنتیں

(۱) سجدہ کی نیت زبان سے کرنا۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۱۴)

(۲) تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے ہاتھوں کو مونڈھوں تک اٹھانا۔

(تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۱۴)

(۳) جھکتے اور اٹھتے وقت رفع یدین کیے بغیر تکبیر کہنا۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۱۴)

(۴) سلام کے لیے بیٹھنا۔ (تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۱۴)

(۵) سجدۂ تلاوت میں یہ پڑھنا، خواہ نماز میں سجدہ کرے یا نماز سے باہر۔

"سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ"

(فتح المعین ج ۱ ص ۲۱۲ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۱۵)

نماز سے باہر سجدۂ تلاوت کے مکروہات

مسئلہ: جو چیزیں نماز کے سجدہ میں مکروہ ہیں، وہ سجدۂ تلاوت میں بھی مکروہ ہیں۔
(تحفۃ المحتاج ج۲ص۲۱۴)

نماز میں سجدۂ تلاوت کی سنتیں

(۱) سجدۂ تلاوت کی نیت دل سے کرنا۔

(۲) سجدہ کے لیے جھکتے اور اٹھتے وقت بلا رفع یدین تکبیر کہنا۔

(۳) سجدہ میں اوپر لکھا ہوا ذکر یعنی ''سجد وجھی'' (مکمل) پڑھنا۔

(۴) سجدۂ تلاوت کے بعد جلسہ استراحت نہ کرنا۔

(اعانۃ الطالبین ج۱ص۲۱۱-تحفۃ المحتاج ج۲ص۲۱۴، ۲۱۵-حاشیۃ الشروانی ایضاً)

(۵) سجدۂ تلاوت کے بعد رکوع سے پہلے اپنے قیام میں قرآن کی کچھ آیتیں پڑھنا۔

(حاشیۃ الشروانی ج۲ص۲۱۴)

سجدۂ تلاوت باطل کرنے والی چیزیں

مسئلہ: جس سے نماز کا سجدہ باطل ہو جاتا ہے، اس سے سجدۂ تلاوت بھی باطل ہو جاتا ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج۲ص۲۱۴)

مسئلہ: آیت سجدہ کی تلاوت کے بعد لمبا وقفہ کرنے سے سجدۂ تلاوت کا وقت ختم ہو جاتا ہے، اور اس کی قضا نہیں ہوتی۔ (تحفۃ المحتاج ج۲ص۲۱۶)

مسئلہ: جو کسی وجہ سے سجدۂ تلاوت نہ کر سکے، وہ چار بار یہ پڑھے۔

''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَاۤاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا

بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ''(حاشیۃ الشروانی علیٰ تحفۃ المحتاج ج۲ص۲۱۶)

سجدۂ شکر کا بیان

مسئلہ: اچانک کوئی نعمت ملنے، یا اچانک مصیبت دور ہونے، یا ظاہری طور پر گناہ میں مبتلا، یا چھپ کر گناہ کے عادی شخص، یا مصیبت میں مبتلا شخص کو دیکھنے پر نماز سے باہر سجدۂ شکر کرنا سنت ہے۔(اعانۃ الطالبین ج۱ص۲۱۲-تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۱۶ تا۲۱۸-حاشیۃ الشروانی علیٰ تحفۃ المحتاج ایضاً)

مسئلہ: نماز کی حالت میں حرمت کو جانتے ہوئے قصداً سجدۂ شکر کیا تو نماز باطل ہوگئی۔
(اعانۃ الطالبین ج۱ص۲۱۲-تحفۃ المحتاج ج۲ص۲۱۶)

مسئلہ: نعمت ملنے یا مصیبت دور ہونے پر لوگوں کے سامنے ظاہری طور پر سجدہ کرنا سنت ہے۔(تحفۃ المحتاج ج۲ص۲۱۸)

مسئلہ: گناہ میں مبتلا شخص کے سامنے سجدہ کرے، تاکہ وہ گناہ سے توبہ کرلے۔آزمائش میں مبتلا شخص سے چھپ کر سجدہ کرے، تاکہ اسے تکلیف نہ ہو۔(اعانۃ الطالبین ج۱ص۲۱۲)

مسئلہ: سجدۂ شکر کا طریقہ اور اس کے واجبات و مستحبات، وہی ہیں جو طریقہ اور واجبات و مستحبات نماز کے باہر سجدۂ تلاوت کا ہے۔(تحفۃ المحتاج ج۲ص۲۱۸)

☆☆☆☆☆

کتاب الجنائز

وقت نزع کے احکام

مسئلہ: قریب الموت شخص کو کلمہ طیبہ کی تلقین مندوب ہے۔(فتح المعین ج ۲ص ۱۳۸)

مسئلہ: جو شخص حالت نزع میں ہو یعنی موت کا وقت قریب ہو چکا ہو تو اسے دائیں پہلو پر لٹا کر اس کا چہرہ قبلہ کی طرف کر دیا جائے۔ یہ ممکن نہ ہو تو بائیں پہلو پر لٹایا جائے۔ یہ بھی ممکن نہ ہو تو گدی کے بل چت لٹا دیا جائے، اور چہرہ قبلہ کی طرف کر دیا جائے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۳ص ۱۱۱)

مسئلہ: قریب الموت کو کلمہ طیبہ ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کی تلقین کی جائے، لیکن اس سے پڑھنے کے لیے اصرار نہ کیا جائے، بلکہ حاضرین خود پڑھتے رہیں، تا کہ لوگوں کو پڑھتا دیکھ کر وہ خود پڑھنے لگے۔ اگر وہ کلمہ پڑھ لے تو تلقین بند کر دی جائے، یا تھوڑی دیر بعد تلقین دہرائیں۔ اسی طرح کلمہ پڑھنے کے بعد اس نے کوئی دنیاوی بات کی تو پھر تلقین کریں، تا کہ اس کا آخری کلام کلمہ طیبہ ہو۔(تحفۃ المحتاج ج ۳ص ۱۱۱،۱۱۲)

مسئلہ: نابالغ باشعور کو بھی تلقین کرنا مستحب ہے۔(فتح المعین ج ۲ص ۱۳۸)

مسئلہ: قریب الموت شخص کی تلقین کے لیے بہتر شخص وہ ہے جس پر بدگمانی نہ کی جاتی ہو۔

(اعانۃ الطالبین ج ۲ص ۱۳۸)

مسئلہ: وراث، دشمن اور حاسد پر بدگمانی کی جاتی ہے۔ اگر کوئی دوسرا آدمی نہ ہو تو تلقین کے لیے نیک رشتہ دار بہتر ہے۔(اعانۃ الطالبین ج ۲ص ۱۳۸)

مسئلہ: اس کے پاس سورہ یٰسین تلاوت کی جائے۔(تحفۃ المحتاج ج ۳ص ۱۱۲)

مسئلہ: حیض و نفاس والی عورت یا جنبی شخص کا قریب الموت آدمی کے پاس رہنا خلاف

اولیٰ ہے۔(حاشیۃ الشروانی ج۳ص۲۲۰)

مسئلہ: جب روح نکل جائے تو اس کی آنکھیں بند کردی جائیں۔اس وقت یہ پڑھنا سنت ہے:"بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"

(تحفۃ المحتاج ج۳ص۱۱۲)

مسئلہ: میت کے دونوں جبڑے ملا کر سر کے اوپر پٹی باندھ دیئے جائیں، تاکہ منہ میں کیڑا وغیرہ داخل نہ ہو۔انگلیوں اور جوڑوں کو ڈھیلا کر دیا جائے۔اس کے کپڑے اتار کر ایک ہلکے کپڑے سے تمام بدن کو چھپایا جائے۔اس کے پیٹ پر کوئی وزنی چیز جیسے لوہا، پتھر وغیرہ رکھ دیا جائے، پھر بغیر بستر والے تخت پر قبلہ کی طرف چہرہ کر کے رکھا جائے، اور اس کا کپڑا اتار کر چادر سے چھپا دیا جائے۔(تحفۃ المحتاج ج۳ص۱۱۴تا۱۱۷)

مسئلہ: موت کے بعد آنکھ بند کرنے اور اس جیسے کام کے لیے بہتر آدمی مہربان محرم یا شوہر یا بیوی ہے۔(تحفۃ المحتاج ج۳ص۱۱۷)

مسئلہ: میت کے غسل، کفن، نماز جنازہ اور دفنانے میں جلدی کی جائے۔

(تحفۃ المحتاج ج۳ص۱۱۷،۱۱۸)

مسئلہ: موت کے بعد میت کے قرض کی ادائیگی اور اس کی وصیت کو نافذ کرنے میں جلد بازی کی جائے گی۔(تحفۃ المحتاج ج۳ص۲۱۵،۲۱۶)

موت پر رونا

مسئلہ: جب مسلمان کسی جانی یا مالی مصیبت میں مبتلا ہو، یا کسی کی موت ہو تو پڑھے:"اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ"(اعانۃ الطالبین ج۲ص۱۴۷)

مسئلہ: میت کے اوصاف بیان کر کے رونا، آواز بلند کر کے رونا، ماتم کرنا، سینہ پیٹنا، کپڑا پھاڑنا، بال کاٹنا، بال بکھیرنا، سر پر مٹی ڈالنا، اظہار غم کے لیے لباس بدلنا اور بے رائج

کپڑا پہننا حرام ہے۔(تحفۃ المحتاج ج۳ص۲۱۳ تا ۲۱۵)

مسئلہ: میت کے فخریہ حالات کو روئے بغیر بلند آواز سے بیان کرنا مکروہ ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج۳ص۲۱۸،۲۱۹-حاشیۃ الشروانی ج۳ص۲۱۴)

مسئلہ: موت سے پہلے یا موت کے بعد بلا آواز رونا جائز ہے،لیکن نزع کے وقت نہ رونا بہتر ہے۔(تحفۃ المحتاج ج۳ص۲۱۳،۲۱۴)

مسئلہ: نماز جنازہ اور دعا وغیرہ کے لیے موت کا اعلان سنت ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج۳ص۲۱۸)

مسئلہ: اہل میت اور اس کے دوستوں کے لیے میت کے چہرہ کو بوسہ دینا جائز ہے۔ان کے علاوہ کے لیے خلاف اولیٰ ہے۔(تحفۃ المحتاج ج۳ص۲۱۸)

مسئلہ: میت اگر صالح و متقی ہے تو جس کے لیے میت کو دیکھنا اور چھونا جائز ہے،اس کے لیے میت کو بوسہ دینا سنت ہے۔(تحفۃ المحتاج ج۳ص۲۱۸-حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: غیر محرم کے لیے عورت میت کے چہرہ کو بوسہ دینا جائز نہیں،اور عورت کو غیر محرم مرد میت کے چہرہ کو بوسہ دینا جائز نہیں۔(حاشیۃ الشروانی ج۳ص۲۱۸)

تعزیت کے احکام

مسئلہ: موت کے بعد دفن سے پہلے اور دفن کے بعد تین دن تک تعزیت کرنا سنت ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج۳ص۲۰۹،۲۱۰-اعانۃ الطالبین ج۲ص۱۴۵)

مسئلہ: جو آدمی موت کے تین دن کے بعد آیا،یا بعد میں خبر ملی،یا موت کے وقت یہ بیمار تھا،یا قیدی تھا تو موقع ملنے پر تعزیت کرے گا۔((تحفۃ المحتاج ج۳ص۲۱۰)

مسئلہ: تعزیت میں صبر کی تلقین،خلاف شرع امر سے بچنے کی ترغیب،مسلمان میت کی بخشش اور اہل میت کے رنج والم دور ہونے کی دعا کرے۔

(اعانۃ الطالبین ج۲ص۱۴۵-تحفۃ المحتاج ج۳ص۲۰۹،۲۱۰)

مسئلہ: تعزیت کرنے والا میت کے پسماندگان سے کہے:

"اَعْظَمَ اللّٰہُ اَجْرَکَ وَاَحْسَنَ عَزَائَکَ وَغَفَرَ لِمَیِّتِکَ وَجَبَرَ مُصِیْبَتَکَ"

(اعانۃ الطالبین ج۲ص۱۴۵-تحفۃ المحتاج ج۳ص۲۱۰تا۲۱۲)

مسئلہ: تعزیت کا جواب سنت ہے، جواب یہ ہے:

"جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا وَتَقَبَّلَ اللّٰہُ مِنْکَ"

(حاشیۃ الشروانی ج۳ص۳۱۰)

مسئلہ: غائب اور معذور خط کے ذریعہ تعزیت کرسکتا ہے۔

(حاشیۃ الشروانی ج۳ص۳۱۰)

مسئلہ: فاسق اور بدعتی کی تعزیت مکروہ ہے۔(حاشیۃ الشروانی ج۳ص۲۱۳)

مسئلہ: موت کے تین دن بعد تعزیت کرنا مکروہ ہے،اور میت کے رشتہ داروں کا گھر میں بیٹھنا تاکہ لوگ تعزیت کے لیے آئیں، یہ مکروہ ہے۔اسی طرح آنے والوں کے لیے کھانا پکا کر رکھنا بھی مکروہ ہے۔(اعانۃ الطالبین ج۲ص۱۴۵-تحفۃ المحتاج ج۳ص۲۱۰)

مسئلہ: اہل میت کے پڑوسی،دوست واحباب اور دور کے رشتہ داروں کو سنت ہے کہ میت کے گھر والوں کو موت کے دن اور رات کو کھانا کھلائیں،اور انہیں اصرار کر کے کھلایا جائے۔(اعانۃ الطالبین ج۲ص۱۴۵-تحفۃ المحتاج ج۳ص۲۴۷)

میت کے احکام

مسئلہ: مسلمان میت کی نماز جنازہ پڑھنا،غسل دینا،کفن دینا اور دفن کرنا مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے۔کسی نے نہ کیا تو سب گنہگار ہوئے،اور بعض نے کردیا تو سب بری الذمہ ہو گئے۔(فتح المعین ج۲ص۱۰۸تا۱۱۶-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۳ص۱۱۸)

مسئلہ: ناقص بچہ گر گیا تو اگر پیدا ہونے کے بعد اس میں زندگی کی علامتیں پائی جائیں، جیسے رونا یا حرکت کرنا تو غسل دینا اور کفنانا، نماز جنازہ پڑھنا اور دفن کرنا واجب ہے۔ اگر زندگی کی کوئی علامت نہیں پائی گئی اور خلقت ظاہر ہو چکی ہے، یعنی جسم کے اجزا بن چکے ہیں، یعنی چار ماہ ہو چکے ہیں تو غسل دینا، کفن دینا اور دفن کرنا واجب ہے۔ اگر خلقت ظاہر نہ ہوئی ہو، یعنی چار ماہ نہ ہوا ہو تو اسے غسل دیئے بغیر ایک کپڑا میں چھپانا اور دفن کرنا واجب ہے، اور اگر صرف جما ہوا خون یا گوشت کا لوتھڑا ہے تو صرف دفن کرنا سنت ہے۔

(فتح المعین ج۲ص۱۲۳-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۳ص۱۹۲تا۱۹۴)

مسئلہ: اگر کسی ایسے مسلمان کا کوئی عضو پایا گیا جس کی موت کا علم ہو، اگر چہ وہ عضو موت کے بعد جدا ہوا ہو، یا ناخن یا بال ہو تو اس عضو کو غسل دینا، کپڑے سے چھپانا، نماز جنازہ پڑھنا اور دفن کرنا واجب ہے، پھر جب اس کی لاش مل جائے تو نماز دہرانا واجب ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج۳ص۱۹۰،۱۹۱)

مسئلہ: اگر کسی مسلمان کی زندگی میں اس کا کوئی عضو الگ ہوا، یا اس کی موت کا علم نہ ہو تو اسے کپڑے سے چھپانا اور دفن کرنا سنت ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج۳ص۱۹۲- حاشیۃ الشروانی ایضاً)

شہید کے احکام

مسئلہ: شہید کو غسل دینا، اور اس کی نماز جنازہ پڑھنا حرام ہے۔

(فتح المعین ج۲ص۱۰۸، ۱۳۵، ۱۳۶-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۳ص۱۹۵)

مسئلہ: شہید کو کفن دینا اور دفن کرنا واجب ہے۔(اعانۃ الطالبین ج۲ص۱۰۸)

مسئلہ: شہید کو اسی کپڑے میں کفنانا مندوب ہے، جس کپڑے میں شہادت ہوئی، یعنی جس میں خون لگا ہوا ہے۔ اگر وہ کپڑا کافی نہ ہو جیسے تمام بدن کو وہ کپڑا نہ چھپا سکے تو دوسرے

کپڑے سے پورا بدن چھپانا واجب ہے۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۱۳۸- اعانۃ الطالبین ایضاً- تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۱۹۷)

مسئلہ: شہید اگر جنگی ضرورت کی وجہ سے ریشم کا کپڑا پہنا تھا تو ریشم کا کپڑا اتارنا، اور دوسرے کپڑے کا کفن دینا واجب ہے۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۱۳۸)

مسئلہ: شہید اگر جنبی ہو تو بھی غسل دینا حرام ہے، اور شہید کے خون کو دھلنا بھی حرام ہے۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۱۳۶)

شہید کے اقسام:

شہید کی تین قسمیں ہیں (۱) شہید دنیا و آخرت (۲) شہید آخرت (۳) شہید دنیا۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۱۳۶- اعانۃ الطالبین ایضاً)

(۱) شہید دنیا و آخرت وہ ہے جو اسلام کی سربلندی کے لیے جہاد کرتا ہوا شہید ہو جائے۔

(۲) شہید آخرت وہ ہے جو ظلماً قتل کیا جائے، یا دریا، سمندر یا بہت پانی میں ڈوب کر مر جانے والا، یا آگ سے جل کر مر جانے والا، یا پیٹ کی بیماری جیسے استسقا، یا اسہال وغیرہ سے مر جانے والا۔

(۳) شہید دنیا وہ ہے جو قومی غیرت وحمیت یا مال غنیمت وغیرہ کے لیے جنگ کرتا ہوا شہید ہو۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۱۳۶- اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: شہید دنیا و آخرت اور شہید دنیا کو نہ غسل دیا جائے گا، نہ جنازہ پڑھی جائے گی، اور شہید آخرت کو غسل دیا جائے گا، اور نماز جنازہ پڑھی جائے گا۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۱۳۶- اعانۃ الطالبین ایضاً)

شہید دنیا و آخرت کے اقسام واحکام:

(۱) شہید وہ ہے، جو کافروں سے یا ایک کافر سے جنگ کرتا ہوا جنگ ختم ہونے سے

پہلے شہید ہو جائے۔

(۲) یا جنگ میں کسی مسلمان کا ہتھیار غلطی سے اسے لگ گیا، اور اس کی موت ہوگئی تو مقتول شہید ہے۔

(۳) یا کافروں نے جنگ میں اپنی طرف سے کسی مسلمان کو لایا تھا، اور اس مسلمان نے کسی مسلمان کو قتل کر دیا جو مسلمانوں کی فوج میں تھا، تو مقتول شہید ہے۔

(۴) یا جنگ کی حالت میں کسی کنواں یا گڈھے میں گر کر مر گیا تو شہید ہے۔

(۵) یا جنگ کی حالت میں مردہ پایا گیا تو وہ شہید ہے، گرچہ اس پر خون کا اثر نہ ہو۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۱۳۶، ۱۳۷ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

شہید دنیا و آخرت کے شرائط:

شہید دنیا و آخرت کی تین شرطیں ہیں:

(۱) جنگ کی حالت میں موت ہونا (۲) جنگ کی وجہ سے موت ہونا۔

(۳) جنگ کو علمائے اسلام نے حلال قرار دیا ہو۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۱۳۶، ۱۳۷ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: جنگ میں کوئی زخمی ہو گیا، اور زخم شدید ہے کہ اس کی وجہ سے موت یقینی ہے، اور زخمی میں حیات مستقرہ موجود تھی، پھر یہ جنگ ختم ہونے کے بعد مرا تو شہید نہیں، لیکن جنگ ختم ہوتے وقت جو زخمی حالت مذبوحی میں تھا، اور اس کے اندر حیات مستقرہ نہیں تھی تو وہ شہید ہے۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۱۳۷ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: حیات مستقرہ یہ ہے کہ جنگ کے بعد ایک یا دو دن زندہ رہ سکے۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۱۳۸)

مسئلہ: جنگ کی حالت میں کوئی مرض یا اچانک موت کی وجہ سے مر جائے تو شہید نہیں۔

اسی طرح جوحرام جنگ میں مرجائے، وہ بھی شہید نہیں۔(اعانۃ الطالبین ج ۲ص ۱۳۷)

مسئلہ: مسلمانوں کے درمیان کوئی حربی کافر داخل ہوکر کسی مسلمان کو قتل کردے تو مقتول شہید نہیں۔اگر مسلمان نے مقابلہ کیا،اور حربی نے قتل کردیا تو مقتول شہید ہے۔

(فتح المعین ج ۲ص ۱۳۸-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر جنگ کے درمیان کسی مسلمان نے شکاری جانور پر تیر چلایا،اور تیر کسی مسلمان کو لگ گیا تو یہ شہید نہیں۔(اعانۃ الطالبین ج ۲ص ۱۳۸)

میت کا غسل

مسئلہ: مسلمان میت کو غسل دینا واجب ہے،اگرچہ میت پانی میں ڈوبی ہوئی ہو، یا فرشتوں اور جنات نے غسل دیا ہو۔

(فتح المعین ج ۲ص ۱۰۸-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۳ص ۱۱۹)

مسئلہ: اگر پانی نہ ملے، یا محرم غسل دینے والا نہ ملے، یا جلنے یا غسل دینے والے پر خوف کھانے کی وجہ سے میت کو غسل دلانا ممکن نہ ہو تو غسل کی جگہ تیمّم کرانا واجب ہے۔

(فتح المعین ج ۲ص ۱۱۱-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۳ص ۱۱۹)

مسئلہ: اگر غسل ممکن نہ ہو تو تیمّم کرانا واجب ہے۔(فتح المعین ج ۲ص ۱۱۱)

مسئلہ: غسل دینے والے کو میت کی طرف سے غسل کی ادائیگی اور اس پر نماز جنازہ جائز ہونے کی نیت کرنا سنت ہے،لیکن نیت کرنا واجب نہیں۔(تحفۃ المحتاج ج ۳ص ۱۱۹)

مسئلہ: میت کو غسل دیتے وقت ''اَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پڑھنا سنت ہے۔اس کے ساتھ '' اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَمِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ'' کہنا اچھا ہے۔(حاشیۃ الشروانی ج ۳ص ۱۲۷)

مسئلہ: میت کی ستر گاہ پر نظر ڈالنا اور بلا حائل اس کو چھونا حرام ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج۳ص۲۱۹)

مسئلہ: اس مسئلہ میں مرد وعورت کے لیے ستر گاہ ناف اور گھٹنہ کا درمیانی حصہ ہے۔

(حاشیۃ الشروانی ج۳ص۲۱۹)

مسئلہ: غسل دینے والے کو بلاضرورت میت کا بدن دیکھنا اور کسی حائل یعنی کپڑا وغیرہ کے بغیر بدن کو چھونا مکروہ ہے، اور ستر گاہ دیکھنا حرام ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج۳ص۲۱۹)

مسئلہ: موت کے بعد زوجین کا ایک دوسرے کی ستر گاہ کو بلا حائل چھونا حرام ہے، لیکن بلا شہوت دیکھنا جائز ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج۳ص۲۱۹ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: میت کو اوندھے منہ لٹانا حرام ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج۳ص۲۱۹)

قرعہ کا حکم:

مسئلہ: میت کے غسل، نماز جنازہ اور دفن میں دو برابری والے حقدار میں اختلاف ہو جائے تو قرعہ اندازی کی جائے گی۔ (تحفۃ المحتاج ج۳ص۲۲۰)

مسئلہ: اقل غسل ایک بار نہلانا ہے، اس طرح کہ میت کے پورے بدن پر پانی بہایا جائے ، اور ختنہ نہ کی ہوئی میت کے قلفہ کے اندر پانی پہنچ جائے ، اور اکمل غسل تین بار نہلانا ہے۔

(فتح المعین ج۲ص۱۰۹-تحفۃ المحتاج ج۳ص۱۱۹)

غسل میت کا طریقہ

مسئلہ: غسل کا مکمل طریقہ یہ ہے کہ میت کو کسی چھت کے نیچے بند اور خالی جگہ میں باریک قمیص میں ایک چار پائی یا کسی اونچی چیز پر چت لٹایا جائے۔ میت کو نہلانے والی جگہ میں ولی، غسل دینے والا اور اس کے مددگاروں کے علاوہ کوئی دوسرا داخل نہ ہو۔ غسل دینے والا اپنے بائیں ہاتھ کو میت کی گردن کے پیچھے کندھوں پر رکھ کر اس کی پیٹھ کو اپنے داہنے گھٹنے پر ٹیک لگا کر بٹھائے، پھر اپنے بائیں ہاتھ کو بار بار اس کے پیٹ پر ہلکا ہلکا پھرائے ، تا کہ اس

کے پیٹ سے فضلات نکل جائیں، پھر پہلے کی طرح چت لٹائے، اور اپنے بائیں ہاتھ پر ایک کپڑا لپیٹ کر اس کی شرمگاہ دھوئے، اس کے بعد خرقہ کو پھینک کر اپنے ہاتھ کو اچھی طرح صابون وغیرہ سے دھوئے، پھر نیا کپڑا لپیٹ کر میت کے دانتوں کو شہادت کی انگلی سے صاف کرے۔ اس وقت میت کا منہ نہ کھولے اگر میت کے منہ میں کوئی نجس چیز نہ ہو، اور اگر کوئی نجس چیز ہو تو منہ کھول کر صاف کرے۔ سب سے چھوٹی انگلی سے اس کی ناک صاف کرے، اور کسی نرم لکڑی سے ناخن کے نیچے کی گندگی دور کرے، پھر اس کو وضو کرائے، پھر اس کا سر اور داڑھی دھلے، اور چوڑے دانت والی کنگھی لے کر نرمی سے کنگھی کرے۔ کنگھی کرتے وقت جھڑے ہوئے بالوں کو اسی کے کفن میں رکھے، تاکہ اسے بھی میت کے ساتھ دفنایا جائے۔ وضو کراتے وقت سنتِ غسل کی نیت کرنی ضروری ہے۔

میت کے اگلے حصہ کی طرف پہلے دائیں، پھر بائیں بازو پر غسل دیا جائے، اس طرح کہ گردن سے شروع کر کے قدموں تک پانی بہائے، پھر بائیں بازو پر پلٹا کر اس کے پچھلے حصہ کی طرف دائیں بازو کو غسل دیا جائے، اس طرح کہ کاندھے سے قدموں تک پانی بہائے، پھر دائیں پہلو لٹا کر اس کا بایاں پہلو دھویا جائے۔ ہر مرتبہ بیر کے پتے یا صابون کا استعمال کیا جائے، پھر پانی سے اسے دھوئے، پھر صاف پانی اس کے بیچ سر سے پیروں تک بہایا جائے۔ یہ پہلا غسل مکمل ہوا۔

پھر اسی طرح دوسرا پھر تیسرا غسل دیا جائے۔ تین بار نہلانے کے باوجود اگر پاکی حاصل نہ ہو تو صفائی ہونے تک طاق عدد سے نہلائے، اور ہر مرتبہ پانی میں تھوڑا کافور ملائے، اسے ہر غسل کے آخری مرتبہ ملانا سنت مؤکدہ ہے، اور حج یا عمرہ کا احرام باندھے ہوئے شخص کے بدن، کفن اور غسل کے پانی میں خوشبو کا استعمال حرام ہے۔ جب غسل مکمل ہو جائے تو میت کے جوڑوں کو نرم کرے اور نرم کپڑے سے اچھی طرح پونچھے۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۱۰۹، ۱۱۰-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۱۲۰ تا ۱۲۸)

مسئلہ: مرد کا مرد کو نہلانا اور عورت کا عورت کو نہلانا بہتر ہے۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۱۱۱-تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۱۲۸، ۱۲۹)

مسئلہ: عورت کے غسل میں محرم عورتیں پھر رشتہ دار عورتیں پھر رضاعی رشتہ دار عورتیں پھر سسرالی رشتہ دار عورتیں بہتر ہیں، پھر اجنبی عورتیں پھر شوہر پھر محرم مرد اس ترتیب پر جو ترتیب نماز جنازہ میں ہے۔(اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۱۱۲-تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۱۳۲، ۱۳۳)

مسئلہ: مرد کے غسل میں بہتر وہ ہے جو نماز جنازہ پڑھانے کے لیے بہتر ہو، پھر اجنبی مرد، پھر بیوی، پھر محرم عورتیں۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۱۱۲-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۱۳۲)

مسئلہ: کافر، قاتل، فاسق، دشمن اور نابالغ میت کو غسل دینے کے اہل نہیں۔

(اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۱۱۲-تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۱۳۴)

مسئلہ: میت عورت ہے، اور وہاں صرف اجنبی مرد ہے، یا میت مرد ہے، اور وہاں صرف اجنبی عورت ہے تو اجنبی مرد یا اجنبی عورت میت کو تیمّم کرائے گی۔میت غیر مشتہات بچی یا نابالغ بچہ ہو تو اجنبی مرد و عورت کا دونوں کو غسل دینا جائز ہے۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۱۱۱-تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۱۳۰، ۱۳۱)

مسئلہ: زوجین کا ایک دوسرے کو غسل دینا جائز ہے، اور ہاتھ پر کپڑا لپیٹ لے، اور جسم کو بلا حائل نہ چھوئے۔(فتح المعین ج ۲ ص ۱۱۱-تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۱۳۰)

مسئلہ: غسل دینے والے اور اس کے مددگار کا امانتدار اور پاک ہونا سنت ہے، تاکہ اگر کوئی خوبی میت میں دیکھے جیسے چہرہ چمک اٹھا، یا بدن سے خوشبو آئی تو اسے لوگوں کے سامنے بیان کرے، اور اگر کوئی بری بات دیکھے جیسے چہرہ کا رنگ کالا ہو گیا، یا بدبو آئی تو بلا

مصلحت اس کا ذکر حرام ہے۔(تحفۃ المحتاج ج۳ص۲۲۰)

مسئلہ: اگر کوئی بد مذہب مرا،اوراس کی میت میں کوئی برائی دیکھے تو بیان کرے،تاکہ لوگوں کواس سے عبرت حاصل ہو،اورلوگ بد مذہبیت سے توبہ کریں۔

(تحفۃ المحتاج ج۳ص۲۲۰)

مسئلہ: جنبی اورحیض ونفاس والی عورت کا میت کونہلانا مکروہ نہیں۔

(تحفۃ المحتاج ج۳ص۲۲۰)

مسئلہ: اسباب حدث میں سے کوئی سبب پائے جانے سے میت کی طہارت نہیں ٹوٹتی، لہٰذا اس کو دوبارہ غسل نہیں دیا جائے گا،لیکن غسل کے بعد جونجاست نکلے،اس کودفن سے پہلے دورکرنا واجب ہے۔اگرنجاست مسلسل نکلتی رہے تواس کاغسل اوراس کی نماز سلسل بول کے مریض کی طرح درست ہے۔

(فتح المعین ج۲ص۱۱۰-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۳ص۱۱۸،۱۱۹)

کفن کا بیان

مسئلہ: مردوعورت کا اقل کفن ایک ایسا کپڑا ہے جوسارے بدن کوچھپادے۔

(فتح المعین ج۲ص۱۱۲،۱۱۳-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۳ص۱۳۸)

مسئلہ: مرد کامکمل کفن تین ایسی چادر ہے جس سے پورا بدن چھپ جائے۔

(فتح المعین ج۲ص۱۱۳-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۳ص۱۴۱)

مسئلہ: عورت کا افضل کفن تہبند،قمیص،دوپٹہ اوردوچادر ہے۔

(فتح المعین ج۲ص۱۱۳-تحفۃ المحتاج ج۳ص۱۴۱تا۱۴۵)

مسئلہ: مرد کے کفن میں قمیص وعمامہ دینا بھی جائز ہے۔(فتح المعین ج۲ص۱۱۳)

مسئلہ: ناپاک کپڑے کے علاوہ کوئی دوسرا پاک کپڑا نہ ملے تو بغیر کپڑے کے نماز پڑھی

جائے، پھر اسی ناپاک کپڑے میں اسے کفنایا جائے۔(اعانۃ الطالبین ج۲ص۱۱۴)

مسئلہ: کپڑا نہ ملے تو چمڑا پھر گھاس پھر گلی ہوئی مٹی سے میت کا بدن چھپانا واجب ہے۔

(فتح المعین ج۲ص۱۱۵-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۳ص۱۳۷)

مسئلہ: قرآن کی آیتیں اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کو کفن پر اس طرح لکھنا کہ اس کا اثر باقی رہے۔حرام ہے،لعاب سے لکھنا حرام نہیں۔(فتح المعین ج۲ص۱۱۵)

مسئلہ: شادی شدہ عورت کی تجہیز یعنی کفن ودفن کا خرچ اس کے مالدار شوہر پر ہے۔ دوسری میت کی تجہیز کا خرچ میت کے چھوڑے ہوئے مال سے لیا جائے گا۔میت کا کچھ مال نہ ہو تو تجہیز کا خرچ اس پر آئے گا جس پر میت کا نفقہ تھا۔ایسا کوئی نہ ہو تو بیت المال سے خرچ لیا جائے گا۔اگر بیت المال بھی نہ ہو تو مالدار مسلمانوں سے خرچ لیا جائے گا۔

(فتح المعین ج۲ص۱۱۴،۱۱۵-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۳ص۱۴۵تا۱۴۶)

مسئلہ: پاک کپڑا موجود ہونے کے باوجود ناپاک کپڑے کا کفن دینا کافی نہیں۔

(تحفۃ المحتاج ج۳ص۱۳۶)

مسئلہ: احرام والے مرد کو سلا ہوا کپڑا پہنانا اور اس کا سر چھپانا حرام ہے،اور احرام والی عورت کا چہرہ چھپانا اور دستانہ سے ہتھیلی چھپانا حرام ہے۔(تحفۃ المحتاج ج۳ص۱۵۲)

مسئلہ: کفن پہنانے کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے عمدہ اور وسیع کفن بچھایا جائے، پھر دوسرا پھر تیسرا کفن بچھایا جائے۔ہر ایک پر خوشبو لگائی جائے،اور ہر ایک پر تین بار عود کی دھونی دی جائے، پھر اس پر میت کو چت لٹایا جائے۔سرین کو کپڑے سے باندھا جائے، پھر ہر سوراخ اور اعضائے سجدہ یعنی پیشانی، ناک، ہاتھ، گھٹنے اور قدم پر خوشبو اور کافور لگی ہوئی روئی رکھی جائے، پھر ہر چادر کو بائیں جانب سے داہنی طرف، پھر داہنی طرف سے بائیں جانب لپیٹا جائے، پھر چادروں کو باندھا جائے، پھر جب میت کو قبر میں لٹایا جائے تو بندش کھول دی جائے۔(تحفۃ المحتاج ج۳ص۱۵۰تا۱۵۲)

مسئلہ: عورت کی پستان کو ایک کپڑا اسے باندھا جائے، تاکہ حرکت نہ ہو۔
(تحفۃ المحتاج ج۳ ص۱۵۲)

مسئلہ: کفن سفید ہونا سنت ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج۳ ص۱۴۵)

مسئلہ: میت کے دفن کے بعد کفن بوسیدہ ہو گیا، اور جنازہ کسی طرح سے ظاہر ہو گیا تو دو بارہ کفن دینا اس پر واجب ہے جس پر اس کا نفقہ واجب تھا۔ (حاشیۃ الشروانی ج۳ ص۱۵۳)

نماز جنازہ کا بیان

نماز جنازہ کی چھ شرطیں ہیں:

(۱) نمازی کا حدث اصغر اور حدث اکبر سے پاک ہونا۔

(۲) نمازی کا نجاست سے پاک ہونا (۳) نمازی کا ستر گاہ چھپانا۔

(۴) نمازی کا قبلہ رخ ہونا (۵) میت کا ناپاکی سے پاک ہونا۔

(۶) میت کا اعتبار امام کی طرح ہوگا یعنی جیسے امام سے آگے کھڑا ہونا صحیح نہیں، اسی طرح میت کے آگے کھڑا ہونا صحیح نہیں۔

(فتح المعین ج۲ ص۱۳۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج۳ ص۲۲۶)

مسئلہ: جنازہ غائب ہو تو نمازی کے میت سے آگے ہونے میں حرج نہیں۔
(فتح المعین ج۲ ص۱۳۱)

مسئلہ: نماز جنازہ میں وہ تمام چیزیں شرط ہیں جو دوسری نمازوں میں ہیں۔ اسی طرح اقتدا کے احکام ہیں۔ جو سنت یا مکروہ دوسری نمازوں میں ہے، وہ یہاں بھی ہیں، جب کہ وہ یہاں آ سکتا ہو۔ (تحفۃ المحتاج ج۳ ص۱۷۵ - فتح المعین ج۲ ص۱۳۰، ۱۳۱)

مسئلہ: اگر کوئی کنواں یا سمندر میں گر کر مر گیا، اور اسے غسل دلانا اور تیمّم کرانا مشکل ہو تو نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی۔ (فتح المعین ج۲ ص۱۳۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: کفن پہنانے سے پہلے نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے۔(تحفۃ المحتاج ج۳ص۲۲۶)

مسئلہ: دفن سے پہلے نماز جنازہ پڑھنا واجب ہے۔اگر قبر پر نماز جنازہ پڑھ لی گئی تو فرضیت کا حکم ادا ہو جائے گا۔

(فتح المعین ج۲ص۱۳۵-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۳ص۱۷۹)

مسئلہ: شہر سے غائب میت کی نماز جنازہ پڑھنا صحیح ہے،اور نبی کے علاوہ کسی دوسرے مومن کی قبر پر نماز جنازہ پڑھنا صحیح ہے،جب کہ نماز پڑھنے والا صاحب قبر کی موت کے وقت فرض ادا کرنے کے لائق ہو یعنی عاقل،بالغ اور طاہر ہو۔

(فتح المعین ج۲ص۱۳۳-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۳ص۱۷۸تا۱۸۱)

مسئلہ: اگر کسی نے روئے زمین پر آج مرنے والے نہلائے ہوئے مسلمان میت پر نماز جنازہ پڑھی تو یہ جائز ہے، بلکہ مستحب ہے۔(اعانۃ الطالبین ج۲ص۱۲۴)

مسئلہ: اگر کسی جگہ مرد موجود ہو، یا کوئی باشعور بچہ ہو تو صرف عورتوں اور مخنثوں کے نماز جنازہ پڑھنے سے فرضیت ادا نہیں ہوگی۔(فتح المعین ج۲ص۱۳۴-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر کوئی ایک مرد یا باشعور بچہ نماز جنازہ پڑھ لیا تو فرض ادا ہو جائے گا،گرچہ وہاں بالغ مرد بھی موجود ہے،اور اگرچہ اس بچہ کو فاتحہ اور دعا وغیرہ یاد نہ ہو، بلکہ پڑھنے کی مقدار میں چپ کھڑا رہا،گرچہ وہاں فاتحہ و دعا وغیرہ کو یاد رکھنے والا موجود ہو۔

(فتح المعین ج۲ص۱۳۴-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۳ص۱۷۶)

مسئلہ: اگر عورتوں اور مخنثوں کے علاوہ کوئی مرد موجود نہ ہو تو عورتوں پر نماز جنازہ پڑھنا واجب ہے،اور ایسی صورت میں صرف عورتوں اور مخنثوں کی نماز سے فرض ادا ہو جائے گا۔

(تحفۃ المحتاج ج۳ص۱۷۶)

مسئلہ: مبارک اوقات جیسے عرفہ،عید،عاشورہ کے دن،جمعہ کے دن یا رات کو مرنے

والے کی نماز جنازہ پڑھنااور دفن میں حاضر ہونا سنت مؤکدہ ہے، تاکہ برکت حاصل ہو۔

(حاشیۃ الشروانی ج۳ص۲۲۹)

مسئلہ: نمازیوں کی زیادتی کے لیے نماز جنازہ میں تاخیر کرنا سنت نہیں۔ ہاں، ولی کے حاضر ہونے کا انتظار کیا جائے گا، جب کہ میت میں تبدیلی ہونے کا خوف نہ ہو۔

(تحفۃ المحتاج ج۳ص۲۲۹، ۲۳۰۔ فتح المعین ج۲ص۱۳۱)

مسئلہ: جو نماز جنازہ پڑھ چکا ہو، اس کے لیے نہ پڑھنا سنت ہے۔ اگر پڑھا تو وہ نفل ہو گی۔ (فتح المعین ج۲ص۱۳۲۔ اعانۃ الطالبین ایضاً۔ تحفۃ المحتاج ج۳ص۲۲۹)

مسئلہ: اگر نماز جنازہ ہوگئی۔ اب کوئی آیا تو اسے نماز پڑھنا سنت ہے، اور اس کی نماز بھی فرض ہوگی، اور وہ فرض کی نیت کرے، اور بعد میں آنے والوں کو دفن کے بعد نماز جنازہ پڑھنا افضل ہے۔

(فتح المعین ج۲ص۱۳۲۔ اعانۃ الطالبین ایضاً۔ تحفۃ المحتاج ج۳ص۲۲۹)

مسئلہ: نماز جنازہ میں سجدۂ سہو نہیں کیا جاتا۔ (تحفۃ المحتاج ج۲ص۱۶۹، ج۳ص۱۶۱)

مسئلہ: کافر کے لیے بخشش کی دعا مانگنا اور نماز جنازہ پڑھنا حرام ہے۔

(فتح المعین ج۲ص۱۳۵۔ اعانۃ الطالبین ایضاً۔ ۃ المحتاج ج۳ص۱۸۸، ۱۸۹)

مسئلہ: جس کے مسلمان ہونے میں شک ہو، اس کی نماز جنازہ پڑھنا حرام ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج۳ص۱۸۸، ۱۸۹)

مسئلہ: خودکشی کرنے والے کو غسل و کفن دیا جائے گا، اور نماز جنازہ پڑھی جائے گی، اور دفن کیا جائے گا۔ (تحفۃ المحتاج ج۳ص۲۳۰)

چند جنازوں پر نماز کے احکام

مسئلہ: چند میت جمع ہو جائے تو ایک نماز جنازہ جائز ہے، اور سب پر نماز کی اجمالی نیت

کر لے۔(فتح المعین ج۲ص۱۳۴،۱۳۵-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۳ص۱۸۷)

مسئلہ: اجتماعی نماز جنازہ کی نیت اس طرح کہے کہ مسلمانوں کی حاضر میتوں پر نماز جنازہ پڑھتا ہوں، یا امام جن پر نماز جنازہ پڑھتا ہے، ان پر نماز پڑھتا ہوں۔

(اعانۃ الطالبین ج۲ص۱۳۵)

مسئلہ: اگر چند جنازہ جمع ہو جائیں تو الگ الگ نماز پڑھنا افضل ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج۳ص۱۸۷)

مسئلہ: نماز جنازہ سے پہلے دفن کر دینا حرام ہے، لیکن دفن کے بعد نماز جنازہ پڑھنے سے بھی فرضیت ادا ہو جائے گی۔(فتح المعین ج۲ص۱۳۵)

مسئلہ: جب چند جنازے ایک ساتھ ہوں، اور امامت کے بارے میں اولیا کے درمیان اختلاف ہو جائے تو جس کا نام قرعہ میں نکلے، وہی امامت کرے۔

(تحفۃ المحتاج ج۳ص۱۸۷)

مسئلہ: اگر مسلمانوں اور کافروں کی لاشیں مل جائیں اور معلوم نہ ہو سکے کہ کونسی میت مسلمان کی ہے؟ اور کونسی میت کافر کی ہے؟ تو سب کو غسل دینا، کفن دینا اور من جملہ نماز پڑھنا اور مسلمان و کافر کے قبرستان کے علاوہ جگہ میں دفن کرنا واجب ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج۳ص۲۲۴تا۲۲۶)

مسئلہ: ان پر جنازہ پڑھتے وقت ان میں سے مسلمانوں کی نماز جنازہ پڑھنے کی نیت کرے، اور سب پر ایک ہی وقت نماز پڑھنا افضل ہے، اور دعا اس طرح کرے:

''اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُسْلِمِ مِنْهُمْ ''(یا اللہ! ان میں سے مسلمانوں کی مغفرت فرما)

(تحفۃ المحتاج ج۳ص۲۲۵)

مسئلہ: اگر ہر ایک پر الگ الگ نماز پڑھے تو بھی جائز ہے، لیکن نیت اس طرح کرے۔

''اگر یہ مسلمان ہے تو اس پر نماز جنازہ پڑھنے کی نیت میں نے کی''

(اُصَلِّی عَلَیْہِ اِنْ کَانَ مُسْلِمًا)

اور اس طرح دعا کرے:

''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ اِنْ کَانَ مُسْلِمًا'' (یا اللہ! اگر یہ مسلمان تھا تو اس کی بخشش فرما)

(تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۲۲۵)

نماز جنازہ کے ارکان

نماز جنازہ کے سات رکن ہیں:

(۱) نیت کرنا (۲) قیام کی قدرت رکھنے والے کا کھڑا ہونا۔

(۳) تکبیر تحریمہ کے ساتھ چار تکبیریں کہنا۔

(۴) سورہ فاتحہ پڑھنا۔ اس کا تکبیر اولیٰ کے بعد پڑھنا بہتر ہے۔

(۵) دوسری تکبیر کے بعد حضور اقدس رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجنا۔

(۶) تیسری تکبیر کے بعد میت کے لیے اخروی دعا کرنا۔

(۷) چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرنا۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۱۲۴ تا ۱۲۹ - تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۱۵۷ تا ۱۶۵)

مسئلہ: نیت میں میت کی شخصیت کا تعین واجب نہیں، بلکہ یہ کہنا کافی ہے کہ میں اس میت پر فرض نماز پڑھتا ہوں، یا جس پر یہ امام پڑھتے ہیں، یا حاضر میت پر نماز پڑھتا ہوں۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۱۲۴ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۱۵۹)

نماز جنازہ کی سنتیں

(۱) زبان سے نیت کرنا۔

(فتح المعین ج ۱ ص ۱۲۹، ۱۳۰ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۸ تا ۱۳)

(۲) تکبیروں میں اپنے دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں کے مقابل اٹھانا اور پھر اپنے سینہ کے نیچے رکھنا۔ (فتح المعین ج۲ص۱۲۵-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۳ص۱۶۵)

(۳) فاتحہ سے پہلے تعوذ پڑھنا۔ (فتح المعین ج۲ص۱۲۶-تحفۃ المحتاج ج۳ص۱۶۵)

(۴) فاتحہ ختم ہونے پر آمین کہنا۔ (اعانۃ الطالبین ج۲ص۱۲۶)

(۵) سجدہ کی جگہ کی طرف دیکھنا۔

(فتح المعین ج۱ص۱۸۳-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۳ص۱۷۵)

(۶) دعائے افتتاح اور کوئی سورہ نہ پڑھنا۔

(فتح المعین ج۲ص۱۲۶، ج۱ص۱۴۵-تحفۃ المحتاج ج۳ص۱۶۵)

(۷) سورہ فاتحہ کو آہستہ پڑھنا۔

(فتح المعین ج۲ص۱۲۵، ۱۲۶-تحفۃ المحتاج ج۳ص۱۶۵)

(۸) تکبیرات اور سلام میں آواز بلند کرنا۔

(شرح البہجۃ الوردیہ ج۶ص۹۶-فتح المعین ج۲ص۱۲۶)

(۹) نماز میں سب سے افضل درود، درود ابراہیمی ہے، لہٰذا اسی کو پڑھنا، اور درود کے ساتھ سلام بھی بھیجنا۔ (فتح المعین ج۲ص۱۲۵، ۱۲۶-اعانۃ الطالبین ایضاً)

(۱۰) درود و سلام سے پہلے حمد یعنی الحمد للہ رب العلمین پڑھنا۔

(فتح المعین ج۲ص۱۲۶)

(۱۱) درود و سلام کے بعد تمام مومنین و مومنات کے لیے دعا کرنا۔

(فتح المعین ج۲ص۱۲۶)

(۱۲) چوتھی تکبیر کے بعد یہ پڑھے:

''اَللّٰھُمَّ لَاتَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَا بَعْدَہٗ وَاغْفِرْلَنَا وَلَہٗ''

(فتح المعین ج۲ص۱۲۹-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۳ص۱۷۰)

(۱۳)چوتھی تکبیر کی دعا تیسری تکبیر کی دعا کی طرح لمبی کرے۔

(تحفۃ المحتاج ج۳ص۱۷۰)

(۱۴)دونوں مرتبہ مکمل سلام پھیرے،یعنی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

(تحفۃ المحتاج ج۳ص۱۶۱)

مسئلہ: نماز جنازہ کے سلام میں ''وبرکاتہ'' بڑھانا سنت ہے۔

(اعانۃ الطالبین ج۱ص ۱۷۷-تحفۃ المحتاج ج۳ص۱۶۱)

مسئلہ: نماز جنازہ میں اگر شافعی نے حنفی امام کی اقتدا کی تو بھی تکبیروں کے وقت ہاتھوں کو اٹھائے،گرچہ امام نہ اٹھائے۔(اعانۃ الطالبین ج۲ص۱۲۵)

(۱۵)جنازہ کی نماز مسجد میں پڑھنا سنت ہے۔(تحفۃ المحتاج ج۳ص۲۲۷)

(۱۶)نماز جنازہ میں تین صف یا اس سے زیادہ صفیں بنانا سنت ہے۔

(فتح المعین ج۲ص۱۳۱-تحفۃ المحتاج ج۳ص۲۲۸)

نماز جنازہ کے مکروہات

مسئلہ: نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ کے علاوہ کسی آیت یا سورت کی قرأت مکروہ ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج۲ص۵۱)

نماز جنازہ کی جماعت

مسئلہ: نماز جنازہ جماعت کے ساتھ پڑھنا سنت ہے۔(تحفۃ المحتاج ج۳ص۱۷۵)

مسئلہ: نماز جنازہ میں امام ومنفرد کا مرد میت کے سر کے پاس،اورعورت میت کی کمر کے پاس کھڑا ہونا سنت ہے۔(تحفۃ المحتاج ج۳ص۱۸۶)

مسئلہ: نماز جنازہ میں اگلی اور پچھلی تمام صفوں کی فضیلت برابر ہے۔ دوسری نمازوں کا حکم یہاں نہیں۔ (اعانۃ الطالبین ج ۲ص ۱۳۱)

نماز جنازہ میں امام کی اقتدا

مسئلہ: اگر مقتدی امام سے بلا عذر ایک تکبیر میں پیچھے رہ گیا تو مقتدی کی نماز باطل ہو جائے گی، جیسے امام تیسری تکبیر کہہ چکا اور مقتدی پہلی تکبیر میں ہو تو مقتدی کی نماز باطل ہو گئی، یا امام چوتھی شروع کر چکا ہے اور مقتدی دوسری تکبیر میں ہے تو مقتدی کی نماز باطل ہو گئی۔

(فتح المعین ج ۲ص ۱۲۹ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۳ص ۱۷۱)

مسئلہ: اگر مقتدی کسی عذر کے سبب پیچھے رہ گیا، جیسے مقتدی پڑھنے میں سست رفتار ہو، یا امام کی تکبیر نہ سن سکا تو نماز باطل نہیں۔ (فتح المعین ج ۲ص ۱۲۹ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: مسبوق تکبیر تحریمہ کے بعد سورہ فاتحہ پڑھے گا، گرچہ امام پہلی تکبیر کے بعد والی تکبیر میں ہو۔ (تحفۃ المحتاج ج ۳ص ۱۷۲)

مسئلہ: اگر مسبوق کی فاتحہ سے پہلے امام دوسری تکبیر کہہ دیا تو مسبوق امام کی پیروی کرے، اور اس سے فاتحہ کا حکم ختم ہو جائے گا۔

(فتح المعین ج ۲ص ۱۲۹ - تحفۃ المحتاج ج ۳ص ۱۷۳)

مسئلہ: جب امام سلام پھیر دے تو مسبوق اپنی باقی تکبیریں اور اذکار کو پڑھے۔

(فتح المعین ج ۲ص ۱۲۹ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۳ص ۱۷۳)

مسئلہ: اگر مقتدی قصداً ایک تکبیر میں امام سے آگے بڑھ گیا تو نماز باطل نہ ہوگی۔

(تحفۃ المحتاج ج ۳ص ۱۷۱)

مسئلہ: اگر امام نے پانچ تکبیر کہا تو مقتدی کو تکبیر زائد کا اتباع نہ کرے، وہ مفارقت کی نیت کر لے، یا امام کے ساتھ سلام پھیرنے کا انتظار کرے۔ انتظار کرنا افضل ہے۔

(اعانۃ الطالبین ج ۲ص ۱۲۵-تحفۃ المحتاج ج ۳ص ۱۶۱)

مسئلہ: مسبوق کی نماز مکمل ہونے تک جنازہ نہ اٹھانا سنت ہے، لیکن اگر اٹھالیا گیا، یا قبلہ سے دوسری سمت کر دیا گیا تو بھی کچھ حرج نہیں۔(اعانۃ الطالبین ج ۲ص ۱۳۰)

نماز جنازہ کی امامت

مسئلہ: نماز جنازہ کی امامت کے لیے سب سے بہتر میت کا باپ پھر دادا پھر بیٹا پھر پوتا پھر بھائی پھر بھائی کا بیٹا پھر چچا ہے۔

(فتح المعین ج ۲ص ۱۳۰-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۳ص ۱۸۳،۱۸۴)

مسئلہ: فاسق اور بدعتی نماز جنازہ کی امامت کا حقدار نہیں۔(تحفۃ المحتاج ج ۳ص ۱۸۵)

مسئلہ: ایک ہی رتبہ والے چند وارث جمع ہو گئے تو ان میں اسلام میں زیادہ عمر گذارنے والا متقی کا نماز پڑھانا اولیٰ ہے۔(اعانۃ الطالبین ج ۲ص ۱۳۰-تحفۃ المحتاج ج ۳ص ۱۸۴)

مسئلہ: غسل و دفن میں زیادہ فقہ جاننے والا حقدار ہوگا۔(تحفۃ المحتاج ج ۳ص ۲۰۱)

مسئلہ: اگر امامت کے لیے دو ہم رتبہ شخصوں کے درمیان اختلاف ہو جائے تو قرعہ اندازی کی جائے۔(تحفۃ المحتاج ج ۳ص ۲۲۰)

نماز جنازہ کی دعائیں

مسئلہ: نماز جنازہ میں اقل اور واجب دعا یہ ہے:

(۱)"اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ"(۲)"اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ"(۳)"اَللّٰھُمَّ اُلْطُفْ بِہٖ"

(فتح المعین ج ۲ص ۱۲۶-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: نماز جنازہ میں زیادہ دعا پڑھنا سنت ہے۔(فتح المعین ج ۲ص ۱۲۷)

مسئلہ: نماز جنازہ میں دعائے ماثورہ پڑھنا افضل ہے۔(فتح المعین ج ۲ص ۱۲۷)

مسئلہ: دعائے ماثورہ اس دعا کو کہا جاتا ہے جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول ہو۔ نماز جنازہ کی متعدد دعائیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔ بہترین دعا یہ ہے:

"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَنْهُ وَعَافِهِ وَاَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرْدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَاَهْلًا خَيْرًا مِنْ اَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَتِهِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ"

(فتح المعین ج ۲ ص ۱۲۷ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۱۶۷)

مسئلہ: مذکورہ دعا سے پہلے یہ دعا بھی سنت ہے:

"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا - اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهِ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِيْمَانِ - اَللّٰهُمَّ لَا تُحَرِّمْنَا اَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ"

(فتح المعین ج ۲ ص ۱۲۷ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۱۶۹)

مسئلہ: نابالغ کے جنازہ میں مذکورہ دعاؤں کے ساتھ یہ دعا بھی پڑھے:

"اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ فَرَطًا لِاَبَوَيْهِ وَسَلَفًا وَذُخْرًا وَعِظَةً وَاِعْتِبَارًا وَشَفِيْعًا وَثَقِّلْ بِهِ مَوَازِيْنَهُمَا وَاَفْرِغِ الصَّبْرَ عَلٰى قُلُوْبِهِمَا وَلَا تَفْتِنْهُمَا بَعْدَهُ وَلَا تَحْرِمْهُمَا اَجْرَهُ"

(فتح المعین ج ۲ ص ۱۲۷، ۱۲۸ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۱۶۹)

جنازہ اٹھانا اور رخصت کرنا

مسئلہ: میت کو تابوت یا تخت وغیرہ پر اٹھایا جائے۔ (تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۲۲۲)

مسئلہ: بہتر طریقہ یہ ہے کہ کبھی اسے دو لکڑیوں کے درمیان اور کبھی تربیع یعنی آگے

دوآدمی اور پیچھے دوآدمی کندھوں پر جنازہ اٹھائیں۔(تحفۃ المحتاج ج ۳ص۱۵۴)

مسئلہ: تربیع یہ ہے کہ دوآدمی آگے ہوں اور دوآدمی پیچھے ہوں، اور دولکڑیوں کے درمیان اٹھانے کا طریقہ یہ ہے کہ دولکڑی پر جنازہ رکھا جائے اور دونوں لکڑیوں کے اگلے دونوں حصوں کوایک آدمی اپنے دونوں کاندھوں پر اٹھائے، اوراس آدمی کا سر دونوں لکڑیوں کے درمیان ہو، اور دونوں لکڑیوں کے پچھلے حصوں کودوآدمی اپنے کندھوں پر اٹھائے۔ ایک آدمی داہنی جانب سے اور دوسرا آدمی بائیں جانب سے۔(تحفۃ المحتاج ج ۳ص۱۵۴)

مسئلہ: جنازہ لے جاتے وقت کچھ تیز چلنا سنت ہے۔(تحفۃ المحتاج ج ۳ص۱۵۵،۱۵۶)

مسئلہ: عورت کی میت کوتابوت وغیرہ میں چھپانا سنت ہے۔(تحفۃ المحتاج ج ۳ص۲۲۲)

مسئلہ: جنازہ رخصت کرنے کے لیے مردوں کوقبرستان جانا سنت مؤکدہ ہے۔ عورتوں کونہیں۔(تحفۃ المحتاج ج ۳ص۱۵۵)

مسئلہ: جنازہ کے آگے اتنا قریب رہ کر چلنا افضل ہے کہ اگر منہ موڑ کر دیکھے تو جنازہ نظر آئے۔(تحفۃ المحتاج ج ۳ص۱۵۵)

مسئلہ: جنازہ کے ساتھ بلاعذر سواری پر جانا مکروہ ہے۔(تحفۃ المحتاج ج ۳ص۱۵۵)

مسئلہ: جنازہ لے جانے والوں کا اپنے دل میں موت کی فکر کرنا اور زبان سے آہستہ ذکروقرأت کرنا سنت ہے۔(حاشیۃ الجمل علی المنہج ج ۳ص۱۸۷)

مسئلہ: جنازہ لے جاتے وقت آواز زیادہ بلند کرنا، گرچہ ذکروقرأت کی آواز ہو، اور آگ لے جانا گرچہ انگیٹھی میں ہو، مکروہ ہے۔(تحفۃ المحتاج ج ۳ص۲۲۴)

مسئلہ: جنازہ مرد ہی اٹھائے، گرچہ جنازہ عورت یا مخنث کا ہو۔ عورتوں یا مخنثوں کو جنازہ اٹھانا مکروہ ہے۔(تحفۃ المحتاج ج ۳ص۲۲۲)

مسئلہ: جس کے پاس سے جنازہ گذرے، اگر وہ میت مسلمان ہے تو دعا کرے، اور اگر

میت ذکر خیر کے لائق ہے، تو اس کا ذکر خیر کرنا سنت ہے، اور ''سُبْحَانَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَایَمُوْت'' پڑھنا سنت ہے، اور یہ بھی کہے: ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ-هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ زِدْنَا اِیْمَانًا وَتَسْلِیْمًا'' (حاشیۃ الشروانی ج ۳ ص ۱۵۶)

مسئلہ: میت کو ذلت آمیز طریقہ پر اٹھانا حرام ہے، جیسے تھیلے میں ڈال کر یا بچہ کے علاوہ میت کو ہاتھ پر یا کاندھا پر اٹھانا حرام ہے۔ ہاں، اگر میت کے خراب ہونے کا خوف ہو تو جو طریقہ مناسب ہو، اس طریقہ پر اٹھا کر لے جائے۔ (تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۲۲۲)

مسئلہ: میت دفن سے واپسی پر سوار ہو کر آنا مکروہ نہیں۔ (تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۲۲۳)

دفن کا بیان

مسئلہ: اقل قبر ایک ایسا گڑھا ہے جو بدبو پھیلنے اور درندہ کو میت تک پہنچنے سے روک دے۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۱۱۶ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: مکمل قبر یہ ہے کہ گہرائی ساڑھے چار ہاتھ ہو اور کشادہ ہو۔
(فتح المعین ج ۲ ص ۱۱۷)

مسئلہ: مٹی اگر سخت ہو تو اکمل قبر لحد ہے۔ لحد یہ ہے کہ قبر کے نچلے حصہ میں قبر کی ایک جانب اتنا کھودے کہ میت اس کے اندر آ سکے، لیکن مٹی اگر نرم ہو تو افضل شق ہے۔ شق یہ ہے کہ قبر کی گہرائی نہر کی طرح کھودی جائے، اور قبر کی دونوں جانب اینٹ سے بنائی جائے اور اس کے درمیان میت رکھی جائے۔ (اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۱۱۷)

مسئلہ: اگر قبر کھودنا مشکل نہ ہو تو میت کو زمین پر رکھ کر چاروں طرف عمارت بنا دینا کافی نہیں، بلکہ زمین میں قبر کھود کر میت کو دفن کیا جائے۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۱۱۶)

مسئلہ: میت کو قبر میں قبلہ رخ لٹانا واجب ہے۔
(فتح المعین ج ۲ ص ۱۱۷ - تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۲۰۳)

مسئلہ: میت کو قبر میں رکھنے کے بعد قبر کو ایسی چیز سے بند کرنا واجب ہے جو اس پر مٹی گرنے سے روکے رکھے، اور بلا رکاوٹ اس طرح دفن کرنا کہ مٹی میت پر گرے، یہ حرام ہے۔

(اعانۃ الطالبین ج۲ص ۱۱۷- فتح المعین ایضاً)

مسئلہ: کسی صندوق میں رکھ کر دفن کرنا مکروہ ہے، لیکن کچھ ضرورت ہو جیسے زمین تر ہو تو صندوق میں دفن کرنا واجب ہے۔ (فتح المعین ج۲ص ۱۱۷-تحفۃ المحتاج ج۳ص۲۳۲)

مسئلہ: دن میں دفن کرنا افضل ہے، اور رات میں دفن کرنا مکروہ نہیں۔

(فتح المعین ج۲ص ۱۱۸)

مسئلہ: میت کے بوسیدہ ہونے سے پہلے اسی قبر میں دوسرے کو دفن کرنا حرام ہے، گرچہ دونوں ہم جنس ہوں۔ اس بارے میں زمین کا تجربہ رکھنے والوں سے دریافت کیا جائے گا۔

(فتح المعین ج۲ص ۱۱۸)

مسئلہ: اگر قبر کھودتے وقت قبر مکمل ہونے سے پہلے پہلی میت کی ہڈی پائی گئی تو کھودنا چھوڑ دے اور مٹی واپس رکھ دی جائے، جب کہ میتوں کی کثرت کی وجہ سے اسی میں دفن کرنے کی ضرورت نہ ہو۔ اگر ضرورت ہو تو کچھ حرج نہیں، اور اگر قبر مکمل کھودنے کے بعد ہڈی ملی تو اس ہڈی کے ساتھ دوسرے مردہ کو دفن کرنا جائز ہے۔

(فتح المعین ج۲ص ۱۱۸)

مسئلہ: دو مخالف جنس یعنی مرد وعورت کو ایک قبر میں دفن کرنا حرام ہے، جب کہ ان کے درمیان نہ محرمیت کا رشتہ ہو نہ زوجیت کا رشتہ ہو۔ اگر محرمیت یا زوجیت کا رشتہ ہو تو ایک قبر میں دفن کرنا مکروہ ہے۔ (فتح المعین ج۲ص ۱۱۸)

مسئلہ: بلا ضرورت دو ہم جنس جیسے دو مردوں یا دو عورتوں کو ایک قبر میں دفن کرنا مکروہ ہے۔ (فتح المعین ج۲ص ۱۱۸)

مسئلہ : کوئی کشتی میں مرگیا اور خشکی تک پہنچنا مشکل ہو تو نماز جنازہ پڑھ کر بھاری پتھر باندھ کر سمندر میں ڈال دے، تا کہ وہ سمندر میں ڈوب جائے، یا دو تختوں کے درمیان باندھ کر سمندر میں ڈال دیا جائے، تا کہ جب سمندر اسے کنارے پر لا چھوڑے تو کوئی مسلمان اسے دفن کر دے۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۱۱۶ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ : قبرستان میں دفن کرنا افضل ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۲۳۰)

مسئلہ : مسلمان کو کفار کے قبرستان میں اور کفار کو مسلمان کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں۔ (حاشیۃ الشروانی ج ۳ ص ۲۳۰)

مسئلہ : اگر مسلم و غیر مسلم جنازوں میں تمیز نہ ہو سکے تو مسلم و کافر کے قبرستان کے علاوہ کسی مستقل جگہ دفن کیا جائے۔ (حاشیۃ الشروانی ج ۳ ص ۲۳۰)

مسئلہ : مسلمان مرد سے حاملہ ہونے والی کافرہ عورت کے پیٹ میں چار ماہ یا اس سے زیادہ دنوں کا بچہ ہو تو اس کافرہ کو مسلمانوں اور کافروں کے قبرستان کے درمیان دفن کیا جائے ، اور عورت کی پیٹھ قبلہ کی طرف کی جائے، تا کہ بچہ کا چہرہ قبلہ رخ ہو جائے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۲۰۴ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ : رات کو یا نماز کے مکروہ اوقات میں دفن کرنا جائز ہے، جب کہ خاص اس وقت میں دفن کرنے کا ارادہ نہ کیا ہو، اور اگر خاص مکروہ وقت میں دفن کا ارادہ کیا ہو تو مکروہ وقت میں دفن کرنا جائز نہیں۔ (تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۲۳۲)

دفن کے آداب اور سنتیں

مسئلہ : دفن کے وقت میت کو کپڑے سے چھپانا سنت ہے، گر چہ میت مرد ہو۔

(تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۲۳۱)

مسئلہ : دفن کرنا مردوں کا کام ہے۔ سب سے بہتر وہ ہے جو نماز جنازہ کے لیے بہتر ہو۔

عورت کا شوہر زیادہ حقدار ہے۔(تحفۃ المحتاج ج۳ص ۲۰۱،۲۰۲)

مسئلہ: قبر میں داخل کرنے والے کو ''بسم اللہ وعلیٰ ملۃ رسول اللہ'' کہنا سنت ہے۔
(تحفۃ المحتاج ج۳ص ۲۳۱)

مسئلہ: قبر میں اتارنے والوں کا طاق عدد میں ہونا سنت ہے، یعنی ایک یا تین ہو، یا ضرورت کے اعتبار سے تین سے زائد ہو، اور میت کو داہنے پہلو پر لٹانا سنت ہے، اور بائیں پہلو پر لٹانا مکروہ ہے۔(تحفۃ المحتاج ج۳ص ۲۰۳)

مسئلہ: چہرہ اور پاؤں قبر کی دیوار سے لگانا اور پیٹھ کے پیچھے کوئی چیز رکھنا سنت ہے، تاکہ میت گر نہ جائے (تحفۃ المحتاج ج۳ص ۲۰۳،۲۰۴)

مسئلہ: جنازہ کو قبر کی پائینتی جانب رکھنا اور تابوت سے سر کی جانب سے نکالنا سنت ہے۔
(تحفۃ المحتاج ج۳ص ۲۰۱)

مسئلہ: میت کے داہنے رخسار سے کفن ہٹا کر زمین پر رکھنا، اور سر کے نیچے کچی اینٹ، یا پتھر رکھ کر سر بلند کرنا سنت ہے۔
(فتح المعین ج۲ص ۱۱۷-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۳ص ۲۰۴)

مسئلہ: قبر کے پاس کھڑے رہنے والوں کو مٹی ڈالنا سنت ہے-مٹی ڈالتے وقت پہلی بار پڑھے:''مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ'' -دوسری بار کہے:''وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ''-تیسری بار کہے:''وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى''(فتح المعین ج۲ص ۱۱۹-تحفۃ المحتاج ج۳ص ۲۰۵)

مسئلہ: جنازہ میں موجود لوگوں کو قبر کی مٹی اپنے ہاتھوں میں لے کر میت کے سر کی جانب تین بار ڈالنا سنت ہے۔(اعانۃ الطالبین ج۲ص ۱۱۹)

مسئلہ: لحد کا منہ اینٹ سے بند کرنا سنت ہے، تاکہ میت محفوظ ہو جائے، اور مٹی وغیرہ میت تک نہ پہنچ سکے۔(تحفۃ المحتاج ج۳ص ۲۰۴)

مسئلہ: قبر کو ایک بالشت بلند کرنا مستحب ہے، اور قبر کو ہموار کرنا، کوہان نما بنانے سے بہتر ہے۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۱۱۸- تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۲۰۶)

مسئلہ: قبر مکمل ہونے کے بعد اس پر پانی چھڑکنا سنت ہے۔ پانی کا طاہر، مطہر اور ٹھنڈا ہونا مستحب ہے۔ (اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۱۱۹)

مسئلہ: قبر پر کھجور کی ایک ہری شاخ لگانا سنت ہے۔ اسی طرح قبر پر تر پھول رکھنا ہے، اور سوکھنے سے پہلے ان چیزوں کو اٹھانا حرام ہے۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۱۱۹)

مسئلہ: کھجور کی شاخ کی طرح کوئی ہری شاخ یا تر چیز، جیسے ہرا پتہ رکھنا سنت ہے۔
(فتح المعین ج ۲ ص ۱۱۹- اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: میت کے سر کے پاس ایک پتھر یا لکڑی رکھنا سنت ہے۔
(اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۱۱۹)

مسئلہ: دفن کے بعد قبر کے پاس تلقین، ثابت قدمی کی دعا اور میت کی بخشش کی دعا کے لیے کچھ لوگوں کو کچھ دیر ٹھہرنا مستحب ہے۔
(فتح المعین ج ۲ ص ۱۳۹، ۱۴۰- اعانۃ الطالبین ایضاً- تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۲۴۶)

مسئلہ: رشتہ داروں جیسے بیوی، بچے وغیرہ اور تعلق والوں جیسے دوست، غلام وغیرہ کو ایک جگہ دفن کرنا سنت ہے، تاکہ زیارت میں آسانی ہو۔ (تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۲۳۸)

تلقین کے آداب

مسئلہ: دفن مکمل ہونے کے بعد بالغ میت کو تلقین کرنا سنت ہے۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۱۴۰)

مسئلہ: بالغ اگر شہید ہو تو بھی تلقین کی جائے۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۱۴۰)

مسئلہ: تلقین کرنے والے کو میت کے چہرہ کی جانب بیٹھ کر تلقین کہنا اولیٰ ہے۔
(فتح المعین ج ۲ ص ۱۴۰، ۱۴۱- اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: تلقین کے وقت حاضرین کا کھڑے رہنا اولیٰ ہے۔
(فتح المعین ج ۲ ص ۱۴۱- اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: تلقین کرنے والا درج ذیل تلقین کہے۔ تین بار تلقین کہنا سنت ہے۔
(فتح المعین ج ۲ ص ۱۴۱- اعانۃ الطالبین ایضاً)

"يَا عَبْدَ اللّٰهِ ابْنِ اَمَةِ اللّٰهِ اُذْكُرِ الْعَهْدَ الَّذِىْ خَرَجْتَ عَلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا شَهَادَةً اَنْ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَاَنَّ النَّارَحَقٌّ وَاَنَّ الْبَعْثَ حَقٌّ وَاَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَارَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِى الْقُبُوْرِ-وَاَنَّكَ رَضِيْتَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا وَبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا وَبِالْكَعْبَةِ قِبْلَةً وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ اِخْوَانًا-رَبِّىَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ" (فتح المعین ج ۲ ص ۱۴۰)

مسئلہ: اگر ماں کا نام معلوم نہ ہوتو تلقین میں حضرت حوا رضی اللہ عنہا کا نام لے۔
(فتح المعین ج ۲ ص ۱۴۱- اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر میت عورت ہوتو "**يَا اَمَةَ اللّٰهِ بِنْتَ اَمَةِ اللّٰهِ**" کہے، اور مؤنث ضمیر استعمال کرے۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۱۴۱- اعانۃ الطالبین ایضاً)

زیارت قبر کا بیان

مسئلہ: مردوں کے لیے قبر کی زیارت سنت ہے، اور عورتوں کے لیے مکروہ ہے۔
(فتح المعین ج ۲ ص ۱۴۲- اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: مخنثوں کے لیے بھی زیارت قبر مکروہ ہے۔ (اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۱۴۲)

مسئلہ: اگر فتنہ کا خوف ہوتو عورت کو زیارت قبر کے لیے جانا حرام ہے۔

(اعانۃ الطالبین ج ۲ص ۱۴۲)

مسئلہ: روضہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت عورتوں کے لیے بھی سنت ہے۔

(فتح المعین ج ۲ص ۱۴۲- اعانۃ الطالبین ایضاً- تحفۃ المحتاج ج ۳ص ۲۳۹)

مسئلہ: بعض فقہا کے نزدیک تمام انبیائے کرام علیہم السلام، علما اور اولیا رحمہم اللہ تعالیٰ کے قبور کی زیارت عورتوں کے لیے بھی سنت ہے، جب کہ عورت پردہ کے ساتھ اور سواری پر ہو، ورنہ صرف بغیر خوشبو لگائے اور بغیر سنگار اور زینت کے کپڑے کے بغیر بوڑھی عورتوں کے لیے یہ سنت ہے، اور دوسری عورتوں کے لیے سنت نہیں۔

(فتح المعین ج ۲ص ۱۴۲- اعانۃ الطالبین ایضاً- تحفۃ المحتاج ج ۳ص ۲۳۹، ۲۴۰)

مسئلہ: زیارت کرنے والے کے لیے قبرستان کے ابتدائی حصہ میں قبروں کے پاس عمومی سلام کرنا سنت ہے۔ عمومی سلام اس طرح کہے: ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَقَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ'' پھر خصوصی سلام کرے، جیسے اپنے والد کی قبر کے پاس پہنچنے پر ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَالِدِيْ'' کہنا سنت ہے۔

(فتح المعین ج ۲ص ۱۴۳- تحفۃ المحتاج ج ۳ص ۲۴۰، ۲۴۱)

مسئلہ: سلام کے وقت میت کے چہرہ کی جانب رخ ہو۔ (اعانۃ الطالبین ج ۲ص ۱۴۳)

مسئلہ: زیارت قبر کے وقت جتنا قرآن میسر ہو، پڑھنا، اور اس کے بعد میت کے لیے دعا کرنا سنت ہے۔ (فتح المعین ج ۲ص ۱۴۳- اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: زیارت قبر کے وقت ادب کا لحاظ رکھنا ہے، جیسا کہ اس کے پاس اس کی زندگی میں نزدیک یا دور جتنے فاصلہ پر کھڑا رہتا تھا، اب بھی اتنے فاصلہ پر رہے۔

(حاشیۃ الشروانی ج ۳ص ۲۳۸- تحفۃ المحتاج ج ۳ص ۲۰۹)

مسئلہ: قبر یا قبر پر موجود کسی چیز کو ہاتھ سے چھونا، یا چومنا مکروہ ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج۳ ص۲۰۹)

مسئلہ: زندگی میں جس کی زیارت مستحب ہے، موت کے بعد بھی اس کی زیارت مستحب ہے۔ (حاشیۃ الشروانی ج۳ ص۲۳۸)

مسئلہ: جو قبر کے پاس تلاوت کرنا چاہے، اس کے لیے میت کے چہرہ کی طرف رخ کر کے بیٹھنا سنت ہے۔ (حاشیۃ الشروانی ج۳ ص۲۴۰)

مسئلہ: بعض علما نے قبر کے بوسہ لینے کو مستحب قرار دیا ہے، جب کہ صاحب قبر ولی ہو، اور بوسہ سے برکت حاصل کرنے کا قصد ہو۔ (حاشیۃ الشروانی ج۳ ص۲۰۹)

مسئلہ: زیارت کی کثرت اور علما و صالحین کی قبروں کے پاس زیادہ دیر ٹھہرنا مستحب ہے۔
(حاشیۃ الشروانی ج۳ ص۲۴۱)

مسئلہ: کفار کی قبروں کی زیارت حرام ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج۳ ص۲۳۹)

میت کو منتقل کرنے کا بیان

مسئلہ: جس شہر میں موت ہوئی ہو، میت کو وہاں سے دوسرے شہر کی طرف بلا ضرورت منتقل کرنا حرام ہے۔ اگر شرعی ضرورت ہو تو جائز ہے، جیسے سیلاب یا دشمن کے خوف سے منتقل کرنا۔ (تحفۃ المحتاج ج۳ ص۲۴۱، ۲۴۲)

مسئلہ: مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ یا بیت المقدس یا صالحین کی قبروں کی طرف منتقل کرنا اس وقت سنت ہے، جب یہ مقامات میت کے شہر سے قریب ہو، اور میت میں تبدیلی آنے کا خوف نہ ہو، اور میت کو غسل و کفن اور نماز جنازہ کے بعد منتقل کیا جائے گا۔
(تحفۃ المحتاج ج۳ ص۲۴۱، ۲۴۲)

مسئلہ: اگر ایک شہر میں چند قبرستان ہو تو جس قبرستان میں چاہے، دفن کرے۔
(حاشیۃ الشروانی ج۳ ص۲۴۱)

قبر کو کھولنے کا بیان

مسئلہ: دفن کے بعد میت کے بوسیدہ ہونے سے پہلے بلاضرورت قبر کھولنا حرام ہے، اور اس بارے میں زمین کے حالات کی خبر رکھنے والوں سے دریافت کیا جائے گا۔

(تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۲۴۳)

مسئلہ: میت کے بوسیدہ ہونے سے پہلے اسی قبر میں دوسری میت کو دفن کرنا حرام ہے، اور اس بارے میں زمین کے حالات کی خبر رکھنے والوں سے دریافت کیا جائے گا۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۱۱۸)

دفن کے بعد درج ذیل صورتوں میں قبر کھولنا واجب ہے۔

(۱) اگر بلا غسل یا بلا تیمّم دفن کر دیا گیا ہو تو غسل یا تیمّم دینے کیلئے قبر کھولنا واجب ہے۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۱۲۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۲۴۳)

(۲) میت قبلہ رخ دفن نہ کی گئی ہو تو قبلہ کی طرف چہرہ کرنے کے لیے قبر کھولنا واجب ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۲۴۴)

(۳) میت کے بارے میں مذکر یا مؤنث ہونے کی جانکاری ضروری ہو تو قبر کھولی جائے گی، جیسے کسی نے اپنی بیوی کو اس طرح طلاق دیا کہ اگر تم سے لڑکا پیدا ہوا تو تم پر طلاق، اس عورت کو بچہ ہوا اور مر گیا، لیکن دفن کے وقت یا اس سے پہلے اس کے لڑکا یا لڑکی ہونے کی جانکاری نہ لی گئی، اور ابھی تغیر نہ ہوا ہو تو کھولنا واجب ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۲۴۵)

اوپر لکھی گئی تینوں صورتوں میں یہ شرط ہے کہ میت میں ایسی تبدیلی نہ ہوئی ہو، جس سے مقصد حاصل نہ ہو سکے، اور نیچے کی تینوں صورتوں میں تبدیلی کے باوجود قبر کھولی جائے گی۔ (تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۲۴۳ تا ۲۴۵)

(۱)دوسرے کے مال کے لیے، جب کہ مالک مطالبہ کرے،غصب کردہ زمین یا غصب کردہ کپڑے میں میت دفن کی گئی ہو،اور مالک مطالبہ کررہاہوتو قبر کھولی جائے گی،اور پھر دوسری جگہ، یا دوسرے کپڑے میں دفن کیا جائے۔اگر مالک مطالبہ نہ کرے، یا دوسری زمین یا دوسرا کپڑا نہ پایا جائے تو قبر کھودنا جائز نہیں۔

(فتح المعین ج ۲ص ۱۲۱-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۳ص ۲۴۳)

(۲) قبر میں گرے ہوئے مال کو نکالنے کے لیے قبر کھولی جائے گی، گرچہ مالک مطالبہ نہ کرے۔(فتح المعین ج ۲ص ۱۲۱-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۳ص ۲۴۳)

(۳) میت کے پیٹ میں بچہ کے زندہ رہنے کی امید ہوتو قبر کھولی جائے گی۔

(فتح المعین ج ۲ص ۱۲۲، ۱۲۳-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: میت اگر حاملہ عورت ہوتو دفن سے پہلے اس کے بچہ کے بارے میں معلوم کیا جائے-اگر بچہ مردہ ہے تو دفن کیا جائے-اور اگر زندگی کی امید ہے تو پیٹ پھاڑ کر بچہ نکالنا واجب ہے-اگر زندگی کی امید نہ ہوتو پیٹ پھاڑنا حرام ہے۔

(فتح المعین ج ۲ص ۱۲۲، ۱۲۳-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۳ص ۲۴۵)

مسئلہ: میت کو سیلاب یا تری سے بچانے کے لیے قبر کھولنا جائز ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۳ص ۲۴۵)

مسئلہ: اگر بلا کفن دفن کیا گیا ہو یا بلا نماز دفن کیا گیا ہوتو کفن یا نماز جنازہ کے لیے قبر نہ کھولی جائے گی۔(فتح المعین ج ۲ص ۱۲۲-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۳ص ۲۴۳)

قبر کے احکام

مسئلہ: وقف کردہ قبرستان میں قبر پر عمارت بنانا یا قبر پر کچھ لکھنا مکروہ ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۳ص ۲۳۴، ۲۳۵-حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: اگر درندہ قبر کھود کر مردوں کو لے جاتا ہوتو ایسی قبر بنانا واجب ہے کہ درندوں سے حفاظت ہو جائے۔(فتح المعین ج۲ص ۱۱۶، ۱۱۱-تحفۃ المحتاج ج ۳ص ۲۳۵، ۱۹۹)

مسئلہ: اگر سیلاب کی وجہ سے قبر منہدم ہونے کا خوف ہوتو عمارت بنانا واجب ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۳ص ۲۳۵)

مسئلہ: مسلمان کی قبر پر بیٹھنا، قبر کی طرف ٹیک لگانا، قبر پر تکیہ لگانا، قبر کو روندنا حرام ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۳ص ۲۰۸)

مسئلہ: بعض فقہا نے حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام، صالحین اور شہدا کی قبروں پر عمارت بنانا جائز قرار دیا ہے، تاکہ زیارت وحصول برکت کے لیے آنے والوں کو آسانی رہے۔(اعانۃ الطالبین ج۲ص ۱۲۰)

مسئلہ: بلاضرورت قبرستان میں رات گذارنا مکروہ ہے۔(تحفۃ المحتاج ج ۳ص ۲۳۱)

☆☆☆☆☆

کتاب الصوم

روزہ کا بیان

مسئلہ: ہر مسلمان، مکلّف، قادر اور طاہر پر رمضان کا روزہ فرض ہے۔
(فتح المعین ج ۲ ص ۲۲۰ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۵۹۳)

مسئلہ: اصلی کافر، بچہ، پاگل اور بڑھاپے یا دائمی مرض کے سبب قدرت نہ رکھنے والے پر روزہ فرض نہیں۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۲۲۰ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: مرتد اگر دوبارہ اسلام قبول کرلے تو اس پر روزوں کی قضا واجب ہے۔
(اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۲۲۰)

مسئلہ: حیض ونفاس والی عورت کو روزہ رکھنا حرام ہے۔
(فتح المعین ج ۱ ص ۶۹ تا ۷۲ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۲ ص ۲۸۶ تا ۲۹۳)

مسئلہ: حیض ونفاس والی عورت کو پاکی کے بعد روزوں کی قضا واجب ہے۔
(اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۲۲۱)

مسئلہ: اگر کوئی بڑھاپے یا ایسی بیماری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے جس سے شفایابی کی امید نہ ہو تو ہر روزہ کے بدلے ایک مد اناج دینا واجب ہے۔
(فتح المعین ج ۲ ص ۲۲۰، ۲۲۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۵۲۳، ۵۲۴)

مسئلہ: نابالغ بچہ کا روزہ صحیح ہے، لیکن اس پر روزہ رکھنا واجب نہیں ہے۔
(اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۲۲۰ - حاشیۃ الشروانی ج ۳ ص ۴۹۳)

چاند کے احکام

مسئلہ: رمضان کا چاند نظر آنے یا شعبان کے تیس دن مکمل ہو جانے سے رمضان کا روزہ

رکھنا واجب ہو جاتا ہے۔(فتح المعین ج ۲ ص ۲۱۵-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۴۴۳،۴۴۴-حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: چاند کا ثبوت رویت یعنی چاند دیکھنے سے ہوتا ہے۔علم ہیئت اور علم نجوم جاننے والوں کی باتوں کا کچھ اعتبار نہیں، نہ ان لوگوں کی باتوں پر عمل کرنا جائز ہے۔

(اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۲۱۷-تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۴۴۵)

مسئلہ: چاند دیکھنے کے بعد یہ دعا پڑھے:"اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہُ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَ الْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی،رَبُّنَا وَرَبُّکَ اللّٰہُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ،اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ خَیْرَھٰذَا الشَّھْرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ الْقَدْرِ وَشَرِّ الْمَحْشَرِ".

پھر دو مرتبہ کہے:ھَلَالُ رُشْدٍ وَخَیْرٍ

پھر تین مرتبہ کہے:آمَنْتُ بِالَّذِیْ خَلَقَکَ

پھر پڑھے:اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ذَھَبَ بِشَھْرٍ کَذَا وَجَاءَ بِشَھْرٍ کَذَا

(حاشیۃ الشروانی ج ۳ ص ۴۵۸،۴۵۹)

عدالت شہادت وعدالت روایت

مسئلہ: رمضان کے چاند کے مسئلہ میں عدالت سے مراد عدالت شہادت ہے،یعنی گواہی کے باب میں جو عدالت مقبول ہے،اور عدالت روای یعنی جو عدالت محدثین کے یہاں حدیث کی روایت کے لیے معتبر ہے،اس کا یہاں اعتبار نہیں، پس فاسق ،عورت اور غلام کی گواہی سے چاند کا ثبوت نہ ہوگا۔(اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۲۱۶-تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۴۵۱)

مسئلہ: رمضان کے چاند کے باب میں عدالت سے ظاہری عدالت مراد ہے، پس عادل اگر باطناً مستور العدالۃ اور ظاہراً عادل ہو تو اس کے چاند دیکھنے سے چاند کا ثبوت ہو

جائے گا۔مستور العدالۃ وہ ہے جس کا کوئی فسق معلوم نہ ہو،اور نہ ہی اس کے عادل ہونے کا ثبوت اہل علم سے ہو، جیسے حدیث کے راویوں سے متعلق اصحاب جرح وتعدیل کے اقوال ہوتے ہیں۔(فتح المعین ج۲ص۲۱۶-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۳ص۴۵۱)

رمضان کا چاند اور قاضی کا فیصلہ

مسئلہ: قاضی کے پاس ایک عادل مرد کی گواہی سے رمضان کے چاند کا ثبوت ہوجاتا ہے،گرچہ بادل چھایا ہو،یعنی جب کہ عادۃً چاند کا نظر آنا محال نہ ہو۔

(تحفۃ المحتاج ج۳ص۴۴۶،۴۴۷-فتح المعین ج۲ص۲۱۶-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: عادل کے چاند دیکھنے سے چاند کا ثبوت اس وقت ہوگا جب وہ قاضی کے پاس گواہی دے،اور چاند کو سورج ڈوبنے کے بعد دیکھا ہو،پس اگر شعبان کی تیسویں تاریخ کو دن میں چاند دیکھا تو روزہ نہ رکھا جائے گا،اور اگر رمضان کی تیسویں تاریخ کو دن میں چاند دیکھا تو عید نہ کی جائے گی۔(فتح المعین ج۲ص۲۱۶-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۳ص۴۴۶-حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: دن میں خواہ زوال سے پہلے دیکھے،یا زوال کے بعد،اس سے چاند کا ثبوت نہ ہوگا،گرچہ اس دن آسمان پر بادل ہو کہ اگر بادل نہ ہوتا تو غروب کے بعد چاند دیکھا جاتا تھا، یعنی دن کے چاند کا اعتبار نہیں۔(تحفۃ المحتاج ج۳ص۴۴۶-حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: گواہی دیتے وقت یہ کہنا ضروری ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے چاند دیکھا،یا میں گواہی دیتا ہوں کہ چاند ہوگیا،اور یہ کہنا کافی نہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ کل رمضان ہے۔(فتح المعین ج۲ص۲۱۶-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۳ص۴۴۷)

مسئلہ: گواہی میں یہ کہنا کافی نہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ کل رمضان ہے۔

(فتح المعین ج۲ص۲۱۶-تحفۃ المحتاج ج۳ص۴۴۸)

مسئلہ: قاضی کے یہاں جب گواہی سے چاند کا ثبوت ہو جائے اور قاضی کہہ دے کہ میرے نزدیک چاند ثابت ہو گیا، یا میں نے اس کی شہادت پر حکم لگایا تو جس شہر میں چاند دیکھا گیا، اس شہر کے تمام باشندوں پر روزہ رکھنا واجب ہے، یہاں تک کہ جس نے عادل کے چاند دیکھنے کی تصدیق نہ کی ہو، اس پر بھی روزہ واجب ہوگا۔

(فتح المعین ج۲ص۲۱۵ تا ۲۱۷ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج۳ص۴۴۷، ۴۴۸)

مسئلہ: قاضی کے پاس صرف شہادت گذرنے سے روزہ واجب نہ ہوگا۔ ہاں، جس نے گواہ کے سچ بولنے کا اعتقاد کیا، اس پر روزہ واجب ہوگا۔ (اعانۃ الطالبین ج۲ص۲۱۶)

مسئلہ: اگر عادل گواہ نے لوگوں کے روزہ شروع کرنے کے بعد گواہی سے رجوع کرلیا تو لوگوں کو روزہ توڑنا جائز نہیں۔

(فتح المعین ج۲ص۲۱۸ - تحفۃ المحتاج ج۳ص۴۵۲ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: اگر قاضی کے فیصلہ کے بعد غیر قاضی کو گواہوں کے فاسق ہونے یا جھوٹ بولنے کا علم ہو گیا تو اس کو اپنے علم پر باطنی طور پر عمل کرنا ہے، تا کہ وہ سزا نہ پائے، یعنی اس پر روزہ رکھنا لازم نہیں، بلکہ یوم شک کا روزہ حرام ہے تو اس صورت میں اس آدمی کو روزہ رکھنا حرام ہوگا، لیکن روزہ نہ رکھنے کو ظاہر نہ کرے۔

(تحفۃ المحتاج ج۳ص۴۵۱ - حاشیۃ الشروانی ایضاً و ۴۴۷)

مسئلہ: ایک عادل گواہ کی گواہی سے چاند کا ثبوت روزہ، تراویح اور اعتکاف کے حق میں ہوگا، اور اگر طلاق کو رمضان پر معلق کیا تھا، یا اسی قسم کے دوسرے معاملات میں چاند، یا رمضان کا ثبوت نہ ہو سکے گا۔

(تحفۃ المحتاج ج۳ص۴۵۰ - حاشیۃ الشروانی ایضاً - اعانۃ الطالبین ج۲ص۲۱۶)

شہادۃ علی الشہادۃ

مسئلہ: قاضی کے پاس چاند دیکھنے والے عادل کی گواہی پر گواہی دینے کے لیے دو عادل گواہ ضروری ہیں۔ وہ دونوں گواہی دیں کہ فلاں گواہی دیتا ہے کہ اس نے چاند دیکھا ہے۔

(فتح المعین ج۲ ص۲۱۶ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج۳ ص۴۵۱)

خبر متواتر

مسئلہ: چاند دیکھے جانے کی متواتر خبر آئی تو بھی روزہ رکھنا واجب ہو جاتا ہے، گرچہ کفار کی متواتر خبر ہو۔ (فتح المعین ج۲ ص۲۱۷ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج۳ ص۴۴۴ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

ظاہری علامتیں

مسئلہ: چاند دیکھے جانے کی ظاہری نشانی، جیسے مینارہ کے فانوس کے روشن ہونے سے بھی روزہ رکھنا واجب ہو جاتا ہے۔

(فتح المعین ج۲ ص۲۱۷ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج۳ ص۴۴۴، ۴۴۵)

مسافر اور تاریخ کی تبدیلی

مسئلہ: کوئی آدمی ایک علاقہ میں چاند دیکھ کر دوسرے علاقہ کا سفر کیا جہاں کا مطلع الگ ہے تو مہینہ کے آخر میں وہاں کے لوگوں کی موافقت کرنا واجب ہے، یعنی اگر وہاں کے لوگ روزہ دار ہوں تو یہ بھی روزہ رکھے، اگر چہ یہ مسافر اپنا تیس روزہ مکمل کر چکا ہو، اور مہینہ کے شروع میں مخالفت کرے، یعنی وہ لوگ روزہ نہ رکھیں تو بھی یہ روزہ رکھے، کیوں کہ یہ چاند دیکھ کر وہاں گیا ہے۔ (اعانۃ الطالبین ج۲ ص۲۱۷ - تحفۃ المحتاج ج۳ ص۴۵۶)

مسئلہ: جومہینہ کے آخر میں ایسے شہر سے سفر کیا جہاں چاند نہ دیکھا گیا ہے، ایسے شہر کی طرف جہاں چاند نظر آ چکا ہے تو ان لوگوں کے ساتھ عید کرے، گرچہ اس کا اٹھائیس روزہ ہی ہوا ہو، اور ایک روزہ قضا رکھے، اور اگر انتیس روزہ ہو چکا تھا تو قضا روزہ کا حکم نہیں۔
(تحفۃ المحتاج ج۳ص۴۵۷)

غیر مقبول الشہادۃ کا چاند دیکھنا یا ثبوت ہلال کا خبر دینا

مسئلہ: رمضان کا چاند دیکھنے والے پر روزہ رکھنا واجب ہے، گرچہ اس کی گواہی قبول نہ کی جائے، جیسے وہ فاسق، عورت، غلام یا بچہ ہو۔ (فتح المعین ج۲ص۲۱۷-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۳ص۴۵۱-حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: جس نے کسی چاند دیکھنے والے کی تصدیق کی، اس پر روزہ رکھنا واجب ہے، گرچہ اس دیکھنے والے کی گواہی قبول نہ کی جائے، جیسے وہ فاسق، غلام، بچہ یا عورت ہو۔
(فتح المعین ج۲ص۲۱۷-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۳ص۴۵۱-حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: جس کی گواہی قبول نہ جاتی ہو، اس نے کسی متحد المطلع شہر میں چاند کے ثبوت کی خبر دیا تو جو اس خبر کی تصدیق کرے، اس پر عمل کرنا لازم ہے، اور خود اس خبر دینے والے کو اپنی خبر پر عمل کرنا لازم ہے۔
(فتح المعین ج۲ص۲۱۷-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۳ص۴۵۱)

مسئلہ: غیر مقبول الشہادۃ کے مذکورہ بالا احکام رمضان اور عید دونوں کے چاند سے متعلق ہے، یعنی اگر اس نے خود رمضان کا چاند دیکھا تو اس پر روزہ رکھنا واجب ہے، اور خود عید کا چاند دیکھا تو روزہ نہ رکھنا واجب ہے۔ اسی طرح جس نے اس کی تصدیق کی، اس پر بھی رمضان کے چاند میں روزہ رکھنا واجب ہے، اور عید کے چاند میں روزہ نہ رکھنا واجب ہے، اور غیر مقبول الشہادۃ نے متحد المطلع شہر میں چاند کے ثبوت کی خبر دیا تو رمضان کے چاند میں

خود اس پر روزہ رکھنا واجب ہے، اور عید کے چاند میں روزہ نہ رکھنا واجب ہے، اور جس نے اس کی تصدیق کی، اس پر رمضان کے چاند میں روزہ رکھنا اور عید کے چاند میں روزہ نہ رکھنا واجب ہے، یعنی جو حکم اس کا ہے، وہی حکم اس کی تصدیق کرنے والے کا ہے۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۲۱۷ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۴۵۱)

مسئلہ: جس طرح فاسق کی تصدیق کرنے پر روزہ رکھنا اور روزہ چھوڑنا واجب ہوتا ہے، اسی طرح کافر کی تصدیق پر بھی روزہ رکھنے اور روزہ چھوڑنے کا حکم ہوگا۔

(اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۲۱۷ - حاشیۃ الشروانی ج ۳ ص ۴۵۱)

مسئلہ: غیر مقبول الشہادۃ کے چاند دیکھنے یا چاند کے ثبوت کی خبر دینے سے **عمومی حکم** ثابت نہ ہوگا، بلکہ یہ حکم صرف اس کے لیے ہوگا جو اس کی تصدیق کرے۔

(اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۲۱۷)

اتحاد مطلع

مسئلہ: متحد المطلع شہر سے وہ آبادیاں مراد ہیں جہاں سورج اور ستاروں کے طلوع و غروب کا وقت ایک ہی ہو، اور اگر سورج یا ستارے ایک جگہ پہلے اور دوسری جگہ بعد میں طلوع ہو یا غروب ہو تو یہ دونوں شہر مختلف المطلع شمار ہوں گے۔

(اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۲۱۷، ۲۱۹)

مسئلہ: اختلاف مطلع کا معنی یہ ہے کہ فجر، سورج اور ستاروں کا طلوع و غروب ایک جگہ پہلے ہو، اور دوسری جگہ بعد میں ہو، اور طلوع و غروب کا مختلف ہونا عرض بلد اور طول بلد کے مختلف ہونے سے مختلف ہوتا ہے۔ عرض بلد خط استوا سے دوری کو کہا جاتا ہے، اور طول بلد مغربی بحر محیط کے ساحل سے دوری کو کہا جاتا ہے، پس جب دو شہروں کا طول بلد برابر ہو تو ایک شہر میں چاند نظر آنے سے دوسرے شہر میں چاند نظر آنا لازم ہے، گرچہ عرض بلد مختلف ہو

، اور جب طول بلد مختلف ہوتو ایسے شہروں میں ساتھ ساتھ چاند نظر آنا محال ہے، اور مشرقی شہروں میں چاند نظر آنے سے مغربی شہروں میں چاند نظر آنا لازم ہے، اور اس کا برعکس نہیں ہوتا، پس جب مکہ معظّمہ میں چاند نظر آئے تو مصر میں چاند نظر آنا لازم ہے، اسی لیے اگر دو متوارث میں سے ایک مشرق میں ہو، اور دوسرا مغرب میں ہو، اور دونوں اپنے اپنے شہر کے زوال کے وقت میں مر گئے تو مغربی شخص، مشرقی کا وارث ہوگا، کیوں کہ مشرق میں وقت زوال پہلے آئے گا، پس مشرقی کی موت پہلے ہوگی۔

(اعانۃ الطالبین ج۲ص۲۱۹ - حاشیۃ الشروانی ج۳ص۴۵۴)

مسئلہ: جب کسی شہر میں چاند کے دیکھے جانے کا ثبوت ہو جائے تو قریب شہر والے کے لیے بھی شروع رمضان میں روزہ رکھنے اور اخیر رمضان میں روزہ نہ رکھنے کا حکم ثابت ہو جائے گا، لیکن دور کے شہر والے کے لیے یہ حکم ثابت نہ ہوگا۔ (فتح المعین ج۲ص۲۱۸ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج۳ص۴۵۳ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: بعد یعنی دوری کا ثبوت مطلع کے مختلف ہونے سے ثابت ہوگا، پس جس شہر کا مطلع مختلف ہے، وہ بعید ہے، اور یہ دونوں شہر ایسے ہوں کہ جب ایک جگہ چاند دیکھا جائے تو دوسری جگہ اکثر اوقات میں نہ دیکھا جائے۔

(فتح المعین ج۲ص۲۱۹ - تحفۃ المحتاج ج۳ص۴۵۴)

مسئلہ: کبھی دو شہر دور ہوتے ہیں، لیکن ایک جگہ چاند دیکھے جانے سے دوسری جگہ چاند کا نظر آنا لازم آتا ہے تو ایسے شہروں میں دوری کا کچھ اعتبار نہ ہوگا۔

(اعانۃ الطالبین ج۲ص۲۱۹)

مسئلہ: مشرقی شہروں میں چاند دیکھے جانے سے مغربی شہروں میں چاند دکھنا لازم ہے لیکن اس کا برعکس نہیں ہوتا، اس لیے کہ مشرقی شہروں میں رات پہلے آتی ہے، پس جب مشرقی شہروں میں چاند نظر آجائے تو مغربی شہروں میں اس رویت پر عمل کرنا لازم ہے،

گرچہ مطلع مختلف ہو۔(فتح المعین ج۲ص۲۱۹-تحفۃ المحتاج ج۳ص۴۵۵)

مسئلہ: مغربی شہر میں چاند نظر آنے سے مشرقی شہر میں چاند نظر آنا لازم نہیں۔

(اعانۃ الطالبین ج۲ص۲۱۹)

مسئلہ: چوبیس فرسنگ سے کم میں مطلع مختلف ہونا ممکن نہیں۔

(فتح المعین ج۲ص۲۱۹-تحفۃ المحتاج ج۳ص۴۵۴)

توضیح: ایک فرسنگ تین میل ہوتا ہے۔(فیروز اللغات)

ایک شہر میں ثبوت ہلال سے دوسرے شہروں کے احکام

مسئلہ: ایک شہر میں چاند ثابت ہو جانے پر قریبی شہر میں ثابت ہونے کی چند صورتیں ہیں:

(۱) اگر ایک شہر میں چاند دیکھے جانے کی خبر پھیل گئی تو قریبی شہر میں صرف اس کے لیے ثابت ہوگا جو اس خبر کی تصدیق کرے۔

(۲) اگر ایک شہر میں قاضی کے حکم سے چاند ثابت ہوا تو قریبی شہر کے حاکم کے پاس قاضی کے حکم پر دو گواہ کی گواہی ضروری ہے، اور ایک گواہ کی گواہی کافی نہیں۔

(۳) اگر ایک شہر میں چاند کا ثبوت ہوا تو قریبی شہر میں چاند کے ثبوت کے لیے ایک گواہ کی گواہی کافی ہے۔

(۴) اگر ایک شہر میں بطریق استفاضہ چاند کا ثبوت ہوا تو قریبی شہر میں دو گواہ کی گواہی لازم ہے۔

(۵) اگر شہر میں کوئی گواہی سننے والا قاضی وحاکم وغیرہ نہ ہو، یا گواہی سننا محال ہو تو قریبی شہر والوں کے لیے ثبوت نہ ہو سکے گا، اور اس صورت میں صرف اس کے لیے ثبوت ہو گا جو اس خبر کی تصدیق کرے۔

(اعانۃ الطالبین ج۲ص۲۱۸-تحفۃ المحتاج ج۳ص۴۵۳،۴۵۴)

مسئلہ: خبر مستفیض عام لوگوں پر روزہ واجب ہونے کے لیے کافی ہے۔
(حاشیۃ الشروانی ج۳ص۴۵۳،۴۵۴)

عید کا چاند

مسئلہ: شوال داخل ہونے یعنی عید کا چاند ہونے کی علامتوں مثلاً قندیل کا روشن ہونا، یا توپ چھوڑا جانا وغیرہ علامات پر اعتقاد جازم یعنی یقین ہو گیا تو اس پر عمل کرنا لازم ہے، یعنی روزہ نہ رکھنا لازم ہے، اور اگر یقین نہ ہوا تو عمل کرنا لازم نہیں۔ (فتح المعین ج۲ص۲۱۷-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۳ص۴۵۲-حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: جب تیس روزہ کے بعد بھی عید کا چاند نظر نہ آئے تو روزہ نہ رکھے، گرچہ آسمان پر بادل نہ ہو، جب کہ کسی عادل کی گواہی سے روزہ رکھا ہو، اور اگر شرعی حجت کے ساتھ روزہ نہیں رکھا تھا تو روزہ رکھے۔
(فتح المعین ج۲ص۲۱۸-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۳ص۴۵۲،۴۵۳)

مسئلہ: حجت شرعی سے مراد وہ ہے جس کا اعتبار رمضان کے چاند کے بارے میں ہے، جیسے عادل گواہ وغیرہ۔ (اعانۃ الطالبین ج۲ص۲۱۸)

مسئلہ: ایسے شخص کے قول پر روزہ رکھا تھا جس کی خبر کی وہ تصدیق کیا تھا، پھر آسمان صاف ہونے کے باوجود تیس تاریخ کے بعد عید کا چاند نہ ہوا تو اس کو روزہ چھوڑنا جائز نہیں۔
(فتح المعین ج۲ص۲۱۸-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۳ص۴۵۲-حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: رمضان کے علاوہ شوال اور دوسرے مہینوں کے چاند کا ثبوت دو گواہوں کی گواہی سے ہوگا۔ (الحاوی الکبیر ج۳ص۸۸۷)

مسئلہ: اگر کسی نے تنہا عید کا چاند دیکھا تو اسے روزہ نہ رکھنا واجب ہے، لیکن چھپا کر کھانا پینا مستحب ہے۔ (نہایۃ المحتاج ج۳ص۲۰۳)

نفل روزوں کا بیان

مسئلہ: رمضان کے بعد روزہ کے لیے سب سے بہتر مہینہ محرم، پھر رجب، پھر ذی الحجہ، پھر ذی قعدہ، پھر شعبان ہے۔ (فتح المعین ج۲ص۲۷۱،۲۷۲-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: عرفہ کے دن یعنی نویں ذی الحجہ، نویں اور دسویں محرم اور شوال کا چھ روزہ رکھنا سنت مؤکدہ ہے۔ ان چھ روزوں کو عید کے بعد پے در پے رکھنا افضل ہے۔ اسی طرح ایام بیض یعنی ہر مہینہ کی ۱۳و۱۴و۱۵ تاریخ کو اور پیر و جمعرات کو روزہ رکھنا سنت مؤکدہ ہے۔
(فتح المعین ج۲ص۲۶۴تا۲۷۰-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۳ص۵۴۱تا۵۴۶)

مسئلہ: عرفہ سے پہلے آٹھ دن، محرم کی گیارہویں تاریخ، ذی الحجہ کی سولہویں تاریخ اور ایام سود یعنی ہر مہینہ کی ستائیسویں، اٹھائیسویں تاریخ اور اس کے بعد دو دن کا روزہ رکھنا سنت ہے۔ (فتح المعین ج۲ص۲۶۴تا۲۷۰-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: بدھ کے دن اور معراج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دن روزہ رکھنا سنت ہے۔
(اعانۃ الطالبین ج۲ص۲۷۰)

مسئلہ: جب کوئی دو سبب والا روزہ پایا جائے تو روزہ رکھنے کی مزید تاکید آئی ہے، جیسے عرفہ پیر کے دن ہو تو عرفہ اور پیر کے روزہ کی نیت کرے۔ (اعانۃ الطالبین ج۲ص۲۷۱)

مسئلہ: اگر کسی کو اپنی ذات پر نقصان یا تکلیف یا کار خیر فوت ہونے کا خوف ہو تو اس کے لیے سال بھر بلا ناغہ روزہ رکھنا یعنی صوم الدہر مکروہ ہے، اور دوسروں کے لیے صوم الدہر مستحب ہے۔ (اعانۃ الطالبین ج۲ص۲۷۰-تحفۃ المحتاج ج۳ص۵۴۷،۵۴۸)

مسئلہ: جمعہ، سنیچر اور اتوار کو ورد، نذر، کفارہ اور قضا روزہ رکھنے میں حرج نہیں، لیکن ان دنوں میں مذکورہ روزہ کے علاوہ کسی ایک دن کو خاص کر کے نفل روزہ رکھنا مکروہ ہے۔
(اعانۃ الطالبین ج۲ص۲۷۰-تحفۃ المحتاج ج۳ص۵۴۶،۵۴۷)

مسئلہ: شوہر کی موجودگی میں بیوی کو شوہر کی اجازت یا رضامندی کے بغیر نفل روزہ، یا لمبی مدت والا قضا روزہ رکھنا حرام ہے۔(فتح المعین ج۲ص۲۷۳-تحفۃ المحتاج ج۳ص۵۵۰)

مسئلہ: ایام بیض، ایام سود وغیرہ کا روزہ دوسرے روزوں میں درج ہو جاتا ہے، جیسے رمضان میں رمضان کے روزوں کی بھی نیت کی اوران روزوں مثلاً ایام بیض کے روزوں کی بھی نیت کی تو دونوں کا ثواب پائے گا۔اگر صرف رمضان کے فرض روزہ کی نیت کی تو صرف فرض ہی کا ثواب پائے گا،لیکن سنت روزہ رکھنے کا حکم ختم ہو جائے گا، کیوں کہ ان دنوں میں فرض روزہ ہے۔(فتح المعین ج۲ص۲۷۱-اعانۃ الطالبین ایضاً)

حرام ومکروہ روزہ

مسئلہ: عیدین، ایام تشریق اور یوم الشک کو روزہ رکھنا حرام ہے۔
(فتح المعین ج۲ص۲۷۳-تحفۃ المحتاج ج۳ص۴۹۶)

مسئلہ: یوم الشک شعبان کی تیسویں تاریخ ہے، جب کہ لوگوں کے درمیان چاند نظر آنے کی خبر مشہور ہو چکی ہو، اور اس کا ثبوت نہ ملا ہو تو اس دن روزہ رکھنا حرام ہے۔
(فتح المعین ج۲ص۲۷۳-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۳ص۴۹۸)

مسئلہ: اگر یوم الشک اس کے لیے صوم ورد کا دن ہو تو روزہ رکھنا حرام نہیں۔صوم ورد وہ روزہ ہے جسے وہ ہمیشہ رکھتا ہو، جیسے وہ ہر پیر کو روزہ رکھتا ہے اور یوم الشک پیر کو آ گیا، یا وہ صائم الدہر ہو، یا ایک دن روزہ رکھتا ہو، اور ایک دن افطار تو اس کے لیے یوم الشک کا روزہ حرام نہیں۔(فتح المعین ج۲ص۲۷۳-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۳ص۴۹۸)

مسئلہ: ماہ شعبان کے پہلے نصف سے کم از کم ایک روزہ متصل کیے بغیر صرف دوسرے نصف میں روزہ رکھنا حرام ہے۔اگر پہلے نصف سے متصل کر کے دوسرے نصف میں مسلسل روزہ رکھے تو حرج نہیں، جیسے پندرہ شعبان، پھر سولہ شعبان کا رکھے۔اگر چودہ شعبان کو

روزہ رکھا، پھر پندرہ کو نہیں رکھا، پھر سولہ کو رکھا تو یہ حرام ہے، کیوں کہ سلسلہ ٹوٹ چکا ہے۔
(فتح المعین ج ۲ ص ۲۷۳، ۲۷۴ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۴۹۷)

مسئلہ: شعبان کے دوسرے نصف اور یوم الشک میں کفارہ، نذر اور رمضان کا قضا روزہ رکھنا جائز ہے۔
(فتح المعین ج ۲ ص ۲۷۳، ۲۷۴ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۴۹۷، ۴۹۸)

مسئلہ: رمضان میں غیر رمضان کا روزہ رکھنا جائز نہیں، گر چہ اس کے لیے روزہ نہ رکھنا جائز ہو جیسے مسافر، لیکن قضا اور نذر وغیرہ کا روزہ جائز ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۴۹۶، ۴۹۷)

روزہ کے شرائط

روزہ کی چار شرطیں ہیں:

(۱) اسلام (۲) حیض ونفاس سے پاک ہونا۔

(۳) دن بھر ہوش میں رہنا (۴) وقت کا روزہ کے لائق ہونا۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۲۲۰ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۴۹۳ تا ۴۹۶)

مسئلہ: اگر روزہ دار مسلمان دن کے کسی لمحہ میں مرتد ہو گیا، یا دیوانہ ہو گیا، یا عورت کو حیض ونفاس شروع ہو گیا تو روزہ باطل ہو جائے گا۔

(اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۲۲۰ - تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۴۹۳)

مسئلہ: تھوڑی دیر بے ہوش ہونے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، لیکن اگر اپنے کسی فعل سے بے ہوش ہوا، یا سارا دن بے ہوش رہا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

(اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۲۲۰ - تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۴۹۴، ۴۹۵)

مسئلہ: اگر دن بھر سوتا رہا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

(اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۲۲۰ - تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۴۹۴)

روزہ کے فرائض

روزہ کے فرائض دو ہیں: (۱) نیت کرنا (۲) روزہ توڑنے والی چیزوں سے بچنا۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۲۲۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۴۶۰، ۴۴۷ ۴)

مسئلہ: فرض روزہ کی نیت رات میں کرنا، اور روزہ کی جنس کو متعین کرنا شرط ہے، یعنی یہ رمضان کا روزہ ہے یا نذر یا کفارہ کا؟ لہٰذا نیت کے ساتھ جنس کو بھی متعین کردے۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۲۲۲، ۲۲۳ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۴۶۱، ۴۶۴)

مسئلہ: اگر نیت میں شک ہوگیا کہ فجر سے پہلے نیت کیا تھا یا فجر کے بعد تو روزہ صحیح نہیں ہوگا۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۲۲۲ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۴۶۱)

مسئلہ: نفل روزہ کی نیت زوال سے پہلے کیا تو کافی ہے، جب کہ طلوع فجر سے کھانے پینے وغیرہ سے رک گیا ہو، یہ نفل روزہ متعینہ ہو جیسے عرفہ یا عاشورہ کا روزہ، یا غیر متعینہ ہو، جیسے مطلقاً نفل روزہ ہو۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۲۲۳ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۴۶۳)

مسئلہ: رمضان کے روزہ کی اقل نیت یہ ہے: ''نَوَیْتُ صَوْمَ رَمَضَانَ''

اکمل نیت یہ ہے: ''نَوَیْتُ صَوْمَ غَدٍ عَنْ اَدَاءِ فَرْضِ رَمَضَانَ هٰذِهِ السَّنَةِ لِلّٰهِ تَعَالٰی''

(فتح المعین ج ۲ ص ۲۲۴، ۲۲۵ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۴۶۵، ۴۶۶)

روزہ کی سنتیں

(۱) آدھی رات گذرنے کے بعد سحری کرنا۔

(۲) سحری میں اتنی تاخیر کرنا کہ سحری کرنے کے بعد طلوع فجر کے لیے صرف پچاس آیتوں کی تلاوت کی مقدار وقت باقی رہے۔

(۳)طلوع فجر سے پہلے غسل جنابت اور حیض ونفاس کا غسل کرنا تا کہ روزہ کا ابتدائی حصہ بھی پاکی میں گذرے۔

(۴)سحری کے وقت خوشبو لگانا۔

(۵)دن میں سرمہ اور خوشبو نہ لگانا۔

(۶)نفس کو تمام حرام چیزوں سے روکنا جیسے گالی گلوج، غیبت، چغلی وغیرہ سے۔

(۷)شبہات اور شہوات کو چھوڑنا۔

(۸)قرآن مجید کی تلاوت، صدقہ، اعتکاف، روزہ دار کو افطار کرانا اور نیک کاموں کی کثرت کرنا۔

(۹)غروب آفتاب کا یقین ہونے پر فوراً افطار کرنا۔ اگر جماعت اور تکبیر تحریمہ چھوٹ جانے کا خوف نہ ہو تو نماز سے پہلے افطار کرنا۔

(۱۰)افطار کے لیے پکی ہوئی کھجور پھر خرما پھر پانی ہونا۔

(۱۱)افطار کے بعد یہ دعا پڑھنا: ''اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ ذَھَبَ الظَّمْأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی''

(فتح المعین ج۲ص۲۴۵ تا۲۵۲-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۳ص۵۰۰تا۵۰۸)

روزہ کے مکروہات

(۱)روزہ دار کے لیے بلا عذر زوال کے بعد غروب سے پہلے مسواک کرنا۔

(فتح المعین ج۲ص۲۴۹-اعانۃ الطالبین ایضاً)

(۲)بلاضرورت کسی چیز کو چکھنا۔(تحفۃ المحتاج ج۳ص۵۰۶)

(۳)غسل کے وقت پانی میں غوطہ لگانا۔

(فتح المعین ج۲ص۲۳۴-اعانۃ الطالبین ایضاً)

(۴) کلی اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنا۔ (اعانۃ الطالبین ج ا ص ۴۸)

(۵) خوشبو استعمال کرنا۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۲۴۹ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

(۶) اس روزہ دار کا بوسہ لینا مکروہ ہے جس کی شہوت ابھر سکتی ہو جیسے جوان آدمی، جس کی شہوت نہ ابھرتی ہو جیسے بڑھا آدمی، اس کا کسی کو بوسہ لینا خلاف اولیٰ ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۴۸۹)

(۷) سرمہ لگانا خلاف اولیٰ ہے۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۲۴۹ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

(۸) روزہ دار کے لیے فصد اور پچھنا لگوانا خلاف اولیٰ ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۴۸۹)

روزہ توڑنے والی چیزیں

روزہ توڑنے والی چیزیں چار ہیں:

(۱) جماع کرنا (۲) مشت زنی کرنا (۳) قصداً قے کرنا۔

(۴) بدن کے کسی سوراخ سے بدن کے اندر کسی چیز کا پہنچنا۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۲۲۵ تا ۲۲۹ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۴۷۴ تا ۴۹۲)

مسئلہ: روزہ ٹوٹنے کے لیے شرط ہے کہ روزہ توڑنے والا فعل قصد واختیار اور علم کے ساتھ صادر ہو۔ اگر بھول کر یا کسی کے مجبور کرنے پر یا جہالت سے صادر ہوا تو روزہ نہیں ٹوٹا۔

(۱) قصد کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی فعل بھول کر صادر نہ ہو، جیسے بھول کر کھانا پینا۔

(۲) علم کا مفہوم یہ ہے کہ اسے معلوم ہو کہ یہ فعل روزہ توڑنے والا ہے، اور یہ جاہل معذور ہو، یعنی نومسلم ہو، یا ایسی آبادی میں جہاں علما نہ ہوں، اور اسے تعلیم حاصل کرنے کا موقع بھی نہ ملا ہو، یا روزہ توڑنے والا امر مخفی مسائل میں سے ہو، لیکن اگر وہ جاہل قدیم الاسلام ہو، یا علما کے درمیان رہتا ہو، یا اسے تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملا اور حاصل نہ کیا، یا

وہ معاملہ مخفی مسائل میں سے نہ ہوتو جہالت عذر نہیں۔

(۳) اختیار کا مفہوم یہ ہے کہ کسی کے مجبور کرنے سے وہ فعل صادر نہ ہوا ہو۔ مجبور ہونے میں شرط ہے کہ مجبور کرنے والا اتنی قدرت رکھتا ہو کہ وہ جس چیز کی دھمکی دے رہا ہے ،اس کو کر سکتا ہے جیسے وہ حاکم ہو یا اتنی طاقت وقوت والا ہو، اور مجبور کیے جانے والے کو اس کے دفاع کی قوت نہ ہو، یعنی نہ وہ بھاگ سکتا ہو، نہ ہی وہ کسی سے مدد لے سکتا ہو، اور ظن غالب ہو کہ مجبور کرنے والا جس چیز کی دھمکی دے رہا ہے، اس کو کر گذرے گا۔ ان شرائط کے موجود ہوتے وقت ہی مجبور سمجھا جائے گا، لیکن زنا پر مجبور کرنے پر زنا کرنا جائز نہ ہوگا۔

(اعانۃ الطالبین ج۲ص ۲۲۶-تحفۃ المحتاج ج۳ص ۴۷۴ تا ۴۹۲)

جماع کے احکام

مسئلہ: جماع کرنے سے انزال نہ ہوا تو بھی روزہ ٹوٹ گیا۔

(فتح المعین ج۲ص ۲۲۶-تحفۃ المحتاج ج۳ص ۴۷۴)

مسئلہ: احتلام ہونے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

(فتح المعین ج۲ص ۲۲۷-تحفۃ المحتاج ج۳ص ۴۸۷)

مسئلہ: شہوت کے ساتھ دیکھنے یا سوچنے سے منی نکلی تو روزہ نہ ٹوٹا۔

(فتح المعین ج۲ص ۲۲۷-تحفۃ المحتاج ج۳ص ۴۸۸)

مسئلہ: مذی نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

(فتح المعین ج۲ص ۲۲۷-تحفۃ المحتاج ج۳ص ۴۸۷)

مسئلہ: کسی محرم کے چھونے پر انزال ہونے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

(فتح المعین ج۲ص ۲۲۷)

مسئلہ: کسی محرم یا غیر محرم عورت کا بال چھونے پر انزال ہونے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۲۲۷-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: کسی حائل کے ساتھ کسی عورت کو بوسہ لینے یا حائل کے ساتھ خود سے چمٹانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، گرچہ یہ فعل بار بار اور شہوت کے ساتھ ہو، یا حائل باریک ہو۔ اگر انزال ہوا تو بھی روزہ نہیں ٹوٹا۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۲۲۷-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۴۸۸)

مسئلہ: جماع کرتے وقت فجر طلوع ہوئی اور فوراً جدا ہو گیا تو روزہ صحیح ہے، گرچہ جدا ہونے کے بعد انزال ہو گیا ہو، لیکن اگر فوراً جدا نہ ہوا تو روزہ صحیح نہ ہوا، اور اس پر قضا اور کفارہ ہے۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۲۳۶-تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۴۸۸، ۴۹۱، ۴۹۲)

مشت زنی کے احکام

مسئلہ: مشت زنی اپنے ہاتھ سے ہو، یا اپنی بیوی، باندی کے ہاتھ سے، منی نکلنے پر روزہ ٹوٹ جائے گا۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۲۲۶-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۴۸۷)

قے کے احکام

مسئلہ: اپنے فعل کے بغیر خود بخود قے ہونے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، جب کہ قے یا نجس تھوک کا کوئی حصہ منہ کے حد ظاہر تک پہنچنے کے بعد واپس پیٹ تک نہ پہنچا ہو، یا بلا اختیار واپس چلا گیا ہو تو دونوں صورت میں روزہ نہیں ٹوٹا۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۲۲۸-تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۴۷۵)

مسئلہ: قصداً قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا، گرچہ کوئی چیز واپس پیٹ میں نہ گئی ہو۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۲۲۷-تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۴۷۴، ۴۷۵)

مسئلہ: اگر روزہ دار کے پیٹ میں مکھی داخل ہو گئی - پھر اس نے اس مکھی کو خود سے نکالا تو

روزہ ٹوٹ گیا، کیوں کہ یہ قے کی طرح ہے۔

(فتح المعین ج۲ص۲۲۹-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۳ص۴۸۰)

جسم کے اندر کوئی چیز داخل ہونا

مسئلہ: اگر کوئی چیز جوف کے اندر داخل ہوگئی تو روزہ ٹوٹ گیا، گرچہ وہ چیز تھوڑی ہو، جیسے چھوٹی چیونٹی کے برابر ہو۔

(فتح المعین ج۲ص۲۲۹-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۳ص۴۷۷)

مسئلہ: جوف سے بدن کے وہ سوراخ مراد ہیں جن کے ذریعہ کوئی چیز بدن کے اندر داخل ہوتی ہے، جیسے منہ، ناک، کان، دونوں شرمگاہ، پستان وغیرہ۔ان سب کے اندرونی حصہ تک کوئی چیز پہنچ گئی تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ان تمام میں روزہ ٹوٹنے کے لیے ایک حد تک داخل ہونے کا اعتبار ہے۔

(۱) ذکر کے حشفہ میں کوئی چیز داخل ہوگئی تو روزہ ٹوٹ گیا، گرچہ وہ چیز حشفہ سے آگے نہ بڑھی ہو۔(فتح المعین ج۲ص۲۲۹-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۳ص۴۷۹)

(۲) پستان کی گھنڈی میں کوئی چیز داخل ہوگئی تو روزہ ٹوٹ گیا، گرچہ وہ چیز گھنڈی سے آگے نہ بڑھی ہو۔(فتح المعین ج۲ص۲۲۹-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۳ص۴۷۹)

(۳) عورت کے پیشاب کے لیے اپنے قدموں پر بیٹھتے وقت جو حصہ ظاہر ہوتا ہے، اس کے بعد کا داخلی حصہ فرج کا اندرونی حصہ ہے، جس کو استنجا کے وقت دھلنا واجب نہیں۔ اگر اس حصہ میں انگلی داخل ہوگئی، یا کوئی دوسری چیز داخل ہوگئی تو روزہ ٹوٹ گیا۔

(فتح المعین ج۲ص۲۲۹-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۳ص۴۸۰)

(۴) دبر کا داخلی حصہ گول حلقہ ہے جہاں سے پاخانہ نکلتا ہے۔ یہ وہ حصہ ہے جس کو پاخانہ کے وقت دھلنا واجب نہیں۔اگر اس حصہ میں انگلی داخل ہوگئی تو روزہ ٹوٹ گیا۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۲۲۹ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۴۸۰)

مسئلہ: فرج ودبر کا وہ حصہ مراد ہے جو جوفدار ہے، جس کو پاخانہ پیشاب کے وقت دھلنا واجب نہیں۔ فرج ودبر کا جو حصہ بند ہونے کے بعد ظاہر رہتا ہے، وہ مراد نہیں۔ اسی طرح حشفہ اور پستان کی گھنڈی کا ابتدائی حصہ جو حرکت دیتے وقت ظاہر ہوتا ہے، وہ مراد نہیں، بلکہ اس کے بعد کا حصہ مراد ہے جو ظاہر نہیں ہوتا، پس اگر ظاہر نہ ہونے والے حصہ تک کوئی چیز پہنچ گئی تو روزہ ٹوٹ گیا۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۲۲۹ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

(۵) ناک میں خیشوم کے بعد والا حصہ اندرونی حصہ ہے۔

(اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۲۳۱)

مسئلہ: اگر کوئی چیز مسام کے ذریعہ بدن میں داخل ہو تو روزہ نہ ٹوٹا، جیسے تیل بدن میں لگانے سے مسام کے ذریعہ اندر داخل ہو گیا تو کوئی حرج نہیں۔ (تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۴۸۰)

مسئلہ: سرمہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، گرچہ سرمہ کا رنگ تھوک میں پایا جائے، یا اس کا مزہ حلق میں محسوس ہو، کیوں کہ آنکھ سے حلق تک کوئی راستہ نہیں، پس یہ مسام کے ذریعہ پہنچا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۴۸۰)

مسئلہ: اگر بھول کر کھا پی لیا تو روزہ نہیں ٹوٹا، گرچہ بہت زیادہ کھا لے۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۲۳۱ - تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۴۸۶)

مسئلہ: اگر پانی کے اندر قصداً اپنا منہ کھولا، اور پانی پیٹ کے اندر چلا گیا تو روزہ ٹوٹ گیا۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۲۳۱)

مسئلہ: بلغم یا مسوڑھے سے نکلنے والے خون کو جان بوجھ کر اپنے اختیار سے اندر لے گیا تو روزہ ٹوٹ گیا، اور اگر کسی عذر کی وجہ سے یا بلا اختیار اندر چلا گیا تو روزہ نہیں ٹوٹا۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۲۳۲ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۴۸۳)

مسئلہ: اندر سے بلغم نکالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اگر بلغم نکال کر پھینک دیا تو روزہ نہیں ٹوٹا ۔اگر قدرت کے باوجود نہ پھینکا، بلکہ حد ظاہر تک پہنچنے کے بعد نگل گیا تو روزہ ٹوٹ گیا۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۲۲۸ -تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۴۷۵، ۴۷۶)

مسئلہ: بواسیر کے مریض نے اپنے مقعد کو ضرورت کے وقت اپنی انگلی سے اندر لوٹایا تو روزہ نہ ٹوٹا۔(فتح المعین ج ۲ ص ۲۳۰ -تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۴۸۲)

مسئلہ: مقعد کے اندرونی حصہ تک بلا ضرورت اپنی انگلی کا تھوڑا حصہ داخل کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔(فتح المعین ج ۲ ص ۲۳۰ -تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۴۸۰)

مسئلہ: کھانا چکھتے وقت مزہ حلق تک پہنچنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۲۳۰)

مسئلہ: کوئی چیز خیشوم یعنی ناک کے بانسہ تک پہنچی تو روزہ نہیں ٹوٹا، لیکن اگر خیشوم سے آگے پہنچ گئی تو روزہ ٹوٹ گیا۔(فتح المعین ج ۲ ص ۲۳۱)

مسئلہ: اپنا پاک تھوک نگلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، جب کہ وہ خالص تھوک ہی ہو۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۲۳۱ -تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۴۸۲)

مسئلہ: پان کی سرخی والے تھوک کو جان بوجھ کر اپنے اختیار سے اندر لے گیا تو روزہ ٹوٹ گیا۔(فتح المعین ج ۲ ص ۲۳۲)

مسئلہ: اپنا تھوک جمع کر کے نگل گیا تو روزہ نہیں ٹوٹا۔(تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۴۸۴)

مسئلہ: دانتوں میں کھانے کی کوئی چیز باقی رہ گئی، پھر اس پر طبعی طور پر تھوک جاری ہوا، اور وہ بلا قصد تھوک کے ساتھ اندر چلی گئی تو روزہ نہیں ٹوٹا، جب کہ اس کو نکال کر تھوکنے کی قدرت نہ ہوئی ہو۔(فتح المعین ج ۲ ص ۲۳۳ -اعانۃ الطالبین ایضاً -تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۴۸۵)

مسئلہ: دانتوں میں کھانے کی کوئی چیز باقی رہ گئی، پھر اس پر قصداً تھوک جاری کیا تو روزہ

ٹوٹ گیا، جب کہ اس کو نکال کر تھوکنے کی قدرت تھی، یا اس کو قصداً نکل گیا تو روزہ ٹوٹ گیا۔
(فتح المعین ج ۲ ص ۲۳۳ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۴۸۵، ۴۸۶)

مسئلہ: کلی کے پانی کا اثر اندر چلا گیا تو روزہ نہ ٹوٹا، گرچہ اس کو گھونٹ کر نکالنا ممکن ہو۔
(فتح المعین ج ۲ ص ۲۳۳)

مسئلہ: غسل کرتے وقت پانی پیٹ کے اندر چلا گیا تو روزہ نہیں ٹوٹا، بشرطیکہ پانی میں غوطہ نہ لگایا ہو، اور یہ غسل واجب ہو جیسے غسل جنابت اور غسل حیض ونفاس۔
(فتح المعین ج ۲ ص ۲۳۳، ۲۳۴)

مسئلہ: غسل کرتے وقت پانی میں غوطہ لگایا، اور پانی پیٹ یا ناک یا کان کے اندر چلا گیا تو روزہ ٹوٹ گیا گرچہ واجب غسل ہو۔
(فتح المعین ج ۲ ص ۲۳۳، ۲۳۴ - تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۴۸۴)

مسئلہ: وضو میں بغیر مبالغہ کلی کرنے یا ناک میں پانی چڑھاتے وقت پانی کا اندر چلا گیا تو روزہ نہ ٹوٹا، جب کہ یہ کلی اور ناک میں پانی چڑھانا صرف ٹھنڈک حاصل کرنے نہ ہو، بلکہ اس کے لیے وضو کا حکم ہو، یا روزہ بھول کر یا لاعلمی کی وجہ سے ایسا ہوا تو روزہ نہیں ٹوٹا۔
(فتح المعین ج ۲ ص ۲۳۴ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۴۸۴)

مسئلہ: کلی کرنے یا ناک میں پانی چڑھاتے وقت مبالغہ کرنے سے پانی اندر چلا گیا اور اسے روزہ یاد تھا اور مبالغہ ممنوع ہونے کا علم تھا تو روزہ ٹوٹ گیا۔
(فتح المعین ج ۲ ص ۲۳۴ - تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۴۸۴)

مسئلہ: اگر غسل واجب نہ تھا، بلکہ نظافت یا ٹھنڈک حاصل کرنے غسل کر رہا تھا، اور پانی پیٹ کے اندر چلا گیا تو روزہ ٹوٹ گیا۔ (تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۴۸۴)

مسئلہ: راستہ کی گرد وغبار، آٹا چھانتے وقت اڑنے والے ذرات، مکھی یا مچھر بلا قصد

اندر داخل ہوگیا تو روزہ نہیں ٹوٹا۔ (اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۲۳۱ - تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۴۸۰)

مسئلہ: کھانا کھاتے وقت فجر طلوع ہوگئی اور یہ فوراً کھانا اگل دیا، اور کوئی چیز اندر نہ گئی تو روزہ صحیح ہے۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۲۳۵ - تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۴۹۱)

مسئلہ: دھواں اندر جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، گرچہ دھواں میں خوشبو ہو، اور گرچہ دھواں قصداً اندر لے گیا ہو۔ (اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۲۳۰ - تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۴۸۱، ۴۸۲)

مسئلہ: سگریٹ اور بیڑی پینے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ (اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۲۳۰)

مسئلہ: اگر قصداً اپنے منہ میں کوئی چیز رکھا اور وہ پیٹ کے اندر چلی گئی تو روزہ ٹوٹ گیا، اور اگر بھول کر نگل لیا تو روزہ نہیں ٹوٹا۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۲۳۱)

مسئلہ: کسی نے اس ظن کے ساتھ کھایا کہ یہ وقت سورج ڈوبنے کے بعد کا ہے، یا طلوع فجر سے پہلے کا ہے، پھر معلوم ہوا کہ وہ دن میں یعنی طلوع فجر کے بعد یا سورج ڈوبنے سے پہلے کھایا پیا ہے تو روزہ ٹوٹ گیا، اور کچھ معلوم نہ ہوا تو روزہ صحیح ہے۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۲۳۵ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۴۹۰)

مسئلہ: شک کرنے والے کو دن کے آخری حصہ میں کھانا حرام ہے، یہاں تک کہ اسے دن ختم ہونے کا ظن غالب ہو جائے، اور اسے یقین حاصل ہونے تک صبر کرنا زیادہ احتیاط ہے، اور شک یا ظن کی حالت میں رات کے آخری حصہ میں کھانا مکروہ ہے۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۲۳۵ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: کوئی عادل سورج ڈوبنے کی خبر دیا، یا وقت کے جاننے والے عادل کی اذان سنا تو افطار کرنا جائز ہے۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۲۳۵ - تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۴۹۰)

واجب روزہ چھوڑنے کے اسباب

مسئلہ: اپنی جان یا اپنے کسی عضو کے فوت ہونے یا عضو کے بیکار ہونے یا سخت مرض یا

سخت بھوک یا سخت پیاس سے ہلاک ہونے کا خوف ہوتو واجب روزہ کو چھوڑ نا واجب ہے۔

(اعانۃ الطالبین ج۲ص۲۳۶،۲۳۷)

مسئلہ: محترم حیوان کو بچانے کیے لیے روزہ چھوڑ نا واجب ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج۳ص۵۲۹)

مسئلہ: مال محترم کو بچانے کے لیے روزہ چھوڑ نا جائز ہے۔

(حاشیۃ الشروانی ج۳ص۵۲۹)

مسئلہ: حمل والی یا دودھ پلانے والی عورت کو اپنا بچہ ہلاک ہونے کا خوف ہوتو روزہ چھوڑنا واجب ہے۔(اعانۃ الطالبین ج۲ص۲۴۱)

مسئلہ: تکلیف دینے والا غیر مہلک مرض ہوتو روزہ چھوڑ نا جائز ہے، جیسے روزہ رکھنے سے دیر میں شفایاب ہونے کا خوف ہو۔(فتح المعین ج۲ص۲۳۶-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: لمبا جائز سفر یعنی سفر قصر ہوتو روزہ چھوڑ نا جائز ہے۔اگر سفر کی وجہ سے تکلیف نہ ہو تو مسافر کو روزہ رکھنا بہتر ہے۔(فتح المعین ج۲ص۲۳۶-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر سفر کی وجہ سے تکلیف کا خوف ہوتو روزہ چھوڑ نا افضل ہے۔

(اعانۃ الطالبین ج۲ص۲۳۶)

مسئلہ: بیمار اگر فجر سے تھوڑی دیر پہلے شفا پا جائے تو اسے روزہ کی نیت کرنا واجب ہے، پھر اگر مرض لوٹ آیا تو روزہ توڑ دے۔(اعانۃ الطالبین ج۲ص۲۳۶)

مسئلہ: مشقت کا کام کرنے والے کو رات کو روزہ کی نیت کرنی واجب ہے، پھر اگر روزہ کی وجہ سے تھک جائے تو روزہ توڑ دے۔(فتح المعین ج۲ص۲۳۷-اعانۃ الطالبین ایضاً)

قضا اور فدیہ کے احکام

مسئلہ: جس نے بلا عذر رمضان کا روزہ چھوڑ دیا تو اس پر فوراً قضا واجب ہے، اور عذر کی

وجہ سے چھوڑا تو عذر ختم ہونے کے بعد قضا واجب ہے۔(اعانۃ الطالبین ج۲ص ۲۳۷)

مسئلہ: تمام واجب روزہ یعنی رمضان، نذر اور کفارہ کے روزہ کی قضا واجب ہے۔
(فتح المعین ج۲ص ۲۳۷)

مسئلہ: رمضان کا قضا روزہ دوسرے رمضان تک نہیں رکھا تو تاخیر کی وجہ سے فدیہ واجب ہے، جب کہ بلا عذر تاخیر کیا ہو۔(فتح المعین ج۲ص۲۴۲-تحفۃ المحتاج ج۳ص۵۳۰)

مسئلہ: نذر اور کفارہ کے روزہ کی تاخیر میں فدیہ نہیں۔(اعانۃ الطالبین ج۲ص ۲۴۵)

مسئلہ: اگر عذر کے سبب رمضان کا روزہ نہ رکھا تو دوسرے رمضان سے پہلے قضا کرنا واجب ہے، اور جس نے عذر ختم ہونے کے باوجود دوسرا رمضان آنے تک اپنے روزوں کی قضا نہیں کی تو اس پر قضا کے ساتھ ہر روزہ کے بدلے ایک مد اناج بطور فدیہ دینا واجب ہے، اسی طرح جتنا سال بڑھتا جائے گا، فدیہ کی مقدار بڑھتی جائے گی، مثلاً دو سال گذر گئے تو ہر روزہ کے بدلے دو مد، اور تین سال گذر گئے تو ہر روزہ کے بدلے تین مد واجب ہے۔
(فتح المعین ج۲ص۲۴۲-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۳ص۵۲۹تا۵۳۱)

مسئلہ: اگر قدرت کے باوجود رمضان کا قضا روزہ ادا کرنے سے پہلے مر گیا تو وہ گنہ گار ہوگا، اور اس کے چھوڑے ہوئے مال سے ایک روزہ کے بدلے دو مد اناج دیا جائے گا۔ایک مد تاخیر کے بدلے اور ایک مد روزہ چھوڑنے کے بدلے، اور قول جدید میں ایک روزہ کے بدلے ایک مد دینا ہوگا۔(فتح المعین ج۲ص۲۴۲،۲۴۳-تحفۃ المحتاج ج۳ص۵۱۸تا۵۲۰)

مسئلہ: عذر کے سبب کوئی واجب روزہ چھوٹ گیا، پھر وہ عذر ختم نہ ہوسکا، اور عذر کی حالت میں ہی وہ آدمی مر گیا تو نہ ہی فدیہ واجب ہے، اور نہ ہی کوئی گناہ۔
(اعانۃ الطالبین ج۲ص ۲۳۷-تحفۃ المحتاج ج۳ص ۵۱۸)

مسئلہ: رمضان کے روزہ کی قضا اور فدیہ کی چار صورتیں ہیں۔

(۱) رمضان کا روزہ کسی عذر کی وجہ سے نہ رکھ سکا، اور بعد میں کسی عذر کی وجہ سے قضا نہ کر سکا، جیسے وہ عذر باقی رہ گیا یا کوئی دوسرا عذر آ گیا اور عذر ہی کی حالت میں مر گیا تو اس پر نہ فدیہ ہے، نہ گناہ۔

(۲) رمضان کا روزہ کسی عذر کی وجہ سے نہ رکھ سکا، اور بعد میں عذر ختم ہو گیا، لیکن وہ روزہ قضا نہ کیا تو گنہگار ہوگا، اور اس کے ترکہ سے ہر ایک روزہ کے بدلے ایک مد دیا جائے گا۔

(۳،۴) جو رمضان کا روزہ بلا عذر نہیں رکھا اور مر گیا تو وہ گنہگار ہوگا، اور اس کے ترکہ سے ہر ایک روزہ کے بدلے ایک مد دیا جائے گا، خواہ بعد میں اس کو قضا کا موقع ملا ہو یا نہ ملا ہو۔

(اعانۃ الطالبین ج۲ ص۲۳۷)

مسئلہ: اگر حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت نے بچہ کو نقصان پہنچنے کے خوف سے روزہ نہ رکھا تو ہر روزہ کے بدلے ایک مد اناج دینا اور قضا کرنا واجب ہے۔ اگر اپنی جان کو نقصان پہنچنے کے خوف سے روزہ نہ رکھا تو صرف قضا واجب ہے۔

(فتح المعین ج۲ ص۲۴۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج۳ ص۵۲۵، ۵۲۶)

مسئلہ: اگر کوئی بڑھاپے یا ایسی بیماری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے، جس سے شفایابی کی امید نہ ہو تو ہر روزہ کے بدلے ایک مد اناج دینا واجب ہے، قضا واجب نہیں۔

(فتح المعین ج۲ ص۲۲۰، ۲۲۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج۳ ص۵۲۳، ۵۲۴)

توضیح: ایک مد تقریباً چھ سو پچاس گرام ہوتا ہے۔

امساک کے احکام

مسئلہ: کھانے پینے اور جماع سے رک جانے کا نام امساک ہے۔ یہ امساک، حقیقی روزہ نہیں ہے، لیکن بعض حالات میں اس کا حکم دیا جاتا ہے۔ اس وقت جماع و دیگر ممنوعات کے کرنے سے گنہگار ہوگا، لیکن کفارہ نہیں۔ امساک کبھی واجب ہے اور کبھی مستحب۔

(فتح المعین ج ۲ص ۲۳۸ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر کوئی بلا عذر یا غلطی سے رمضان میں افطار کر لے تو قضا کے ساتھ دن کے باقی حصہ میں امساک واجب ہے، نذر و کفارہ کے روزہ کا یہ حکم نہیں ہے۔

(فتح المعین ج ۲ص ۲۳۸)

مسئلہ: اگر کوئی یوم شک کو روزہ نہ رکھا، پھر معلوم ہوا کہ آج رمضان ہے، یعنی چاند نظر آ چکا ہے تو امساک واجب ہے۔ (فتح المعین ج ۲ص ۲۳۸)

مسئلہ: اگر کوئی دن میں اسلام قبول کیا، یا ہوش میں آیا، یا بالغ ہوا تو اس پر امساک اور قضا مستحب ہے۔ (اعانۃ الطالبین ج ۲ص ۲۳۸)

مسئلہ: جس کا عذر زائل ہو گیا، جیسے مریض شفا پا گیا، یا مسافر مقیم ہو گیا، یا حیض و نفاس والی عورت پاک ہو گئی تو اس کے لیے امساک مستحب ہے۔ (فتح المعین ج ۲ص ۲۳۸)

قضا اور کفارہ

کفارہ: ماہ رمضان میں ہمبستری سے روزہ توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ ایک مومنہ باندی کو آزاد کرے، یہ نہ ہو سکے تو دو مہینے مسلسل روزہ رکھے، اگر اس کی بھی قوت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں یا فقیروں کو کھانا کھلائے۔ ہر ایک مسکین کو ایک مد اناج دے۔

(فتح المعین ج ۲ص ۲۴۰ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۳ص ۵۳۹)

کفارہ کے شرائط: جماع سے کفارہ واجب ہونے کی نو شرطیں ہیں:

(۱) جماع روزہ توڑنے والا ہو، یعنی جماع قصد و اختیار سے حرمت کو جاننے والے سے صادر ہو، پس اگر جماع روزہ توڑنے والا نہ ہو، جیسے بھول کر یا مجبور سے یا جاہل معذور سے صادر ہوا تو کفارہ نہیں۔

(۲) رمضان کا روزہ ہو، پس اگر غیر رمضان کا روزہ ہو تو کفارہ نہیں۔

(۳) جس روزہ کو توڑا ہے، وہ اس کا اپنا روزہ ہو، پس اگر مسافر نے اپنی بیوی سے جماع کر کے اس کا روزہ توڑ دیا تو مسافر پر کفارہ نہیں۔

(۴) روزہ صرف جماع کی وجہ سے ٹوٹا ہو، پس اگر روزہ کو جماع کے ساتھ کسی دوسرے سبب سے توڑا ہو تو کفارہ نہیں، جیسے جماع کی حالت میں کچھ کھالیا۔

(۵) جس دن روزہ توڑا ہو، وہ پورا دن روزہ کی اہلیت پر رہے، پس اگر دن بھر اہلیت باقی نہ رہی، جیسے دن کو ہی پاگل ہو گیا یا مر گیا تو کفارہ نہیں۔

(۶) جس روزہ کو فاسد کیا ہو، وہ یقینی طور پر رمضان کا ادا روزہ ہو، پس اگر وہ رمضان کا قضا روزہ ہو تو کفارہ نہیں۔

(۷) جماع کی وجہ سے گنہگار رہا ہو، پس اگر جماع کی وجہ سے گنہگار نہیں ہوا تو کفارہ نہیں، جیسے مسافر نے رخصت کی نیت سے جماع کیا۔

(۸) گناہ روزہ میں جماع کرنے کی وجہ سے ہوا ہو، پس اگر گناہ روزہ میں جماع کی وجہ سے نہ ہوا ہو، بلکہ خود وہ جماع ہی گناہ کا سبب ہو، خواہ اسے جب کیا جائے، جیسے مسافر نے زنا کاری کیا تو کفارہ نہیں، کیوں کہ مسافر کو روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے۔

(۹) شبہہ کی وجہ سے جماع نہ ہوا ہو، پس اگر شبہہ کی وجہ سے ہوا تو کفارہ نہیں جیسے رات کے باقی رہنے کا شبہہ ہوا، اور جماع کرلیا، پھر معلوم ہوا کہ فجر طلوع ہو چکا تھا تو کفارہ نہیں۔

(اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۲۳۹ - تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۵۳۳ تا ۵۳۸)

مسئلہ: جس نے رمضان کے روزہ میں جان بوجھ کر اپنے اختیار سے ہمبستری کر لیا تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا اور وہ گنہگار رہا، اور اس پر قضا اور کفارہ دونوں واجب ہے، بشرطیکہ صرف جماع سے روزہ فاسد ہوا ہو، اور وہ دن بھر روزہ رکھنے کی قدرت بھی رکھتا ہو۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۲۳۹، ۲۴۰ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۵۳۳ تا ۵۳۸)

مسئلہ: جماع کرنے والے پر قضا کے ساتھ کفارہ لازم ہے، اور جس سے جماع کیا گیا، اس پر صرف قضا لازم ہے۔ (اعانۃ الطالبین ج۲ص۲۴۰-تحفۃ المحتاج ج۳ص۵۳۶)

مسئلہ: جماع کے علاوہ کسی دوسرے طریقہ سے منی خارج ہوئی، یا کھانے پینے کی وجہ سے روزہ ٹوٹا تو اس پر کفارہ نہیں۔

(فتح المعین ج۲ص۲۳۹-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۳ص۵۳۴)

مسئلہ: کفارہ میں وہی اناج دے جس کا رواج شہر میں ہو یعنی جو اہل شہر کھاتے ہوں۔

(فتح المعین ج۲ص۲۴۰-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: نذر، قضا و کفارہ کے روزہ میں جماع کرنے پر کفارہ نہیں۔

(اعانۃ الطالبین ج۲ص۲۳۸-تحفۃ المحتاج ج۳ص۵۳۴)

اعتکاف کا بیان

مسئلہ: اعتکاف کی نیت کے ساتھ نماز کی طمانیت کی مقدار سے زیادہ دیر تک مسجد میں ٹھہرنے کا نام اعتکاف ہے۔ (فتح المعین ج۲ص۲۵۹-تحفۃ المحتاج ج۳ص۵۵۷، ۵۵۸)

مسئلہ: اعتکاف کرنے والے کا مسلمان ہونا، صاحب عقل و تمیز ہونا، حیض و نفاس اور جنابت سے پاک ہونا شرط ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج۳ص۵۶۴)

مسئلہ: اگر اعتکاف کرنے والا مرتد ہوگیا، یا اپنے فعل سے بے ہوش ہوگیا تو اعتکاف باطل ہوگیا۔ اگر متتابع اعتکاف تھا تو ختم ہوگیا، اب پھر سے شروع کرنا واجب ہوگا۔

(تحفۃ المحتاج ج۳ص۵۶۵)

مسئلہ: اگر اعتکاف والے کو جنابت یا حیض لاحق ہو جائے تو مسجد سے نکلنا واجب ہے، جب کہ مسجد میں غسل مشکل ہو۔ اگر مسجد میں غسل ممکن ہو تو بھی مسجد سے نکلنا جائز ہے، اور

مسجد سے باہر غسل کرنا ادب کے زیادہ قریب ہے۔(تحفۃ المحتاج ج۳ص۵۶۷)

مسئلہ: حیض یا جنابت کی مدت اعتکاف میں شمار نہ ہوگی، گرچہ کسی عذر کے سبب مسجد میں ٹھہرا رہا ہو۔(تحفۃ المحتاج ج۳ص۵۶۷)

مسئلہ: اعتکاف ہر وقت سنت ہے۔

(فتح المعین ج۲ص۲۵۹-تحفۃ المحتاج ج۳ص۵۵۱)

مسئلہ: جامع مسجد میں اعتکاف کرنا دوسری مسجد میں اعتکاف کرنے سے افضل ہے۔

(اعانۃ الطالبین ج۲ص۲۵۹-تحفۃ المحتاج ج۳ص۵۵۵)

مسئلہ: نذر سے اعتکاف واجب ہوجاتا ہے۔(اعانۃ الطالبین ج۲ص۲۵۹)

مسئلہ: گالی گلوج، غیبت و چغلخوری اور حرام چیز کھانے سے اعتکاف کا ثواب نہیں ملتا۔

(فتح المعین ج۲ص۲۶۴-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اعتکاف کے شروع سے نیت کا ہونا واجب ہے۔

(اعانۃ الطالبین ج۲ص۲۵۹-تحفۃ المحتاج ج۳ص۵۶۱)

مسئلہ: نذر کے اعتکاف کی نیت میں نذر یا فرض اعتکاف کی نیت واجب ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج۳ص۵۶۲)

مسئلہ: اعتکاف کی مختلف اقسام کی نیتیں یہ ہیں۔(اعانۃ الطالبین ج۲ص۲۶۰)

اعتکاف مطلق منذور:-لِلّٰهِ عَلَيَّ اَنْ اَعْتَكِفَ

اعتکاف مطلق مندوب:-نَوَيْتُ الْاِعْتِكَافَ

اعتکاف مقید منذور غیر متتابع:-لِلّٰهِ عَلَيَّ اَنْ اَعْتَكِفَ شَهْرًا

اعتکاف مقید مندوب غیر متتابع:-نَوَيْتُ الْاِعْتِكَافَ شَهْرًا

اعتکاف مقید منذور متتابع:-لِلّٰهِ عَلَيَّ اَنْ اَعْتَكِفَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا

اعتکاف مقید مندوب متتابع :-نَوَيْتُ الْإِعْتِكَافَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا

اعتکاف کی قسمیں

اعتکاف کی دو قسمیں ہیں: (۱) مطلق اعتکاف (۲) مقید اعتکاف۔

مطلق اعتکاف: وہ ہے جس میں مدت متعین نہ ہو۔ (اعانۃ الطالبین ج۲ص۲۶۰)

مقید اعتکاف: جس میں مدت متعین کر دیا ہو۔ (اعانۃ الطالبین ج۲ص۲۶۰)

مقید اعتکاف کی دو قسمیں ہیں (۱) اعتکاف متتابع (۲) اعتکاف غیر متتابع۔

اعتکاف متتابع: وہ اعتکاف ہے جو لگاتار ہو، جیسے ایک دن، ایک ہفتہ، ایک مہینہ کے اعتکاف کی نیت کی۔ (فتح المعین ج۲ص۲۶۱-اعانۃ الطالبین ایضاً)

اعتکاف غیر متتابع: جو اعتکاف سلسلہ وار نہ ہو (اعانۃ الطالبین ج۲ص۲۶۰)

مسئلہ: مطلق اعتکاف لوٹ کر آنے کا ارادہ کئے بغیر مسجد سے نکل جانے سے ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر واپس آ کر اعتکاف کرنا چاہے تو پھر سے نیت کرے۔

(فتح المعین ج۲ص۲۶۰-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۳ص۵۶۲)

مسئلہ: مطلق اعتکاف میں مسجد سے نکلنے کے وقت لوٹ کر آنے کا ارادہ ہو تو اعتکاف نہیں ٹوٹا۔ (تحفۃ المحتاج ج۳ص۵۶۲)

مسئلہ: مقید اعتکاف بیت الخلا جانے کے علاوہ کسی دوسرے کام کے لیے لوٹ کر آنے کا ارادہ کیے بغیر مسجد سے باہر نکلنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر واپس آ کر اعتکاف کرنا چاہے تو پھر سے نیت کرے۔

(فتح المعین ج۲ص۲۶۰،۲۶۱-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۳ص۵۶۳)

مسئلہ: مقید اعتکاف بیت الخلا جانے سے نہیں ٹوٹتا، گرچہ لوٹ کر آنے کا ارادہ نہ ہو۔

(فتح المعین ج۲ص۲۶۰،۲۶۱-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۳ص۵۶۴)

مسئلہ: اگر کسی ضرورت کے لیے مسجد سے نکلتے وقت لوٹ کر آنے کا ارادہ ہو تو مقید اور مطلق دونوں اعتکاف نہیں ٹوٹتا۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۲۶۰ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: جب مقید اعتکاف کی نذر مانی، اور وہ منقطع ہو جائے تو پھر سے شروع کرنا واجب ہے۔ (اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۲۶۳ - تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۵۶۳، ۵۶۴)

مسئلہ: جب نذر مانا ہوا مقید اعتکاف منقطع نہ ہو تو لمبے عذر جیسے مرض یا حیض کی مدت کی قضا واجب ہے۔ غیر حاضری کی مدت کا شمار نہ ہوگا۔

(اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۲۶۰، ۲۶۳ - تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۵۷۶)

مسئلہ: انسانی ضروریات کی تکمیل میں جو وقت خرچ ہوا، اس کی قضا کا حکم نہیں، جیسے پاخانہ، پیشاب وغیرہ میں خرچ ہونے والا وقت۔ (تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۵۷۶)

مسئلہ: جب مقید متتابع اعتکاف کی نذر مانی، اور کسی عذر کی وجہ سے غیر حاضری ہوئی، جیسے حیض یا مرض کے سبب تو عذر ختم ہوتے ہی لوٹنا واجب ہے۔ اگر عذر ختم ہونے کے بعد جان بوجھ کر واپس نہ آیا تو تتابع ختم ہو جائے گا، اور پھر متعینہ مدت کا نیا اعتکاف کرنا نئی نیت کے ساتھ واجب ہوگا۔ (اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۲۶۰ - تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۵۶۴)

مسئلہ: اگر نذر کے وقت متتابع کا لفظ بولا تو متتابع اعتکاف واجب ہوگا۔ اگر متتابع کا ذکر لفظوں میں نہ کیا تو متتابع اعتکاف واجب نہ ہوگا۔

(اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۲۶۱ - تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۵۶۸ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: نذر کے لیے زبان سے کہنا ضروری ہے۔ صرف دل میں ارادہ کرنے سے منت نہیں ہوتی۔ (اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۲۶۱ - حاشیۃ الشروانی ج ۳ ص ۵۶۸)

مسئلہ: بلا عذر مسجد سے باہر نکلنے سے اعتکاف متتابع ٹوٹ جاتا ہے۔ قضائے حاجت، غسل جنابت، ازالہ نجاست، بھول کر نکلنا اور کھانا کھانا عذر میں شمار کیا جاتا ہے۔ عذر کی وجہ

سے مسجد سے نکلنے پر اعتکاف متتابع نہیں ٹوٹتا۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۲۶۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۵۶۴)

مسئلہ: اعتکاف متتابع میں مریض کی عیادت یا کسی جائز ضرورت کے لیے نکلنے کی شرط لگائی تو ضرورت آنے پر نکلنا جائز ہے، اگر چہ متتابع کی منت مانی ہو، اور غیر مقصودہ ضروریات کے لیے نکلنا جائز نہیں۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۲۶۲، ۲۶۳ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۵۷۰)

مسئلہ: اگر اعتکاف متتابع میں کسی حرام کام جیسے شراب نوشی کے لیے نکلنے کی شرط لگائی تو نذر باطل ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۵۷۰)

مسئلہ: متتابع اعتکاف بلا عذر مسجد سے نکل جانے کی وجہ سے منقطع ہو جاتا ہے، اور جسم کے بعض حصہ کو نکالنا یا ضرورت پوری کرنے جیسے پاخانہ، پیشاب، غسل جنابت، کھانا کھانے یا نجاست زائل کرنے کے لیے نکلا تو منقطع نہ ہوگا۔ (تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۵۷۲)

مسئلہ: اعتکاف کی مذکورہ تمام قسمیں جماع، مشت زنی، شہوت کے ساتھ مباشرت سے انزال، ارتداد، حیض و نفاس کی کافی لمبی مدت اور بلا عذر نکلنے سے باطل ہو جاتی ہیں۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۲۶۳ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۵۵۸، ۵۵۹)

☆☆☆☆☆

کتاب الزکوٰۃ

زکوٰۃ کا بیان

مسئلہ: زکوٰۃ فرض ہے۔اس کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہے۔
(فتح المعین ج ۲ ص ۱۴۸-تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۲۵۰)

مسئلہ: زکوٰۃ کی دوقسم ہے: (۱) مالی (۲) بدنی: بدنی زکوٰۃ صدقہ فطر ہے۔
(فتح المعین ج ۲ ص ۱۴۷، اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۲۴۹)

مسئلہ: آٹھ چیزوں میں نصاب پورا ہونے سے اس مال کے آزاد، مسلمان مالک پر اس مال کی زکوٰۃ واجب ہوجاتی ہے۔وہ آٹھ چیزیں یہ ہیں:
(۱) سونا (۲) چاندی (۳) غلہ (۴) کھجور (۵) انگور (۶) اونٹ (۷) گائے (۸) بکری۔
(فتح المعین ج ۲ ص ۱۴۸-تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۲۵۰)

مسئلہ: زکوٰۃ واجب ہونے کے بعد فوراً ادا کرنا واجب ہے، جب کہ ادائیگی پر قدرت ہو۔(تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۴۱۰)

مسئلہ: بیت المال کے مال میں زکوٰۃ واجب نہیں۔(فتح المعین ج ۲ ص ۱۶۲)

مسئلہ: فقرایا مساجد یا عام مصارف پر وقف کیے ہوئے مال سے حاصل ہونے والے فائدہ میں زکوٰۃ واجب نہیں، کیوں کہ ان موقوفہ چیزوں کا مالک متعین نہیں ہوتا۔
(فتح المعین ج ۲ ص ۱۶۲)

مسئلہ: شخص معین پر وقف کیے ہوئے مال میں نصاب پورا ہوجائے تو زکوٰۃ واجب ہے۔
(فتح المعین ج ۲ ص ۱۶۳)

مسئلہ: محدود افراد پر وقف کیے ہوئے مال سے حاصل ہونے والے فائدہ میں زکوٰۃ

واجب ہے۔(فتح المعین ج ۲ص ۱۶۳)

مسئلہ: کرایہ پر لی گئی زمین کی پیداوار میں زکوٰۃ واجب ہے۔

(فتح المعین ج ۲ص ۱۶۳-اعانۃ الطالبین ج ۲ص ۱۶۳)

سونا، چاندی کی زکوٰۃ

مسئلہ: سونا اور چاندی میں زکوٰۃ واجب ہونے کی دو شرط ہے۔

(۱) شروع سال سے مکمل نصاب کا موجود ہونا (۲) نصاب پر سال گذر جانا۔

(فتح المعین ج ۲ص ۱۵۳-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۳ص ۳۳۷)

مسئلہ: سونے کا نصاب بیس مثقال ہے۔ چاندی کا نصاب دوسو درہم ہے۔

(فتح المعین ج ۲ص ۱۵۰-تحفۃ المحتاج ج ۳ص ۳۱۶)

توضیح: ایک مثقال ۲۵،۴: گرام ہوتا ہے۔ اس طرح بیس مثقال تقریباً پچاسی (۸۵) گرام ہوگا، اور ایک درہم کا وزن ۲،۹۷۵: گرام ہوتا ہے تو چاندی کا نصاب تقریباً پانچ سو پنچانوے (۵۹۵) گرام ہوگا۔

مسئلہ: سونا اور چاندی میں ڈھائی فیصد زکوٰۃ ہے۔

(فتح المعین ج ۲ص ۱۵۱-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۳ص ۳۱۸)

مسئلہ: اگر سال پورا ہونے سے پہلے ہی ملکیت زائل ہو جائے تو سال کا گذرنا یعنی حولان حول ختم ہو جاتا ہے، لیکن قرض دینے سے سال کا گذرنا ختم نہیں ہوتا۔ میعادی قرض دیا اور سال پورا ہونے پر قبضہ بھی ہو گیا تو قرض دینے والے پر زکوٰۃ واجب ہے۔

(فتح المعین ج ۲ص ۱۵۴-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر قرض دیا، اور سال بھر تک مال پر قبضہ نہ ہوسکا تو زکوٰۃ ذمہ میں واجب ہوگی اور فوراً ادا کرنا واجب نہیں، پھر جب مال پر قبضہ ہو جائے تو گذرے ہوئے سالوں کی بھی

زکوٰۃ واجب ہوگی۔(اعانۃ الطالبین ج۲ص۱۵۴)

مسئلہ: قرض لینے والے پر بھی زکوٰۃ واجب ہے، جب کہ اس کے پاس قرض لیا ہوا مال سال بھر تک موجود رہے اور وہ مال نصاب کی مقدار میں ہو۔(اعانۃ الطالبین ج۲ص۱۵۴)

مسئلہ: جائز زیورات پر زکوٰۃ نہیں، جب کہ اس سے مال جمع کرنے کی نیت نہ ہو۔
(فتح المعین ج۲ص۱۵۵-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اس سونا چاندی پر زکوٰۃ نہیں جو سال بھر ملکیت میں نہ رہتا ہو، جیسے زیور کے دکاندار کے پاس مال سال بھر نہیں رہتا، بلکہ آتا جاتا رہتا ہے، لہٰذا تجارت والے سونا چاندی پر مال تجارت کے اعتبار سے زکوٰۃ کا حکم ہوگا، جب کہ اخیر سال میں نصاب کو پہنچ جائے۔ سونا چاندی کے اعتبار سے نہیں۔(فتح المعین ج۲ص۱۵۵-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: نصاب سے کم سونا چاندی ہو تو ایک دوسرے کو ملا کر نصاب کو پورا نہیں کیا جائے گا ۔ ہاں، ایک جنس کے دو نوع کو ایک دوسرے میں ملا کر نصاب کی کمی کو پورا کیا جائے گا، جیسے عمدہ اور گھٹیا چاندی کو ملایا جائے گا۔(فتح المعین ج۲ص۱۵۱، اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: نصاب سے جو کچھ زیادہ ہو، اس میں بھی زکوٰۃ ہے، گرچہ وہ تھوڑا سا ہو۔ سونا، چاندی میں کسی قسم کی معافی نہیں ۔اس میں وقص کا حکم نہیں جیسا کہ جانوروں کی زکوٰۃ میں وقص ہے۔(فتح المعین ج۲ص۱۵۱-اعانۃ الطالبین ایضاً)

کان اور دفینہ کی زکوٰۃ

مسئلہ: معدن سے نکالا جانے والا سونا اور چاندی جب نصاب کو پہنچ جائے تو اس پر ڈھائی فیصد زکوٰۃ ہے۔(اعانۃ الطالبین ج۲ص۱۵۹-تحفۃ المحتاج ج۳ص۳۳۸،۳۳۹)

مسئلہ: دفینہ میں پانچواں حصہ زکوٰۃ واجب ہے۔
(اعانۃ الطالبین ج۲ص۱۵۹-تحفۃ المحتاج ج۳ص۳۴۲)

مسئلہ: کان اور دفینہ کی زکوٰۃ کا مصرف وہی ہے جو زکوٰۃ کا مصرف ہے۔

(اعانۃ الطالبین ج ۲ص ۱۵۹-تحفۃ المحتاج ج ۳ص ۳۴۲،۳۴۳)

مسئلہ: کان اور دفینہ کی زکوٰۃ میں سال گذرنے کی شرط نہیں۔صرف نصاب مکمل ہونا شرط ہے۔(اعانۃ الطالبین ج ۲ص ۱۵۹-تحفۃ المحتاج ج ۳ص ۳۳۹)

مسئلہ: دفینہ میں زکوٰۃ واجب ہونے کے لیے نصاب اور نقد یعنی سونا یا چاندی ہونا شرط ہے۔سال پورا ہونا شرط نہیں۔(تحفۃ المحتاج ج ۳ص ۳۴۳)

کھیتی اور پھلوں کی زکوٰۃ

مسئلہ: کھایا جانے والا غلہ جیسے گیہوں، چاول، دال وغیرہ، اور پھلوں میں کھجور اور انگور میں زکوٰۃ واجب ہے۔

(فتح المعین ج ۲ص ۱۵۹،۱۶۰-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۳ص ۲۸۷)

مسئلہ: جو پھل غذا اور خوراک بن سکے، صرف اسی میں زکوٰۃ ہے، یعنی پھلوں میں صرف انگور و کھجور میں زکوٰۃ ہے۔(تحفۃ المحتاج ج ۳ص ۲۸۷)

مسئلہ: چاول اور ان چیزوں میں جس کو بھوسہ اور چھلکا کے ساتھ نہ کھایا جائے، ان میں نصاب چھ سو صاع ہے۔

(فتح المعین ج ۲ص ۱۶۱-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۳ص ۲۹۶،۲۹۷)

مسئلہ: بغیر چھلکے اور بلا بھوسہ والی چیزوں کا نصاب تین سو صاع ہے۔

(فتح المعین ج ۲ص ۱۶۰-اعانۃ الطالبین ج ۲ص ۱۶۰-تحفۃ المحتاج ج ۳ص ۲۹۳ تا ۲۹۷)

مسئلہ: جو چیز چھلکا کے ساتھ کھائی جائے، جیسے مکئی، اس کا چھلکا حساب میں شمار ہوگا، اور اس کا نصاب تین سو صاع ہوگا۔

(اعانۃ الطالبین ج ۲ص ۱۶۱-تحفۃ المحتاج ج ۳ص ۲۹۷،۲۹۸)

مسئلہ: غلہ اور کھجور وانگور کی زکوٰۃ میں وقص نہیں۔(اعانۃ الطالبین ج۲ص۱۶۰)

مسئلہ: کھیتی اور پھلوں کو اگر ایسے پانی سے سیراب کیا گیا ہو، جس میں پانی کی قیمت ادا کرنی نہ پڑے، جیسے بارش کا پانی تو دسواں حصہ واجب ہے، اور اگر پانی کے لیے قیمت دینی پڑی ہو تو بیسواں حصہ واجب ہے۔

(فتح المعین ج۲ص۱۶۱-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۳ص۳۰۰،۳۰۱)

مسئلہ: نصاب کو پورا کرنے کے لیے دو فصلوں کو ملایا جائے گا، بشرطیکہ ان دونوں کی کٹائی بارہ قمری مہینوں کے اندر ہوئی ہو۔

(فتح المعین ج۲ص۱۶۲-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۳ص۲۹۸تا۳۰۰)

مسئلہ: تر کھجور اور چھوہارا، اور تر انگور اور کشمش کا حکم ایک ہے، اور زکوٰۃ ادا کرتے وقت نصاب پورا کرنے کے لیے تر کھجور اور چھوہارا، اور تر انگور اور کشمش کو ملایا جائے گا۔

(تحفۃ المحتاج ج۳ص۲۹۴)

مسئلہ: ایک جنس کو دوسری جنس جیسے گیہوں کو چاول سے اور کھجور کو انگور سے نہیں ملایا جائے گا، بلکہ ایک نوع کو دوسرے نوع میں ملایا جائے گا، جیسے شامی گیہوں کو مصری گیہوں سے ملایا جائے گا، تا کہ نصاب مکمل ہو جائے۔

(فتح المعین ج۲ص۱۶۲-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۳ص۲۹۸)

مسئلہ: زکوٰۃ واجب ہونے کا وقت پھلوں میں پھل کے پک جانے پر، اور غلہ میں دانہ کے سخت ہو جانے پر ہے۔(اعانۃ الطالبین ج۲ص۱۶۲-تحفۃ المحتاج ج۳ص۳۰۴،۳۰۵)

مسئلہ: کٹائی و پامالی کا خرچ کھیتی کے مالک پر ہے، مال زکوٰۃ سے اس کا خرچ نہیں دیا جائے گا۔(فتح المعین ج۲ص۱۶۴-اعانۃ الطالبین ایضاً)

توضیح: ایک صاع چار مد کا ہوتا ہے، اور ایک مد کا وزن ۸۰۰: ملی لیٹر ہے تو ایک صاع

۳۲۰۰: ملی لیٹر ہوا۔ چھلکے والے غلہ کا نصاب ۱۹۲۰: لیٹر، اور بغیر چھلکے والے کا نصاب ۹۶۰: لیٹر ہوگا۔ تین سو صاع سات کنوٹل پانچ کیلو، اور چھ سو صاع چودہ کیونٹل دس کیلو ہوگا۔

جانوروں کی زکوٰۃ

مسئلہ: جانوروں میں سے صرف اونٹ، گائے اور بکری میں زکوٰۃ واجب ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۲۵۱)

مسئلہ: جانوروں میں زکوٰۃ واجب ہونے کی تین شرطیں ہیں۔

(۱) سال گذرنے پر مال، نصاب کی مقدار میں مالک کی ملکیت میں ہو۔

(۲) مویشی جانوروں سے خدمت نہ لی جاتی ہو جیسے ہل جوتنا۔

(۳) مویشی سال بھر چرنے والے ہوں۔ اگر مالک نے اتنے دن تک چارہ ڈالا کہ ان دنوں میں چرے بغیر جانور زندہ نہیں رہ سکتے ہوں تو زکوٰۃ واجب نہیں، جیسے مالک نے تین دن تک چارہ ڈالا، جب کہ ان تین دنوں تک کھائے بغیر جانور زندہ نہیں رہ سکتے ہوں تو زکوٰۃ واجب نہیں۔ (اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۱۶۴۔ تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۲۷۷ تا ۲۸۵)

مسئلہ: سال گذرنے سے پہلے نصاب سے بچہ پیدا ہونے پر، بچہ کی بھی زکوٰۃ دی جائے گی، یعنی بچہ کے لیے سال گذرنا شرط نہیں۔ (تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۲۷۸)

بکری کی زکوٰۃ

مسئلہ: بکری میں زکوٰۃ کا نصاب چالیس بکری سے شروع ہوتا ہے۔ چالیس بکریوں میں سال بھر کی ایک بکری دینا واجب ہے۔ ایک سو اکیس میں دو بکریاں، دوسو ایک میں تین بکریاں اور چار سو میں چار، پھر ہر سو میں ایک بکری دی جائے، یعنی پانچ سو میں پانچ، چھ سو میں چھ بکری واجب ہے۔

(فتح المعین ج ۲ص ۱۶۶-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۳ص ۲۶۶)

گائے کی زکوٰۃ

مسئلہ: گائے کا نصاب تیس سے شروع ہوتا ہے۔ تیس گائے میں سال بھر کا ایک بچھڑا، چالیس گائے میں دو سال کا ایک بچھڑا، پھر ساٹھ گائے میں سال بھر کا دو بچھڑا، پھر ہر تیس گائے میں سال بھر کا ایک بچھڑا، اور ہر چالیس گائے میں دو سال کا ایک بچھڑا واجب ہے۔

(فتح المعین ج ۲ص ۱۶۶-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۳ص ۲۶۶)

اونٹ کی زکوٰۃ

مسئلہ: اونٹ کا نصاب پانچ سے شروع ہوتا ہے۔ پانچ اونٹوں میں سال بھر کی ایک بکری، پھر پانچ سے پچیس تک ہر پانچ میں ایک ایک بکری کے حساب سے بڑھا تا جائے، یعنی دس اونٹ میں دو بکری، پندرہ میں تین بکری، سولہ سے چوبیس اونٹ تک چار بکری دی جائے گی۔(فتح المعین ج ۲ص ۱۶۵-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۳ص ۲۵۲)

مسئلہ: پچیس سے پینتیس اونٹ میں ایک بنت مخاض، چھتیس سے پینتالیس تک ایک بنت لبون، چھیالیس سے ساٹھ تک ایک حقہ، اکسٹھ سے پچھتر تک ایک جذعہ، چھہتر سے نوے تک دو بنت لبون، اکانوے سے ایک سو بیس تک دو حقہ، ایک سو اکیس میں تین بنت لبون واجب ہے۔

(فتح المعین ج ۲ص ۱۶۴ تا ۱۶۶-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۳ص ۲۵۲)

مسئلہ: ایک سو اکیس کے بعد جب نو بڑھ جائے تو حکم بدل جائے گا، یعنی ہر چالیس میں ایک بنت لبون، اور ہر پچاس میں ایک حقہ واجب ہے۔ ایک سو تیس کے بعد دس دس کے اضافہ کا اعتبار ہوگا، یعنی ایک سو تیس کے بعد ایک سو چالیس، پھر ایک سو پچاس کا اعتبار ہوگا۔

(تحفۃ المحتاج ج۳ص۲۵۲)

مسئلہ: ایک سوتیس میں ایک حقہ اور دو بنت لبون، ایک سو چالیس میں ایک بنت لبون اور دو حقہ، ایک سو پچاس میں تین حقہ واجب ہے۔(تحفۃ المحتاج ج۳ص۲۵۲)

توضیح: ایک سوتیس میں دو چالیس اور ایک پچاس پایا گیا، اس لیے ہر چالیس کے عوض ایک بنت لبون اور پچاس کے عوض ایک حقہ کا حکم ہوا، یعنی ایک سوتیس میں دو بنت لبون اور ایک حقہ دینا ہوگا۔

ایک سو چالیس میں دو پچاس اور ایک چالیس پایا گیا، اس لیے دو حقہ اور ایک بنت لبون دینا ہوگا۔ ایک سو پچاس میں تین پچاس پایا گیا، اس لیے تین حقہ دینا ہوگا۔

ایک سوتیس میں دو پچاس اور ایک تیس تسلیم نہیں کیا جائے گا، کیوں کہ ایک سو اکیس کے بعد والی تعداد میں صرف چالیس اور پچاس کا حساب رکھا گیا ہے۔

مسئلہ: ایک سو اکیس سے ایک سو انتیس تک تین بنت لبون ہی کا حکم باقی رہے گا، جب ایک سوتیس مکمل ہوگا، حکم بدل جائے گا۔

(حاشیۃ الشروانی ج۳ص۲۵۲-اعانۃ الطالبین ج۲ص۱۶۶)

مسئلہ: بنت مخاض اونٹ کا مادہ بچہ ہے جس کا ایک سال کا ہو چکا ہو، اور دوسرا سال چل رہا ہو۔ بنت لبون اونٹ کا مادہ بچہ جس کا دو سال کا ہو، اور تیسرا سال چل رہا ہو۔ حقہ اونٹ کا مادہ بچہ ہے جس کا تین سال کا ہو چکا ہو، اور چوتھا سال چل رہا ہو۔ جذعہ چار سال کی اونٹنی ہے جو پانچویں سال میں ہو۔

(فتح المعین ج۲ص۱۶۴تا۱۶۶-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۳ص۲۵۴)

مسئلہ: بکری، گائے اور اونٹ تینوں کی زکوۃ میں وقص ہے، یعنی پانچ اونٹ میں بھی ایک ہی بکری، اسی طرح چھ، سات، آٹھ، نو میں بھی ایک ہی بکری دینی ہے۔ چھ سے نو تک

کی تعداد میں وقص ہے، اور وقص میں زکوٰۃ نہیں۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۱۶۶ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مال تجارت کی زکوٰۃ

مسئلہ: مال تجارت میں زکوٰۃ واجب ہونے کی دو شرط ہے: (۱) سال گذرنا (۲) سال کے آخر میں نصاب کی مقدار میں ہونا۔ (تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۳۵۰)

مسئلہ: مال تجارت سال کے آخر میں نصاب کو پہنچ جائے تو مال کی قیمت کا ڈھائی فیصد دینا واجب ہے، گرچہ شروع سال میں وہ نصاب سے کم ہو۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۱۵۲ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۳۵۰)

مسئلہ: سال کے درمیان حاصل ہونے والے نفع کو اصل مال سے ملایا جائے گا، جب کہ وہ نفع دینار، درہم یا روپیہ کی شکل میں نہ ہو۔ اگر نفع روپیہ کی شکل میں ہو تو اس پر سال گذرنے پر زکوٰۃ واجب ہے۔ اصل مال کا سال پورا ہونے سے ان روپیوں پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی، بلکہ روپیوں کی مستقل زکوٰۃ روپیوں کے نصاب کے اعتبار سے ہوگی۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۱۵۲ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۳۵۷، ۳۵۸)

مسئلہ: سال کے درمیان میں اپنے استعمال میں لانے کی نیت سے مال تجارت کو بیچے بغیر روکے رکھنے سے سال کا پورا ہونا ختم ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں اس مال تجارت میں زکوٰۃ واجب نہیں۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۱۵۳ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۳۵۳)

مسئلہ: مال تجارت کی زکوٰۃ میں مال تجارت دینا جائز نہیں، بلکہ قیمت دے۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۱۹۸، اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۳۵۸)

مسئلہ: مال تجارت کے علاوہ میں قیمت دینا جائز نہیں، بلکہ اسی جنس سے زکوٰۃ ادا کرے۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۱۹۸ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

زکوٰۃ ادا کرنے کے احکام

مسئلہ: مالک نصاب کی ملکیت میں مال ہو، اور مستحقین زکوٰۃ موجود ہوں تو زکوٰۃ واجب ہوتے ہی زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے۔

(فتح المعین ج۲ص۱۷۵، ۱۷۶-تحفۃ المحتاج ج۳ص۴۱۰، ۴۱۱)

مسئلہ: اگر کسی نے سال گذرنے کے بعد زکوٰۃ کی ادائیگی میں سستی کی تو تاخیر کرنے کا گناہ ہوگا، اور مال ضائع ہونے کی صورت میں ضمان دینا لازم ہوگا۔

(فتح المعین ج۲ص۱۷۵، اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: سال پورا ہونے سے پہلے اور نصاب مکمل ہونے سے پہلے مال تجارت کی زکوٰۃ نکالنا جائز ہے۔ (فتح المعین ج۲ص۱۸۶)

مسئلہ: مال تجارت کے علاوہ دوسرے مال میں نصاب پورا ہونے کے بعد اس کے مالک کو سال پورا ہونے سے پہلے زکوٰۃ نکالنا جائز ہے، لیکن دو سال پہلے زکوٰۃ نکالنا جائز نہیں۔

(فتح المعین ج۲ص۱۸۵، ۱۸۶-تحفۃ المحتاج ج۳ص۴۲۳)

مسئلہ: جو مال بھلا گیا، یا دریا میں گر گیا، یا کسی نے غصب کر لیا، اس کی بھی زکوٰۃ واجب ہے، لیکن اس کی ادائیگی مال واپس ملنے کے بعد واجب ہوتی ہے۔ اگر حاصل ہوگئی تو گذرے ہوئے سالوں کی بھی زکوٰۃ واجب ہے۔ (فتح المعین ج۲ص۱۷۷، اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر بیوی کو نصاب کی مقدار میں سونا، چاندی مہر دیا تو سال پورا ہونے پر بیوی کو زکوٰۃ نکالنا واجب ہے۔ (فتح المعین ج۲ص۱۷۷، ۱۷۸-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر وہ مہر شوہر کے ذمہ میں باقی ہے اور شوہر سے ملنے کا امکان ہو تو بیوی پر اس کی زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے، اور ملنے کی امید نہ ہو تو بیوی زکوٰۃ ادا نہ کرے۔

(فتح المعین ج۲ص۱۷۷، ۱۷۸-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: تجارت کے مال کے علاوہ دوسرے مال کی زکوٰۃ کا تعلق عین مال سے ہے، اس لیے کہ مستحق بھی اس مال میں شریک ہوجاتا ہے۔ اگر زکوٰۃ نکالنے سے پہلے اس مال کو بیچ دیا، یا رہن رکھ دیا تو زکوٰۃ کی مقدار میں رہن اور بیع دونوں باطل ہیں، اور باقی مال میں صحیح ہیں۔

(فتح المعین ج۲ص ۱۷۸،۱۷۹-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: مال تجارت میں زکوٰۃ کا تعلق عین مال سے نہیں، بلکہ زکوٰۃ ذمہ میں واجب ہوتی ہے، اس لیے اس میں قیمت دینا کافی ہے، اور زکوٰۃ نکالنے سے پہلے سارا مال تجارت بیچ دیا، یا رہن رکھ دیا تو بیع اور رہن دونوں درست ہیں۔

(فتح المعین ج۲ص ۱۷۹-اعانۃ الطالبین ایضاً)

زکوٰۃ ادا کرنے کے شرائط

زکوٰۃ ادا کرنے کی دو شرطیں ہیں:

(۱) نیت کرنا (۲) مستحقین کو زکوٰۃ دینا۔ (فتح المعین ج۲ص ۱۸۰،۱۸۶)

مسئلہ: نیت اس طرح کرے: ''هٰذَا زَكٰوةُ مَالِي الْمَفْرُوْضَةُ'' یہ میرے مال کی فرض زکوٰۃ ہے۔ نیت میں یہ تعین واجب نہیں کہ یہ فلاں مال کی زکوٰۃ ہے۔

(فتح المعین ج۲ص ۱۸۰-تحفۃ المحتاج ج۳ص ۴۱۳،۴۱۴)

مسئلہ: مستحقین کو زکوٰۃ دیتے وقت نیت کرنا واجب نہیں، بلکہ مستحقین کو دینے سے پہلے نیت کرلیا تو یہ کافی ہے۔ (فتح المعین ج۲ص ۱۸۱،۱۸۲-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر مستحقین کو زکوٰۃ کی نیت کے بغیر مال دیدیا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

(فتح المعین ج۲ص ۱۸۱،۱۸۲-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: مشترکہ مال میں زکوٰۃ ادا کرنے والے کی طرف سے نیت کرنا کافی ہے، جس طرح ایک شریک کا دوسرے شریک کی اجازت کے بغیر مشترکہ مال کی زکوٰۃ نکالنا جائز ہے۔

(فتح المعین ج ۲ص۱۸۴-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: مکلّف بالغ مسلمان کوزکوٰۃ کی تقسیم اورنیت کرنے کے لیے وکیل بنانا جائز ہے۔

(فتح المعین ج ۲ص۱۸۴-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۳ص۴۱۲، ۴۱۷)

مسئلہ: متعین شخص کوزکوٰۃ دینے کے لیے نابالغ بچہ اورغیرمسلم کووکیل بنانا جائز ہے، لیکن نیت کرنے کے لیے غیرمسلم اورغیرممیّز بچہ کووکیل بنانا جائزنہیں۔

(فتح المعین ج ۲ص۱۸۴-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۳ص۴۱۲، ۴۱۷)

مسئلہ: وکیل کو مال زکوٰۃ دیتے وقت مؤکل کانیت کرنا کافی ہے۔اب وکیل کومستحقین کو زکوٰۃ دیتے وقت نیت کرناواجب نہیں،لیکن افضل ہے۔(تحفۃ المحتاج ج ۳ص۴۱۶تا۴۱۸)

مسئلہ: غیرمتعین شخص کوزکوٰۃ دینے کے لیے نابالغ بچہ اورغیرمسلم کووکیل بنانا جائزنہیں۔

(فتح المعین ج ۲ص۱۸۴-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: خودزکوٰۃ تقسیم کرنے سے بہتر امام یعنی بادشاہ اسلام کودینا ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۳ص۴۱۲،۴۱۳)

مسئلہ: مال زکوٰۃ کوالگ کرتے وقت نیت کرنا جائز ہے۔(تحفۃ المحتاج ج ۳ص۴۱۶)

مسئلہ: بچہ اور پاگل کے مال کی زکوٰۃ اداکرنے میں ولی کونیت کرناواجب ہے۔

(فتح المعین ج ۲ص۱۸۴،۱۸۵-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۳ص۴۱۵)

مسئلہ: زکوٰۃ مستحقین زکوٰۃ کودی جائے،اوروہ مستحقین کی آٹھ قسموں میں سے آزادیا مکاتب مسلمان ہوں۔بنی ہاشم یابنی مطلب نہ ہوں۔

(فتح المعین ج ۲ص۱۹۹-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: بچہ اور پاگل اگرمستحق زکوٰۃ ہوتواسے زکوٰۃ نہ دی جائے، بلکہ اس کے ولی کودی جائے۔(فتح المعین ج ۲ص۲۰۲-اعانۃ الطالبین ایضاً)

زکوٰۃ کے مستحقین

زکوٰۃ کے مستحقین آٹھ قسم کے لوگ ہیں:

(۱)فقیر (۲)مسکین (۳)عامل (۴)مؤلفۃ القلوب (۵)مکاتب غلام (۶)غارم (۷)فی سبیل اللہ (۸)ابن سبیل۔ (فتح المعین ج ۲ص ۱۸۶)

فقیر: وہ شخص ہے جس کے پاس نہ مال ہو، اور نہ مناسب کمائی ہو۔ اگر کچھ مال حاصل کر بھی لیتا ہوتو وہ روزانہ کی زندگی کے خرچ کا تیس فیصد ہو، یا اس سے کم ہو۔

(فتح المعین ج ۲ص ۱۸۷)

مسکین: وہ شخص ہے جس کی کمائی یا مال روزانہ کی ضروریات کے تیس فیصد سے زائد ہو مگر کافی نہ ہو۔ (فتح المعین ج ۲ص ۱۸۸)

عامل: وہ شخص ہے جس کو بادشاہ اسلام نے زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے مقرر کیا ہو۔

(فتح المعین ج ۲ص ۱۹۰)

عامل چند قسم کے افراد ہوتے ہیں:

(۱)ساعی (۲) قاسم (۳)حاشر (۴) کاتب، حاسب۔

(۱)ساعی وہ ہے، جسے زکوٰۃ لینے کے لیے بھیجا جاتا ہے۔ (فتح المعین ج ۲ص ۱۹۰)

(۲) قاسم وہ ہے جو زکوٰۃ کے مستحقین کو مال تقسیم کرتا ہے۔

(اعانۃ الطالبین ج ۲ص ۱۹۰)

(۳) حاشر وہ ہے جو مال والوں یا مستحقین زکوٰۃ کو جمع کرتا ہے۔

(اعانۃ الطالبین ج ۲ص ۱۹۰)

مسئلہ: عامل کو اگر بیت المال سے اجرت دی جاتی ہوتو اسے زکوٰۃ نہیں دی جائے گی۔

(اعانۃ الطالبین ج ۲ص ۱۹۰، ۱۹۵)

مؤلفۃ القلوب: وہ نومسلم ہے، جسے اسلام پر ابھی مضبوط اعتقاد نہیں۔اس کو اسلام پر قائم رکھنے کے لیے زکوٰۃ دی جاتی ہے، اور اس لیے کہ دوسروں کا دل بھی اسلام کی طرف مائل ہو۔(فتح المعین ج۲ص۱۹۰-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مکاتب: وہ غلام ہے جو اپنے آقا سے اپنے آپ کو آزاد کرانے کا معاہدہ کر چکا ہو۔
(فتح المعین ج۲ص۱۹۰-اعانۃ الطالبین ایضاً)

غارم: وہ قرض دار ہے جس نے اپنے کسی جائز کام کے لیے، یا اپنی حالت درست کرنے کے لیے، یا کسی عام مصلحت جیسے مہمان نوازی، تعمیر مسجد، قیدی کی رہائی، یا دوسروں کا تاوان ادا کرنے کے لیے قرض لیا تھا تو اس کو قرض ادا کرنے کے لیے زکوٰۃ دی جائے گی۔
(فتح المعین ج۲ص۱۹۱،۱۹۲-اعانۃ الطالبین ایضاً)

فی سبیل اللہ: وہ لوگ ہیں جو رضا کارانہ طور پر جہاد کر رہے ہوں، اگر چہ وہ مالدار ہوں۔
(فتح المعین ج۲ص۱۹۳)

ابن السبیل: وہ زکوٰۃ کے شہر میں چلنے والا، یا وہاں سے جائز سفر کا آغاز کرنے والا مسافر ہے۔(فتح المعین ج۲ص۱۹۴)

مسئلہ: کسی کو دو وصف کی بنیاد پر زکوٰۃ نہیں دی جائے گی۔(فتح المعین ج۲ص۱۹۵)

مسئلہ: اگر فقیر کو قرض کی وجہ سے زکوٰۃ دی گئی، اور اس نے اسی مال زکوٰۃ سے قرض ادا کیا تو اس کو فقر کی وجہ سے زکوٰۃ دی جائے۔(فتح المعین ج۲ص۱۹۵)

مسئلہ: رشتہ دار یا شوہر کا نفقہ واجبہ اگر کافی ہوتا ہو تو فقر و مسکینیت کی بنا پر زکوٰۃ نہیں دی جائے گی۔ان اسباب کے علاوہ کسی دوسرے سبب کی بنا پر زکوٰۃ لینا جائز ہے۔
(فتح المعین ج۲ص۲۰۱، اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر رشتہ دار یا شوہر کا نفقہ واجبہ کافی نہ ہو تو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

(فتح المعین ج۲ص۲۰۱،اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: بیوی اپنے شوہر کو اپنے مال زکوٰۃ سے دے تو جائز ہے، گرچہ فقر و مسکینیت کی بنا پر دے، پھر شوہر اس مال کو بیوی پر خرچ کرے تو جائز ہے۔(فتح المعین ج۲ص۲۰۱)

مسئلہ: اگر مالک نصاب نے کسی کو زکوٰۃ دیا، پھر معلوم ہو گیا کہ زکوٰۃ لینے والا مستحق زکوٰۃ نہیں تو زکوٰۃ ادا نہ ہوئی۔(فتح المعین ج۲ص۲۰۰-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: فاسق کو زکوٰۃ دینے سے ادا ہو جائے گی، لیکن جب معلوم ہو کہ اس سے اس کے گناہ پر مدد ہو گی تو اسے زکوٰۃ دینا حرام ہے، مثلاً وہ شرابی ہے، اور مال زکوٰۃ کو اس میں خرچ کرتا ہے۔(فتح المعین ج۲ص۲۰۲-اعانۃ الطالبین ایضاً)

زکوٰۃ کی تقسیم کا طریقہ

مسئلہ: تقسیم کرنے والا اگر امام یعنی سلطان اسلام یا اس کا نائب ہو تو اس کے ملک میں مستحقین کی آٹھ قسموں میں سے موجود تمام اقسام کو برابر دینا واجب ہے، مثلاً آٹھ ہزار روپے زکوٰۃ کی رقم ہے، اور آٹھ قسموں میں سے ہر ایک قسم موجود ہے تو ہر ایک قسم کو ایک ہزار دینا واجب ہوگا۔(اعانۃ الطالبین ج۲ص۱۹۵)

مسئلہ: ہر ایک قسم کا حصہ اس قسم کے تمام افراد کے درمیان برابر تقسیم کرنا واجب ہے، جب کہ اس قسم کے بعض افراد زیادہ محتاج نہ ہوں۔ جب بعض افراد زیادہ محتاج ہوں تو برابری کرنی واجب نہیں۔(اعانۃ الطالبین ج۲ص۱۹۵)

مسئلہ: اگر عامل کے لیے اجرت مقرر ہے تو مال زکوٰۃ سے اسے کچھ نہ دیا جائے گا، خواہ امام تقسیم کرے، یا مالک زکوٰۃ تقسیم کرے۔(اعانۃ الطالبین ج۲ص۱۹۵)

مسئلہ: اگر مالک نصاب زکوٰۃ کا مال تقسیم کرے تو واجب ہے کہ عامل کے علاوہ شہر میں موجود تمام اقسام کو برابر دے، اور اگر ہر قسم میں محدود لوگ ہوں اور ہر ایک فرد کو اتنا ملتا ہو،

جس سے ایک دن ایک رات کی ضرورت پوری ہو جاتی ہو تو اس قسم کے تمام افراد پر تقسیم کرنا لازم ہے۔(فتح المعین ج ۲ص ۱۹۵،۱۹۶،اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر مالک تقسیم کرے، اور ہر قسم میں محدود لوگ نہ ہوں، یا محدود لوگ ہوں، لیکن مال زکوٰۃ سب کو ایک دن ایک رات کے لیے بھی کافی نہ ہو تو ہر ایک قسم کے کم از کم تین تین افراد کو دے۔(فتح المعین ج ۲ص ۱۹۶،اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: مالک نصاب جب خود مال زکوٰۃ تقسیم کرے گا تو عامل کا حق ختم ہو جائے گا۔
(فتح المعین ج ۲ص ۱۹۵)

مسئلہ: موجودہ اقسام کے درمیان برابری کرنا واجب ہے، چاہے امام مال زکوٰۃ تقسیم کرے، یا مالک نصاب۔(فتح المعین ج ۲ص ۱۹۶-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر مالک تقسیم کرے تو ہر قسم کے ہر فرد کو برابر دینا سنت ہے۔
(فتح المعین ج ۲ص ۱۹۶-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر ایک ہی قسم یا ایک ہی شخص موجود ہو تو ایک قسم کے تمام افراد کو، یا ایک ہی فرد کو تمام مال زکوٰۃ دیا جائے۔(اعانۃ الطالبین ج ۲ص ۱۹۵)

مسئلہ: اگر شہر میں کوئی مال زکوٰۃ لینے والا موجود نہ ہو، یا ان کو دے کر کچھ بچ جائے تو سب سے قریبی شہر کو بھیج دیا جائے۔(اعانۃ الطالبین ج ۲ص ۱۹۶)

مسئلہ: مالی اور بدنی زکوٰۃ کو مذکورہ صورت کے علاوہ اپنے شہر سے باہر بھیجنا جائز نہیں۔
(فتح المعین ج ۲ص ۱۹۸،اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: جس گاؤں یا شہر کا مال زکوٰۃ ہو، اس کو اسی گاؤں کے مستحقین میں تقسیم کرنا واجب ہے۔(فتح المعین ج ۲ص ۱۹۸-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: بادشاہ اسلام کے لیے مال زکوٰۃ کو اپنی حکومت کے دوسرے شہروں کی طرف

منتقل کرنا جائز ہے۔(اعانۃ الطالبین ج۲ص۱۹۸)

صدقہ فطر کا بیان

صدقہ فطر واجب ہونے کی تین شرطیں ہیں:

(۱) آزاد مسلمان ہونا (۲) رمضان کے آخری دن کا سورج ڈوب جانا۔

(۳) عید کی رات اور دن میں اپنے اور اپنی کفالت میں رہنے والوں کی ضرورت کے کپڑے، مکان، ضرورت کے خادم، قرض کی ادائیگی کے لیے ہونے والے خرچ سے زیادہ مال ہونا۔(فتح المعین ج۲ص۱۶۷،۱۷۲)

مسئلہ: عید کی رات اور دن میں اپنے اور اپنی کفالت میں رہنے والوں کی ضرورت کے کپڑے، مکان، ضرورت کے خادم، قرض کی ادائیگی کے لیے ہونے والے خرچ سے زیادہ مال نہ ہو تو وہ تنگ دست ہے۔اس پر صدقہ فطر واجب نہیں۔

(تحفۃ المحتاج ج۳ص۳۷۲تا۳۷۴)

مسئلہ: صدقہ فطر کی مقدار شہر میں زیادہ استعمال کیے جانے والے اناج سے ایک صاع ہے۔(فتح المعین ج۲ص۱۷۲-تحفۃ المحتاج ج۳ص۳۸۲تا۳۸۴)

توضیح: ایک صاع ۳۲۰۰: لیٹر یعنی دوکیلو چارسو گرام ہوتا ہے، اور بھوسا، پتھر وغیرہ ہونے کی صورت میں کچھ زیادہ دے۔ابھی جو وزن ہندوستان میں رائج ہے، اس کے اعتبار سے دوکیلو چھ سوگرام دینا چاہئے۔

مسئلہ: سورج ڈوبنے کے بعد عید کی رات کو پیدا ہونے والے بچہ کی طرف سے صدقہ فطر واجب نہیں۔(فتح المعین ج۲ص۱۶۸-تحفۃ المحتاج ج۳ص۳۶۸)

مسئلہ: شوہر پر اس بیوی کی طرف سے صدقہ فطر دینا واجب نہیں، جس سے عید کی رات کو سورج ڈوبنے کے بعد نکاح کیا ہو۔(فتح المعین ج۲ص۱۶۸-تحفۃ المحتاج ج۳ص۳۶۸)

مسئلہ: عید کی رات کو اگر سورج ڈوبنے کے بعد بیوی کی موت یا طلاق ہوئی تو مردہ بیوی ،اور مطلقہ بیوی کی طرف سے صدقہ فطر دینا واجب ہے۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۱۶۸-تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۳۶۷،۳۶۸)

مسئلہ: نافرمان بیوی کی طرف سے شوہر پر صدقہ فطر واجب نہیں، بلکہ خود بیوی پر واجب ہے، اگر وہ مالدار ہو۔(فتح المعین ج ۲ ص ۱۶۹-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: نافرمان بیوی اگر مالدار نہ ہو تو اس کا صدقہ فطر نہ اس پر واجب ہے، نہ اس کے شوہر پر واجب ہے۔(فتح المعین ج ۲ ص ۱۶۹-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر شوہر فقیر ہو اور بیوی آزاد اور مالدار ہو تو شوہر پر بیوی کا صدقہ فطر واجب نہیں۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۱۶۹-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۳۷۷)

مسئلہ: مالدار بیوی کے لیے سنت ہے کہ وہ اپنا صدقہ فطر خود ادا کرے۔

(اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۱۶۹-تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۳۷۸)

مسئلہ: مالدار نابالغ بچہ کی طرف سے اسی کے مال سے صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہے۔ باپ کے مال سے ادا کرنا واجب نہیں۔(فتح المعین ج ۲ ص ۱۷۰)

مسئلہ: اگر باپ اپنے مالدار بچہ کی طرف سے اپنے مال سے صدقہ ادا کیا تو جائز ہے۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۱۷۰-تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۳۸۸)

مسئلہ: جو بالغ بیٹا کمانے کی قدرت رکھتا ہو، اس کا صدقہ فطر بیٹا پر واجب ہے۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۱۷۰-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: بالغ عاقل اولاد کا صدقہ فطر اس کی اجازت کے بغیر باپ کو ادا کرنا جائز نہیں۔

(تحفۃ المحتاج ج ۳ ص ۳۸۹)

مسئلہ: اگر کسی کی کفالت میں کافر غلام یا مرتد غلام ہو تو اس کا صدقہ فطر ادا کرنا واجب

نہیں۔(فتح المعین ج ۲ص ۱۷۰-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۳ص ۳۷۵)

مسئلہ: مرتد غلام جب اسلام کی طرف واپس آ جائے تو آقا پر اس کا صدقہ فطر واجب ہے۔(فتح المعین ج ۲ص ۱۷۰-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: ولدالزنا کا صدقہ فطر اس کی ماں پر واجب ہے۔(فتح المعین ج ۲ص ۱۷۰)

مسئلہ: صدقہ فطر ادا کرنے کا وقت عید کی رات سورج ڈوبنے سے لے کر عید کے دن کا سورج ڈوبنے تک ہے۔(فتح المعین ج ۲ص ۱۶۸)

مسئلہ: رمضان کے مہینہ میں صدقہ فطر ادا کرنا جائز ہے۔

(فتح المعین ج ۲ص ۱۷۴-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۳ص ۴۲۳)

مسئلہ: نماز عید سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا سنت ہے۔ بلا عذر نماز عید کے بعد دینا مکروہ ہے۔(فتح المعین ج ۲ص ۱۷۴-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۳ص ۳۶۸،۳۶۹)

مسئلہ: بلا عذر عید کے دن سورج ڈوبنے سے پہلے ادا نہ کرنا حرام ہے۔

(فتح المعین ج ۲ص ۱۷۴-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج ۳ص ۳۶۹،۳۷۰)

مسئلہ: صدقہ فطر اس شخص کے شہر کے مستحقین کو ہی دینا واجب ہے، جس کی طرف سے ادا کیا جا رہا ہو۔ جو صدقہ فطر ادا کر رہا ہو، اس کے شہر کے مستحقین اس کے حقدار نہیں۔

(فتح المعین ج ۲ص ۱۷۳-اعانۃ الطالبین ایضاً)

☆☆☆☆☆

کتاب الحج

حج کا بیان

مسئلہ: حج وعمرہ کی استطاعت رکھنے والے ہر مسلمان، مکلّف، آزاد پر زندگی میں ایک بار حج اور عمرہ کرنا فرض عین ہے۔

(فتح المعین ج۲ص ۲۸۰، ۲۸۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج۴ص ۷)

مسئلہ: حج واجب ہونے کے لیے چار شرط ہیں: (۱) مسلمان ہونا (۲) مکلّف ہونا (۳) آزاد ہونا (۴) استطاعت ہونا۔ (تحفۃ المحتاج ج۴ص ۱۶)

مسئلہ: حج وعمرہ کرنا کبھی فرض کفایہ، کبھی فرض عین، اور کبھی سنت ہے۔

(۱) استطاعت رکھنے والے پر زندگی میں ایک بار حج کرنا فرض ہے، جب کہ ادائیگی کے شرائط موجود ہوں۔ (حاشیۃ الشروانی ج۴ص ۷)

(۲) کعبہ شریف کی رونق قائم رکھنے کے لیے آزاد اور بالغ لوگوں کا ہر سال حج وعمرہ کرنا فرض کفایہ ہے۔ (حاشیۃ الشروانی ج۴ص ۷)

(۳) اگر کسی پر حج فرض ہوا، اور وہ حج کرنے سے پہلے مرگیا اور بالکل کچھ مال نہیں چھوڑا، یا کم مال چھوڑا تو وارث کو اس کی طرف سے حج کرنا سنت ہے۔

(فتح المعین ج۲ص ۲۸۵، ۲۸۶ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

استطاعت کے اقسام

استطاعت کی دو قسمیں ہیں: (۱) استطاعت بالذات (۲) استطاعت بالغیر۔

استطاعت بالذات کے اسباب

استطاعت بالذات چھ چیزوں سے ثابت ہوتی ہے۔

(۱) حج وعمرہ کے لیے جا کر واپس لوٹنے تک کا سفرخرچ ،اوران لوگوں کا نان ونفقہ موجود ہونا جن کی کفالت اس پر واجب ہے۔

(۲) اس شخص کے لیے سواری کا ہونا جس کا گھر مکہ سے ۱۳۲: کیلومیٹر دور ہے، یا مکہ سے قریب ہواور یہ پیدل چلنے کی قوت نہ رکھتا ہو۔

(۳) اہل وعیال کا نفقہ، سواری، قرض اور رہائش گاہ سے زائد اتنا مال ہو جس کو زادراہ بنا سکے۔

(۴) راستہ پرامن ہو۔ جب سلامتی کا ظن غالب ہوتو سفرحج واجب ہے، ورنہ نہیں۔

(۵) قادر ہونا، چنانچہ اس شخص پر حج واجب نہیں جو سخت مشقت کے بغیر سواری پر نہ بیٹھ سکتا ہو، یا نابینا ہے، اوراس کا کوئی رہنما نہیں۔

(۶) استطاعت ہونے کے بعد اتنے زمانہ کی گنجائش ہو کہ مکہ پہنچنا ممکن ہو، ورنہ واجب نہیں۔

(فتح المعین ج ۲ص ۲۸۱ تا ۲۸۴ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۴ص ۱۷ تا ۳۴)

مسئلہ: عورت کے لیے شوہر یا محرم یا اس کے ساتھ کم از کم تین معتمد عورتوں کا ہونا ضروری ہے۔ نہ شوہر ہو، نہ کوئی محرم، نہ ہی قابل اعتماد تین عورتیں تو عورت پر حج وعمرہ کے لیے جانا واجب نہیں۔ (فتح المعین ج ۲ص ۲۸۳-۸ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۴ص ۳۰ تا ۳۳)

مسئلہ: اگر کسی کو کچھ خوف ہو، اور کرایہ پر کوئی محافظ نہ ملے، یا کوئی امانتدار ساتھی نہ ملے تو ایسے شخص کو حج وعمرہ کے لیے نکلنا واجب نہیں۔

(فتح المعین ج ۲ص ۲۸۳ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۴ص ۲۷ تا ۳۰)

استطاعت بغیرہ کے اقسام

استطاعت بغیرہ کی دوقسمیں ہیں:

(۱) جو لمبی بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے حج کے اعمال کو ادا کرنے کی قدرت نہ رکھے،

لیکن اگر اسے اجرت مثل دینے کی قدرت ہو، یا مفت میں حج بدل کرنے والا مل جائے تو اجرت دے کر حج بدل کروانا، یا مفت میں حج بدل کرنے والے کو حج بدل کرنے کی اجازت دینا واجب ہے۔

(فتح المعین ج۲ص۲۸۵، ۲۸۶ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج۴ص۳۷)

مسئلہ: باحیات معذور شخص اگر حج کے واجب ہونے اور ادائیگی کی قدرت کے بعد معذور ہو گیا تو اسے اپنی طرف سے فوراً حج بدل کرانا واجب ہے، اور اگر وجوب سے پہلے، یا وجوب کے ساتھ، یا وجوب کے بعد معذور ہوا، اور ادائیگی کی قدرت نہ ہو سکی تو تاخیر کے ساتھ حج بدل کرانا جائز ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج۴ص۳۷)

(۲) اگر کسی پر حج فرض تھا اور اس کی موت ہو گئی تو اگر وصیت کی ہو تو وصی پر پھر وارث پر پھر حاکم پر واجب ہے کہ اس کی طرف سے اس کے چھوڑے ہوئے مال سے حج بدل کرے، یا کسی کو نائب بنا کر حج بدل کرائے، اور اگر میت نے کوئی مال نہیں چھوڑا، یا چھوڑا، مگر وہ مال اجرت مثل سے کم ہے تو اس کے بدلے وارث وغیرہ پر حج کرنا یا حج کرانا واجب نہیں، بلکہ سنت ہے۔

(فتح المعین ج۲ص۲۸۵، ۲۸۶ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج۴ص۳۵، ۳۶)

مسئلہ: میت نے اگر وصیت نہ کی ہو تو فرض حج میں میت کی طرف سے حج بدل کرنا یا کروانا جائز ہے۔ (حاشیۃ الشروانی ج۴ص۳۶)

مسئلہ: اگر میت نے وصیت نہ کی ہو تو نفل حج میں حج بدل کرنا یا کروانا جائز نہیں۔

(اعانۃ الطالبین ج۲ص۲۸۵ - تحفۃ المحتاج ج۴ص۳۶)

نابالغ کا حج وعمرہ

مسئلہ: نابالغ بچہ کی طرف سے اس کے ولی کا احرام باندھنا صحیح ہے، خواہ وہ بچہ ممیّز ہو یا

غیرممیّز۔(اعانۃ الطالبین ج۲ص۲۸۱)

مسئلہ: نابالغ غیرممیّز بچہ کے ساتھ اس کا ولی طواف اور سعی کرے، اوراس کی جانب سے طواف اوراحرام کی دو رکعتیں ادا کرے، کنکریاں دے کر اسے پھینکنے کا حکم دے۔ اگر پھینک نہ سکے تو ولی پہلے اپنی طرف سے پھینکے، پھر بچہ کی طرف سے پھینکے۔ ولی اسے میدان عرفہ، منٰی، مزدلفہ اور دوسری ٹھہرنے کی جگہوں میں لے جائے، یعنی جہاں ٹھہرنا واجب ہے، وہاں بچہ کو لے جانا واجب ہے، اور جہاں ٹھہرنا سنت ہے، وہاں لے جانا سنت ہے۔

(اعانۃ الطالبین ج۲ص۲۸۱- (تحفۃ المحتاج ج۴ص۹ تا۱۶)

مسئلہ: بچہ کا حج وعمرہ نفل ہوتا ہے۔(اعانۃ الطالبین ج۲ص۲۸۱)

مسئلہ: اگر حج وعمرہ کے درمیان بچہ بالغ ہو جائے اور حج میں وقوف عرفہ اور عمرہ میں طواف کو پالے تو حج وعمرہ فرض ہو کر ادا ہوگا۔(اعانۃ الطالبین ج۲ص۲۸۱)

مسئلہ: پاگل اور بے ہوش شخص کا حکم مذکورہ تمام صورتوں میں غیرممیّز بچہ کی طرح ہے، جب کہ وقوف عرفہ فوت ہونے سے پہلے ہوش میں آنے کی امید نہ ہو۔

(اعانۃ الطالبین ج۲ص۲۸۱)

مسئلہ: ممیّز بچہ اپنے ولی کی اجازت سے احرام باندھ سکتا ہے۔ ممیّز بچہ خود طواف کرے ،طواف کی دو رکعتیں پڑھے، سعی کرے، کنکریاں پھینکے اور ٹھہرنے کی جگہوں میں حاضر ہو۔

(اعانۃ الطالبین ج۲ص۲۸۱)

حج وعمرہ کی قسمیں

حج وعمرہ ادا کرنے کے تین طریقے ہیں (۱) افراد (۲) تمتع (۳) قران۔

افراد: اپنے ملک کے میقات سے احرام باندھ کر حج کرے، پھر حج سے فارغ ہونے کے بعد حرم کے باہر آ کر عمرہ کا احرام باندھ کر عمرہ کرے۔

تمتع: اپنے ملک کے میقات میں عمرہ کی نیت سے احرام باندھ کر عمرہ کرے، پھر مکہ ہی میں احرام باندھ کر حج کرے۔

قران: اپنے ملک کے میقات سے حج وعمرہ دونوں کا احرام باندھے، اور صرف حج ادا کرے۔

ان میں سے افضل افراد ہے، اگر اسی سال ذی الحجہ میں عمرہ کرے۔ پھر تمتع پھر قران۔

(فتح المعین ج۲ص۲۹۳-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۷۹تا۱۸۲)

مسئلہ: اطلاق یہ ہے کہ حج وعمرہ کی تخصیص کیے بغیر احرام باندھے، پھر جس سے چاہے، نیت کو بدل دے، اور تعیین کرنا اطلاق سے بہتر ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج۴ص۶۳،۶۴)

مسئلہ: مرض وغیرہ عذر کے وقت بدلنے کی شرط لگا کر حج کا احرام باندھنے والا اپنے حج کو عمرہ سے بدل سکتا ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج۴ص۲۴۷-حاشیۃ الشروانی ایضاً)

عمرہ کے ارکان وواجبات

عمرہ کے پانچ ارکان ہیں:

(۱) احرام (۲) طواف (۳) سعی (۴) سر کا بال منڈانا۔

(۵) تمام ارکان کے درمیان ترتیب رکھنا۔

(فتح المعین ج۲ص۲۹۳-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۷۹)

مسئلہ: عمرہ میں سر کا بال سعی کے بعد منڈوانا واجب ہے۔ (فتح المعین ج۲ص۲۹۳)

عمرہ کے واجبات دو ہیں۔

(۱) میقات سے احرام باندھنا (۲) احرام سے حرام ہو جانے والی چیزوں سے بچنا۔

(اعانۃ الطالبین ج۲ص۳۰۱-حاشیۃ الشروانی ج۴ص۱۷۹)

مسئلہ: سال بھر عمرہ کا احرام باندھنے کا وقت ہے۔

(اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۱۰۳۔تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۴۶)

مسئلہ: زیادہ عمرہ کرنا سنت ہے۔رمضان اور حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا سنت مؤکدہ ہے۔عمرہ کرنا طواف کرنے سے بہتر ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۴۶، ۴۷- حاشیۃ الشروانی ایضاً)

توضیح: عمرہ کا طریقہ یہ ہے کہ میقات سے احرام باندھے، پھر مکہ میں داخل ہو، پھر طواف رکن ادا کرے، پھر صفا ومروہ کے درمیان سعی کرے، پھر بال منڈوائے ،اب عمرہ مکمل ہوگیا۔جب واپس جانے لگے تو طواف وداع کرے۔

حج کا اجمالی بیان

ابتدائی اعمال:

(۱)میقات کے شروع سے حج یا عمرہ کا احرام باندھنا۔

(۲)وقوف عرفہ سے پہلے مکہ داخل ہونا افضل ہے، کیوں کہ مکہ معظّمہ میں ذی الحجہ کے ابتدائی دس دنوں میں عبادت کا ثواب بہت زیادہ ہے۔

(۳) کعبہ مقدسہ پرنظر پڑتے ہی دعا پڑھے:

’’اَللّٰهُمَّ زِدْ هٰذَا الْبَيْتَ تَشْرِيْفا‘‘: (آخر تک پڑھے)

(۴)وقوف عرفہ سے پہلے مکہ میں داخل ہونے والے حاجی یا مقترن اور غیر معتمر کا طواف قدوم کرنا سنت ہے۔وقوف عرفہ کے بعد مکہ جانے والے حاجی اور معتمر کے لیے طواف فرض کا وقت ہے،لہٰذا طواف قدوم یعنی سنت طواف ادا کرنا صحیح نہیں ہے۔اگر حاجی وقوف عرفہ کے بعد آدھی رات سے پہلے مکہ آیا تو طواف قدوم اس کے لیے سنت ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۶۳ تا ۸۸)

ساتویں تاریخ کے اعمال:

(۱) بادشاہ اسلام یا اس کے نائب کا ساتویں ذی الحجہ کو نماز ظہر کے بعد کعبہ معظّمہ میں یا کعبہ شریف کے پاس خطبہ دینا۔ اگر ساتویں تاریخ کو جمعہ کا دن ہو تو نماز جمعہ کے بعد حج کا مستقل خطبہ دینا۔

(۲) اس خطبہ میں یہ تعلیم دی جائے کہ کل یعنی آٹھ تاریخ کو صبح سویرے منٰی جانا ہے، اور اسی خطبہ میں حج کے دیگر احکام بیان کیا جائے۔

(۳) امام اس خطبہ میں اہل مکہ کو اور حج تمتع والوں کو احرام باندھنے کے بعد مکہ سے نکلنے سے پہلے طواف وداع کا حکم دے، اور حج افراد اور حج قران والوں کو ابھی طواف وداع کا حکم نہیں۔

(۴) ساتویں ذی الحجہ کا نام یوم الزینہ ہے۔

آٹھویں تاریخ کے اعمال:

(۱) اگر آٹھویں تاریخ کو جمعہ کا دن نہ ہو تو بادشاہ اسلام یا اس کا نائب تمام حاجیوں کو نماز صبح کے بعد منٰی لے کر جائے، پھر ان کے ساتھ ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کرے، پھر مغرب اور عشا کی نماز ایک ساتھ ادا کرے، رات کو منٰی ہی میں رہے، اور صبح کی نماز ادا کرے۔

(۲) ظہر و عصر اور مغرب و عشا میں جمع تاخیر کریں۔

(۳) اگر آٹھویں تاریخ کو جمعہ کا دن ہو تو فجر کے بعد منٰی کی طرف نکلنا جائز نہیں، بلکہ مکہ معظّمہ میں جمعہ کی نماز ادا کر کے نکلیں۔

(۴) آٹھویں ذی الحجہ کا نام یوم ترویہ ہے۔

نویں تاریخ کے اعمال:

(۱) نویں تاریخ کو صبح کی نماز کی ادائیگی کے بعد جب سورج ثبیر پہاڑی پر چمکے تو منیٰ سے عرفات کی طرف چلیں، اور عرفات میں داخل نہ ہوں، بلکہ عرفہ کے قریب مقام نمرہ میں ٹھہریں۔

(۲) سورج کے زوال کے بعد مسجد ابراہیم جائیں۔

(۳) ظہر سے پہلے بادشاہ اسلام یا اس کا نائب وہاں دو ہلکا خطبہ دے۔ دونوں خطبوں کے درمیان سورہ اخلاص کی قرأت کی مقدار میں بیٹھے۔

(۴) پہلے خطبہ میں حج کے اعمال کی تعلیم دے اور حاجیوں کو موقف یعنی عرفہ میں ذکر و دعا کی کثرت کی ترغیب دے۔

(۵) جب دوسرے خطبہ کے لیے کھڑا ہو تو ظہر کی اذان دی جائے۔ خطبہ میں تخفیف کی جائے، یہاں تک کہ اذان ختم ہونے تک خطبہ سے فارغ ہو جائے۔

(٦) اذان سے فارغ ہونے کے بعد اقامت کہی جائے، اور امام لوگوں کو ظہر و عصر کی نماز جمع تقدیم کے ساتھ پڑھائے، اور جو مسافت قصر والے ہوں، وہ لوگ دونوں نمازوں میں قصر کریں، اور اہل مکہ اور غیر مسافر بلا قصر نماز کو مکمل کریں۔

(۷) پھر نماز سے فراغت کے بعد موقف کی طرف جائیں، اور موقف کی طرف تیز رفتاری کے ساتھ جائیں۔

(۸) مرد حضرات موقف میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ٹھہرنے کی جگہ، یا اس سے قریب ٹھہریں۔

(۹) عرفہ میں ذکر الٰہی، دعا اور تہلیل کی کثرت کریں۔

(۱۰) پھر جب سورج ڈوب جائے تو مازمین کے راستہ سے گذرتے ہوئے وقار و سکون کے ساتھ مزدلفہ کی طرف جائیں۔

(۱۱) مغرب کو مؤخر کریں اور مغرب کو جمع تاخیر کے ساتھ مزدلفہ میں عشا کے ساتھ پڑھیں۔

(۱۲) فجر کی نماز مزدلفہ میں خوب صبح کو ادا کریں۔

دسویں تاریخ کے اعمال:

(۱) دسویں تاریخ کو سورج طلوع ہونے سے پہلے وقار وسکون کے ساتھ تلبیہ پڑھتے ہوئے منٰی کی طرف چلیں، اور مشعر حرام کے پاس ٹھہریں اور صبح روشن ہونے تک مشعر حرام ہی میں رہیں۔

(۲) جب کشادہ جگہ پائیں تو تیزی کے ساتھ چلیں۔ جب مزدلفہ اور منٰی کے درمیان وادی محسر میں پہنچیں تو وادی محسر ختم ہونے تک خوب تیزی سے چلیں۔

(۳) جب سورج طلوع ہونے کے بعد منٰی پہونچیں گے تو جمرۂ عقبہ پر سنگساری کریں۔

(۴) جمرۂ عقبہ پر سات پتھر ماریں، اور سنگساری شروع کرنے کے وقت تلبیہ ختم کردیں، اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہیں۔

(۵) سر منڈانے یا بال کتروانے کے بعد مکہ جائیں اور طواف رکن یعنی طواف افاضہ بجالائیں اور طواف کے بعد سعی کریں، اگر طواف قدوم کے بعد سعی نہ کیے ہوں۔

(۶) عید کے دن کے اعمال کو مکہ میں جلدی ادا کریں، اس کے بعد منٰی واپس آکر وہاں ظہر کی نماز پڑھیں۔

ایام تشریق کے اعمال:

(۱) میدان منٰی میں جمرۂ اولیٰ، پھر جمرۂ وسطیٰ، پھر جمرۂ عقبہ یعنی تینوں جمرات کو ایام تشریق میں سے ہر دن سات سات مرتبہ کنکری ماریں۔

(۲) ایام تشریق کی تمام راتوں کا بڑا حصہ یعنی آدھا سے زیادہ حصہ میدان منٰی میں گذاریں۔

(۳) جب مکہ معظّمہ سے واپس آنے لگیں تو طواف وداع کریں۔

(اعانۃ الطالبین ج۲ص۱۰۷، ۱۰۸-تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۲۶تا۱۷۷)

مسئلہ: حج میں چار خطبہ ہیں: (۱) ساتویں تاریخ کا خطبہ (۲) یوم عرفہ کا خطبہ (۳) یوم نحر یعنی عیدالاضحیٰ کے دن کا خطبہ (۴) یوم نفر یعنی واپسی کے دن کا خطبہ۔ یوم عرفہ کو دو خطبہ ہے، اور باقی تینوں خطبہ ایک ایک ہے۔ تمام خطبہ نماز ظہر سے پہلے ہیں۔

(حاشیۃ الشروانی ج۴ص۱۲۷-تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۳۰)

حج کے ارکان وواجبات

اعمال حج کی تین قسمیں ہیں (۱) ارکان (۲) واجبات (۳) سنن۔

حج کے چھ ارکان ہیں۔

(۱) احرام (۲) وقوف عرفہ (۳) طواف افاضہ (۴) صفاومروہ کے درمیان سعی۔

(۵) سر کے بال منڈوانا یا کتروانا (۶) معظم ارکان کو ترتیب سے ادا کرنا۔

معظم ارکان کی ترتیب یہ ہے۔

(۱) تمام چیزوں سے پہلے احرام باندھنا۔

(۲) اس کے بعد وقوف عرفہ کو باقی ارکان سے پہلے کرنا۔

(۳) طواف افاضہ کے بعد سعی کرنا۔

(فتح المعین ج۲ص۲۸۷تا۲۹۲-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۷۸)

مسئلہ: اگر طواف قدوم کیا تو طواف قدوم کے بعد، طواف افاضہ سے پہلے سعی کرنا جائز ہے۔ (فتح المعین ج۲ص۲۹۲-اعانۃ الطالبین ایضاً)

حج کے واجبات پانچ ہیں۔

(۱)میقات ہی میں احرام باندھنا(۲)دسویں ذی الحجہ کی رات کو آدھی رات بعد کا کچھ حصہ میدان مزدلفہ میں گذارنا(۳)ایام تشریق کی راتوں کا آدھا سے زیادہ حصہ منٰی کی وادی میں گذارنا(۴)تینوں جمروں پر کنکریاں پھینکنا(۵)طواف وداع کرنا۔

(فتح المعین ج۲ص۳۰۱ تا ۳۰۶-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: فقہ شافعی میں صرف حج کے مسائل میں واجبات ہیں۔دوسرے ابواب میں جو واجب ہے،وہ یا تو رکن ہے،یا شرط ہے۔(اعانۃ الطالبین ج۲ص۳۰۱)

مسئلہ: حج کے واجبات دراصل سنن ابعاض ہیں-اور دوسری سنتیں،سنن ہیئات ہیں۔

(فتح المعین ج۲ص۳۰۷)

مسئلہ: اگر کسی رکن کو چھوڑ دیا تو اس کی کمی دم سے پوری نہیں ہوسکتی۔

(فتح المعین ج۲ص۲۹۲-تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۷۸)

مسئلہ: اگر کوئی واجب چھوٹ گیا تو اس کی کمی دم سے پوری ہوجائے گی۔

(فتح المعین ج۲ص۳۰۱-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: واجب کے بغیر حج صحیح ہوجائے گا،لیکن اگر قصداً کسی واجب کو چھوڑ دیا تو گنہ گار ہوگا۔(اعانۃ الطالبین ج۲ص۳۰۱)

مسئلہ: حج وعمرہ میں سنت مؤکدہ چھوڑنے پر دم دینا سنت ہے،جیسے نماز طواف کو چھوڑ دینا یا عرفہ میں رات ودن کو جمع کرنے کو چھوڑ دینا۔(تحفۃ المحتاج ج۴ص۲۴۰)

فرض اول:احرام باندھنا

مسئلہ: حج وعمرہ کا پہلا رکن احرام ہے۔احرام،حج وعمرہ میں داخل ہونے کے لیے نیت کی طرح ہے۔احرام کے بعد بعض چیزیں حرام ہوجاتی ہیں۔

(تحفۃ المحتاج ج۴ص۶۳ ۔فتح المعین ج۲ص۲۸۷)

احرام کی سنتیں

(۱) ناخن تراش کر، بغل کے بال اکھیڑ کر، ناف کے نیچے کا بال نکال کر اور میل دور کر کے صاف ستھرا ہونا۔

(۲) غسل کرنا، پھر اپنے بدن پر خوشبو لگانا، اپنے کپڑے پر خوشبو نہ لگائے۔ یہ مکروہ ہے۔

(۳) عورت کا اپنی ہتھیلی کو مہندی سے رنگنا اور اس سے کچھ اپنے چہرہ پر پھیرنا۔

(۴) مرد کا نئی سفید ازار اور چادر پہننا اور نئی چپل پہننا۔

(۵) احرام کی سنت کی نیت کر کے دو رکعت نماز ادا کرنا۔

حرم شریف کے باہر مکروہ اوقات میں یہ دو رکعت نماز پڑھنا حرام ہے۔

اوپر والی پانچ سنتوں کو احرام سے پہلے بجالانا ہے۔ بعد والی کو احرام کے بعد ادا کریں۔

(۶) مکہ والوں کا اپنے گھر کے دروازہ، اور غیر مکہ والوں کا شروع میقات سے احرام باندھنا۔

(۷) نیت کرتے وقت اور اپنے مقصد کی طرف جاتے وقت قبلہ رخ ہونا۔

(۸) حج کے احرام میں دل سے نیت کرنا واجب ہے، اور زبان سے نیت کرنا سنت ہے۔ نیت یہ ہے: ''نَوَیْتُ الْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِهٖ لِلّٰهِ تَعَالٰی لبیک اللّٰهم الخ ''

(۹) احرام کے بعد تین مرتبہ آہستہ سے تلبیہ کہنا۔ تلبیہ کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھنا، پھر جنت مانگنا اور جہنم سے پناہ مانگنا سنت ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج۴ص۶۹ تا۷۹۔فتح المعین ج۲ص۲۸۷)

مسئلہ: تلبیہ میں حج یا عمرہ کا نام لینا سنت ہے، مثلاً حج کے احرام میں اس طرح کہے: ''لَبَّیْکَ اَللّٰهُمَّ بِالْحَجَّةِ لَبَّیْکَ''۔ آخر تک پڑھے۔(اعانۃ الطالبین ج۲ص۲۸۷)

مسئلہ: اگر کسی کی جانب سے حج بدل کر رہا ہوتو اس طرح کہے: "نَوَیْتُ الْحَجَّ عَنْ فُلَانٍ وَاَحْرَمْتُ بِهٖ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰی" (حاشیۃ الشروانی ج۴ص۶۹)

مسئلہ: احرام کے وقت غسل چھوڑ دینا مکروہ ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج۴ص۷۰)

فرض دوم: وقوف عرفہ

مسئلہ: وقت معینہ پر میدان عرفہ میں کم از کم ایک لمحہ حاضر ہونا واجب ہے۔
(تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۳۳- فتح المعین ج۲ص۲۸۷)

مسئلہ: وقوف عرفہ کی شرط یہ ہے کہ میدان عرفہ میں ٹھہرنے کے وقت عبادت کرنے کا اہل اور حالت احرام میں ہو۔ (تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۳۴)

مسئلہ: پورا میدان عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ جہاں گنجائش ہو، وہاں ٹھہر جائے۔
(تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۳۴)

مسئلہ: وقوف عرفہ کا وقت عرفہ کے دن کے زوال کے بعد سے لے کر یوم النحر کی صبح صادق تک ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۳۵،۱۳۶)

مسئلہ: بے ہوش، خود سے نشہ میں مدہوش ہو جانے والا اور پاگل کا وقوف عرفہ بطور فرض ادا نہیں ہوگا، بلکہ نفل ہوگا۔ (تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۳۴)

وقوف عرفہ کی سنتیں

(۱) عرفہ کے دن سورج طلوع ہونے کے بعد منٰی سے روانہ ہونا۔
(تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۲۹)

(۲) مقام ضب کے راستہ سے عرفہ کی طرف جانا۔ (تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۲۹)

(۳) نمرہ میں اترنا اور وہاں زوال تک ٹھہرنا۔ (تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۲۹)

()وقوف عرفہ کے لیے وہاں غسل کرنا۔(تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۲۹)

(۴)زوال کے بعد نمرہ سے مسجد ابراہیم یعنی مسجد عرؔنہ جانا،ادھرظہر وعصر پڑھنا۔اگر مسافر ہے تو نماز میں قصراور جمع کرنا۔(تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۲۹،۱۳۰)

(۵)نماز کے بعد جلدی عرفہ جانا،اورسورج غروب ہونے تک وہاں ٹھہرنا۔

(تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۳۰)

(۶)حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ٹھہرنے کی جگہ،یااس سے قریب مرد کا اپنی سواری پر قبلہ رخ اور پاک حالت میں ٹھہرنا۔(تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۳۲)

(۷)عورتوں کا موقف کے کنارے بیٹھنا۔(حاشیۃ الشروانی ج۴ص۱۳۲)

(۸) ذکرالٰہی اوردعا کرنا،گریہ وزاری کرنا،مومنین ومومنات کے لیے دعائے مغفرت کرنا-خشوع وخضوع اختیار کرنا۔

(تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۳۰،۱۳۱-اعانۃ الطالبین ج۲ص۳۱۲)

مسئلہ: جس ذکر کا تذکرہ حدیث میں آیا ہو،اسی کو پڑھنا افضل ہے۔انہی میں سے یہ ذکر ہے:"**لَااِلٰـهَ اِلَّا الـلّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَعَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ**"(تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۳۱-اعانۃ الطالبین ج۲ص۳۱۲)

مسئلہ: یوم عرفہ کومقام عرفات میں پڑھی جانے والی ایک پسندیدہ دعا یہ ہے:"**رَبَّنَا آتِنَا فِى الـدُّنْيَـا حَسَـنَةً وَفِـى الْاٰخِـرَـةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ،اَللّٰهُمَّ اِنِّى ظَلَمْتُ نَـفْسِـىْ ظُـلْـمًا كَثِيْرًا وَلَايَغْفِرُالذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِىْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِکَ وَ ارْحَـمْـنِـىْ اِنَّکَ اَنْـتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ،اَللّٰهُمَّ انْقُلْنِىْ مِنْ ذُلِّ الْمَعْصِيَةِ اِلٰى عِزِّ الـطَّاعَةِ وَاكْفِنِىْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاغْنِنِىْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ وَ نَـوِّرْقَلْبِىْ وَقَبْرِىْ وَاهْدِنِىْ وَاَعِذْنِىْ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ وَاجْمَعْ لِى الْخَيْرَكُلِّهٖ،اَللّٰهُمَّ**

اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی‘‘۔(اعانۃ الطالبین ج۲ص۳۱۲)

(۹)دن اور رات کوعرفہ میں جمع کرنا،یعنی عرفہ کے دن سورج ڈوبنے سے پہلے عرفہ میں داخل ہوکرسورج ڈوبنے کے بعدمزدلفہ کی طرف نکل جانا۔(تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۳۲)

(۱۰)جوعرفہ میں دن اوررات کوجمع نہ کیا،اس کودم تمتع دینا سنت ہے۔
(تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۳۶)

(۱۱)سورج غروب ہونے کے بعدسکون ووقاراورتلبیہ کی کثرت کرتے ہوئے میدان عرفات سے مزدلفہ کی طرف مأ زمان کے راستہ سے جانا۔مأ زمان عرفہ ومزدلفہ کے درمیان دوپہاڑ ہیں۔(تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۳۲-حاشیۃ الشروانی ایضاً)

فرض سوم:طواف افاضہ

مسئلہ: طواف افاضہ فرض ہے۔اس کا وقت عیدالاضحیٰ کی رات کوآدھی رات بعد سے شروع ہوتا ہے۔(فتح المعین ج۲ص۲۸۸،۲۸۹)

طواف کی چھ قسمیں ہیں:

(۱)طواف رکن(طواف افاضہ،طواف زیارت)

(۲)طواف قدوم(مسجدحرام میں داخل ہوتے وقت نماز کی بجائے طواف کرنا)

(۳)طواف وداع(مکہ سے رخصت ہوتے وقت طواف کرنا)

(۴)طواف تحلل(حج وعمرہ سے فارغ ہوتے وقت طواف کرنا)

(۵)نذرکاطواف(منت ماننے سےطواف واجب ہوجاتا ہے)

(۶)طواف تطوع(دوسرےاوقات کےطواف،جب کہ منت نہ مانی ہو)

(فتح المعین ج۲ص۲۹۴تا۲۹۷-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۴ص۸۹)

ان تمام طواف کے آٹھ شرائط ہیں:

(۱) حدث اور نجاست سے پاک ہونا (۲) ستر گاہ چھپانا۔

(۳) طواف مستقل ہوتو اس کی نیت کرنا (۴) حجر اسود سے شروع کرنا، طواف شروع کرتے وقت پورے بائیں پہلو کا رکن اسود کے مقابل ہونا۔

(۵) طواف کرتے وقت خانہ کعبہ کا طواف کرنے والے کے بائیں پہلو پر ہونا، اور طواف کرتے وقت پورے بدن کا خانہ کعبہ سے بالکل باہر ہونا۔

(۶) سات چکر یقینی طور پر ہونا (۷) طواف کا مسجد حرام میں ہونا۔

(۸) صارف نہ ہونا، یعنی کوئی ایسا کام نہ کرے، جس کی وجہ سے طواف سے توجہ ہٹ جائے۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۲۹۴ تا ۲۹۷ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۸۹ تا ۱۰۱)

طواف کی سنتیں

(۱) مرد کا سعی میں اور اس طواف میں اضطباع کرنا جس میں رمل ہے۔

اضطباع یہ ہے کہ اپنی چادر کے بیچ کو داہنے مونڈھے کے نیچے کرے، اور اس کے دونوں کناروں کو بائیں مونڈھے کے اوپر کرے، اور داہنے مونڈھے کو کھلا چھوڑ دے۔

(۲) جس طواف کے بعد سعی ہے، اس طواف میں مردوں کے لیے پہلے تین چکر میں رمل کرنا اور آخری چار طواف میں سکون سے چلنا۔

(۳) مرد کعبہ کے قریب ہو، جب کہ وہ کسی کو تکلیف نہ دے، نہ اس کو بھیڑ کی وجہ سے تکلیف ہو۔

(۴) قدرت ہوتو ہر چکر میں رکن یمانی کو اپنے ہاتھوں سے چھونا پھر ہاتھ کو بوسہ دینا۔

(۵) طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا۔ مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھنا افضل ہے۔

(۶) عورت و مرد و عورت کا مسجد میں داخل ہونے کے بعد ہی طواف شروع کرنا، جب

کہ امام فرض نماز میں نہ ہو، یا فرض نماز کے فوت ہونے کا خوف نہ ہو، یا کوئی سنت مؤکدہ نہ ہو۔

(۷) ہر طواف کے شروع میں حجر اسود کو اپنے ہاتھ سے چھونا، بوسہ دینا، اس پر پیشانی رکھنا سنت مؤکدہ ہے، اور طاق عدد شروع کرتے وقت ان سب کو کرنے کی بہت تاکید ہے۔

(۸) اگر قدرت نہ ہو تو اپنے ہاتھ یا کسی چیز سے اشارہ کرے اور اسی کو بوسہ دے۔

(۹) طواف شروع کرتے وقت حجر اسود کی طرف چہرہ کرنا۔

(۱۰) کھڑا ہو کر، پیدل چل کر ننگے قدم طواف کرنا، جب کہ کوئی عذر نہ ہو۔

(۱۱) طواف پے در پے ہونا۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۲۹۷ تا ۳۰۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۱۰۱ تا ۱۱۸)

(۱۲) سکون اور وقار سے طواف کرنا، خیر کے سوا کوئی بات نہ کرنا۔

(۱۳) ہر چکر میں دعا مانگنا۔ اس وقت دعائے ماثورہ پڑھنا قرآن پڑھنے سے افضل ہے، اور قرآن پڑھنا دعائے غیر ماثورہ پڑھنے سے افضل ہے۔

(۱۴) طواف میں دعا کرتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھانا۔

(۱۵) دعا نہ کرنے کے وقت داہنے ہاتھ کو سینہ کے نیچے رکھے جیسے نماز میں رکھتا ہے۔

(اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۲۹۸ - تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۱۰۱ تا ۱۱۸)

(۱۶) طواف کے لیے ایسے وقت کا انتخاب کرنا جس وقت طواف کرنے کی جگہ میں لوگوں کی بھیڑ نہ رہتی ہو۔ یہ اس وقت سنت ہے جب جلدی طواف کا حکم نہ ہو۔

(تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۱۲۴)

(۱۷) باب سلام سے مطاف میں داخل ہونا۔

(المنہج القویم شرح المقدمۃ الحضرمیہ للہیتمی ج ۱ ص ۳۴۰ - تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۸۴)

(۱۸) حج و عمرہ کے طواف میں نیت کرنا۔

(المنہج القویم شرح المقدمۃ الحضرمیہ للہیتمی ج۱ص۳۴۷)

مسئلہ: رمل یہ ہے کہ دونوں کندھوں کو ہلا کر بغیر دوڑے تیز چلے۔

(فتح المعین ج۲ص۲۹۹-اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: طواف میں دونوں رکن شامی کو نہ چومے، نہ ہاتھ سے چھوئے۔صرف رکن یمانی کو داہنے ہاتھ یا بائیں ہاتھ یا جو چیز دائیں ہاتھ میں ہو پھر جو بائیں ہاتھ میں ہو،اس سے چھوئے اوراسی کو بوسہ دے۔رکن یمانی کو بوسہ نہ دے،صرف حجر اسود کو بوسہ دینے کا حکم ہے۔(تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۰۵)

مسئلہ: طواف میں عورت اور مخنث کے لیے رمل اور اضطباع کا حکم نہیں، بلکہ مکروہ ہے، گرچہ مطاف خالی ہو،اوراگر مردوں کی مشابہت کا قصد ہو تو حرام ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۱۱)

مسئلہ: جو امور نماز میں سنت ہیں، وہ طواف میں بھی سنت ہیں،اور جو نماز میں مکروہ ہیں ،وہ طواف میں بھی مکروہ ہیں،مثلاً کھانا، پینا، انگلیاں چٹخانا ، بلاعذر ترتیب کو چھوڑنا، کمر پر ہاتھ رکھنا،ایک پاؤں پر چلنا اور آسمان کی طرف دیکھنا مکروہ ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۱۵-حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: رمل کے تینوں چکر میں یہ دعا پڑھے:

''اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَذَنْبًا مَغْفُوْرًا وَسَعْيًا مَشْكُوْرًا''

اور طواف کے آخری چار چکر میں یہ دعا پڑھے:

''رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ،اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ''(تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۱۰)

مسئلہ: طواف کے ہر چکر میں حجر اسود کو چھوتے وقت یہ دعا پڑھے:

”بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ،اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“

کعبہ مقدسہ کے دروازہ کے سامنے یہ دعا پڑھے:

”اَللّٰهُمَّ اَلْبَيْتُ بَيْتُكَ وَالْحَرَمُ حَرَمُكَ وَالْاَمْنُ اَمْنُكَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ“

رکن عراقی کے پاس پہنچنے پر یہ دعا پڑھے:

”اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّرْكِ وَالنِّفَاقِ وَالشِّقَاقِ وَسُوءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِفِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ“

میزاب کے پاس پہنچنے کے وقت یہ دعا پڑھے:

”اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِيْ فِيْ ظِلِّكَ يَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ وَاسْقِنِيْ بِكَأْسِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرَابًا هَنِيْئًا لَااَظْمَأُ بَعْدَهُ اَبَدًا يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ“

رکن شامی اور رکن یمانی کے درمیان یہ دعا پڑھے:

”اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَذَنْبًا مَغْفُوْرًا وَسَعْيًا مَشْكُوْرًا وَعَمَلًا مَقْبُوْلًا وَتِجَارَةً لَنْ تَبُوْرَ“(اعانۃ الطالبین ج۲ص۲۹۸)

آب زمزم

مسئلہ: حاجی و غیر حاجی، یعنی ہر ایک کے لیے آب زمزم پینا اور پینے کے وقت قبلہ رخ ہونا، اور بیٹھ کر پینا سنت ہے۔(تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۷۵)

مسئلہ: زمزم کا پانی اپنے سر، سینہ اور چہرہ پر لگانا سنت ہے۔

(حاشیۃ الشروانی ج۴ص۱۷۵)

مسئلہ: زمزم کا پانی شفایابی اور برکت کے لیے اپنے وطن لانا سنت ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۱۷۶)

فرض چہارم: صفا و مروہ کے درمیان سعی

سعی کی سات شرطیں ہیں۔

(۱) طواف صحیح یعنی طواف قدوم یا طواف افاضہ کے بعد ہونا۔

(۱) ترتیب سے سعی ہونا، یعنی صفا سے طاق عدد، اور مروہ سے جفت عدد میں سعی شروع کرنا۔

(۲) صارف نہ ہونا، یعنی خیال دوسری طرف لے جانے والا کوئی کام نہ ہو، جیسے سعی کے دوران کسی کے مقابلہ میں آگے بڑھ جانے کے لیے دوڑنا۔

(۳) صفا و مروہ کے درمیان بطن وادی میں سعی کرنا۔

(۴) صفا و مروہ کے درمیان کی پوری مسافت طے کرنا۔

(۵) طواف رکن یا طواف قدوم کے بعد سعی کرنا۔

(۶) یقینی طور پر سات مرتبہ سعی کرنا۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۲۸۹، ۲۹۰ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۱۲۰، ۱۲۱)

مسئلہ: صفا سے مروہ تک ایک چکر ہوگا، اور پھر مروہ سے صفا تک دوسرا چکر ہوگا۔

(تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۱۲۰)

مسئلہ: جو طواف قدوم کے بعد سعی کر لیا، اس کے لیے طواف افاضہ کے بعد سعی کو دہرانا سنت نہیں۔ (تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۱۲۲)

سعی کی سنتیں

(۱) طواف کرنے کی جگہ سے سعی کرنے کی جگہ کی طرف باب الصفا سے جانا۔

(تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۱۱۹)

(۲) سعی کرنے کے لیے ایسا وقت منتخب کرنا ، جس وقت لوگوں کی بھیڑ نہ رہتی ہو، جب کہ سعی اور طواف میں موالات ختم نہ ہو۔ (تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۱۲۴)

(۳) طواف اور سعی کے درمیان تسلسل ہونا یعنی طواف کے بعد فوراً سعی کرنا۔
(تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۱۲۵)

(۴) ہر سعی کے درمیان تسلسل ہونا۔ (تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۱۲۵)

(۵) مرد کا سعی کے درمیانی حصہ میں تیز دوڑنا۔ سعی کے شروع واخیر میں اپنے طریقہ پر چلنا۔ دوڑنے اور چلنے کی جگہ مشہور ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۱۲۵)

(۶) سعی کے وقت پیدل چلے اور ننگے پیر ہو۔ اگر پاؤں کے نجس ہونے کا خوف نہ ہو، اور اس کو چلنا آسان ہو۔ (تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۱۲۴)

(۷) مرد کا صفا اور مروہ پر ایک آدمی کے قد کے برابر چڑھنا۔
(تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۱۲۳)

(۸) صفا اور مروہ پر چڑھنے کے بعد خانہ کعبہ کی طرف چہرہ کرنا۔
(تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۱۲۴)

(۹) صفا و مروہ پر چڑھ کر سعی سے متعلق ذکر اور دعائے ماثورہ پڑھنا، پھر دین و دنیا کی بھلائی کی دعا کرنا، اور ذکر و دعا کو دو تین بار دہرانا۔ (تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۱۲۴)

مسئلہ : سعی، طواف اور حج کے دیگر امور کے وقت دعائے ماثورہ اور ذکر ماثور پڑھنا قرآن پڑھنے سے افضل ہے، اور غیر ماثورہ دعا و غیر ماثور ذکر پڑھنے سے افضل قرآن پڑھنا ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۱۰۸)

مسئلہ: طواف قدوم کے بعد سعی کرنا افضل ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۱۲۲)

مسئلہ: سعی کے وقت یہ دعا پڑھے۔(تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۲۴)

''اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُوَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَللّٰہُ اَکْبَرُعَلٰی مَا ھَدَانَا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا اَوْلَانَا لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ،لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَعَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ''۔

مسئلہ: سعی کے وقت یہ دعا بھی پڑھنا سنت ہے۔(حاشیۃ الشروانی ج۴ص۱۲۴)

''اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ وَاِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ وَاِنِّیْ اَسْأَلُکَ کَمَا ھَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَا تَنْزِعَہٗ مِنِّیْ حَتّٰی تَوَفَّانِیْ وَاَنَا مُسْلِمٌ ''

فرض پنجم: سر کے بال منڈوانا یا بال کتروانا

مسئلہ: کم از کم سر کے تین بال منڈانا یا کتروانا واجب ہے۔
(تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۴۷-حاشیۃ الشروانی ایضاً-فتح المعین ج۲ص۲۹۱)

مسئلہ: عورت بال چھوٹے کروائے گی،گرچہ نابالغ ہو۔اس کے لیے بال منڈوانا مکروہ ہے۔(تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۴۶)

مسئلہ: عورتوں کو انگلی کے پور کی مقدار چوٹی کے علاوہ پورے سر کے بال کتروانا سنت ہے۔(تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۴۷-فتح المعین ج۲ص۲۹۱)

بال منڈوانے اور کتروانے کی سنتیں

(۱)حدث اور نجاست سے پاک ہونا۔(حاشیۃ الشروانی ج۴ص۱۴۵)

(۲)قبلہ رخ ہونا۔(تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۴۵)

(۳)سر کے اگلے حصہ کی داہنی جانب سے شروع کرنا۔(تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۴۵)

(۴)سر منڈوانے کے وقت اور بعد تکبیر کہنا۔(تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۴۵)

(۵) سر کے بال دفن کرنا۔(تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۴۵)

(۶) حجام کا مسلمان، پاک اور عادل ہونا۔(حاشیۃ الشروانی ج۴ص۱۴۵)

(۷) عیدالاضحیٰ کے دن اور منیٰ میں سر منڈوانا۔(تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۴۵)

(۸) سر منڈوانے کے بعد مونچھ کے کچھ بال کاٹنا، ناخن کاٹنا، خوشبو لگانا اور سلا ہوا کپڑا پہننا۔(تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۴۶)

(۱۲) آخر میں یہ دعا پڑھنا۔(حاشیۃ الشروانی ج۴ص۱۴۵)

"اَللّٰهُمَّ اٰتِنِیْ بِکُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةً وَامْحُ عَنِّیْ بِهَا سَیِّئَةً وَارْفَعْ لِیْ بِهَا دَرَجَةً وَ اغْفِرْلِیْ وَلِلْمُحَلِّقِیْنَ وَالْمُقَصِّرِیْنَ وَلِجَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ"

(۱۰) ناف کے نیچے کا بال مونڈنا۔(حاشیۃ الشروانی ج۴ص۱۴۶)

مسئلہ: متمتع کو عمرہ میں بال کتروانا، اور حج میں منڈوانا سنت ہے۔
(تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۴۶)

مسئلہ: اگر مرد یا عورت کے سر میں بالکل بال نہ ہو تو استرا پھیرنا سنت ہے۔
(تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۴۹)

مسئلہ: مرد کو بال چھوٹا کرانے سے بال منڈوانا افضل ہے۔(تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۴۵)

مسئلہ: حلق، طواف اور سعی کے لیے کوئی آخری وقت نہیں ہے، بلکہ موت تک اس کا وقت ہے، لیکن یوم النحر سے تاخیر کرنا مکروہ ہے، اور ایام تشریق سے مؤخر کرنا سخت کراہت ہے۔
(تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۵۱)

فرض ششم: بڑے ارکان کے درمیان ترتیب

(۱) تمام چیزوں سے پہلے احرام باندھنا۔

(۲) اس کے بعد وقوف عرفہ کو باقی ارکان سے پہلے کرنا۔

(۳)طواف افاضہ کے بعد سعی کرنا۔

(فتح المعین ج۲ص۲۸۷تا۲۹۲-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۷۸)

واجب اول: میقات میں احرام باندھنا

مسئلہ: جہاں احرام باندھا جاتا ہے، اسے میقات مکانی کہا جاتا ہے، اور حج کے اوقات کو میقات زمانی کہا جاتا ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج۴ص۴۳تا۴۵)

(۱) مکہ میں رہنے والوں کا میقات مکہ ہی ہے۔ وہ مکہ کا باشندہ ہو، یا مکہ میں رہتا ہو، دونوں کا میقات مکہ ہی ہے۔ مکہ میں رہنے والے کے لیے حج کا احرام اپنے گھر کے دروازہ سے باندھنا بہتر ہے۔

(فتح المعین ج۲ص۳۰۱-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۴ص۴۷،۴۸)

مسئلہ: مکہ میں رہنے والے کے لیے عمرہ کا میقات حدودحرم سے باہر ہے۔ جعرانہ میں احرام باندھنا افضل ہے، پھر مقام تنعیم میں، پھر حدیبیہ میں۔

(فتح المعین ج۲ص۳۰۳-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۴ص۶۱،۶۲)

(۲) مدینہ منورہ سے آنے والوں کا میقات ذوالحلیفہ ہے۔

(۳) شام، مصر اور اہل مغرب کا میقات جحفہ (رابغ) ہے۔

(۴) نجد اور یمن کے نجد اور حجاز سے آنے والوں کا میقات قرن المنازل ہے۔

(۵) تہامۃ الیمن سے آنے والوں کا میقات یلملم ہے۔

(۶) جانب مشرق یعنی عراق وخراسان سے آنے والوں کا میقات ''ذَات عِرْق'' ہے۔

(فتح المعین ج۲ص۳۰۱،۳۰۲-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۴ص۴۹،۵۰)

توضیح: ہندوستانیوں کا میقات کوہ یلملم کی محاذات ہے۔

مسئلہ: اگر کسی کے راستے میں میقات نہ ہوتو وہ سب سے قریب میقات کے مقابل آئے

،اور اگر میقات کے مقابل نہ آ سکے تو اس کا میقات مکہ معظّمہ سے دو منزل کی دوری پر ہے۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۳۰۳ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۵۲، ۵۳)

مسئلہ: جو مکہ اور میقات کے درمیان آباد ہیں، ان کا میقات گھر ہے، وہ گھر سے احرام باندھیں۔ (اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۳۰۳ - تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۵۳)

مسئلہ: حج وعمرہ کا ارادہ کرنے والے کا احرام باندھے بغیر میقات سے آگے جانا جائز نہیں۔ اگر آگے بڑھ گیا تو اسے واپس آ کر احرام باندھنا واجب ہے۔ اگر واپس نہیں لوٹا تو اس پر دم لازم ہے۔ اگر میقات سے آگے بڑھ کر احرام باندھ چکا تھا، پھر حج یا عمرہ کے کسی عمل میں مشغول ہونے سے پہلے لوٹ آیا تو دم کا حکم ختم ہو جائے گا۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۳۰۴ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۵۷ تا ۶۰)

مسئلہ: حج کے احرام کا وقت شوال کی پہلی تاریخ سے یوم النحر یعنی عید الاضحیٰ کی فجر تک ہے۔ (اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۳۰۱ - تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۴۳ تا ۴۵)

واجب دوم: مزدلفہ میں رات گذارنا

مسئلہ: میدان مزدلفہ میں کم از کم ایک لمحہ کے لیے حاضری دینا واجب ہے۔ میدان مزدلفہ میں ٹھہرنے کا وقت عید الاضحیٰ کی رات میں آدھی رات کے بعد کا وقت ہے۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۳۰۴ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۱۳۹، ۱۴۰)

مزدلفہ میں رات گذارنے کی سنتیں

(۳) جمرہ عقبہ میں پتھر مارنے کے لیے مزدلفہ سے کنکری چننا۔

(۴) عید کی رات میں نماز، تلاوت قرآن، ذکر اور دعا پڑھتے رہنا۔

(۵) قوی حضرات کا فجر تک مزدلفہ میں رہنا، اور صبح کو وقت غلس میں نماز فجر ادا کرنا۔

(۶) کمزور حضرات اور عورتوں کا آدھی رات کے بعد منیٰ کی طرف جانا، تاکہ لوگوں کی بھیڑ ہونے سے پہلے ہی جمرہ عقبہ کو کنکری مار سکے۔

(۷) طلوع فجر سے صبح روشن ہونے تک مشعر حرام میں ٹھہرنا اور قبلہ رخ ہو کر دعا، ذکر وغیرہ کرتے رہنا۔

(۸) صبح روشن ہونے کے بعد سورج طلوع ہونے سے پہلے وقار و سکون کے ساتھ ذکر و تلبیہ پڑھتے ہوئے منیٰ کی طرف جائے، جب راستہ کشادہ پائے تو تیز چلے۔

(۹) منیٰ جاتے ہوئے جب بطن محسر پہنچے، اور بطن محسر مسیل ہے، اور محسر مزدلفہ اور منیٰ کے درمیان ہے تو بطن محسر میں تیز چلے، یہاں تک کہ اس مسیل کو پار کر جائے، اور وہ ایک پتھر مارنے کی مقدار میں ہے، اور پیدل چلنے والا اپنی پوری قوت استعمال کرے، اور سواری پر چلنے والا اپنی سواری کو حرکت دے، جب کہ ضرر نہ پہنچے۔ تیز چلنے کی وجہ یہ ہے کہ یہاں پر اصحاب فیل کی ہلاکت ہوئی تھی۔

(۱۰) یہ لوگ سورج طلوع ہونے اور اس کے ایک نیزہ بلند ہونے کے بعد منیٰ پہنچیں گے، پس اس وقت ہر پہنچنے والا جمرۂ عقبہ پر سات پتھر مارے گا، اور سنگساری شروع کرنے کے وقت تلبیہ ختم کر دے گا، اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہے گا، اور سنت ہے کہ جمرۂ عقبہ پر پتھر مارنے کے وقت مکہ کو اپنی بائیں جانب رکھے، اور منیٰ کو داہنی جانب، اور جمرہ کو سامنے رکھے، اور یہ طریقہ عیدالاضحیٰ کی سنگساری کے ساتھ خاص ہے، اور ایام تشریق کی تمام سنگساری میں قبلہ کی طرف چہرہ کرنا سنت ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۱۴۰ تا ۱۴۵)

مسئلہ: سر منڈانے یا بال کتروانے کے بعد مکہ جائے اور طواف رکن، یعنی طواف افاضہ بجالائے اور طواف کے بعد سعی کرے اگر طواف قدوم کے بعد سعی نہ کیا ہو، پھر منیٰ کی طرف واپس آئے۔ (تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۱۵۰)

مسئلہ: مزدلفہ میں ٹھہرنے اور عیدالاضحیٰ کے لیے عید کی آدھی رات گذرنے کے بعد غسل کرنا سنت ہے۔(اعانۃ الطالبین ج۲ص۳۰۸)

مسئلہ: سورج ڈوبنے کے بعد وقار اور سکون سے ذکر اور تلبیہ پڑھتے ہوئے عرفہ سے مزدلفہ کے لیے روانہ ہونا سنت ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۳۲-حاشیۃ الشروانی ایضاً-اعانۃ الطالبین ج۲ص۳۰۸)

مسئلہ: اگر مسافر ہے تو مغرب وعشا کو جمع تاخیر یعنی دونوں کو عشا کے وقت میں پڑھنا سنت ہے۔(تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۳۳-حاشیۃ الشروانی ایضاً-اعانۃ الطالبین ج۲ص۳۰۸)

مسئلہ: مشعرحرام میں وقوف کے وقت ذکر ودعا کی کثرت سنت ہے۔ذکر یہ ہے:

"اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ"

دعا اس طرح پڑھے:

"اَللّٰهُمَّ كَمَا اَوْقَفْتَنَا فِيْهِ وَاَرَيْتَنَا اِيَّاهُ فَوَفِّقْنَا لِذِكْرِكَ كَمَا هَدَيْتَنَا وَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا كَمَا وَعَدْتَّنَا بِقَوْلِكَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ: فَاِذَا اَفَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدَاكُمْ وَاِنْ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ::ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ::(سورہ بقرہ: آیت ۱۹۸،۱۹۹)

اور یہ بھی ساتھ میں پڑھے:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ"۔

(اعانۃ الطالبین ج۲ص۳۱۱)

عید کے دن جمرۂ عقبہ پر پتھر مارنا

مسئلہ: جمرہ عقبہ پر پتھر مارنے کا وقت عیدالاضحیٰ کی رات کا آدھا حصہ گذر جانے کے

بعد سے لے کر ایام تشریق کے آخری لمحہ تک ہے۔(تحفۃ المحتاج ج ۴ص ۱۵۰،۱۵۹،۱۶۰)

مسئلہ: جمرۂ عقبہ پر سنگساری کا افضل وقت عید الاضحیٰ کے دن سورج کے ایک نیزہ برابر بلند ہونے سے لے کر زوال تک ہے۔(تحفۃ المحتاج ج ۴ص ۱۴۴)

واجب سوم: ایام تشریق میں جمروں کی سنگساری

مسئلہ: میدان منٰی میں جمرۂ اولیٰ پھر جمرۂ وسطیٰ پھر جمرۂ عقبہ یعنی تینوں جمرات کو ایام تشریق میں سے ہر دن سات سات مرتبہ کنکری مارنا واجب ہے۔(تحفۃ المحتاج ج ۴ص ۱۵۴)

مسئلہ: کنکری مارنے کا وقت ہر دن کے زوال سے لے کر تیرہویں ذی الحجہ کی آخری گھڑی تک ہے، لیکن ہر دن کے زوال اور غروب کے درمیان پتھر مارنا افضل ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۴ص ۱۵۹،۱۶۰)

مسئلہ: جو ایام تشریق کے دوسرے دن کا سورج ڈوبنے سے پہلے منٰی سے چلا جائے تو اس سے تیسری رات کو منٰی میں گذارنے کا حکم اور تیسرے دن پتھر مارنے کا حکم ختم ہوجاتا ہے۔(تحفۃ المحتاج ج ۴ص ۱۵۷،۱۵۸)

مسئلہ: جو عید کے دن یا ایام تشریق کے بعض دنوں میں پتھر نہ مارا تو باقی دنوں میں اس کو پورا کرنا جائز ہے، جیسے عید کے دن پتھر نہ مار سکا تو ایام تشریق کے تین دنوں میں سے کسی ایک دن، یا ایام تشریق کے پہلے دن کی سنگساری چھوڑ دی تو باقی دو دنوں میں باقی ماندہ سنگساری کی تکمیل کرنی جائز ہے۔(تحفۃ المحتاج ج ۴ص ۱۵۵تا ۱۶۰)

مسئلہ: موجودہ دن کی سنگساری اور پچھلے دنوں کی چھوڑی ہوئی سنگساری میں ترتیب واجب ہے۔(تحفۃ المحتاج ج ۴ص ۱۶۹)

مسئلہ: چھوڑی ہوئی سنگساری کو زوال سے پہلے اور رات میں بھی ادا کرنا جائز ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۴ص ۱۶۹)

جمروں پر پتھر مارنے کی شرطیں

رمی جمار کی چھ شرطیں ہیں:

(۱) ترتیب (۲) سات بار کنکری مارنا (۳) صارف نہ ہونا جیسے رمی جمار سے دشمن کو پتھر مارنا یا اپنی سنگساری کی عمدگی کو جانچنے کا ارادہ نہ ہو (۴) ایسی چیز سے سنگساری کرنا جسے پتھر کہا جاسکے (۵) پتھر مارتے وقت جمرہ پر پتھر مارنے کا قصد ہونا، پس اگر جمرہ کے علاوہ کسی دوسری چیز کا قصد کیا، جیسے جمرہ پر سانپ تھا، اس کو پتھر مارنے کا قصد کیا تو یہ کافی نہیں، گر چہ پتھر جمرہ پر لگے (۶) جمرہ پر پتھر مارنا، پس اگر کسی نے جمرہ پر پتھر لے جا کر رکھ دیا تو یہ کافی نہیں۔ (اعانۃ الطالبین ج۲ص۳۰۶-تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۶۰تا۱۶۴)

مسئلہ: ترتیب تین چیزوں میں واجب ہے (۱) زمان (۲) مکان (۳) ابدان۔

ترتیب زمانی یہ ہے کہ آج کی سنگساری سے پہلے کل کی قضا سنگساری کرے، یعنی اگر کل سنگساری نہ کیا ہو۔

ترتیب مکانی یہ ہے کہ جمرۂ اولیٰ پر سنگساری کرے، اس کے بعد جمرۂ ثانیہ پر، اسی طرح جمرۂ ثانیہ کی سنگساری کے بعد جمرۂ ثالثہ پر سنگساری کرے۔

ترتیب ابدانی یہ ہے کہ پہلے اپنی طرف سے سنگساری کرے، پھر اپنے غیر کی طرف سے، یعنی جب کہ دوسرے کی ذمہ داری اس پر ہو۔

(اعانۃ الطالبین ج۲ص۳۰۶-تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۶۰)

(الف) ولی کو مولیٰ کی طرف سے پتھر مارنے سے پہلے اپنی طرف سے پتھر مارنا شرط ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۰)

(ب) ترتیب قائم رکھنا شرط ہے یعنی جمرۂ اولیٰ سے شروع کرنا، پھر وسطیٰ پھر جمرۂ عقبہ پر سنگساری کرنا۔ (تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۶۰)

(ج) ہاتھ سے پتھر مارنا شرط ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۶۲)

(د) اس طرح پتھر مارنا شرط ہے کہ اسے پتھر مارنا کہا جاسکے۔ جمرہ پر پتھر لے جا کر رکھ دینا کافی نہیں۔ (تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۶۲)

(ہ) رمی ایسی چیزوں سے ہونا شرط ہے، جسے پتھر کہا جاسکے۔ (تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۶۱)

(و) صارف نہ ہونا یعنی پتھر مارنے سے پتھر مارنا ہی مقصود ہو، مثلاً یہ جانچنے کا ارادہ کیا کہ ہمارا پتھر جمرہ تک پہنچتا ہے یا نہیں؟ تو یہ غلط ہوا۔ (حاشیۃ الشروانی ج۴ص۱۶۳)

(ز) پتھر مارتے وقت جمرہ کا قصد کرنا، اور پتھر اس کو یقینی طور پر لگنا، لیکن پتھر کا اس میں ٹھہرنا ضروری نہیں ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۶۳- حاشیۃ الشروانی ایضاً)

(ح) ساتوں پتھر کو الگ الگ مارنا۔ (تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۶۰)

جمرہ پر پتھر مارنے کی سنتیں

(۱) عیدالاضحیٰ کے دن سورج طلوع ہونے کے بعد پتھر مارنے کے لیے منٰی میں داخل ہونا۔

(۲) جمرہ عقبہ پر پتھر مارنا، پھر ذبح، پھر سر منڈانا، پھر طواف کرنا۔

(۳) مذکورہ اعمال کو کو اسی ترتیب سے ادا کرنا اور سب سے پہلے پتھر مارنا سنت ہے۔

(۴) پتھر مارنے کے شروع سے تلبیہ کو چھوڑنا۔

(۵) پتھر مارتے وقت جمرہ عقبہ سامنے، مکہ بائیں جانب اور منٰی داہنی طرف ہو۔

(۶) اگر سوار ہو کر منٰی آیا تو سوار ہو کر ہی پتھر مارنا۔ پیدل آیا تو پیدل سنگساری کرنا۔

(۷) مزدلفہ سے لائے ہوئے پتھر سے سنگساری کرنا۔

اوپر لکھی ہوئی سنتیں صرف عیدالاضحیٰ کے دن کی سنگساری کیلئے ہیں۔

(تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۴۱ تا ۱۵۰)

درج ذیل سنتیں عیدالاضحیٰ اور ایام تشریق دونوں کی سنگساری کے لیے ہیں۔

(۱) کنکری کو احتیاطاً دھلنا، اگر ناپاک ہونے کا احتمال ہو۔ (تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۴۳)

(۲) کنکری لمبائی اور چوڑائی میں انگلی کے پور سے کم ہو۔ (تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۶۳)

(۳) دائیں ہاتھ سے پتھر پھینکنا۔ (تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۶۴)

(۴) پتھر پھینکتے وقت مرد کا اپنے ہاتھ کو اتنا اٹھانا کہ اس کا بغل دکھائی دے۔

(تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۶۴)

(۵) ہر بار پتھر پھینکنے کے وقت تکبیر کہنا۔ (تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۴۵)

(۶) ہر دن سنگساری سے پہلے غسل کرنا۔ (تحفۃ المحتاج ج۴ص۷۱،۷۲)

(۷) سورج کے زوال کے بعد نماز ظہر سے پہلے سنگساری کرنا۔

(تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۶۰)

(۸) پہلے دو دن پیدل آنا اور تیسرے دن سواری پر آنا۔ (تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۶۴)

(۹) ایام تشریق میں ہر جمرہ کے پاس قبلہ رو ہونا اور اس کو اپنی بائیں جانب رکھنا۔

(تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۶۴)

(۱۰) ساتوں کنکری پھینکنے میں تسلسل برقرار رکھنا۔ (المجموع ج۸ص۲۴۰)

(۱۱) ہر جمرہ کی سنگساری کی طرح تمام جمرات کے درمیان تسلسل قائم رکھنا۔

(المجموع شرح المہذب ج۸ص۲۴۰)

(۱۲) جمرۂ اولیٰ اور جمرۂ وسطیٰ کے پاس سنگساری کے بعد سورہ بقرہ پڑھنے کی مقدار ذکر و دعا کرتے ہوئے ٹھہرنا۔ جمرہ عقبہ کے پاس دعا کے لیے نہ ٹھہرے۔

(تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۶۴)

(۱۳) آخری سنگساری کے بعد وادی مُحصَّب میں اترنا، وہاں ظہر، عصر، مغرب اور عشا کی نماز پڑھنا اور ایک نیند سونا، پھر طواف وداع کے لیے مکہ جانا۔

(تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۶۴)

مسئلہ: غیر مملوکہ مسجد یا ناپاک جگہ سے کنکری اٹھانا مکروہ ہے۔
(تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۴۲،۱۴۳)

واجب چہارم: ایام تشریق کی راتوں کو منٰی میں گذارنا

مسئلہ: ایام تشریق کی تمام راتوں کا بڑا حصہ یعنی آدھا سے زیادہ حصہ میدان منٰی میں گذارنا واجب ہے۔ (فتح المعین ج۲ص۳۰۴-تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۵۴)

مسئلہ: جو منٰی میں دو رات گذارنے اور دوسرے دن پتھر مارنے کے بعد زوال اور غروب کے درمیان منٰی سے نکل جائے تو تیسری رات منٰی میں گذارنے کا حکم اور تیسرے دن پتھر مارنے کا حکم ختم ہو جاتا ہے، لیکن تینوں رات منٰی میں گذارنا اور تینوں دن پتھر مارنا بہتر ہے۔
(فتح المعین ج۲ص۳۰۴،۳۰۵-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۵۷،۱۵۸)

منٰی میں رات گذارنے کی سنتیں

(۱) عید کے دن کے اعمال کو مکہ میں جلدی ادا کرنا، اس کے بعد منٰی واپس آ کر وہاں ظہر کی نماز پڑھنا۔ (تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۵۰)

(۲) میدان منٰی میں حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نماز پڑھنے کی جگہ میں نماز پڑھنا۔ (حاشیۃ الشروانی ج۴ص۱۶۴)

(۳) مسجد خیف میں زیادہ سے زیادہ جماعت کی نماز پڑھنا۔
(حاشیۃ الشروانی ج۴ص۱۶۴)

(۴) منٰی سے واپس آتے وقت وادی مُحصَّب میں اترنا۔ (تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۶۴)

واجب پنجم: طواف وداع

مسئلہ: جو مکہ سے اپنا وطن جانا چاہے، یا ایسی جگہ جانا چاہے جس کو وطن بنانے کا ارادہ ہو

،گرچہ یہ مسافت قصر سے کم دوری پر ہو، یا مسافت قصر کا سفر یعنی کم از کم ۱۳۲: کیلومیٹر کا سفر کر نے کے ارادہ سے نکلنا چاہے، اس پر طواف وداع واجب ہے۔ مکہ کا باشندہ ہو یا نہیں، حج وعمرہ کرنے والا ہو یا نہیں۔ (تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۱۷۰، ۱۷۱)

مسئلہ: اگر کوئی مکہ سے کسی ضرورت کے لیے نکلا، وہیں سے اس کو سفر پر جانے کی ضرورت پڑ گئی تو اس پر طواف وداع واجب نہیں۔ (تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۱۷۲)

مسئلہ: اگر کوئی اپنا حج وعمرہ مکمل کرنے سے پہلے طواف وداع کرلیا تو اس کا اعتبار نہیں۔
(تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۲۱)

مسئلہ: طواف وداع کے بعد دو رکعت نماز طواف، نماز طواف کے بعد مستحب دعا، ملتزم کے پاس کی دعا، چاہ زمزم کے پاس اس کا پانی پینے آنا، نماز جماعت کے لیے ٹھہرنا، جب کہ اقامت ہو چکی ہو، نماز جنازہ کی اقل مقدار میں کسی ضرورت کے لیے ٹھہرنا، ضروریات سفر مثلاً زادراہ کی خریداری، سواری کی تیاری کے لیے مکہ میں ٹھہر گیا تو طواف وداع کو دہرانا واجب نہیں۔ (تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۱۷۲)

مسئلہ: طواف وداع کے بعد ضروریات سفر یا طواف کے بعد کے سنت امور کے علاوہ کسی کام کے لیے خاص کر مکہ میں ٹھہر گیا، گرچہ نماز جنازہ کی اقل مقدار تک ہی ٹھہرا ہو تو طواف کو دہرانا واجب ہے، گرچہ بھول کر یا لاعلمی کی وجہ سے ٹھہر گیا ہو۔
(تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۱۷۲)

مسئلہ: حیض ونفاس والی عورت طواف وداع کے بغیر مکہ سے چلی جائے۔ اس حالت میں طواف جائز نہیں۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۳۰۵ - تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۱۷۴)

مسئلہ: اگر کسی پر طواف وداع واجب ہو گیا، اور مسافت قصر یا اپنے وطن تک پہنچنے سے پہلے طواف وداع کے لیے نہ لوٹا تو اس کے بدلہ دم واجب ہے۔ اگر مسافت قصر یا اپنے وطن

پہنچنے سے پہلے لوٹ کر مکہ آ گیا اور طواف وداع کر لیا تو دم کا حکم ختم ہو جائے گا۔

(تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۷۲،۱۷۳)

مسئلہ: طواف وداع کے بعد ملتزم سے آنا سنت ہے۔ ملتزم کعبہ شریف کے دروازہ اور حجر اسود کے بیچ میں ہے، پیٹ اور سینہ کو ملتزم سے لگائے، اور دونوں ہاتھ دیوار پر بچھا کر پسندیدہ دعا مانگے۔ اس وقت ماثورہ دعائیں کرنا، دوسری دعاؤں سے افضل ہے۔ دعا کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجے، پھر زمزم کا پانی پئے۔

(حاشیۃ الشروانی ج۴ص۱۷۵)

حج کی سنتیں

(۱) احرام، دخول مکہ، وقوف عرفہ، وقوف مشعر حرام اور ایام تشریق (۱۱،۱۲،۱۳ ذی الحجہ) کی سنگساری کے لیے غسل کرنا۔ اگر غسل کی قوت نہ ہو تو اس کے بدلہ تیمّم کرے۔

(۲) احرام سے تھوڑا پہلے اور غسل کے بعد بدن اور کپڑے میں خوشبو لگانا۔

(۳) تلبیہ پڑھنا اور تلبیہ تین بار پڑھنے کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجنا، پھر جنت کا سوال اور جہنم سے پناہ مانگنا سنت ہے۔ تلبیہ یہ ہے:

"لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ"

(۴) تلبیہ کے بعد کوئی درود پڑھے، اور درود ابراہیمی پڑھنا افضل ہے، پھر یہ دعا پڑھے:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ سَخَطِکَ وَالنَّارِ"

(۵) جمرۂ عقبہ کی رمی تک تلبیہ جاری رکھنا۔

(۶) طواف قدوم اور اس کے بعد والی سعی میں تلبیہ سنت نہیں، بلکہ اس کے لیے خاص ذکر ہیں۔

(۷) حاجی اور مکہ آنے والے غیر محرم کا طواف قدوم کرنا۔ معتمر کے لیے طواف قدوم نہیں۔

(۸) حاجی و غیر حاجی کو آب زمزم پینا۔

(۹) عرفہ کی رات کو منٰی میں گذارنا۔

(۱۰) عیدالاضحیٰ کے دن صبح صادق طلوع ہونے کے بعد صبح روشن ہونے تک مشعر حرام میں ٹھہرنا، اور قبلہ رخ ہو کر دعا مانگنا۔

(۱۱) مخصوص اوقات اور مخصوص جگہوں میں اذکار ماثورہ اور دعائے ماثورہ پڑھنا۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۳۰۷ تا ۳۱۶ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۶۹ تا ۱۱۵)

(۱۱) وقوف عرفہ سے پہلے مکہ میں داخل ہونے والے حاجی یا مقترن اور غیر معتمر کا طواف قدوم کرنا سنت ہے۔ وقوف عرفہ کے بعد مکہ جانے والے حاجی اور معتمر کے لیے طواف فرض کا وقت ہے، لہٰذا طواف قدوم یعنی سنت طواف ادا کرنا صحیح نہیں ہے۔ اگر حاجی وقوف عرفہ کے بعد آدھی رات سے پہلے مکہ آیا تو طواف قدوم اس کے لیے سنت ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۸۶، ۸۷)

(۱۲) جب کعبہ شریف پر نظر پڑے تو یہ پڑھے:

''اَللّٰھُمَّ زِدْ ھٰذَا الْبَیْتَ تَشْرِیْفًا وَتَعْظِیْمًا وَتَکْرِیْمًا وَمَھَابَۃً وَزِدْ مِنْ شَرفِہٖ وَ عَظْمِہٖ وَکَرَمِہٖ مِمَّنْ حَجَّہٗ اَوْاِعْتَمَرَہٗ تَشْرِیْفًا وَتَکْرِیْمًا وَتَعْظِیْمًا وَبِرًّا، اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ فَحَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ'' (تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۸۴)

(۱۳) جب تلبیہ پڑھے تو تلبیہ کو تین بار دہرانا۔ (اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۳۰۷ تا ۳۱۲)

(۱۴) ثنیہ کدا، یعنی معلاۃ سے مکہ میں داخل ہونا اور ثنیہ کدیٰ یعنی باب شبیکہ سے نکلنا۔ (تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۸۳)

مسئلہ: عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ آنے والے یا وقوف عرفہ کے بعد آدھی رات بعد مکہ داخل ہونے والے حاجی کے لیے طواف قدوم سنت نہیں ہے۔ اگر وقوف عرفہ کے بعد آدھی

رات سے پہلے مکہ آیا تو طواف قدوم سنت ہے، پھر آدھی رات بعد طواف فرض یعنی طواف افاضہ ادا کرے۔ (اعانۃ الطالبین ج۲ص۳۱۰، ۳۱۱)

مسئلہ: نجس جگہوں میں تلبیہ کہنا مکروہ ہے۔ (اسنی المطالب ج۱ص۴۷۳)

مسئلہ: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کرنا حاجی ومعتمر اور تمام مسلمانوں کے لیے سنت مؤکدہ ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۷۶ - فتح المعین ج۲ص۳۱۲)

احرام کے بعد حرام ہونے والی چیزیں

احرام سے حرام ہونے والی چیزوں کی تین قسمیں ہیں۔ (اعانۃ الطالبین ج۲ص۳۱۷)

(الف) مردوں کے لیے بلا عذر سلا ہوا کپڑا پہننا اور سر چھپانا حرام ہے، اگرچہ تھوڑا سا چھپائے۔ (فتح المعین ج۲ص۳۲۰، ۳۲۱ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: سلا ہوا کپڑا جیسے قمیص، موزہ، دستانہ وغیرہ پہننا حرام ہے۔
(اعانۃ الطالبین ج۲ص۳۲۱)

مسئلہ: اگر ستر گاہ چھپانے کے لیے بغیر سلا ہوا کپڑا نہ ہو تو سلے ہوئے کپڑے سے ستر پوشی جائز ہے، اور فدیہ واجب نہ ہوگا۔ (فتح المعین ج۲ص۳۲۳ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: سردی، گرمی یا کسی عذر کے سبب سلا ہوا کپڑا ستر گاہ کے علاوہ باقی بدن پر پہننا جائز ہے، اور فدیہ واجب ہوگا۔ (فتح المعین ج۲ص۳۲۳ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

(ب) عورتوں کو اپنا چہرہ چھپانا حرام ہے، گرچہ تھوڑا سا چہرہ چھپائے۔
(فتح المعین ج۲ص۳۲۳ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

(ج) نیچے لکھے ہوئے امور مرد وعورت دونوں کے لیے حرام ہیں۔

(۱) ہمبستری کرنا۔ ہمبستری سے حج وعمرہ فاسد ہو جاتے ہیں۔

(۲) مشت زنی کرنا، مباشرت کرنا، بوسہ لینا اور شہوت کے ساتھ دیکھنا۔

(۳) نکاح کرنا (۴) بلا عذر کچھ بال یا ناخن کاٹنا۔

(۵) اپنے سر یا داڑھی میں تیل لگانا (۶) بدن یا کپڑے پر خوشبو لگانا۔

(۷) کھائے جانے والے خشکی اور جنگلی پرندہ یا جانور کا شکار کرنا۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۳۱۶ تا ۳۲۰ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

(منہاج الطالبین ج ۱ ص ۱۳۴ - تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۱۹۴ تا ۲۴۲)

مسئلہ: مشت زنی اپنے ہاتھ سے ہو یا اپنی بیوی کے ہاتھ سے ہو، دونوں حرام ہے، لیکن دم اسی وقت لازم ہوگا، جب منی خارج ہو جائے۔

(اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۳۱۷ - تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۲۱۲)

مسئلہ: رخسار، پیشانی اور ناک کے بالوں میں تیل لگانا جائز ہے۔ اسی طرح گنجے سر پر یا جس کے سر کا بال اڑ گیا ہو، اس کو سر پر تیل لگانا جائز ہے، اور جس کی داڑھی کے بال گر گئے ہوں اور امرد کو داڑھی کی جگہ میں تیل لگانا جائز ہے۔ (اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۳۱۹)

مسئلہ: ہاتھ میں دستانہ پہننا مرد و عورت دونوں کو حرام ہے۔ ضرورت کے وقت مرد و عورت دونوں دستانہ کی جگہ کپڑا لپیٹ لیں۔

(اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۳۱۷، ۳۲۳ - تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۲۰۱)

مسئلہ: حرم شریف میں محرم و غیر محرم دونوں کو شکار کرنا حرام ہے۔

(منہاج الطالبین ج ۱ ص ۱۳۴ - تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۲۱۹، ۲۲۰)

تحلل کا بیان

حج کا احرام باندھنے سے جو چیزیں حرام ہو گئی ہیں، وہ دو طریقوں سے حلال ہوتی ہیں۔

(الف) نیچے لکھے ہوئے تین امور میں سے دو ادا ہو جائیں تو پہلا تحلل ہوگا۔

(۱) جمرہ عقبہ کی سنگساری (۲) سر کے بال منڈوانا، یا کتروانا (۳) طواف افاضہ۔

(ب) پہلے تحلل کے بعد تینوں میں سے جو باقی رہ گیا ہے، اس کو ادا کرنے سے دوسرا تحلل ہوگا۔ پہلے تحلل سے نکاح، وطی اور شہوت کے ساتھ مباشرت کے علاوہ دوسری وہ تمام چیزیں حلال ہو جاتی ہیں جو احرام کی وجہ سے حرام ہوگئی تھیں۔ دوسرے تحلل سے باقی تمام چیزیں بھی حلال ہوجاتی ہیں۔

(تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۱۵۲، ۱۵۳ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: دونوں تحلل کے درمیان خوشبو لگانا سنت ہے، اور دوسرے تحلل کے بعد سے تیرہویں ذی الحجہ کا سورج ڈوبنے تک ہمبستری نہ کرنا سنت ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۱۵۲ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: عمرہ کے لیے ایک ہی تحلل ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۱۵۳)

جماع، نکاح وشکار کے علاوہ حرام کاموں کا فدیہ

مسئلہ: احرام باندھنے کے بعد جماع، نکاح وشکار کے علاوہ دوسرا احرام ہونے والا کوئی کام کیا تو اس پر فدیہ واجب ہے، اور یہ فدیہ ایک ایسی بکری ذبح کرنا ہے جس کی قربانی جائز ہو، یا تین صاع اناج مکہ معظّمہ کے چھ مسکینوں یا فقیروں کو دینا ہے۔ ہر ایک کو آدھا صاع دے، یا تین دن روزہ رکھے، پس حرام کام کا ارتکاب کرنے والے کو ان تینوں فدیہ میں سے کسی ایک کا اختیار ہے۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۳۲۵ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: اگر حرام کام بھول کر یا حرمت سے لاعلمی وجہ سے بطور اتلاف کیا تو فدیہ واجب ہے، جیسے بال اکھاڑنا یا ناخن کاٹنا یا شکار کو ہلاک کرنا، اور اگر حرام کام بھول کر یا حرمت سے لاعلمی وجہ سے بطور تمتع کیا، جیسے سلا ہوا کپڑا پہننا، خوشبو لگانا تو فدیہ واجب نہیں۔

(فتح المعین ج ۲ ص ۳۲۶)

توضیح: اتلاف کا معنی ہے کسی چیز کو برباد کرنا اور تمتع کا معنی ہے کسی چیز سے فائدہ اٹھانا۔

مسئلہ: پے در پے تین بال یا تین ناخن اکھاڑنے پر مکمل فدیہ واجب ہے، جب کہ زمان و مکان ایک ہو، اور ایک بال یا ایک ناخن میں ایک مد اناج، دو میں دو مد اناج فدیہ دینا واجب ہے۔ (فتح المعین ج۲ص۳۲۶ - تحفۃ المحتاج ج۴ص۲۰۹ تا ۲۱۱)

مسئلہ: جو کسی واجب کو چھوڑ دیا، جیسے بلا احرام میقات سے آگے چلا گیا، اور حج وعمرہ کے اعمال شروع کرنے سے پہلے میقات واپس نہیں آیا، یا دسویں ذی الحجہ کی رات کو آدھی رات بعد کا کچھ حصہ مزدلفہ میں نہیں گذارا، یا تینوں ایام تشریق کی راتوں کو منٰی اور مزدلفہ میں نہ گذارا، یا تین سنگساری چھوڑ دیا، یا طواف وداع چھوڑ دیا اور مسافت قصر پہنچنے سے پہلے طواف وداع کے لیے واپس نہیں ہوا تو ان صورتوں میں ہر ایک چیز چھوڑنے پر مکمل ایک فدیہ واجب ہے۔ (فتح المعین ج۲ص۳۲۶، ۳۰۴ - تحفۃ المحتاج ج۴ص۲۳۹)

مسئلہ: جو ایام تشریق کی راتوں میں سے ایک رات منٰی میں گذارنا چھوڑ دے تو ایک مد، اور دو رات کے لیے دو مد فدیہ دینا واجب ہے۔

(اعانۃ الطالبین ج۲ص۳۰۴ - حاشیۃ الشروانی ج۴ص۱۵۸)

مسئلہ: ایک سنگساری چھوڑ دیا تو ایک مد اناج، اور دو چھوڑ دیا تو دو مد فدیہ واجب ہے۔

(اعانۃ الطالبین ج۲ص۳۰۷)

جماع کا کفارہ

مسئلہ: حالت احرام میں جماع کرنے سے حج وعمرہ فاسد ہو جاتے ہیں۔ اب اس فاسد حج وعمرہ کو مکمل کرنا، کفارہ دینا اور فوراً قضا کرنا واجب ہے، گرچہ حج نفل ہو۔

(فتح المعین ج۲ص۳۲۸ - تحفۃ المحتاج ج۴ص۲۱۱ تا ۲۱۶)

مسئلہ: حج وعمرہ جماع سے فاسد ہونے کے لیے شرط ہے کہ جماع کی حرمت کو جانتے ہوئے قصداً اختیار سے صادر ہو، اور حج میں تحلل اول سے پہلے ہو۔

(اعانۃ الطالبین ج۲ص ۳۲۸-تحفۃ المحتاج ج۴ص۲۱۳ تا۲۱۶)

مسئلہ: حالت احرام میں جماع کی چھ صورتیں ہیں:

(۱) مردو عورت پر یا دوسروں پر کچھ لازم نہ آئے، جیسے دونوں جاہل معذور ہوں، یا دونوں مکرہ و مجبور ہوں، یا دونوں احرام کو بھول گئے ہوں، یا دونوں غیر ممیّز ہوں۔

(۲) صرف مرد پر ایک اونٹ واجب ہو۔ یہ اس وقت ہوگا جب تمام شرطیں پائی جائیں، یعنی مرد، عاقل، بالغ، حرمت کو جاننے والا، قصداً اور اپنے اختیار سے وطی کرے اور جماع تحلل اول سے پہلے ہو، اور مفعول اس کی بیوی یا باندی ہو، خواہ وہ احرام والی اور تمام شرائط احرام کے ساتھ ہو، یا نہ ہو۔

(۳) صرف عورت پر اونٹ واجب ہو، اور یہ اس وقت ہوگا، جب صرف عورت احرام والی ہو، اور تمام شرائط یعنی عقل، بلوغ، جماع کی حرمت کا علم، قصد و اختیار کی جامع ہو، یا شوہر شرائط کا جامع نہ ہو، گرچہ وہ بھی احرام والا ہو۔

(۴) اونٹ عورت و مرد کے علاوہ پر لازم ہو۔ یہ اس وقت ہوگا جب مرد نابالغ ممیّز بچہ ہو، جب کہ وہ بچہ شرائط کا جامع ہو تو اس کے ولی پر اونٹ واجب ہوگا۔

(۵) مرد و عورت دونوں پر اونٹ واجب ہوگا۔ یہ اس وقت ہوگا جب احرام والا مرد، احرام والی عورت سے زنا کاری کرے، یا شبہہ کے ساتھ جماع کرے، اور دونوں کفارہ کے شرائط کے جامع ہوں۔

(۶) جماع کی وجہ سے فدیہ لازم ہو، یعنی کفارہ لازم نہ ہو، اور بکری یا چھ مسکینوں کو تین صاع اناج دینے یا تین دن روزہ رکھنے کا اختیار ہو، اور یہ اس وقت ہوگا جب کفارہ کے شرائط کا جامع مرد فاسد کرنے والے جماع کے بعد جماع کرے، جب کہ وہ فاسد ہونے والے حج کے احرام میں ہو، یا دونوں تحلل کے درمیان جماع کرے۔

(اعانۃ الطالبین ج۲ص ۳۲۹-تحفۃ المحتاج ج۴ص۲۱۱ تا۲۱۶)

توضیح: پہلی صورت میں کچھ واجب نہیں۔ چھٹی صورت میں کفارہ واجب نہیں، بلکہ فدیہ واجب ہوگا، اور بکری فدیہ کی ہوگی، کفارہ کی نہیں۔

مسئلہ: حج وعمرہ جماع سے فاسد ہو جاتے ہیں۔ (اعانۃ الطالبین ج۲ص۳۲۸)

مسئلہ: جماع سے گرچہ حج وعمرہ فاسد ہو جائیں گے، لیکن فاسد ہونے سے پہلے جس طرح ادا کرتا، فاسد ہونے کے بعد باقی اعمال بھی اسی طرح ادا کرنا ہوگا۔

(تحفۃ المحتاج ج۴ص۲۱۵ - فتح المعین ج۲ص۳۲۹ - اعانۃ الطالبین ایضاً)

مسئلہ: فوراً قضا کرنے کا مفہوم یہ ہے کہ عمرہ کو تحلل اور اس کے توابع کے بعد پھر دوبارہ ادا کرلے، اور اسی سال حج کی ادائیگی کی صورت یہ ہے کہ وہ آدمی جماع کے بعد یا جماع سے پہلے محصر ہو گیا، اور فاسد حج کو اسی طرح ادا کرنا مشکل ہو گیا، پس یہ تحلل کرلیا، پھر عذر ختم ہو گیا، اور حج کا وقت باقی ہے تو اب پھر دوبارہ اسی سال احرام باندھ کر حج کرلے، ورنہ آئندہ سال ادا کرے۔

(اعانۃ الطالبین ج۲ص۳۲۹ - تحفۃ المحتاج ج۴ص۲۱۶ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: قضا حج یا قضا عمرہ فاسد ہونے والے حج وعمرہ کی طرح ہوگا، یعنی اگر وہ فرض تھا تو یہ بھی فرض ہوگا، اور وہ سنت تھا تو یہ بھی سنت ہوگا۔ (اعانۃ الطالبین ج۲ص۳۲۹)

حالت احرام میں نکاح

مسئلہ: اگر حالت احرام میں نکاح کیا تو کوئی فدیہ نہیں۔ (اعانۃ الطالبین ج۲ص۳۲۵)

شکار اور درخت کا فدیہ

مسئلہ: بلا عذر شکار کرنے سے فدیہ واجب ہے، جب کہ شکار ہلاک ہو چکا ہو، خواہ جان بوجھ کر اور قصداً ہو یا نہ ہو، اور عذر کے ساتھ شکار کرنے کی صورت یہ ہے کہ کوئی جانور اس پر

حملہ کرنے آئے اور وہ اس جانور کو ہلاک کردے تو اس پر فدیہ واجب نہیں، جب کہ ہلاک کرنے کے علاوہ دفاع کی کوئی صورت نہ ہو۔ (تحفۃ المحتاج ج۴ص۲۱۶ تا۲۲۲)

مسئلہ: مثلی شکار میں شکار کے مماثل کو قربان کر کے گوشت وغیرہ حرم کے مساکین کو تقسیم کیا جائے، یا مماثل کی قیمت متعین کر کے اس قیمت سے اناج خرید کر حرم کے مساکین کو دیا جائے، یا اس قیمت سے جتنا مد اناج ملتا ہو، ان میں سے ہر مد کے بدلے ایک روزہ رکھے۔ اسی طرح باقی رہنے والا حصہ ایک مد سے کم ہو تو اس کے بدلے بھی ایک **مکمل** روزہ رکھے۔ ان تینوں فدیہ میں سے جسے چاہے، اختیار کرے۔ (تحفۃ المحتاج ج۴ص۲۳۷،۲۳۸)

مسئلہ: غیر مثلی شکار میں شکار کی قیمت سے اناج خرید کر حرم کے مساکین وفقرا پر صدقہ کرے، یا اس قیمت سے ملنے والے اناج کے ہر مد کے بدلے ایک روزہ رکھے۔

(تحفۃ المحتاج ج۴ص۲۳۸)

مسئلہ: مثلی شکار میں بلا ذبح کیے زندہ جانور مساکین وفقرا کو دینا جائز نہیں۔

(تحفۃ المحتاج ج۴ص۲۳۷)

مسئلہ: محرم اور غیر محرم کو اذخر، دوا، کانٹا کا درخت اور جانور کے چارہ کے علاوہ حرم شریف کے کسی پودے کو کاٹنا یا اکھاڑنا حرام ہے۔ اگر ایسا کیا تو اس پر فدیہ واجب ہے، جب کہ اسے خود سے نہ لگایا ہو۔ (تحفۃ المحتاج ج۴ص۲۲۹ تا۲۳۵)

مسئلہ: بلا عذر شکار کرنا، پودا یا درخت اکھاڑنا یا کاٹنا حرم مدینہ میں بھی حرام ہے، جیسا کہ حرم مکہ میں، لیکن فدیہ کا حکم نہیں۔ (تحفۃ المحتاج ج۴ص۲۳۶)

کفارہ اور فدیہ کی تفصیل

جماع:

حج وعمرہ کو فاسد کرنے والی ہمبستری کا کفارہ ایک اونٹ ہے۔ اگر ایک اونٹ کی

طاقت نہ ہوتو ایک گائے، اگراس کی بھی طاقت نہ ہوتو سات بکریاں، اگراس کی بھی طاقت نہ ہوتو ایک اونٹ کی قیمت میں ملنے والا کھانا فقرائے حرم کو کھلائے، اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو ایک اونٹ کی قیمت سے ملنے والے کھانے کے مدوں کی تعداد کے برابر روزہ رکھے، یعنی ہر مد کے بدلہ ایک روزہ۔

(فتح المعین ج۲ص ۳۲۸، ۳۲۹-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۴ص۲۱۳، ۲۱۴)

حرام کا ارتکاب:

جماع، نکاح اور شکار کے علاوہ دوسرا حرام کام کرنے کا فدیہ ایک بکری ہے، یا چھ مسکینوں کو تین صاع اناج صدقہ دینا، اس طرح کہ ہر مسکین کو آدھا آدھا صاع ملے، یا تین روزہ رکھے۔(فتح المعین ج۲ص ۳۲۵-اعانۃ الطالبین ایضاً)

ترک واجب:

حج وعمرہ کے واجبات میں سے کسی واجب کو چھوڑنے کا فدیہ ایک بکری ہے، اگراس سے عاجز ہوتو حج کا احرام باندھنے کے بعد تین روزہ رکھے، اور گھر آ کر سات روزہ رکھے، اور پہلے تین روزہ اور یہ سات روزہ سب کو پے در پے رکھنا سنت ہے۔

(فتح المعین ج۲ص ۳۲۷، ۳۲۸-اعانۃ اطالبین ایضاً)

شکار کرنا:

شکار کو ہلاک کرنے کا فدیہ شکار کی طرح ہے، جیسے شتر مرغ کے بدلے ایک اونٹ، ہرن کے بدلے ایک بکری، جنگلی گدھا کے بدلے ایک گائے قربان کرنا ہے۔ اگراس شکار کی طرح کوئی جانور نہ ہوتو اس جانور کی قیمت فدیہ میں ادا کرنا ہوگا۔

(تحفۃ المحتاج ج۴ص ۲۲۶ تا ۲۲۹)

درخت کاٹنا:

حرم شریف کے بڑے درخت کو کاٹنے یا اکھاڑنے کا فدیہ ایک گائے اور چھوٹے

درخت کا فدیہ ایک بکری قربان کرنا ہے۔(تحفۃ المحتاج ج۴ص۲۳۱،۲۳۲)

پودا اکھاڑنا:

بہت چھوٹے پودوں اور تر گھاس کا فدیہ اس کی قیمت ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج۴ص۲۳۱)

مسئلہ: فدیہ اور کفارہ کا اونٹ، گائے اور بکری ایسی ہو جس کی قربانی جائز ہو۔

(فتح المعین ج۲ص۲۳۸،۲۳۵-اعانۃ الطالبین ایضاً-تحفۃ المحتاج ج۴ص۲۳۱)

مسئلہ: مساکین وفقراء کو وہی اناج دیا جائے جو صدقۃ فطر میں دینا جائز ہو، اور اناج کی قیمت میں مکہ کی موجودہ قیمت کا لحاظ ہوگا، اور جانور کی قیمت میں بھی مکہ کی قیمت کا لحاظ ہوگا، اور اگر مکہ میں مختلف قیمت ہو تو اقل قیمت کا لحاظ ہوگا۔(تحفۃ المحتاج ج۴ص۲۳۷)

مسئلہ: حج وعمرہ کے کسی واجب کو چھوڑنے پر فدیہ لازم ہے۔(فتح المعین ج۲ص۳۲۶)

مسئلہ: حج وعمرہ میں سنت مؤکدہ چھوڑنے پر دم دینا سنت ہے، جیسے نماز طواف کو چھوڑ دینا یا عرفہ میں رات ودن کو جمع کرنے کو چھوڑ دینا۔(تحفۃ المحتاج ج۴ص۲۴۰)

مسئلہ: غلطیوں کی تعداد بڑھنے سے کفارہ اور فدیہ کی تعداد بھی بڑھ جائے گی، جب کہ زمان، مکان یا قسم بدل جائے۔ اگر ایک وقت میں یا ایک جگہ میں یا ایک قسم کی چند غلطی ہوئی تو یہ ایک جرم ہوگا۔(اعانۃ الطالبین ج۲ص۳۲۵)

دم کے اقسام

مسئلہ: حج وعمرہ کے دم کی چار قسمیں ہیں، اور کل دم اکیس ہیں۔

(اعانۃ الطالبین ج۲ص۳۲۴،۳۲۵-تحفۃ المحتاج ج۴ص۲۳۶)

(الف) دم ترتیب وتقدیر: اس میں دم کی قربانی کرنی لازم ہے، اور بلا عذر دوسری

جانب عدول کرنا درست نہیں، اور تقدیر کا مفہوم یہ ہے کہ شریعت نے اس کو متعین کر دیا ہے جس طرف ضرورت کے وقت بغیر کمی وزیادتی کے عدول کیا جاسکتا ہے، اور یہ نو دم ہیں:

(۱) تمتع (۲) قران (۳) فوات (۴) میقات سے ترک احرام (۵) رمی جمار کا ترک (۶) مزدلفہ میں شب باشی کا ترک (۷) منٰی میں شب باشی کا ترک (۸) طواف وداع کا ترک (۹) پیدل چلنے کا ترک جس کی نذر مانی ہو۔ ان نو امور کی وجہ سے واجب ہونے والے دم میں بلا عذر دوسری جانب عدول کرنا صحیح نہیں۔

(ب) دم ترتیب وتعدیل: شریعت نے اس میں قیمت لگانے اور قیمت کے اعتبار سے دوسری جانب عدول کی اجازت دی ہے۔ اس قسم میں دو دم ہے:

(۱) جماع کا دم (۲) احصار کا دم۔

جماع کی وجہ سے ایک اونٹ واجب ہے، پھر ایک گائے، پھر سات بکری کی قربانی دی جائے، پس اگر اس کی قدرت نہ ہو تو دراہم یعنی روپیوں سے اس کی قیمت لگائی جائے، اور ان روپیوں سے اناج خرید کر صدقہ کیا جائے۔ اگر صدقہ سے بھی عاجز ہو تو ہر مد کے بدلے ایک روزہ رکھے، اور اگر اخیر میں ایک مد سے کم باقی بچے تو اس کے بدلے بھی ایک مکمل روزہ رکھے۔ دم احصار کا حکم یہ ہے کہ اس میں ایک بکری کی قربانی واجب ہے۔ اگر قربانی کی قدرت نہ ہو تو بکری کی قیمت متعین کی جائے اور اس سے اناج خرید کر صدقہ کیا جائے۔ اگر اس کی بھی قدرت نہ ہو تو ہر مد کے بدلے ایک روزہ رکھے۔

(ج) دم تخییر وتقدیر: تخییر کا مفہوم یہ ہے کہ بلا عذر دوسری جانب عدول کرنا جائز ہے، اور تقدیر کا معنٰی یہ ہے کہ جس جانب عدول کرنا ہے، شریعت نے اس کو متعین کر دیا ہے، جیسے جب تین بال اکھاڑ دے تو ایک بکری ذبح کرنے یا چھ مساکین کو تین صاع یعنی آدھا آدھا صاع اناج دینے یا تین روزہ رکھنے کا اختیار ہے، یعنی تین قسم کے فدیہ میں سے کسی ایک پر

عمل کرنالازم ہے،اور یہ آٹھ دم ہیں:

(۱)بال مونڈنا یا کاٹنا(۲)ناخن کاٹنا(۳)خوشبولگانا (۴)سر یاداڑھی یا چہرہ کے بعض بالوں پر تیل لگانا(۵)سلاہوا کپڑا پہننا(۶)جماع کے مقدمات،جیسے بوسہ لینا(۷) مشت زنی سے منی نکالنا(۸)حج وعمرہ کوفاسد نہ کرنے والا جماع۔

ان آٹھ امور کی وجہ سے دم لازم ہوتا ہے،اوردم وغیر دم میں اختیار رہتا ہے۔

(د)دم تخییر وتعدیل:اس میں دم قربان کرنے یا قیمت صدقہ کرنے یاروزہ رکھنے کا اختیار رہتا ہے۔یہ دودم ہیں:(۱)شکار کرنا(۲)پودا کاٹنا یا اکھاڑنا

ان دوامر کی وجہ سے دم لازم ہوتا ہے،اوردم وغیر دم میں اختیار رہتا ہے۔

(اعانۃ الطالبین ج۲ص۳۲۴-تحفۃ المحتاج ج۴ص۲۳۶ تا۲۴۱)

دم کوقربان کرنے کی جگہ

مسئلہ: محصر کے دم کے علاوہ تمام دم کی قربان گاہ حرم ہے۔حاجیوں کومنٰی اورعمرہ والوں کومروہ میں ذبح کرناافضل ہے۔

(فتح المعین ج۲ص۳۲۶-اعانۃ الطالبین ایضاً،۳۲۵-تحفۃ المحتاج ج۴ص۲۴۱)

دم کوقربان کرنے کا وقت

مسئلہ: دم کا کوئی خاص وقت نہیں،لیکن قربانی کے دنوں میں قربان کرنا سنت ہے،جس سال واجب ہوا۔(تحفۃ المحتاج ج۴ص۲۴۰-اعانۃ الطالبین ج۲ص۳۲۵)

مسئلہ: واجب کے ترک یا حرام کے ارتکاب کی وجہ سے دم واجب ہوتو اس کا کوئی خاص وقت نہیں،لیکن جس کی وجہ سے گناہ ہوجیسے حالت احرام میں جماع کرنا تو اس کے دم کوفوراً قربان کرنا واجب ہے،لیکن ہدی اورقربانی کے جانورکوقربانی کے چار دنوں میں قربان کرنے

کا حکم ہے۔(تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۵۱)

مسئلہ: اگر جماع یا کسی جرم کی وجہ سے دم لازم ہو گیا تو اسی حج یا عمرہ کے وقت دم کو قربان کرنا واجب ہے۔(تحفۃ المحتاج ج۴ص۲۱۳)

دم احصار

مسئلہ: اگر کسی وجہ سے کوئی حج وعمرہ سے روک دیا گیا تو اسے دم کو اسی جگہ قربان کرنا اور تقسیم کرنا واجب ہے، جہاں یہ حالت اسے پیش آئی ہو۔اس کے علاوہ ہر قسم کے دم کو حرم میں قربان کرنے کا حکم ہے۔(اعانۃ الطالبین ج۲ص۳۲۵-تحفۃ المحتاج ج۴ص۲۴۸)

دم تمتع ودم قران

مسئلہ: حج تمتع والے پر دم واجب ہے، جب کہ وہ مسجد حرام کے حاضرین میں سے نہ ہو، اور حج کے احرام کے لیے اپنے میقات کی طرف نہ جائے۔(تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۸۳،۱۸۴)

مسئلہ: تمتع کا دم حج کا احرام باندھنے سے واجب ہوتا ہے، لیکن عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد حج کا احرام باندھنے سے پہلے قربان کرنا بھی جائز ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج۴ص۲۳۹، ۲۴۰، ۱۸۸-اعانۃ الطالبین ج۲ص۳۲۵)

مسئلہ: تمتع کا دم اس لیے واجب ہوتا ہے کہ اپنے میقات سے حج کا احرام نہیں باندھا جاتا، بلکہ مکہ میں باندھا جاتا ہے۔(تحفۃ المحتاج ج۴ص۲۳۹)

مسئلہ: تمتع کا دم عید الاضحیٰ کے دن قربان کرنا افضل ہے۔(تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۸۸)

مسئلہ: اگر حج تمتع والا قربانی سے عاجز ہو تو حج کا احرام باندھنے کے بعد یوم عرفہ سے پہلے تین روزہ رکھے، اور گھر آ کر سات روزہ رکھے، اور پہلے تین روزہ اور یہ سات روزہ سب کو پے در پے رکھنا سنت ہے۔(تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۸۸تا۱۹۱)

مسئلہ: حج قران کرنے والے پر دم واجب ہے، جب کہ وہ مسجد حرام کے حاضرین میں سے نہ ہو، اور اس کا تمام حکم حج تمتع کے دم کی طرح ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۱۹۲، ۱۹۳)

مسئلہ: مسجد حرام کے حاضرین سے وہ لوگ مراد ہیں جو مکہ سے دو مرحلہ کی مسافت سے کم دوری کے متوطن ہوں، اور جو دو مرحلہ یا اس سے زیادہ دور کے رہنے والے ہوں، وہ حاضرین مسجد حرام میں نہیں۔ (تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۱۸۴، ۱۸۵)

دم کے مصارف

مسئلہ: دم احصار کے علاوہ دیگر دم میں قربان کیے جانے والے جانور کا گوشت، چمڑا وغیرہ، یا اس کے بدلہ میں ادا کیے جانے والے فدیہ کا مصرف حرم میں رہنے والے تین مساکین اور فقرا ہیں، اور گوشت کی تقسیم کے وقت نیت کرنا واجب ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۲۴۰، ۲۴۱)

مسئلہ: اگر یہ فقرا و مساکین حرم کے رہنے والے ہوں تو زیادہ بہتر ہے، اور اگر کوئی غیر حرم والا زیادہ حاجت مند ہو تو اسے بھی دینا جائز ہے۔ (تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۲۳۷)

مسئلہ: اگر حرم میں مساکین موجود نہ ہوں تو ان کا انتظار کیا جائے۔ دوسری جگہ اس کو بھیجنا جائز نہیں۔ (حاشیۃ الشروانی ج ۴ ص ۲۴۰ - اعانۃ الطالبین ج ۲ ص ۳۲۵)

حج فوت ہونے کا بیان

مسئلہ: وقوف عرفہ چھوٹ جانے کی وجہ سے جس کا حج فوت ہو جائے، اس پر عمرہ کر کے احرام کھولنا اور قربانی کا جانور ذبح کرنا واجب ہے، پھر قضا کرنا واجب ہے، چاہے وہ حج نفل ہو یا فرض ہو۔ اگر نفل ہو تو فوراً یعنی آئندہ سال قضا واجب ہے، اور اگر فرض حج ہو تو اس کے ذمہ باقی رہے گا۔ (تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۲۵۷، ۲۵۸)

مسئلہ: وقوف عرفہ چھوٹ جانے کی وجہ سے حج فوت ہو جائے تو فوراً تحلل یعنی احرام کھولنا واجب ہے، پس اگر اس کے لیے عمرہ کے اعمال ادا کرنا ممکن نہ ہو تو وہ محصر کی طرح احرام کھول لے، یعنی قربانی کرے اور سر کے بال منڈوائے، اور دونوں عمل کے وقت تحلل کی نیت ہو، اور اگر عمرہ کے اعمال ادا کرنا ممکن ہو تو تحلل کی نیت کے ساتھ ان اعمال کو بجالانا واجب ہے، اور اس کے لیے دو تحلل ہے، اور یہ دونوں تحلل ہی عمرہ کی شکل میں ہے، ورنہ یہاں پر مستقل عمرہ نہیں ہوسکتا، کیوں کہ یہ حج کا احرام ہے، اور عمرہ کی نیت بھی نہیں کی جاتی، بلکہ تحلل کے تینوں عمل کے ساتھ تحلل کی نیت کی جاتی ہے۔ وہ تین عمل یہ ہیں۔

(۱) طواف (۲) سعی، اگر پہلے سعی نہ کیا ہو (۳) سر منڈوانا۔

پہلا تحلل عمرہ کے بعض عمل یعنی ان تینوں میں سے کسی ایک یا دو کو ادا کرنے سے حاصل ہوگا، اور دوسرا تحلل عمرہ کے باقی رہ جانے والے عمل کو ادا کرنے سے حاصل ہوگا۔

(الف) پہلا تحلل دو اعمال میں سے کسی ایک کے ادا کرنے سے حاصل ہوگا:

(۱) طواف کرنا جس کے بعد سعی ہو۔ اگر پہلے اسے نہ کر چکا ہو، اور وقوف عرفہ فوت ہو جانے کی وجہ سے رمی جمار کا حکم ختم ہو جائے گا (۲) سر منڈوانا۔

(ب) دوسرا تحلل دو اعمال میں سے باقی رہ جانے والے عمل کو ادا کرنے سے حاصل ہوگا۔

(۱) طواف اور اس کے بعد سعی سے حاصل ہوگا، اگر طواف قدوم کے بعد سعی نہ کیا ہو۔

(۲) تحلل کی نیت سے سر منڈوانا۔ ان تینوں عمل کو ایک ایک بار کرنا ہے، دو بار نہیں۔

(تحفۃ المحتاج ج۴ص ۲۵۷، ۲۵۸ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: وقوف عرفہ چھوٹ جانے کی وجہ سے حج فوت ہو جاتا ہے۔

(اعانۃ الطالبین ج۲ص ۲۲۶)

مسئلہ: وقوف عرفہ چھوڑ دینے کی وجہ سے صرف حج فوت ہوتا ہے۔ عمرہ صرف حج قران

کےفوت ہونے کی وجہ سےفوت ہوتا ہے۔ مستقل عمرہ فوت نہیں ہوتا۔

(تحفۃ المحتاج ج۴ص۲۴۳)

مسئلہ: وقوف عرفہ چھوٹ جانے کی وجہ سے جس کا حج فوت جائے، اس کے دم کے تمام احکام تمتع کے دم کی طرح ہے، اوراس دم کو ذبح کرنے کا دووقت ہے۔ایک وقت جواز، دوسرا وقت وجوب۔وقت جواز آئندہ سال قضا کے احرام کا وقت داخل ہونے سے شروع ہوجا تا ہے، اوروقت وجوب قضا کا احرام باندھ کراس حج میں داخل ہوجانے سے شروع ہو جا تا ہے، اورجس طرح تمتع کا دم حج کا احرام باندھنے سے واجب ہوجا تا ہے، اوراس کو حج کا احرام باندھنے سے پہلے عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد قربان کرنا جائز ہے۔اسی طرح فوت کے دم کو بھی قضا حج کا احرام باندھنے سے پہلے قربان کرنا جائز ہے، لیکن تین روزہ کو قضا حج کے احرام سے پہلے رکھنا جائز نہیں۔(تحفۃ المحتاج ج۴ص۲۴۰،۲۴)

مسئلہ: وقوف عرفہ چھوٹ جانے کی وجہ سے جس کا حج فوت ہوگیا۔اگر وہ قربانی کی قوت نہ رکھے تو قضا حج کا احرام باندھنے کے بعد حج کے ایام میں تین روزہ رکھے، اور جب اپنے اہل وعیال کے پاس واپس ہوجائے تو سات روزہ رکھے۔(تحفۃ المحتاج ج۴ص۲۵۷)

مسئلہ: فوت ہوجانے والے حج کی قضا کے احرام کا وقت داخل ہونے کے بعداس کے دم کو قربان کرنا کافی ہے، اوراگراحرام کا وقت ہوگیا، لیکن احرام باندھا نہیں ہے تو بھی دم دینا جائز ہے۔(اعانۃ الطالبین ج۲ص۳۲۵-تحفۃ المحتاج ج۴ص۲۳۹،۲۴۰)

توضیح: جماع کی وجہ سے حج وعمرہ دونوں فاسد ہوجاتے ہیں، اوروقوف عرفہ چھوٹ جانے سے صرف حج فوت ہوجا تا ہے، کیوں کہ عمرہ میں وقوف عرفہ نہیں ہوتا۔احصار کی وجہ سے حج وعمرہ دونوں کی ادائیگی میں خلل ہوجا تا ہے۔اسی طرح مرتد ہوجانے کی وجہ سے بھی حج وعمرہ فوت ہوجاتے ہیں۔

مسئلہ: حج نفل کو شروع کرنے سے فرض ہو جاتا ہے یعنی اس کو ادا کرنا فرض ہو جاتا ہے۔
(فتح المعین ج ۲ ص ۳۳۰ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۲۱۵)

ہدی کا بیان

مسئلہ: مکہ جانے والے اور حاجی و معتمر کے لیے اپنے شہر سے قربانی کا جانور ساتھ لے جانا سنت مؤکدہ ہے۔
(فتح المعین ج ۲ ص ۳۳۰ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۲۴۲)

مسئلہ: اگر اپنے شہر سے نہ لے گیا تو راستہ سے خریدے، پھر مکہ سے پھر عرفہ سے، پھر منیٰ سے خریدے۔ وہ جانور تندرست اور خوبصورت ہو۔ (فتح المعین ج ۲ ص ۳۳۰)

مسئلہ: ہدی سنت ہے، اور یہ صرف نذر کی وجہ سے واجب ہوتی ہے۔
(حاشیۃ الشروانی ج ۴ ص ۲۴۲ - فتح المعین ج ۲ ص ۳۳۰)

مسئلہ: ساتھ لے جانے والی ہدی کی قربان گاہ حرم ہے۔ حاجیوں کو منیٰ اور عمرہ والوں کو مروہ میں ذبح کرنا افضل ہے، خواہ یہ ہدی نفل ہو یا نذر کی ہو، اور نذر و نفل یعنی دونوں قسم کی ہدی کو قربان کرنے کا وقت قربانی کا وقت ہے، جب کہ نذر کی ہدی میں وقت متعین نہ کیا ہو۔
(تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۲۴۱)

مسئلہ: ہدی کی نذر کے وقت قربانی کے علاوہ کا وقت متعین کر دیا تھا تو وہ وقت متعین ہو گیا۔ (تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۲۴۲)

مسئلہ: نفل ہدی یا غیر متعین نذر کی ہدی کا وقت قربانی کا وقت ہے، لیکن ایام تشریق گذر گیا، یعنی قربانی کا وقت ختم ہو گیا تو اب بھی اس ہدی کو قربان کرنا واجب ہے۔ اگر وہ ہدی واجب تھی، اور اس کا گوشت وغیرہ حرم کے فقرا و مساکین کو دینا واجب ہے، اور اگر وہ ہدی واجب نہ تھی، یعنی نفل تھی تو ایام تشریق گذر جانے کے بعد قربان کرنے کا وقت ختم ہو گیا۔

(تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۲۴۱، ۲۴۲)

مسئلہ: ہدی کی قربانی کو ایام تشریق سے مؤخر کرنا حرام ہے۔

(حاشیۃ الشروانی ج ۴ ص ۲۴۱)

مسئلہ: اگر کسی نے یہ شرط لگا کر احرام باندھا تھا کہ اگر کوئی مرض وغیرہ ہو جائے تو احرام کھول دے گا تو اس کے لیے مرض وغیرہ کی وجہ سے احرام کھولنا جائز ہے، اس صورت میں اگر ہدی کے ساتھ تحلل کی شرط لگایا تھا تو ہدی لازم ہوگی، اور اگر مطلق رکھا تھا یا بلا ہدی تحلل کی شرط رکھا تھا تو دم لازم نہیں۔ (تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۲۴۷ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

محصر کا بیان

مسئلہ: اگر کسی کو دشمن کے روکنے یا ظالم کے قید کر لینے یا کسی دوسری وجہ سے حج و عمرہ کے ارکان کی ادائیگی میں رکاوٹ آ گئی تو اسے احرام کھولنا جائز ہے۔

(تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۲۴۳ تا ۲۴۷)

مسئلہ: شوہر کی جانب سے حج و عمرہ کی تکمیل میں رکاوٹ آ گئی تو احرام کھولنا واجب ہے، جب کہ ان کی اجازت کے بغیر احرام باندھی ہو، خواہ یہ حج نفل ہو یا فرض ہو۔

(تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۲۵۲ تا ۲۵۴)

مسئلہ: سنت حج میں باپ بیٹے کا احرام کھلوا سکتا ہے۔ سنت حج کے علاوہ میں باپ کو بیٹے کا احرام کھلوانا اور بیٹے کا احرام کھولنا جائز نہیں۔

(خلاصۃ الفقہ الاسلامی علی مذہب الامام الشافعی: باب الاحصار والفوات - کیرلا)

مسئلہ: نفل حج و عمرہ کرنے والا محصر ہو جانے کی وجہ سے احرام کھولا تو قضا کا حکم نہیں۔

(تحفۃ المحتاج ج ۴ ص ۲۵۵)

مسئلہ: اگر محصر عذر کے سبب احرام کھول دیا تو اگر یہ سنت حج و عمرہ تھا تو قضا واجب

نہیں۔ اگر فرض حج وعمرہ تھا تو یہ فرض مستقر تھا یا غیر مستقر؟ اگر فرض مستقر تھا تو قضا اس کے ذمہ میں واجب ہے، اور اگر فرض غیر مستقر تھا تو حصر ختم ہونے کے بعد اگر قدرت ہو تو اسی سال حج کرے، ورنہ جب قدرت ہو، تب ادا کرے۔ (تحفۃ المحتاج ج۴ص ۲۵۵ تا ۲۵۷)

مسئلہ: فرض مستقر کی چند صورتیں ہیں: (۱) فرض حج ادائیگی کی استطاعت کے ابتدائی سالوں کے بعد فرض مستقر ہو جائے گا (۲) نذر غیر معین کا حج جو حصر کے سال سے پہلے ہی اس کے ذمہ واجب ہو چکا ہو (۳) قضا حج (۴) حصر کے سال کا نذر معین کا حج۔ یہ چاروں فرض مستقر ہے، اور اس کے ذمہ باقی رہ جائے گا، اور اس کی ادائیگی اسی سال یا آئندہ سال واجب ہوگی، اور فرض غیر مستقر جیسے فرض حج استطاعت کے ابتدائی سالوں میں، یا نذر غیر مستقر کا حج، پس حصر ختم ہونے کے بعد اگر اسی سال حج کرنے کا وقت باقی رہے تو حج کا احرام باندھ کر حج ادا کرنا اولیٰ ہے، لیکن اسی سال قضا واجب نہیں، اور اگر اسی سال ادا نہ کیا، یا وقت نہ مل سکا تو وقت گذر جانے پر اس کے ذمہ میں فرض کی شکل میں باقی رہ جائے گا، قدرت ہونے پر ادا کرے گا، اور حج نفل اگر حصر ہو جانے کی وجہ سے چھوٹ جائے تو قضا واجب نہیں۔ (تحفۃ المحتاج ج۴ص ۲۵۵ تا ۲۵۷ - حاشیۃ الشروانی ایضاً)

مسئلہ: حج وعمرہ کے درمیان جہاں رکاوٹ آ گئی، وہیں احرام کھولنے کی نیت سے قربانی کے جانور کو ذبح کرنا واجب ہے۔ اس کے بعد تحلل یعنی احرام کھولنے کی نیت سے سر کے بال منڈوائے۔ (تحفۃ المحتاج ج۴ص ۲۴۹، ۲۵۰)

مسئلہ: قربانی کے لیے بکری ہو، یا اونٹ یا گائے کا ساتواں حصہ ہو، بکری یا قربانی کا جانور نہ ملے تو اس جانور کی قیمت سے جتنے مد خوراک ملے، وہ مسکینوں کو دے۔ ساتھ ہی تحلل کی نیت اور سر منڈوائے، اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ایک بکری کی قیمت سے جتنے مد اناج ملے، ان مدوں کی تعداد برابر روزہ رکھے۔ ساتھ ہی تحلل کی نیت کرے اور سر منڈوائے۔

(تحفۃ المحتاج ج۴ص ۲۴۹، ۲۵۰)

زیارت طیبہ

حضور اقدس سرور دو جہاں علیہ الصلوٰۃ والسلام

مسئلہ: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت حاجی وغیر حاجی سب کے لیے سنت مؤکدہ ہے، بعض علما نے واجب کہا ہے۔

(فتح المعین ج۲ص۳۱۲ - اعانۃ الطالبین ایضاً - تحفۃ المحتاج ج۴ص۱۷۶)

مسئلہ: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت افضل قربات یعنی ثواب کے بڑے کاموں میں سے ہے، پس شوق سے زیارت نبوی کو جائے اور قدرت کے باوجود اسے نہ چھوڑے۔ خاص کر حج کے بعد زیارت نبوی ترک نہ کرے، کیوں کہ امتی پر حضور اقدس رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بہت بڑا حق ہے۔ اگر کوئی سر کے بل، بلکہ آنکھوں کے بل چل کر زیارت نبوی کے لیے حاضر ہو تو بھی حضور اقدس رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حق ادا نہیں ہوسکتا۔ (اعانۃ الطالبین ج۲ص۳۱۳)

مسئلہ: حضور اقدس شفیع محشر سیدنا ومولانا محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کرنے والے کو دس فضیلت حاصل ہوتی ہے۔

"احداھن: یعطی ارفع المراتب—الثانیة: یبلغ اسنی المطالب—الثالثة: قضاء المآرب—الرابعة: بذل المواھب—الخامسة: الامن من المعاطب—السادسة: التطھیر من المعایب—السابعة: تسھیل المصائب—الثامنة: کفایة النوائب—التاسعة: حسن العواقب—العاشرة: رحمة رب المشارق والمغارب"

(۱) درجات کی بلندی (۲) اہم مقاصد میں کامیابی (۳) ضرورتوں کی تکمیل (۴) بخشش و عطا میں سخاوت وفیاضی (۵) ہلاکت کی جگہوں سے امن وسلامتی (۶) انسانی عیوب ونقائص

سے پاکیزگی (۷) مصیبتوں کی آسانی (۸) مشکلات سے حفاظت (۹) خاتمہ بالخیر یعنی ایمان پرموت (۱۰) اللہ تعالیٰ کی رحمت خاصہ کو پانا۔ (اعانۃ الطالبین ج۲ص۳۱۳)

مسئلہ: جو زیارت نبوی کا قصد کرے، اس کے لیے مدینہ منورہ کے راستے میں درود شریف کی کثرت کرنا سنت ہے، اور جب مدینہ مقدسہ سے قریب ہو تو ذوالحلیفہ میں اترے، غسل کرے، پھر وضو کرے۔ اگر پانی نہ ملے تو تیمّم کرے، بغل کے بال، زیرناف کے بال دور کرے، ناخن کاٹے، عمدہ لباس پہنے، خوشبو لگائے، مدینہ مطہرہ نظر آنے پر قوت رکھنے والا مرد سواری سے اتر جائے، پیدل چلے، جب حرم مصطفوی پہنچے تو یہ کہے:

"اَللّٰھُمَّ ھٰذَا حَرَمُ نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاجْعَلْہُ لِیْ وِقَایَۃً مِّنَ النَّارِ وَاَمَانًا مِنَ الْعَذَابِ وَ سُوْءِ الْحِسَابِ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَارْزُقْنِیْ فِیْ زِیَارَۃِ نَبِیِّکَ مَا رَزَقْتَہٗ اَوْلِیَائِکَ وَاَھْلَ طَاعَتِکَ وَاغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ یَا خَیْرَ مَسْؤُلٍ۔اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا ھُوَالْحَرَمُ الَّذِیْ حَرَّمْتَہٗ عَلٰی لِسَانِ حَبِیْبِکَ وَرَسُوْلِکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَدَعَاکَ اَنْ تَجْعَلَ فِیْہِ مِنَ الْخَیْرِ وَالْبَرْکَۃِ مِثْلَیْ مَا ھُوَ بِحَرَمِ بَیْتِکَ الْحَرَامِ فَحَرِّمْنِیْ عَلَی النَّارِ وَاَمِّنِّیْ مِنْ عَذَابِکَ یَوْمَ تُبْعَثُ عِبَادُکَ وَارْزُقْنِیْ مِنْ بَرَکَاتِکَ مَا رَزَقْتَہٗ اَوْلِیَائِکَ وَاَھْلَ طَاعَتِکَ وَوَفِّقْنِیْ فِیْہِ لِحُسْنِ الْاَدَبِ وَفِعْلِ الْخَیْرَاتِ وَتَرْکِ الْمُنْکَرَاتِ"

(اعانۃ الطالبین ج۲ص۳۱۳)

مسئلہ: جب شہر رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھنا سنت ہے:

"بِسْمِ اللّٰہِ مَا شَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطَانًا نَصِیْرًا حَسْبِیَ اللّٰہُ آمَنْتُ بِاللّٰہِ وَتَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ

خَرَجْتُ وَاَنْتَ اَخْرَجْتَنِیْ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْنِیْ وَسَلِّمْ دِیْنِیْ وَرُدَّنِیْ سَالِمًا فِیْ دِیْنِیْ کَمَا اَخْرَجْتَنِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اَضِلَّ اَوْاُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْاُزِلَّ اَوْاَظْلِمَ اَوْاُظْلِمَ اَوْاَجْهَلَ اَوْ یُجْهَلَ عَلَیَّ عَزَّ جَارُکَ وَجَلَّ ثَنَائُکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِحَقِّ السَّائِلِیْنَ عَلَیْکَ وَبِحَقِّ مَمْشَایَ اِلَیْکَ هٰذَا فَاِنِّیْ لَمْ اُخْرُجْ اَشَرًا وَلَا بَطَرًا وَلَا رِیَاءً وَلَا سُمْعَةً خَرَجْتُ اِتِّقَاءَ سُخْطِکَ وَابْتِغَاءَ مَعْرُوْفِکَ اَسْأَلُکَ اَنْ تُعِیْذَنِیْ مِنَ النَّارِ وَتُدْخِلَنِی الْجَنَّةَ"

(اعانۃ الطالبین ج۲ص۳۱۴)

مسئلہ: مناسب ہے کہ زائر کا دل حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وادب اور خوف وہیبت سے بھرا رہے۔ زائر یہ سمجھے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ظاہری طور پر دیکھ رہا ہے، تا کہ اس کا خشوع وخضوع درجہ کمال کو پہنچے، اور طاعت وفرمانبرداری میں اضافہ ہو، اور دنیا میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ظاہری دیدار نہ ہونے پر افسوس کا اظہار کرے، کیوں کہ جو حضرات دیدار جلوۂ جہاں آرا سے سرفراز ہوئے، وہ زندۂ جاوید ہو گئے۔

(اعانۃ الطالبین ج۲ص۳۱۴)

مسئلہ: جہاں تک ہو سکے، مدینہ منورہ میں زیادہ سے زیادہ صدقہ کرنا سنت ہے۔ جب مسجد نبوی کے دروازہ کے پاس پہنچے تو نئی توبہ کرنا سنت ہے، اور ایک لمحہ وہیں کھڑا رہے، تا کہ اس کا باطن گناہوں سے پاکی پر مطمئن ہو جائے، اور وہ اپنی پاکیزہ ترین حالت پر ہو جائے، مسجد نبوی کے دیدار کے وقت ذہن میں یہ فکر لائے کہ یہ مسجد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت کے سبب اس بلند مرتبہ سے سرفراز ہوئی، اور اسی مسجد میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابہ کرام کی ہدایت وتربیت اور علوم شرعیہ کی تعلیم وتبلیغ کے لیے جلوہ فرما ہوا کرتے تھے، اور باب جبریل سے داخل ہونا سنت ہے، اور دروازہ کے پاس ایک لمحہ ٹھہرا

رہے، گویا کہ وہ داخل ہونے کی اجازت لے رہا ہے، اور مسجد نبوی میں اپنے داہنے پاؤں کو پہلے داخل کرے، اور داخل ہوتے وقت یہ پڑھے:

"اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ، رَبِّ وَفِّقْنِیْ وَسَدِّدْنِیْ وَاصْلِحْنِیْ وَاَعِنِّیْ عَلٰی مَا یُرْضِیْکَ عَنِّیْ وَمُنَّ عَلَیَّ بِحُسْنِ الْاَدَبِ فِیْ ھٰذِہِ الْحَضْرَۃِ الشَّرِیْفَۃِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ" (اعانۃ الطالبین ج۲ ص۳۱۴)

مسئلہ: جب مسجد نبوی میں داخل ہو جائے تو اپنے دل کو ہر طرح کے دنیاوی خیالات سے پاک کرلے، تاکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فیوض وبرکات پاسکے، جو باادب زائرین کے لیے خاص ہیں۔ اگر دل ان خیالات سے خالی نہ ہوسکے تو رب تعالیٰ کی جانب متوجہ ہو، تاکہ اللہ تعالیٰ ان خیالات سے اسے پاک کردے۔

اگر باب جبریل سے مسجد نبوی میں داخل ہوا ہے تو یکسوئی اور دل کو دنیا کے مشاغل سے خالی کرنے کے بعد حجرۂ نبویہ کے پیچھے سے روضہ مقدسہ کی جانب چلے۔ ہیبت، وقار، خوف وخشیت اور عاجزی وانکساری کے ساتھ جائے اور حضور اقدس سید الانبیاء والمرسلین علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی نماز گاہ کے پاس دو ہلکی رکعت سورہ کافرون اور سورہ اخلاص کے ساتھ تحیۃ المسجد کی نیت سے پڑھے، اور سنت ہے کہ نماز بعد ایک لمحہ ٹھہرا رہے، پھر سلام کرے، پھر زیارت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب متوجہ ہو۔

اس بات پر اللہ تعالیٰ جل مجدہ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہ اس نے اس نعمت عظمیٰ و

دولت کبریٰ سے سرفراز فرمایا، پھر حضرت سید السادات علی الاطلاق افضل الخلائق بالاتفاق خلیفۃ اللہ فی السمٰوات والارضین خاتم الانبیاء والمرسلین سید نا وسندنا ومولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلمسے قبول زیارت طلب کرتا ہوا، نبوی دعائیں پڑھتا ہوا، سرمبارک کی جانب سے دربار نبوی میں حاضر ہو، اپنی نگاہیں نیچی کیے ہوئے، زمین کی جانب دیکھتے ہوئے، عظمت مصطفوی سے دل بھرا رہے، اور یہ اعتقاد ہو کہ حضور اقدس تاجدار تاجداراں، سرور سروراں، شفیع یوم جزا، حبیب کبریا علیہ التحیۃ والثنا اپنی جلوہ گاہ میں جلوہ افروز، ہمارے ظاہر و باطن سے باخبر ہیں۔ اب جب کہ خود پر قابو پالے تو بارگاہ حضور شفیع محشر رحمت مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلممیں نذرانہ درود وسلام ان الفاظ میں پیش کرے۔

"اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ::اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ::اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ::اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ الرَّحْمَۃِ::اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بَشِیْرُ یَا نَذِیْرُ یَا طَاھِرُ یَا ظَھِیْرُ::اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ::اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ وَصَفَہُ اللّٰہُ بِقَوْلِہٖ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ::

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْاَنَامِ وَمِصْبَاحَ الظَّلَامِ وَرَسُوْلَ الْمَلِکِ الْعَلَّامِ::یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ وَخَاتِمَ اَدْوَارِ النَّبِیِّیْنَ::یَا صَاحِبَ الْمُعْجِزَاتِ وَالْحُجَجِ الْقَاطِعَۃِ وَالْبَرَاھِیْنَ ::یَا مَنْ اَتَانَا بِالدِّیْنِ الْقَیِّمِ الْمَتِیْنِ وَبِالْمُعْجِزِ الْمُبِیْنِ::اَشْھَدُ اَنَّکَ بَلَّغْتَ الرِّسَالَۃَ وَاَدَّیْتَ الْاَمَانَۃَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّۃَ وَکَشَفْتَ الْغُمَّۃَ وَجَاھَدْتَ فِی اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ وَعَبَدْتَ رَبَّکَ حَتّٰی اَتَاکَ الْیَقِیْنُ::

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا کَثِیْرَ الْاَنْوَارِ،یَا عَالِیَ الْمَنَارِ::اَنْتَ الَّذِیْ خُلِقَ کُلُّ

شَـیْءٍ مِـنْ نُـوْرِکَ::وَالـلَّـوْحُ وَالْـقَـلَـمُ مِـنْ نُوْرِظُهُوْرِکَ ::وَنُوْرُ الشَّمْـسِ وَالْقَمَرِمِنْ نُوْرِکَ مُسْتَفَادٌ::حَتّٰی الْعَقْلُ الَّذِیْ یَهْتَدِیْ بِهٖ سَائِرُ الْعِبَاد::اَشْهَدُ اَنَّکَ بَـلَّـغْـتَ الـرِّسَـالَـةَ وَاَدَّیْـتَ الْاَمَـانَةَ وَنَـصَـحْـتَ الْاُمَّةَ وَکَشَفْتَ الْغُمَّةَ وَجَاهَدْتَ فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ وَعَبَدْتَ رَبَّکَ حَتّٰی اَتَاکَ الْیَقِیْنُ::

اَلسَّلَامُ عَـلَیْکَ یَا مَنْ شُقَّ لَهُ الْقَمَرُ وَکَلَّمَهُ الْحَجَرُ::وَسَعَتْ اِلٰی اِجَابَتِهِ الشَّجَرُ::یَا نَبِیَّ اللّٰهِ،یَا صِفْوَةَ اللّٰهِ::یَا زَیْنَ مُلْکِ اللّٰهِ،یَا نُوْرَعَرْشِ اللّٰه::یَا مَنْ تَـحَـقَّـقَ بِـعِـلْـمِ الْیَـقِیْنِ وَعَیْنِ الْیَقِیْنِ وَحَقِّ الْیَقِیْنِ::فِیْ اَعْلٰی مَرَاتِبِ التَّمْکِیْنِ ::اَشْهَدُ اَنَّکَ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَاَدَّیْتَ الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَ کَشَفْتَ الْغُمَّةَ وَجَاهَدْتَ فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ وَعَبَدْتَ رَبَّکَ حَتّٰی اَتَاکَ الْیَقِیْنُ::

اَلسَّلَامُ عَـلَیْکَ یَـا صَـاحِـبَ الـلِّـوَاءِ الْـمَعْقُوْدِ وَالْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ :: وَالشَّـفَاعَةِ الْعُظْمٰی فِی الْیَوْمِ الْمَشْهُوْدِ::اَشْهَدُ اَنَّکَ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَاَدَّیْتَ الْاَمَـانَةَ وَنَـصَـحْـتَ الْاُمَّةَ وَکَشَـفْـتَ الْـغُـمَّةَ وَجَـاهَدْتَ فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ وَعَبَدْتَ رَبَّکَ حَتّٰی اَتَاکَ الْیَقِیْنُ::

اَلسَّلَامُ عَــلَیْکَ وَعَــلٰی اٰلِکَ وَاَهْـلِ بَیْتِکَ وَاَزْوَاجِکَ وَذُرِّیَّتِکَ وَاَصْـحَـابِکَ اَجْـمَـعِیْـنَ::اَلسَّلَامُ عَـلَیْکَ وَعَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَجَمِیْعِ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ::

جَـزَاکَ الـلّٰـهُ یَـا رَسُـوْلَ الـلّٰـهِ اَفْضَلَ مَا جَزٰی نَبِیًّا وَرَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِهٖ:: وَصَـلَّی اللّٰهُ عَلَیْکَ کُلَّمَا ذَکَرَکَ الذَّاکِرُوَغَفَل عَنْ ذِکْرِکَ غَافِلٌ::اَفْضَلَ وَاَکْـمَـلَ وَاَطْیَـبَ مَا صَلّٰی عَلٰی اَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ::اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا الـلّٰـهُ وَحْـدَهٗ لَاشَـرِیْکَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّکَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَخِیَرَتِهٖ مِنْ خَلْقِهٖ::

وَاَشْهَدُ اَنَّکَ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَاَدَّیْتَ الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ::

اَللّٰهُمَّ وَاٰتِهِ الْفَضِیْلَةَ وَالْوَسِیْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا الَّذِیْ وَعَدْتَهٗ وَاٰتِهٖ نِهَایَةَ مَا یَنْبَغِیْ اَنْ یَسْأَلَهُ السَّائِلُوْنَ::اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ‘‘(اعانۃ الطالبین ج۲ص۳۱۴،۳۱۵)

مسئلہ: دربارنبوی میں ہدیہ درودوسلام پیش کرنے کے بعد داہنی جانب ایک گز جائے، اورحضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں ان لفظوں میں سلام پیش کرے:

’’اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ::اَنْتَ الصِّدِّیْقُ الْاَکْبَرُ وَالْعَلَمُ الْاَشْهَرُ::جَزَاکَ اللّٰهُ عَنْ اُمَّةِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم خَیْرًا:: خُصُوْصًا یَوْمَ الْمُصِیْبَةِ وَالشِّدَّةِ وَحِیْنَ قَاتَلْتَ اَهْلَ النِّفَاقِ وَالرِّدَّةِ::یَا مَنْ فَنٰی فِیْ مَحَبَّةِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ حَتّٰی بَلَغَ اَقْصٰی مَرَاتِبِ الْفَنَاءِ::یَا مَنْ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِیْ حَقِّکِ ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ::اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا::اَسْتَوْدِعُکَ شَهَادَةَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ صَاحِبَکَ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ شَهَادَةً تَشْهَدُ لِیْ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَ لَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ‘‘(اعانۃ الطالبین ج۲ص۳۱۵)

مسئلہ: دربارصدیقی میں سلام پیش کرنے کے بعدایک گز برابر پیچھے جائے، پھر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں ان لفظوں میں سلام پیش کرے:

”اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ::یَا سَیِّدَنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ::یَا نَاطِقًا بِالْحَقِّ وَالصَّوَابِ::اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَلِیْفَ الْمِحْرَابِ::اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ بِدِیْنِ اللّٰہِ اَمَرٌ::یَا مَنْ قَالَ فِیْ حَقِّکَ سَیِّدُ الْبَشَرِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ::لَوْکَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَرُ::اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَدِیْدَ الْمُحَامَاۃِ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ وَالْغَیْرَۃِ::یَا مَنْ قَالَ فِیْ حَقِّکَ ھٰذَا النَّبِیُّ الْکَرِیْم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم::مَا سَلَکَ عُمَرُ فَجًّا اِلَّاسَلَکَ الشَّیْطَانُ فَجًّا غَیْرَہ::
اَسْتَوْدِعُکَ شَھَادَۃَ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ صَاحِبَکَ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ شَھَادَۃً تَشْھَدُ لِیْ بِھَا عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ“ (اعانۃ الطالبین ج۲ص۳۱۵)

مسئلہ: حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت عالیہ میں سلامی پیش کرنے کے بعد حضور اقدس سید الخلائق، شفیع محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مواجہہ اقدس میں حاضر ہو، چہرہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلمکی جانب ہو، اور عرض کرے:

”اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ::اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ::اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْل اللّٰہِ::اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَنْزَلَ عَلَیْکَ کِتَابًا صَادِقًا قَالَ فِیْہِ::وَلَوْاَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ جَاؤُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا::وَقَدْ جِئْتُکَ مُسْتَغْفِرًا مِنْ ذَنْبِیْ مُسْتَشْفِعًا بِکَ اِلٰی رَبِّیْ“

پھر بائیں جانب جائے، قبلہ کی طرف اپنا چہرہ کرے، تین کھڑکیوں میں سے ایک کو اپنی پیٹھ کے پیچھے رکھے، پھر اللہ تعالیٰ کی حمد بجالائے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھے، اور دعائیں کرے، اپنے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے بھی دعا کرے، پھر حمد

الٰہی اور درود پر دعا کو ختم کرے، اور مدینہ کی دوسری تمیں زیارت گاہوں کی زیارت کرنی سنت ہے، اور ممکن ہوتو ہر دن بقیع شریف کی زیارت سنت ہے، اور جب سفر کا ارادہ کرے تو مسجد نبوی میں دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے، پھر حضرت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلمکے دربار عالی میں حاضر ہوکر پہلے کی طرح صلاۃ وسلام پیش کرے، اور یہ دعا پڑھے:

"اَللّٰھُمَّ لَاتَجْعَلْهُ آخِرَالْعَهْدِ مِنْ حَرَمِ رَسُوْلِکَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَیَسِّرْ لِی الْعَوْدَ اِلَی الْحَرَمَیْنِ سَبِیْلًا سَهْلًا وَارْزُقْنِی الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ"

مکہ میں رہنے والا کہے: "وَیَسِّرْ لِی الْعَوْدَ اِلٰی حَرَمِ نَبِیِّکَ"

(اعانۃ الطالبین ج۲ص۳۱۵،۳۱۶)

تَمَّ الْکِتَابُ بِتَوْفِیْقِ اللّٰهِ الْوَهَّابِ::وَبِفَضْلِ رَسُوْلِ رَبِّ الْاَرْبَابِ::فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ::وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ::عَلَیْهِمْ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَعُلَمَاءِ مِلَّتِهٖ وَاَوْلِیَاءِ اُمَّتِهٖ وَشُهَدَاءِ مَحَبَّتِهٖ اَجْمَعِیْنَ::

☆☆☆☆☆

محمد رسولنا ﷺ

اَلْفَرْحُ كُلَّ الْفَرْحِ وَالنِّعْمَةُ الْكُبْرٰی لَنَا
شُكْرًا لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُنَا
اَنْتَ مُمْتَنَعُ النَّظِیْرُ لَا یُمْكِنُ فِی الْخَلْقِ مَثِیْلُكَ
فَهَیْهَاتَ لِلسُّفَهَاءِ یَقُوْلُوْنَ اَنْتَ مِنْ اَمْثَالِنَا
حُبُّنَا بَسِیْطٌ وَاَنْتَ حَبِیْبُنَا الْمُتَوَحِّدُ الْمُتَفَرِّدُ
فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ سَرْمَدًا لَا یَسَعُ غَیْرُكَ فِیْ قُلُوْبِنَا
اَخْرَجْنَا مِنْ اَذْهَانِنَا كُلَّ عَدُوِّكَ الرَّذِیْلِ
اَنْتَ الْهَادِی اَنْتَ الْكَافِی اَنْتَ رُوْحُ اِیْمَانِنَا
اَنْتَ حَبِیْبُنَا الْمُتَوَحِّدُ فِی الْمَعَاشِ وَالْمَعَادِ
وَحُبُّكَ الْمَحْمُوْدُ فِی الْاٰخِرَةِ زَادٌ لَنَا
حُبُّكَ مَعَ تَعْظِیْمِكَ اُشْرِبَ فِیْ قُلُوْبِنَا
فَاَنْتَ مُعَظَّمٌ وَمُوَقَّرٌ وَاَحَبُّ اَحْبَابِنَا
مَنْ قَبِلْتَهٗ فَهُوَ مَقْبُوْلٌ وَاَشْرَفُ اَشْرَافِنَا
فَنَرْجُوْا مِنَ اللّٰهِ الْقَبُوْلَ عِنْدَ سَیِّدِ سَادَاتِنَا
حُبَّ حَبِیْبِهِ الْمُصْطَفٰی وَالْاِیْمَانَ كَامِلًا
نَطْلُبُ مِنَ اللّٰهِ لَنَا وَلِاَوْلَادِنَا وَاَحْفَادِنَا
اَلزِّیَارَةَ هٰهُنَا وَاللِّقَاءَ فِی الْجِنَانِ دَائِمًا
یَا اِلٰهِیْ اَعْطِنَا هٰذَا اَفْضَلُ مَقْصُوْدِنَا
نَدْفَعُ دِفَاعًا تَامًّا عَنِ الْحَبِیْبِ دَائِمًا
فَادْفَعْ عَنَّا یَا حَبِیْبَنَا وَعَنْ اَحْبَابِنَا وَاَعْوَانِنَا

مَــنْ نَــظَـــرَ طَـــاعِــنًـــا اِلٰــی حَبِیْـبِـنَـــا الْـمُــجْتَبٰــی
فَـعَـلَیْـنَـا خِـطَـافُ عَیْـنِـهٖ مِـنْ اَرْمَـاحِنَـا وَاَقْـوَاسِـنَـا
اَنْــتَ الْــمُـــرْشِــدُ اَنْــتَ الْـقَــائِـدُ نَـحْـنُ مِـنْ اَتْبَـاعِکَ
فَــخُـــذْ اَیْــدِیَ الْــعِبَـــادِ وَاصْــلِــحْ فِــیْ اَحْـوَالِـنَـــا
اَلْــعِبَـــادُ حَــاضِــرُوْنَ عِـنْـدَ خَـلِیـفَةِ رَبِّ الْـعٰـلَـمِیْـنَ
نَــرْجُــوْا کُــلَّ الْـخَیْـرَاتِ الْـحِسَـانِ یُـعْطٰی فِیْ اَقْدَاحِنَـا
نَسْـــأَلُکَ طَـــاعِــمِیْــنَ مِـــنْ جُــوْدِکَ الْــعَـطَـــاءَ
اِذْ لَـمْ نَـجِـدْ عِـنْـدَ الْـحَبِیْــبِ فَـــاِلٰـی اَیْـنَ رُجُوْعُـنَـــا
نَـحْـنُ مُـحْتَـاجُـوْنَ اِلَیْکَ فِــی الْـحَــاجَـاتِ کُـلِّهَـا
وَاَنْــتَ مُـخْتَــارٌ مِـنَ الـلّٰـــهِ فَـاقْـضِ کُـلَّ حَـاجَـاتِـنَـا
کُــلَّ خَیْـــرٍ بَــعْـدَ الْاِلٰـــهِ وَجَـدْنَـــا مِـنْ عَـطَـــائِکَ
فَـــاَنْـتَ الْــمَــاوٰی،اَنْـتَ الْـمَـلْـجَـأ وَوَسِیْلَةٌ اِلٰی اِلٰهِـنَـا
عِــلْــمُــنَـــا مِــنْ تَـعْـلِیْـمِکَ وَالتَّــوْفِیْــقُ مِــنْ اِلٰهِکَ
وَالْــوَحْـیُ الْـمُـنَــزَّلُ مِنَ السَّـمَـاءِ مَعَ قَـوْلِکَ هَـادِلَـنَـا
اَنْـــتَ اَفْــضَـــلُ الْــخَلَائِــقِ وَاَعْــلَــمُ مِــنْ کُــلِّ خَـلْــقٍ
وَالْـعِـلْـمُ وَکُــلُّ الْـفَـضْـلِ مِـنْ دِیَـارِکَ یُعْطٰـی لَـنَـا
وَکَیْفَ تَــصِفُ الــلِّسَـــانُ کَــمَـــا هُـوَ مِــنْ شَـــانِکَ
فَـنَـمْـدَحُکَ یَـا حَبِیْـبُ بِـمَـا تَـنْتَهِیْ اِلَیْـهِ عُـلُوْمُـنَـا
اَلْـحَـقُّ مَـــا قُـلْــتَ لَا یَـعْــرِفُکَ حَـقِیْقَةً سِوَا اللّٰـــهِ
اَلْاَنْبِیَـاءُ اَیْـضًـا مُتَـحَیِّــرُوْنَ فِــیْ فَـضْلِکَ فَمَـا لَـنَـا
اَلْــفَــزَعُ الْاَکْبَــرُ وَاَهْـوَالُـــهٗ وَنَـحْـنُ عِبَــادٌ مُـذْنِبُـوْنَ
اَنْــتَ الشَّــفِیْـعُ وَالـرَّؤُوْفُ وَعِـنْـدَ الـلّٰـــهِ لِسَـــانُـنَـــا

اِذَا کُنَّا فِی الْحَشْرِ نَاظِرِیْنَ اِحْتِیَاجًا اِلَیْکَ
فَانْصُرْنَا یَاحَبِیْبَنَا وَانْظُرْنَا وَاشْفَعْ لَنَا
کَیْفَ تَنْسَانَا یَاحَبِیْبَنَا وَنَحْنُ مِنْ جُنُوْدِکَ
عِنْدَ الْمِیْزَانِ وَالْحِسَابِ اِذَا وُزِنَ اَعْمَالُنَا
نَسْأَلُ اللّٰهَ الْغُفْرَانَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ
لِاٰبَائِنَا وَ اُمَّهَاتِنَا وَیَا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا
هَبْ لَنَا یَا رَبَّنَا حُبَّ نَبِیِّکَ الْمُصْطَفٰی
هُوَرَسُوْلُنَا الْمُرْتَضٰی وَحَبِیْبُکَ وَحَبِیْبُنَا

☆☆☆☆☆

باسمہ تعالیٰ وبحمدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ وآلہ

مؤلف کی تالیفات

علوم القرآن

(۱) التوضیح والبیان فی معارف القرآن (موضوعات کثیرہ سے متعلق آیات کریمہ کی جمع وتدوین)

(۲) الکلام المنیر فی اقسام التفسیر (تفسیر قرآن کے اقسام اور شرائط مفسرین کا بیان)

علوم الحدیث

(۳) الفاظ الجرح والتعدیل (جرح وتعدیل کے مراتب اور الفاظ جرح وتعدیل کے معانی)

(۴) احکام التصحیح والتضعیف (احادیث طیبہ کی تصحیح وتضعیف کے احکام)

(۵) الاحکام الصحیحۃ للاحادیث الضعیفہ (حدیث ضعیف کے احکام)

(۶) الکتاب البہیج فی اصول التخریج (تخریج احادیث کے اصول وقوانین)

(۷) کشف المغیث فی علوم الحدیث (حدیث نبوی سے متعلق علوم وفنون کا بیان)

شروح الاحادیث النبویہ

(۸) حدائق الازہار الاربعین من احادیث النبی الامین ﷺ (چالیس احادیث مقدسہ)

(۹) السواد الاعظم من عہد الرسالۃ الیٰ قرب القیامہ (ہر عہد میں اہل سنت وجماعت کی کثرت تعداد)

(۱۰) اصلاح المسلمین من احادیث سید المرسلین ﷺ (اصلاح اعمال واخلاق کی احادیث)

(۱۱) تجدید دین ومجددین (مجددین سے متعلق حدیث نبوی کی تشریح اور مجدد کے شرائط)

(۱۲) کتاب الاخلاق والآداب من کلام احب الاحباب ﷺ (احادیث اخلاق کا مجموعہ)

(۱۳) علوم دینیہ اور عالم اسلام (عالمی تناظر میں طلب علم سے متعلق حدیث نبوی کی توضیح)

علوم الفقہ

(۱۴)الفیوضات الصمدیۃ فی القواعد الفقہیہ (فقہ حنفی کے قواعد واصول کا بیان)

(۱۵)فقہ اسلامی میں قول مرجوح کے احکام (مسالک اربعہ میں قول مرجوح پر عمل کا حکم کیا ہے؟)

(۱۶)تحفۃ الفقہاء فی آداب الافتاء (معتمد ومستند کتابوں سے افتا کے آداب واحکام کا بیان)

(۱۷)تقلید وتلفیق کا شرعی حکم (تقلید شخصی سے متعلق علما کے اقوال اور تلفیق کی ممانعت کے دلائل)

(۱۸)جادو کے حقائق واحکام (جادو کا آغاز، اقسام اور شرعی احکام کا بیان)

(۱۹)تصلب واعتدال: حقائق واحکام (عہد حاضر میں اعتدال پسندی کی غلط تعبیرات کا تعاقب)

(۲۰)فقہی تحقیقات کے مشکل مراحل (فقہی اختلافی مسائل سے متعلق غیر جانبدارانہ مباحث)

(۲۱)قانون شریعت (شافعی) (شافعی مسلک کے مطابق طہارت سے وراثت تک کے احکام)

تصوف وسلوک

(۲۲)التعرف فی احکام التصوف (شریعت پر عمل کے بغیر طریقت کا دعویٰ غلط)

(۲۳)آداب طریقت (مسائل طریقت واحکام تصوف کی تفصیل)

(۲۴)اقسام بیعت واقسام مشائخ (بیعت برکت وبیعت سلوک وشیخ اتصال وشیخ ایصال کا بیان)

ردوابطال

(۲۵)مصباح المصابیح فی احکام التراویح (احادیث طیبہ وفقہ اربعہ سے بیس رکعت تراویح کا ثبوت)

(۲۶)اہداء ثواب الخیرات الی الاحیاء والاموات (احادیث وفقہ اربعہ سے ایصال ثواب کا ثبوت)

(۲۷)تزکیۃ القلوب والاذہان من اباطیل تقویۃ الایمان (آیات واحادیث سے رد تقویۃ الایمان)

(۲۸)معمولات اہل سنت ورد بدعات ومنکرات (فتاویٰ رضویہ سے معمولات وبدعات کے احکام)

(۲۹)الضربات الہندیۃ علی الضلالات النجدیہ (ابن عبد الوہاب نجدی کا نظریاتی تعاقب)

(۳۰)البرکات النبویۃ فی الاحکام الشرعیہ (مسئلہ تکفیر پر انتہائی مفصل کتاب: بزبان عربی)

(۳۱)التحقیقات الجیدۃ لدفع تلبیسات النجدیہ(الملفوظ پر دیابنہ کے اعتراضوں کے جوابات)

(۳۲)الاضافات الجیدۃ علی الصوارم الہندیہ(حسام الحرمین کی تصدیقات جدیدہ کا مجموعہ)

(۳۳)مناظرۂ حق وباطل(دیابنہ کے عناصر اربعہ کی کفری عبارات کا مناظرانہ رد وابطال)

(۳۴)دفع الاعتراضات حول المزارات(مقابر صالحین سے متعلق متعدد سوالوں کے جواب)

(۳۵)القول السدید فی الاجتہاد والتقلید(اجتہاد وتقلید کے موضوع پر ایک وقیع تحریر)

(۳۶)البانی کی علمی خیانت(احادیث طیبہ کی تصحیح وتضعیف میں البانی کی علمی خیانتیں)

(۳۷)اسلام امن وشانتی کا مذہب(اسلام میں دہشت گردی کا جواز نہیں)

(۳۸)عمان اعلامیہ: حقائق کے اجالے میں(عمان اعلامیہ کا مفصل رد وابطال)

فضائل ومناقب، تواریخ وسیر

(۳۹)جامع الاصول فی اوصاف الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل ومناقب کا مجموعہ، جو میری تحریروں میں متفرق ہیں)

(۴۰)فیض رسول جاری ہے(عہد حاضر تک حضور اقدس ﷺ کی فیض رسانی کے متعدد واقعات)

(۴۱)تاریخ آمد رسول: ۱۲/ ربیع الاول(بارہ ربیع الاول تاریخ ولادت مصطفوی ہے)

(۴۲)جسم اقدس کا انتقال مکانی ناممکن(حضور اقدس ﷺ کے جسد مبارک کو منتقل کرنے کا رد)

(۴۳)شب ولادت اقدس کی افضلیت(ربیع الاول شریف کی بارہویں شب کی افضلیت)

(۴۴)آداب عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم(حب مصطفوی کی تشریح وآداب وحقوق نبوی)

(۴۵)فضائل خلفائے راشدین(احادیث کریمہ سے خلفائے راشدین کے فضائل ومناقب)

(۴۶)فضائل اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم(آیات واحادیث سے اہل بیت نبوی کے فضائل)

(۴۷)دلیل الطالبین فی احوال المجتہدین(فقہائے اربعہ کے فضائل ومناقب)

(۴۸)البیان الکافی فی حیاۃ الشافعی(امام شافعی علیہ الرحمہ کے فضائل وحالات)

(۴۹)تذکرۂ مجددین اسلام(صدی اول تا صدی چہاردہم مجددین اسلام کا اجمالی تعارف)

(۵۰) کرامات اعلیٰ حضرت (امام اہل سنت قدس سرہ العزیز کی کرامتوں کا بیان)

(۵۱) امام احمد رضا کے پانچ سو باسٹھ علوم وفنون (امام اہل سنت کے علوم وفنون کا تذکرہ)

(۵۲) کشف الاسرار فی مناقب فاتح بہار (سپہ سالار سید ابراہیم ملک بیا غازی کی تاریخ)

(۵۳) تذکرہ فاتح بہار (سپہ سالار سید ابراہیم ملک بیا غازی کی تاریخ)

(۵۴) شہدائے ناموس رسالت (ناموس رسالت پر ہند و پاک کے شہدا کی تاریخ)

(۵۵) اکابرین اہل سنت کے قابل تقلید کارنامے (دینی خدمات، اخلاقیات، افکار ونظریات)

(۵۶) مفتی اعظم ہند کے تاریخ ساز کارنامے (تحریک شدھی ونسبندی کی مخالفت ودیگر کارنامے)

(۵۷) التحقیق الکافی فی احوال الشہید الغازی (سوانح حیات مولانا عبد الشکور شمسی شہید گیاوی)

(۵۸) تاج الشریعہ: سواد اعظم کے قائد اعظم (عالمی قائدانہ حیثیت کی توضیح وعالمی روابط کا ذکر)

(۵۹) تحفۃ الطالبین فی حیاۃ سراج الملۃ والدین (حضور سراج ملت ممبئی کی حیات وخدمات)

(۶۰) ارتقاء الاسلام والمسلمین بین فتن الیہود والمسیحیین (اسلام سے متعلق یہودیوں کی سازشیں)

(۶۱) مستشرقین کے خطرناک عزائم (اسلام ومسلمین سے متعلق اہل مغرب کی سازشیں)

(۶۲) اکابرین ضلالت (ماضی قریب کے گمراہ گروں کے حالات)

(۶۳) تاریخ کیرلا (ریاست کیرلا کی مختصر اور جامع تاریخ)

(۶۴) دوقومی نظریہ اور تقسیم ہند (دوقومی نظریہ کا آغاز، مسلم لیگ اور تقسیم ہند میں عجلت پسندی)

(۶۵) سلطنت مغلیہ کا زوال اور ہندو تحریکیں (برہموسماج، آریہ سماج، ہندومہا سبھا وغیرہ کا بیان)

(۶۶) ہندوستان کی مرکزی حکومتیں (۱۹۴۷ء تا ۲۰۱۸ء ملک کی مرکزی حکومتوں کے حالات)

(۶۷) بابری مسجد اور اجودھیا (تاریخی حقائق وشواہد، تحریکات، انہدام اور مقدمہ کی تفصیل)

(۶۸) آزادی وطن اور ہندوستانی مسلمان (قوم مسلم کے زوال وپسماندگی کے اسباب وعلل)

(۶۹) ہندوستان میں مذہبی قوانین (اقوام ہند کے پرسنل لا کا تاریخی پس منظر وموجودہ حالات)

(۷۰) سلاطین ہند پر خود ساختہ الزامات (ہندوستان کے مسلم سلاطین پر لگائے گئے الزامات)

(۷۱) ہندوراشٹر اور ہندو قوانین (ملک کو ہندوراشٹر بنانے کی سازش اور منوسمرتی کے قوانین)

متفرقات

(۷۲) جنوبی کرناٹک اور حنفی وشافعی اتحاد (ساؤتھ کرناٹکا کی مشترکہ مساجد: مسائل اوران کا حل)
(۷۳) تحریک دعوت اسلامی کا منصفانہ جائزہ (دعوت اسلامی سے متعلق بعض شبہات کا ازالہ)
(۷۴) آؤمل کر کام کریں (اتحاد اہل سنت اور رفع اختلافات کے لیے کارآمد تحریروں کا مجموعہ)
(۷۵) مسنون دعائیں (ابتدائی طلبہ وطالبات کے لیے دعائیں، چھ کلمے، طریقہ نماز وغیرہ)
(۷۶) مدارس عربیہ کا نظام تعلیم ونصاب تعلیم (اسلامی مدارس کے نصاب ونظام کی اصلاح کی کوشش)
(۷۷) قومی مسائل (قوم مسلم کے مفادات سے متعلق مختلف مفید مضامین کا مجموعہ)
(۷۸) تصانیف اعلیٰ حضرت (امام اہل سنت قدس سرہ العزیز کی سات سو زائد کتابوں کی فہرست)

تلخیص وتراجم

(۷۹) تلخیص: نہج السلامہ فی تقبیل الابہامین عندالاقامہ (مؤلفہ: امام احمد رضا قادری قدس سرہ)
(۸۰) تلخیص: تدبیر فلاح ونجات (مؤلفہ: امام احمد رضا قادری قدس سرہ)
(۸۱) تلخیص: طرق اثبات الہلال (مؤلفہ: امام احمد رضا قادری قدس سرہ)
(۸۲) ترجمہ: المولد المنقوص (مؤلفہ: علامہ زین الدین مخدوم ثانی ملیباری (۹۳۸ھ-۹۹۱ھ)

’’البرکات النبویۃ فی الاحکام الشرعیۃ‘‘ کے رسائل

(۱) دفع الاذیٰ عن حبیب الوریٰ ﷺ
(۲) مقال العرفان فی التصدیق والایمان
(۳) جمع الاقاویل فی احکام التاویل
(۴) اقوال المحققین فی ضروریات الدین
(۵) تنقیح الکلام فی قواطع الاسلام
(۶) الطامۃ الکبریٰ علی الکفرۃ الفجرہ
(۷) ازالۃ الاوہام عن قلوب الانام
(۸) ارشاد الحیران الیٰ فردوس الایمان
(۹) سوط الرحمٰن علیٰ قرن الشیطان
(۱۰) السیف العجیب علیٰ شاتم الحبیب ﷺ

☆☆☆☆☆

ورفعنا لک ذکرک

قرآن مجید کی ہر آیت میں مدح مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم موجود ہے، گرچہ ہمارا علم وشعور اس کا ادراک نہیں کر پاتا۔ امام احمد رضا قادری (۱۲۷۲ھ-۱۳۴۰ھ) نے تحریر فرمایا۔

’’شیخ محقق (عبد الحق محدث دہلوی) نے اخبار الاخیار میں بعض اولیا کی ایک تفسیر بتائی، جس میں انہوں نے ہر آیت کو نعت کر دیا ہے‘‘۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۲ص ۲۵۲- رضا اکیڈمی ممبئی)

﴿اَخْرَجَ اَبُوْ یُعْلٰی وَابْنُ جَرِیْرٍ وَابْنُ الْمُنْذِرِ وَابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ مَرْدَوَیْہِ وَاَبُوْنُعَیْمٍ فِی الدَّلَائِلِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ:اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ فَقَالَ:اِنَّ رَبَّکَ یَقُوْلُ:تَدْرِیْ کَیْفَ رَفَعْتُ ذِکْرَکَ ؟قُلْتُ:اَللّٰہُ اَعْلَمُ قَالَ:اِذَا ذُکِرْتُ ذُکِرْتَ مَعِیَ﴾

(الدر المنثور فی التفسیر الماثور ج ۸ص ۵۴۹)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے پاس جبریل امین آئے تو انھوں نے کہا: آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رب دریافت فرماتا ہے کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ میں نے کیسے آپ کا ذکر بلند فرمایا؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ زیادہ علم والا ہے۔ جبریل امین نے جواب دیا (کہ رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا) جب میرا ذکر کیا جاتا ہے تو میرے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہوتا ہے۔